وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب قرۃ العین سرت آثار رافع الآثار منور الابصار کاشف الاسرار مسمّٰی بہ

فیض الستار

فی شرح

کتاب الآثار

بفرمائش حاجی الی رحمۃ اللہ الصمد عبد العزیز محمد عبد الرشید علی محمد تاجر کتب لاہور رزقہ اللہ تعالیٰ ما کان یتمنا

در مطبع کنز محمدی واقع لاہور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد حقر عباد اللہ الحمید عبد العزیز محمد عبد الرشید ابن صاحب الادب والتمیز مولانا مولوی محمد عبد العزیز نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مثواہ تاجر کتب کشمیری بازار لاہور برادران اہل اسلام کی خدمت مین عرض پرداز ہے کہ برادر عزیز عبد الستار غفر اللہ لہ عرصہ سے اس بات کا ملتجی تہا کہ کتاب الآثار امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ اردو مع شرح اردو تیار کر کے شایع کیجیئے۔ تاکہ عوام احناف اس سے مستفیض ہون مگر بباعث عدم فرصتی عزیز مذکور کی خواہش پوری نہ کر سکا اور اس عرصہ مین عزیز مذکور کو مرض الموت لاحق ہوا اور بحالت مرض بار بار ملتجی ہوتا رہا چونکہ عزیز مذکور کا مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی حالت ہوگئی اور ساتہہ ہی اسکے ترجمہ و شرح کتاب کیواسطے عزیز مرحوم کا اصرار حد سے بڑہا مجبورًا اوسی حالت کم فرصتی اور بیمارداری مین بحالت اضطرار ترجمہ و شرح لکہنا شروع کیا اور تہوڑے عرصہ مین عزیز مرحوم کی حیات مین ہی ختم کیا اور عزیز مذکور کو بعض بعض موقع سنادیئے اللہ اکبر اتفاق کہ ادہر مین نے لفظ تمت لکہا اودہر عزیز مرحوم نے داعی اجل (بعمر اٹہائیس سال عین عالم شباب مین) کو لبیک کہا

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ چونکہ اس کتاب کی شرح و ترجمہ عزیز مرحوم کی خواہش سے کیا گیا تھا اس واسطے نام بھی اسکا اُسی عزیز کے نام پر فیض الستار فی شرح کتاب الآثار رکھا گیا کچھ عرصہ تک افکار زمانہ نے فرصت نظر ثانی کی نہ دی اسواسطے مخدوم مکرم بندہ جناب مولانا مولوی محمد ابو الحسن صاحب محدث کی خدمت میں مسودہ واسطے نظر ثانی و اصلاح کے بھیجا گیا مولانا ممدوح کی عنایت کا شکر یہ ہے کہ اونہوں نے احقر کی گزارش پر محنت شاقہ گوارا فرما کر نہایت جانفشانی سے اس کتاب کو بہ کمال خوبی درجۂ صحت و تنقیح پر پہونچایا بلکہ جلدی کے سبب جو مسودہ میں رہ گئے تھے انکو بھی درست فرما دیئے اب ناظرین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر کچھ سہو و خطا ترجمہ و شرح میں پائیں تو اطلاع دیں تاکہ طبع ثانی میں درستی کر لی جاوے اور جو اصحاب مطالعہ کتاب ہذا سے مستفیض ہوں وہ عزیز مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرماویں اور شارح و مترجم کو دعائے خیر سے یاد فرماویں والله ولی التوفیق وحسن الرفیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فرمایا امام محمد بن حسن شیبانی نے		بَابُ الْوُضُوْءِ	قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ

باب ہے وضو کے بیان میں **ف** نماز کے لیئے وضو کرنا فرض ہے بدون وضو کے نماز درست نہیں اور فرض وضو کے چار ہیں منہ کا دہونا اور دونوں ہاتھ کا دہونا کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں کا دہونا ٹخنوں سمیت اور چہارم سر کا مسح کرنا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَثْنٰى وَتَمَضْمَضَ مَثْنٰى وَاسْتَنْشَقَ مَثْنٰى وَغَسَلَ وَجْهَهُ مَثْنٰى وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مَثْنٰى مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ مَثْنٰى وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَثْنٰى وَقَالَ حَمَّادٌ الْوَاحِدَةُ تُجْزِئُ إِذَا أُسْبِغَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ **ترجمہ** امام محمدؒ نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہؒ نے اونہوں نے روایت کی حماد سے اونہوں نے ابراہیم نخعی سے اونہوں نے اسود بن یزید سے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے وضو کیا سو اپنے ہاتھ دہوئے دو بار اور کلی کی دو بار اور ناک میں پانی ڈالا دو بار اور اپنا منہ دہویا دو بار پھر اپنے بازو دہوئے دو بار اسحال میں کہ انکو آگے سے دہوتے تھے اور پیچھے سے پھر اپنے سر کا مسح کیا

دو بار اور اپنے پاؤں دھوئے دو دو بار اور حماد نے کہا کہ وضو میں اعضا کو ایک ایک بار دھونا بھی کافی ہے جبکہ
کامل کرے تو وضو کو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ وضو میں سب اعضا کو دو دو بار دھونا بھی درست ہے اور ایک ایک بار دھونا بھی درست ہے بشرطیکہ
کوئی جگہ خشک نہ رہے امام طحاوی نے کہا کہ فرض وضو میں اعضا کا ایک ایک بار دھونا ہے اور تین تین بار دھونا
افضل ہے فرض نہیں انتہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سر کا مسح دو بار کرنا بھی درست ہے **محمد** قال
اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اغسل مقدم اذنيك مع الوجه وامسح مؤخر
اذنيك مع الرأس **قال** محمد قال ابوحنيفة بلغنا ان رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم قال الاذنان من الرأس **قال** محمد يعجبنا ان نمسح مقدمهما ومؤخرهما مع الرأس
وبه نأخذ **ترجمہ** امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابوحنیفہ نے اونہوں نے روایت کی حماد سے اونہوں نے ابراہیم سے اور
انہوں نے کہا کہ دھو اگلی طرف اپنے کانوں کی ساتھ منہ کے اور مسح کر انکی پچھلی طرف کا ساتھ سر کے امام محمد نے
کہا کہ امام ابوحنیفہ نے کہا کہ پہونچی ہمکو یہ حدیث کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کان سر میں سے ہیں امام محمد نے کہا
کہ خوش لگتا ہے ہمکو یہ کہ مسح کریں ہم کانوں کی اگلی طرف اور پچھلی طرف کا ساتھ سر کے اور اسی کو ہم لیتے
ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کانوں کی اگلی طرف منہ کے ساتھ نہ دھوئے بلکہ انکی اگلی اور پچھلی دونوں طرف
کا سر کے ساتھ مسح کرے پس ثابت ہوا کہ ابراہیم کا قول ضعیف ہے اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ
مذہب ہے کہ کانوں کی اگلی طرف کا حکم منہ کا ہے کہ اوسکو منہ کے ساتھ دھویا جاوے اور انکی پچھلی طرف کا
حکم سر کا ہے کہ اسکو سر کے ساتھ مسح کیا جاوے اور مخالفت کی انکی اسمیں اور لوگوں نے اور کہا کہ کان سر میں سے
ہیں مسح کیا جاوے اگلی طرف اور پچھلی طرف انکی کا ساتھ سر کے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ حضرت عثمان سے
روایت ہے کہ اونہوں نے وضو کیا سو مسح کیا اپنے سر کا اور اپنے دونوں کانوں کا اندر سے اور باہر سے اور کہا میں نے
حضرت کو اسیطرح وضو کرتے دیکھا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد کا اور یہی قول ہے ایک
جماعت اصحاب کا انتہے **محمد قال** اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا ابو سفيان عن ابي
نضرة عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال الوضوء مفتاح الصلوة و
التكبير تحريمها والتسليم تحليلها ولا تجزئ صلوة الا بفاتحة الكتاب ومعها غيرها وفي كل
ركعتين فسلم يعني فتشهد **قال** محمد وبه نأخذ وان قرء بام الكتاب وحدها فقد اساء

يُجْزِئُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ إِمَامُكَ إِنْ شِئْتَ فَأَقْلِلْ مِنْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَأَكْثِرْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابوحنیفہ نے اوس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسفیان نے اوس نے روایت کی ابی نضرہ سے اوس نے روایت کی ابوسعید خدری سے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کنجی ہے نماز کی اور اللہ اکبر کہنا حرام کرتا اوسکا ہے اور سلام پھیرنا حلال کرتا ہے اور نہیں کافی ہے نماز مگر ساتھ سورۃ الحمد کے اس حال میں کہ اوسکے ساتھ اور قرآن بھی ہو اور ہر دو رکعتوں میں التحیات پڑھ امام محمد نے کہا کہ اسی قول کو ہم لیتے ہیں کہ سورۂ الحمد کے ساتھ اور قرآن بھی پڑھے اور اگر فقط سورۂ الحمد پڑھے اور اسکے ساتھ قرآن کی اور کوئی سورۃ نہ ملا دے تو گنہگار ہوگا اور کفایت کریگی اوسکو امام محمد نے کہا کہ خبر پہونچی ہم کو کہ ابن عباس سے کسی نے نماز میں قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا ابن عباس نے کہا کہ قرآن تیرا امام ہے یعنے نماز میں اوسکا پڑھنا فرض ہے اگر تو چاہے تو تھوڑا پڑھ اور اگر چاہے تو زیادہ پڑھ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن نہ پڑھے لیکن بہت حدیثوں سے ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن پڑھنا ثابت ہو چکا ہے پس ان لوگوں کے قول کا کچھ اعتبار نہیں اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ نماز میں قیام کرنا فرض ہے اور اسیطرح رکوع اور سجود بھی فرض ہے اور نماز انکو متضمن ہے اگر ان میں سے کوئی چیز چھوڑ دیوے تو نماز درست نہیں ہوتی اور یہ سب نمازوں میں برابر ہے اور پہلا قعدہ بالاتفاق سنت ہے کسی کو اوس میں اختلاف نہیں اور وہ سب نمازوں میں برابر ہے اور دوسرے قعدے میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ وہ فرض ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سنت ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ وہ سب نمازوں میں برابر ہے سو ان چیزوں میں سے جو چیز کہ فرض ہے وہ سب نمازوں میں فرض ہوگی اور رات کی نماز میں پکار کر قرآن پڑھنا فرض نہیں بلکہ سنت ہے بعضے نمازوں میں ثابت ہے اور بعضی میں نہیں اور جو چیز کہ فرض ہے اور نماز اوسکو متضمن ہے کہ بدون اسکے درست نہیں جب بعض نمازوں میں فرض ہوئی تو اسی طرح سب نمازوں میں فرض ہوگی اور جب کہ مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرآن پڑھنا سب کے نزدیک فرض ہے کہ بدون اوسکے نماز درست نہیں تو اسی طرح ظہر اور عصر کی نماز میں بھی فرض ہوگا پس یہ دلیل قاطع ہے اوس شخص پر کہ ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن کو فرض نہیں کہتا اور انکے سوا اور نمازوں میں فرض کہتا ہے لیتے

باب مَا يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ سُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَالسِّنَّوْرِ گھوڑے اور خچر اور گدھے اور بلی کے جوٹھے سے وضو کرنا کافی

ہونیکا بیان یعنے انکے جوٹھے سے وضو کرنا درست ہے محمد بن الحسن قال اخبرنا ابو حنیفة عن
حماد عن ابراهیم فی السنور یشرب من الاناء قال هی من اهل البیت لا بأس بشرب فضلها فسئلته
ایتطهر بفضلها للصلوة فقال ان الله قد احل الماء ولم یأمر ولم ینه قال محمد
قال ابو حنیفة غیره احب الی منه وان توضأ منه اجزأه وان شربه فلا بأس به قال
محمد وبقول ابی حنیفة ناخذ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو امام ابوحنیفہ نے حماد سے اونہو
نے روایت کی ابراہیم سے بلی کے حکم میں کہ باسن میں سے پانی پیوے ابراہیم نے کہا کہ گھر والوں میں سے ہے
اوسکے جوٹھے کے پینے کا کچھ ڈر نہیں حماد نے کہا کہ میں نے اوس سے پوچھا کہ کیا اوسکے جوٹھے سے نماز کے
لیے وضو کرنا درست ہے ابراہیم نے کہا کہ مقرر خدا نے پانیکی اجازت دی اور نہ اسکا حکم کیا اور نہ اس سے منع کیا امام
محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اسکی جوٹھے کے سوا اور پانی مجھکو بہت پیارا ہے اور اگر اوس سے وضو
کرے تو اوسکو کافی ہے اور اگر اوسکو پیوے تو اس سے بھی کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کے قول کو
ہم بھی لیتے ہیں ف اس سے معلوم ہوا کہ بلی کے جوٹھے کو پینا اور اسکے ساتھ وضو کرنا درست ہے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ بلی کے جوٹھے کا کچھ ڈر نہیں یہ قول
ابو یوسف اور محمد کا ہے اور اور لوگ اون کے مخالف ہیں کہتے ہیں کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے اور کہتے
ہیں کہ جو حدیث میں آیا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے مراد اوس سے یہ ہے کہ اوسکا گھروں میں رہنا اور کپڑوں
کو چھونا درست ہے اس سے گھر اور کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اور اس میں پانی کے باسن میں منہ ڈالنے کا
ذکر نہیں کہ وہ سبب نجاست ہے یا نہیں پس باوجود اس احتمال کے احدیث سے دلیل پکڑنی لائق نہیں
پھر کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا انتہی ملخصاً محمد
قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا خیر فی سؤر البغل والحمار ولا
یتوضأ احد بسؤر البغل والحمار ویتوضأ من سؤر الفرس والبرذون والشاة والبعیر
قال محمد وهو قول ابی حنیفة وبه ناخذ ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوحنیفہ
نے حماد سے اونہوں نے روایت کی ابراہیم سے اونہوں نے کہا کہ نہیں ہے بہتری خچر اور گدھے کے جوٹھے میں اور
نہ وضو کرے کوئی ساتھ جوٹھے خچر اور گدھے کے اور وضو کرے گھوڑے کے جوٹھے سے اور ترکی گھوڑے کے
جوٹھے سے اور بکری اور اونٹ کے جوٹھے سے اور امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں

باب المسح علی الخفین موزون پر مسح کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا
ابوبکر بن عبید اللہ بن ابی جہم عن عبد اللہ بن عمر رض قال قدمت العراق لغزو جلولاء
فرأیت سعد بن ابی وقاص رض یمسح علی الخفین فقلت ما ھذا یا سعد قال اذا لقیت امیر
المؤمنین عمر فسئله قال فلقیت عمر رض فاخبرته بما صنع سعد قال عمر رض صدق سعد
رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنعه فصنعناه **قال محمد** وھو قول ابی حنیفة
وبه ناخذ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ میں جلولا اور ایک جگہ کا نام ہے بغداد میں گیا جنگ
کے لیئے گیا سو میں نے سعد بن ابی وقاص کو موزون پر مسح کرتے دیکھا سو میں نے کہا کیا ہے یہ اے سعد یعنی
موزون پر مسح کرنے سے تعجب کیا سعد نے کہا کہ جب تو امیر المؤمنین عمر رض سے ملاقات کرے تو اوس سے یہ حکم پوچھیو
میں عمر سے ملا میں نے انکو سعد کے فعل سے خبر دی عمر نے کہا کہ سعد سچا ہے ہم نے حضرت کو دیکھا کہ آپ موزون پر
مسح کرتے تھے سو ہم نے بھی موزون پر مسح کیا امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے
ہین **ف** احادیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں موزون پر مسح کرنا درست ہے یعنے جب کہ اونکو پورا وضو کرکے
پہنا ہو **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا حماد عن ابراھیم عن حنظلة بن
نباتة الجعفی ان عمر بن الخطاب قال المسح علی الخفین للمقیم یوما ولیلة وللمسافر
ثلثة ایام ولیالیھن اذا لبستھما وانت طاھر **قال محمد** وھو قول ابی حنیفة وبه
ناخذ **ترجمہ** حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جائز ہے مسح کرنا موزون پر مقیم کو ایکدن رات
اور مسافر کو تین دن رات جبکہ تو نے انکو وضو کرکے پہنا ہو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
اور اسیکو ہم لیتے ہین **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا حماد عن سالم بن عبد اللہ
بن عمر قال اختلف عبد اللہ بن عمر وسعد بن ابی وقاص فی المسح علی الخفین فقال سعد
امسح وقال عبد اللہ ما یعجبنی فاتیا عمر بن الخطاب فقصا علیه قصتھما فقال عمر رض عمک
افقه منک **ترجمہ** سالم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص موزون کے مسح میں جھگڑے
سعد نے کہا کہ میں موزون پر مسح کرتا ہون اور ابن عمر نے کہا کہ مجھکو پسند نہیں آتا سو وہ دونو عمر پاس آئے اور
بیان کیا سو عمر نے کہا کہ تیرا چچا تجھ سے زیادہ ترفقیہ ہے یعنے موزون پر مسح کرنا درست ہے جیسے کہ سعد کہتا ہے
محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن الشعبی عن ابراھیم بن ابی موسی الاشعری

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رض اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُوْمِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَرَفَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ ضِيْقِ كُمَّيْهَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْ اِدَاوَةٍ مَعِيَ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَلَمْ يَنْزِعْهُمَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہو کہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین نکلا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے یعنے پاکخانے کو اور اپنی حاجت ادا کی پھر پہرے اور آپ پر رومی جبہ تھا جسکی آستینین تنگ تہین مغیرہ نے کہا کہ مین آپ پر پانی ڈالنے لگا ایک لوٹے سے کہ میرے ساتھ تھا سو آپنے نماز کے وضو کیطرح وضو کیا اور اپنے موزون پر مسح کیا اور انکو نہ اوتارا پھر آگے بڑہے اور امام بنے اور نماز پڑہی۔ **ف** اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ وضو مین موزون پر مسح کرنا درست ہے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَاٰى جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمًا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ وَاِنَّمَا صَحِبْتُهٗ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جریر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ انہون نے وضو کیا اور اپنے موزون پر مسح کیا سو کسی نے اونسے اوسکا حکم پوچھا جریر نے کہا کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موزون پر مسح کرتے تہے اور مین نے سورہ مائدہ اترنے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی ہے **ف** بعض لوگ کہتے تہے کہ سورہ مائدہ کی آیت فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ مسح موزونکی ناسخ ہے سو جریر نے کہا کہ مین نے سورہ مائدہ کے اوترنے کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو موزون پر مسح کرتے دیکھا ہے یعنے یہ آیت مسح موزے کی ناسخ نہین بلکہ موزون پر مسح کرنے کا حکم باقی ہے اور موزون پر مسح کرنا ہمیشہ درست ہے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ضِرَارٍ صَحِبَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض فِيْ سَفَرٍ فَاَتَتْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ **ترجمہ** محمد بن عمرو سے روایت ہو کہ عمرو بن حارث ایک سفر مین ابن مسعود کے ساتھ رہا سو اونپر تین دن رات آئے کہ اپنے موزے نہ اوتارتے تہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مسح کرنا موزون پر مسافر کو تین دن رات تک اور امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ مسح موزے کی کوئی مدت مقرر نہین جتنے دن تک

مسح کرے درست ہے خواہ تین دن ہوں یا زیادہ اور خواہ سفر میں ہو یا حضر میں اور اور علما کہتے ہیں کہ
مسح کرنے کی مدت مقرر ہے پس مقیم کو ایکدن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور مسافر کو تین دن
رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور حدیثیں اسمیں متواتر آچکی ہیں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ
اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی ملخصاً **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
انه كان يمسح على الجرموقين **قال محمد** وهو قول ابي حنيفة وبه نأخذ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم جرموقوں پر مسح کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور
اسی کو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كنت
على مسح وانت على وضوء فنزعت خفيك فاغسل قدميك وقال محمد وهو قول
ابي حنيفة وبه نأخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو موزوں پر مسح کرے
اور تو وضو سے ہو پھر تو اپنے موزے اتار ڈالے تو اپنے پاؤں دھو ڈال امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں **باب الوضوء مما غيرت النار** آگ کی پکی چیز
سے وضو کرنے کا بیان یعنے اگر کوئی آگ کی پکی چیز کھاوے تو اوسکے وضو کرنا لازم ہے یا
نہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عمرو بن مرة عن سعد بن
جبير عن عبد الله بن عباس انه قال لو اتيت بجفنة من خبز ولحم فاكلت
منها حتى اشبع وبعس من لبن ابل فشربت منه حتى اتضلع وانا على وضوء لما
باليت ان لا امس ماء اتوضأ من الطيب قال محمد هذا قول ابي حنيفة وبه نأخذ
لا وضوء مما غيرت النار انما الوضوء مما خرج وليس مما دخل **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ اگر میں روٹی اور گوشت کا ٹوکرا لایا جاؤں اور اس سے پیٹ بھر کر کھاؤں اور اونٹ کے
دودھ کا پیالہ لایا جاؤں اور اس سے پیوں یہاں تک کہ سیر ہو کر پسلیاں نکل آویں اور میں وضو سے ہوں تو میں
پانی کے چھونیکی کچھ پرواہ نہیں کرتا کیا میں پاک چیزوں سے وضو کروں امام محمد نے کہا کہ یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں کہ آگ کی پکی چیز سے وضو لازم نہیں وضو تو صرف اسی
چیز سے واجب ہوتا ہے جو بدن سے نکلے اور نہیں واجب اوس چیز سے کہ داخل ہووے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبد الرحمن بن زاذان عن ابي سعيد الخدري

قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَأَتَيْتُهُ بِلَحْمٍ قَدْ شُوِيَ فَطَعِمَ مِنْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوءً **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے سو میں آپ پاس بھونا ہوا گوشت لایا سو حضرت نے اوس سے کھایا پھر پانی منگایا اور اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر نماز پڑھی اور نیا وضو نہ کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ کی پکی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہیں **محمدؒ** قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ إِذْ سَأَلَ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ أَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَمَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَنَتَفَتْ لَهُ مِنْ كَتِفٍ بَارِدَةٍ فَطَعِمَ مِنْهَا وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوءً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** شیبہ سے روایت ہے کہ میں عدی بن ارطاۃ پاس بیٹھا تھا جبکہ اوس نے حسن بصری سے پوچھا کہ کیا میں آگ کی پکی چیز سے وضو کروں حسن نے کہا ہاں سو بکر بن عبد اللہ مزنی نے کہا کہ حضرت اپنے پھوپھی صفیہ بنت عبد المطلب پاس آئے سو اوس نے آپ کے لیے بکری کے ایک سرد مونڈھے سے گوشت کاٹا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کھایا اور نیا وضو نہ کیا امام محمد نے کہا کہ ہم بکر بن عبد اللہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ قُعُودًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ إِذْ أَقْبَلُوا بِجَفْنَةٍ وَقُلَّةٍ مِنْ مَاءٍ مِنْ بَابِ الْفِيلِ نَحْوَنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تُرِيدُونَ بِهٰذِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَجَلْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَأْدُبَةٌ كَانَتْ فِي الْحَيِّ فَوُضِعَتْ فَطَعِمَ مِنْهَا وَشَرِبَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ بِبَلَلِ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا بَأْسَ بِالْوُضُوءِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ قَذَرٍ **ترجمہ** ابی ماجد سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک لوگ ایک کٹھرا کھانے کا اور مٹکا پانی کا باب الفیل سے ہماری طرف لائے سو ابن مسعود رضی نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ تمہارے لیے لائے ہیں

سو قوم مین سے ایک مرد نے کہا کہ ہان اے ابا عبد الرحمان (یہ ابن مسعود کی کنیت ہی) اگر محلے مین وہ عورت تھی
سو وہ گٹھڑا رکہا گیا اور ابن مسعودؓ نے اوس سے کہانا کہایا اور پانی پیا پہر اپنے ہاتہونپر پانی ڈالا اور انکو
دہویا اور اپنے ہاتہ کی تری سے اپنا منہ اور بازو ملے پہر کہا کہ یہ وضو ہسکا ہے جسکا وضو نہ ٹوٹا ہو امام
محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسیکو ہم لیتے ہین اور نہین ڈر ہے ساتہ وضو کرنے کے
مسجد مین جبکہ کوئی گندگی نہو **ف** امام طحاوی نے ذکر کیا بعض علما رکا یہ مذہب ہے کہ آگ کی پکی چیز سے
وضو کرنا واجب ہے اور اور علما رکہتے ہین کہ آگ کی پکی چیز کے کہانے سے وضو واجب نہین دلیل
انکی یہ حدیث ابن عباس وغیرہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا پہر بہت
حدیثین نقل کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو
کرنا منسوخ ہو پہر کہا کہ بعضے لوگ اونٹ اور بکری کے گوشت مین فرق کرتے ہین کہ بکری کے گوشت
کہانے سے وضو واجب نہین اور اونٹ کے گوشت سے وضو واجب ہی اور دوسرے علما کہتے ہین کہ
کسی چیز کے گوشت سے وضو واجب نہین خواہ اونٹ کا ہو یا بکری وغیرہ کا اور مراد وضو سے ہاتہ دہونے
ہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہی کہ اونٹ اور بکری برابر ہے بیچ جائز ہونے بیع اون کی کے اور پینے
دودہ انکی کے اور پاک ہونے گوشت اون کے کے اور یہ کہ اونکے احکام مین سے کسی چیز مین فرق نہین
پس قیاس چاہتا ہے کہ کہانے مین دونون کا گوشت برابر ہو پس جسطرح کہ بکری کے گوشت سے وضو
واجب نہین اسیطرح اونٹ کے گوشت سے بہی وضو واجب نہ ہوگا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کا انتہے ملخصًا **بَابُ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْقَلْسِ** بوسے اور قے
سے کس چیز سے وضو ٹوٹتا ہو **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَلَسْتَ مِلْءَ فِيْكَ
فَاَعِدْ وُضُوْءَكَ وَاِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ مِلْءِ فِيْكَ فَلَا تُعِدْ وُضُوْءَكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

ترجمہ امام ابو حنیفہ سے روایت ہی کہ ابرہیم نے کہا کہ جب تو منہ بہر کے قے کرے تو وضو پہر کر اور اگر تیرے منہ بہر
سے کم ہو تو وضو پہر نکر امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہین **ف**
اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر منہ بہر کے قے کرے تو اوس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو
تو اس سے وضو نہین ٹوٹتا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي
الرَّجُلِ يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ فَتُقَبِّلُهُ خَالَتُهُ اَوْ عَمَّتُهُ اَوِ امْرَاَةٌ مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا

قَالَ لَا یَجِبُ عَلَیۡہِ الۡوُضُوۡءُ اِذَا قَبَّلَ مَنۡ یَحۡرُمُ عَلَیۡہِ نِکَاحُہَا وَلٰکِنۡ اِذَا قَبَّلَ مَنۡ یَحِلُّ لَہٗ نِکَاحُہَا وَجَبَ عَلَیۡہِ الۡوُضُوۡءُ وَھُوَ بِمَنۡزِلَۃِ الۡحَدَثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَھٰذَا قَوۡلُ اِبۡرَاھِیۡمَ وَلَسۡنَا نَاخُذُ بِھٰذَا وَلَا نَرٰی فِی الۡقُبۡلَۃِ وُضُوۡءًا عَلٰی حَالٍ اِلَّا اَنۡ یُمۡذِیَ فَیَجِبُ عَلَیۡہِ لِلۡمَذۡیِ الۡوُضُوۡءُ وَھُوَ قَوۡلُ اَبِیۡ حَنِیۡفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد سفر سے آوے اور اسکی خالہ یا پھوپھی یا کوئی اور عورت جسکا نکاح کرنا اوسپر حرام ہوا وسکو چومے تو اوسپر وضو واجب نہیں جبکہ چومے اسکو وہ جس سے نکاح کرنا اسکو حرام ہے لیکن جبکہ چومے اسکو وہ عورت کہ جس سے نکاح کرنا اوسکو حلال ہے تو اوسپر وضو واجب ہے اور وہ بجای وضو ٹوٹنے کے ہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ قول ابراہیم کا ہے ہم اوسکو نہیں لیتے اور ہم بوسے سے کسی حال میں وضو واجب نہیں کہتے مگر یہ کہ مذی ڈالے تو مذی کے لیئے اوسپر وضو واجب ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

بَابُ الۡوُضُوۡءِ مِنۡ مَسِّ الذَّکَرِ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخۡبَرَنَا اَبُوۡحَنِیۡفَۃَ عَنۡ حَمَّادٍ عَنۡ اِبۡرَاھِیۡمَ عَنۡ عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ فِیۡ مَسِّ الذَّکَرِ اَنَّہٗ قَالَ مَا اُبَالِیۡ اَمَسَسۡتُہٗ اَمۡ طَرَفَ اَنۡفِیۡ قَالَ مُحَمَّدٌ وَھُوَ قَوۡلُ اَبِیۡ حَنِیۡفَۃَ وَبِہٖ نَاخُذُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرت علیؓ نے ذکر کے ہاتھ لگانے میں کہا کہ نہیں پروا کرتا ہوں میں کہ ہاتھ لگاؤں اوسکو یا اپنے ناک کے کنارے کو امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور اسکو ہم لیتے ہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخۡبَرَنَا اَبُوۡحَنِیۡفَۃَ عَنۡ حَمَّادٍ عَنۡ اِبۡرَاھِیۡمَ اَنَّ ابۡنَ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سُئِلَ عَنِ الۡوُضُوۡءِ مِنۡ مَسِّ الذَّکَرِ فَقَالَ اِنۡ کَانَ نَجِسًا فَاقۡطَعۡہُ یَعۡنِیۡ اَنَّہٗ لَا بَاۡسَ بِہٖ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ کسی نے ابن مسعودؓ سے ذکر کے ہاتھ لگانے سے وضو کرنیکا حکم پوچھا ابن مسعودؓ نے کہا کہ اگر وہ ناپاک ہے تو اوسکو کاٹ ڈال یعنے اوسکو ہاتھ لگانے کا کچھ ڈر نہیں **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے ذکر کو ہاتھ لگا دے تو اوسکا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اور علما کہتے ہیں کہ ذکر کے ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ کہا کہ وضو واجب کرنیکی حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اور وضو نکرنے کی حدیث صحیح ہے پس اسکے ساتھ عمل کرنا اولیٰ ہے اس سے اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ اگر کوئی اپنی ہتیلی کی پیٹھ سے یا بازو سے اپنے ذکر کو چھوئے تو اوسپر وضو واجب نہیں ہے پس قیاس چاہتا ہے کہ ہاتھ کے اندر کی طرف کے ساتھ چھونے سے

سه اس سے ثابت ... وضو نہیں ٹوٹتا اسلئے کہ وہ بھی ایک عضو ہے جیسے ناک کان وغیرہ مگر ابوہریرہ اور بسرہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ شیخ ... السنۃ ... ذکر کیا ہے اور اس ... مشکوۃ

بھی وضو جب نہ ہوا اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ ۔ اور سا ابو یوسف اور محمد کا بھی
لکھا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان سعد بن ابي وقاص
مر برجل يغسل ذكره فقال ما تصنع ويحك ان هذا لم يكتب عليك **قال محمد** و
غسله احب الينا اذا بال وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ سعد بن ابی
وقاص ایک مرد پر گذرے کہ اپنا ذکر دھوتا تھا سو سعد نے کہا کہ تو کیا کرتا ہے تجھ کو خرابی ہو اسکا دھونا
تجھ پر فرض نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ دھونا اوسکا ہمارے نزدیک بہت پیارا ہے جبکہ پیشاب کرے اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہؒ کا

باب ما لا ينجسه شيء الماء والارض والجنب وغير ذلك

ترجمہ کہ کسی چیز سے ناپاک نہیں ہوتی وہ پانی ہے اور زمین اور جنبی وغیرہ **محمد** قال اخبرنا ابو
حنيفة قال حدثنا ابراهيم بن ابي الهيثم عن ابن عباس رض قال اربعة لا ينجسها شيء
الجسد والثوب والماء والارض قال محمد وتفسير ذلك عندنا ان ذلك اذا اصاب
القذر فغسل ذهب ذلك عنه فلم يحمل قذرا وانما معناه في الماء اذا كان كثيرا
او جاريا انه لا يحمل خبثا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ چار چیزیں ہیں اون کو کوئی چیز
پلید نہیں کرتی بدن اور کپڑا اور پانی اور زمین امام محمدؒ نے کہا کہ اوسکی تفسیر ہمارے نزدیک یہ ہے
کہ جب اوسکو گندگی لگے اور دھو ڈالے تو وہ گندگی اوس سے دور ہوجاتی ہے اور کپڑا وغیرہ پاک ہوجاتا
ہے سو وہ گندگی نہیں اوٹھاتا اور سوا اسکے نہیں کہ معنے اسکے پانی میں یہ ہیں کہ جب پانی بہت ہو یا جاری
ہو تو وہ ناپاکی کو نہیں اوٹھاتا یعنے پلیدی کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو
حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج راسه
من المسجد وهو معتكف فتغسله عائشة وهي حائض قال محمد وبهذا ناخذ
لا نرى به باسا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرتؐ اپنا سر
نکالتے مسجد سے اور آپ اعتکاف میں ہوتے سو عائشہ آپکا سر دھوتیں اس حال میں کہ حائض ہوتیں امام
محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اسکے ساتھ کچھ خوف نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت کا بدن پاک ہے حیض سے اسکا بدن ناپاک نہیں ہوتا **محمدؒ**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

بَیْنَمَا هُوَ یَمْشِیْ اِذْ عَرَضَ لَهٗ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ رض فَاعْتَمَدَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخَّرَ حُذَیْفَةُ یَدَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَالَکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّیْ جُنُبٌ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیْسَ بِنَجِسٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ لَا نَرٰی بِمُصَافَحَةِ الْجُنُبِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے کہ ناگاہ حذیفہ بن یمان آپ کو پیش آئے
سو حضرت نے اون پر تکیہ کیا سو حذیفہ نے اپنا ہاتھ آپ سے دور کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
ہے تجھکو اوس نے عرض کی کہ یا حضرت مین جنابت سے ہون یعنے مجھ کو نہانے کی حاجت ہے سو حضرت نے
فرمایا کہ مسلمان وار ناپاک نہیں امام محمد نے کہا کہ ہم حضرت کے حدیث ہی کو لیتے ہیں اور جنبی کے ساتھ مصافحہ
کرنیکا کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** الْوُضُوْءِ عَلٰی مَنْ بِهٖ قُرُوْحٌ اَوْ جُدَرِیٌّ
اَوْ جِرَاحٌ جس آدمی کو قروح یا زخم یا چیچک ہوا وسکو وضو کرنے کا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْمَرِیْضِ لَا یَسْتَطِیْعُ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَوِ الْحَائِضِ
قَالَ یَتَیَمَّمُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نخعی نے کہا کہ اگر کوئی بیمار جنابت سے نہانے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا حیض والی حیض سے
نہانے کی طاقت نہ رکھتی ہو تو اوسکو تیمم کرکے نماز پڑھنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
اَنَّ الْمَرِیْضَ الْمُقِیْمَ فِیْ اَهْلِهِ الَّذِیْ لَا یَسْتَطِیْعُ مِنَ الْجُدَرِیِّ وَالْجِرَاحَةِ الَّتِیْ یَتَّقِیْ عَلَیْهَا
الْمَاءَ اَنَّهٗ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ الَّذِیْ لَا یَجِدُ الْمَاءَ یُجْزِئُهُ التَّیَمُّمُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ جو ... بیمار کہ اپنے گھر مین رہتا ہو اور
چیچک اور زخم کے سبب جسپر پانی کا ڈر ہو وضو کرنیکی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ بیمار بجای مسافر
کے ہے کہ پانی نہ پاوے کہ اوسکو تیمم کرنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور
اسی کو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی
الرَّجُلِ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ یَمْسَحُ عَلَی الْجَبَائِرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنْ
کَانَ یَخَافُ عَلَیْهِ مِنْ مَسْحِهٖ عَلَی الْجَبَائِرِ تَرَکَ ذٰلِکَ اَیْضًا وَاَجْزَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ**

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق میں کہا کہ کہپا پچ تسمے باندہے ہو کہ جب جنابت کے سبب سے نہاوے تو کہپا پچ پر مسح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اگر کہپا پچ پر مسح کرنے سے بہی ضرر کا خوف ہو تو اوسکو بہی چہوڑ دیوے اور کفایت کرتا ہے اسکو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** التیمم تیمم کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم فی التیمم قال تضع راحتیک فی الصعید فتمسح وجهک ثم تضعهما ثانیة فتنفضهما فتمسح یدیک وذراعیک الی المرفقین **قال** محمد وبه ناخذ ونری مع ذلک ان ینفض یدیه فی کل مرة من قبل ان یمسح وجهه وذراعیه وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے تیمم کے باب مین کہا کہ تو اپنی دونون ہتیلیان مٹی مین رکہہ اور اپنے منہ کو مل پہر دوسری بار انکو مٹی پہ مار اور انکو جہاڑ اور اپنے دونون ہاتہہ اور بازو کہنیون تک مل امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور دیکہتے ہین ساتہہ اسکے یہ کہ اپنے دونو ہاتہہ ہر بار جہاڑے اپنے منہ اور بازؤن کے ملنے سے پہلے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جب پانی نملے تو تیمم کرنا درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا تیمم الرجل فهو علی تیممه ما لم یجد الماء او یحدث **قال** محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد تیمم کرے تو وہ اپنے تیمم پر ہے جب تک کہ پانی نہ پاوے یا بیوضو نہ ہو **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ ایک تیمم سے جسقدر نمازین پڑہے درست ہین اور تیمم باقی رہتا ہے جب تک کے پانی پاوے یا بیوضو ہووے اور کسی چیز سے تیمم ٹوٹ جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم انه قال احب الیّ اذا تیمم ان یبلغ المرفقین **قال** محمد وبه ناخذ ولا یجزیه التیمم حتی تیمم الی المرفقین وهو قول ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بہت پیارا ہے میرے نزدیک یہ ہے کہ جب کوئی تیمم کرے تو دونو بازو کہنیون تک ملے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ تیمم اسکو کافی نہین ہے یہانتک کہ دونو بازو کہنیون تک ملے **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہین کہ تیمم ایک ضرب ہے

منہ کے ہے اور ایک ضرب واسطے دونوں بازوؤں کے مونڈھوں تک اور بعضے کہتے ہیں کہ تیمم میں اپنے دونوں بازو کو کہنیوں تک ملے اور بعضے کہتے ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ بوچنے تک ملے پھر کہا کہ صحیح قول یہ ہے کہ تیمم میں اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک ملے اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ ہمنے دیکھا کہ تیمم میں مٹی سے منہ کا مسح کیا جاتا ہے جیسے کہ پانی سے دھویا جاتا ہے اور سر اور دونوں پاؤں کا مسح نہیں کیا جاتا اور جس چیز کے بعض سے مسح ساقط ہو اوسکے کل سے بھی ساقط ہو اور جس میں تیمم واجب ہے وہ وضو کے برابر ہوگا اس واسطے کہ تیمم بدل ہے وضو کا جب ثابت ہوا کہ بعض ہاتھ کا کہ پانی کے ہوتے دھویا جاتا ہے پانی کے نہ ہونے کے وقت تیمم کیا جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ تیمم میں دونوں ہاتھ کہنیوں تک ملے جاویں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصًا **بَابُ اَبْوَالِ الْبَهَائِمِ وَغَيْرِهَا** چارپایوں وغیرہ کے پیشاب کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا بَاْسَ بِبَوْلِ كُلِّ ذَاتِ كَرِشٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَكْرَهُهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا وَقَعَ فِيْ وُضُوْءٍ اَفْسَدَ الْوُضُوْءَ وَاِنْ اَصَابَ الثَّوْبَ مِنْهُ شَيْءٌ كَثِيْرٌ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَا اَرٰى بِهٖ بَاْسًا لَا يُفْسِدُ مَاءً وَلَا وُضُوْءً وَلَا ثَوْبًا **ترجمہ** حسن بصری کو روایت ہے کہ نہیں ہے کوئی ڈر ساتھ پیشاب ہر جانور صاحب کرش کے یعنے صاحب اوجھڑی کے کہ جگالی کرے امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اوسکو مکروہ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ جب پانی میں پڑ جاوے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے اور اگر اس سے بہت پیشاب کپڑے کو لگ جاوے پھر اوس میں نماز پڑھے تو نماز دوسرا وے امام محمد نے کہا کہ ہم اوس سے کچھ ڈر نہیں رکھتے کہ وہ پانی کو ناپاک کرتا ہے اور نہ کپڑے کو **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اسکا پیشاب بھی پاک ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہیں کہ حدیث عرینیین محمول ہے ضرورت پر ایسا ہے آنکو پیشاب کی طہارت ثابت نہیں ہوئی اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ آدمی کا گوشت بالاتفاق پاک ہے اور اسکا پیشاب ناپاک ہے پس انکا پیشاب انکے گوشتوں کا حکم رکھتا ہے اونکے گوشت کا حکم نہیں رکھتا پس قیاس چاہتا ہے کہ اونٹوں کا پیشاب بھی ناپاک ہو اور انکے پیشاب کا حکم انکے خون کی طرح ہو پس ثابت ہوا کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا انتہے ملخصًا اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا کہ سب جانوروں کا پیشاب ناپاک ہے خواہ

[حاشیہ] ۵ حدیث عرینیین ضرورت پر محمول نہیں کیونکہ تداوات بالحرام منع ہے جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے تداووا ولا تداووا بالحرام اگر اونٹ کا پیشاب ناپاک ہوتا تو حضرتؐ اسکے استعمال کا حکم نہ فرماتے ۱۲ رعنا

۵ مونٹ کے حنفیہ کے اکثر علما کے نزدیک بول ما یؤکل لحمہ پاک ہے ۱۲ رعنا

اون کا گوشت کہایا جاتا ہو یا نہ کہایا جاتا ہو **مُحَمَّدٌ** قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصِيْبُ ثَوْبَهٗ بَوْلُ الصَّبِيِّ قَالَ اِذَا لَمْ يَكُنْ اَكَلَ وَشَرِبَ اَجْزَاكَ
اَنْ تَصُبَّ الْمَاءَ صَبًّا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَتُعْجِبُ ذٰلِكَ اَنْ تَغْسِلَهٗ غَسْلًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر لڑکے کا پیشاب کسی کے کپڑے کو لگ جاوے اور وہ کہاتا
پیتا ہو تو اوسپر پانی بہانا کافی ہے امام محمد نے کہا کہ بہت پسند ہے کہ اوسکو دہو ڈالے اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ لڑکے شیرخوار کا پیشاب
کہ طعام نہ کہاتا ہو پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے یعنے خواہ طعام کہاتی ہو یا نہ کہاتی ہو اور
اور علما کہتے ہین کہ دونون کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہین کہ مراد حدیث مین پانی چہڑکنے سے
پانی بہانا ہے جیسے کہ اور حدیثون سے ثابت ہوتا ہے پہر بہت حدیثون کے بیان کرنے کے بعد کہا کہ ان
حدیثون سے ثابت ہوا کہ لڑکی شیرخوار کے پیشاب کا حکم یہ ہے کہ اوسکو دہو یا جاوے لیکن اس مین
صرف پانی کا بہا دینا بہی کافی ہے بخلاف لڑکی کے کہ اوس مین دہونا متعین ہے اور عقلی دلیل اسپر
ہے کہ ہم دیکہتے ہین کہ کہانا کہانے کے بعد لڑکے اور لڑکی دونون کے پیشاب کا ایک حکم ہے پس قیاس
چاہتا ہے کہ کہانا کہانے سے پہلے بہی دونو کا پیشاب ناپاک ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کا انتہے ملخصاً **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الرَّجُلِ يَبُوْلُ قَائِمًا وَمَعَهٗ دَرَاهِمُ فِيْهَا كِتَابٌ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ فَكَرِهَهٗ وَقَالَ تَكُوْنُ فِيْ
هِمْيَانٍ اَوْ مَصْرُوْرَةٍ اَحْسَنُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ نَكْرَهُ اَنْ يُبَاشِرَهَا بِيَدِهٖ وَفِيْهَا
الْقُرْاٰنُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ کہڑے ہو کر
پیشاب کرے اور اوسکے ساتہہ درہم ہون کہ اون مین قرآن لکہا ہو سو ابراہیم نے اوسکو مکروہ کہا
اور کہا کہ درہمون کا ہمیانی اور تہیلی مین ہونا اچہا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ انکو
ہاتہہ لگانا ہمارے نزدیک مکروہ ہے حالانکہ اون مین قرآن ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَبُوْلُ قَائِمًا قَالَ انْتَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ وَمَعَهٗ اَصْحَابُهٗ فَتَنَحّٰى ثُمَّ بَالَ قَائِمًا فَقَالَ بَعْضُ
اَصْحَابِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنْ تَفَجَّهٗ شَفَقًا مِنَ الْبَوْلِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین

کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرے ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی روڑی پر گئے اور
آپ کے ساتھ اصحاب تھے سو آپ نے اپنے پاؤں کشادہ کیئے پھر کھڑے ہو کر پیشاب کیا سو بعض اصحاب نے
کہا کہ یہاں تک کہ ہم نے آپ کے پاؤں میں کشادگی دیکھی واسطے خوف پیشاب کے **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے مگر جہاں تک ممکن ہو پاؤں کو کھول کر رکھے کہ لوٹے
چھینٹ نہ پڑے **باب الاستنجاء** استنجے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال
حدثنا حماد عن ابراهيم ان المشركين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
لقوا المسلمين فقالوا نرى ان صاحبكم يعلمكم كيف تأتون الخلاء استهزاء بهم
فقال المسلمون نعم فسألوهم فقالوا امرنا ان لا نستقبل القبلة بفروجنا ولا نستنجي بايماننا ولا نستنجي
بعظم ولا برجيع وان نستنجي بثلاثة احجار **قال محمد** وبه نأخذ والغسل بالماء
في الاستنجاء احب الينا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ مشرکین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں سے ملے سو کہنے لگے کہ تمہارا صاحب تم کو پاخانے کا طریق
سکھاتا ہے واسطے ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اون کے سو مسلمانوں نے کہا کہ ہاں سو مشرکین نے ان سے پوچھا
مسلمانوں نے کہا کہ حکم کیا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ متوجہ ہوں ہم طرف قبلے کے ساتھ ستر
اپنے کے اور نہ استنجا کریں ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور نہ استنجا کریں ساتھ ہڈی کے اور نہ ساتھ
گوبر کے اور یہ کہ استنجا کریں ہم ساتھ تین پتھروں کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ڈھیلوں سے
استنجا کرنا کافی ہے اور پانی سے استنجا کرنا ہمارے نزدیک بہت پیارا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
ف امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ تین سے کم ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنا درست
نہیں اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ سلیمان سے روایت ہے کہ منع کیا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ کہ نہ اکتفا کریں ہم ساتھ کم کے تین ڈھیلوں سے اور اور علما کہتے ہیں کہ کوئی عدد معین واجب
نہیں بلکہ واجب وہ چیز ہے جس سے گندگی دور ہو اور محل پاک ہو جاوے خواہ تین ڈھیلے ہوں یا اس
سے کم و بیش اور طاق ہوں یا جفت اور کہتے ہیں کہ تین ڈھیلوں کی ساتھ استنجا کرنیکا حکم
استحباب پر محمول ہے واسطے دلیل حدیث ابی ہریرہ کے کہ جو کوئی ڈھیلے لیوے تو چاہیئے کہ طاق
لیوے جس نے یہ کیا اوس نے اچھا کیا ورنہ کچھ حرج نہیں اور واسطے حدیث ابن مسعود کے کہ میں حضرت

یعنی کافروں نے بطور تمسخر کے مسلمانوں سے دریافت کیا تھا کہ کیا تمہارا رسول تمکو پاخانے و پیشاب کرنیکا بھی طریقہ سکھلاتا ہے مسلمانوں نے اوسکے جواب میں کہا کہ ہاں اور یہ حدیث بیان کی ۱۲ رعنا

پاس وہ پتھر اور لید لایا سو آپ نے پتھر لیئے اور لید پھینکدی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین اور طاق ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم استحبابی ہے فرضی نہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب پانی سے استنجا کیا جاوی اور پاخانے اور پیشاب کا رنگ اور بو باقی نہ رہے تو استنجے کی جگہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر اسکا رنگ اور بو دور نہ ہو تو پھر دہونیکی حاجت پڑتی ہے یہانتک کہ اس کا رنگ اور بو دور ہو خواہ دوسری بار ہو یا تیسری چوتھی وغیرہ بار میں ہو یعنے پانی کے ساتھ استنجا کرنے میں کوئی عدد معین واجب نہیں کہ مثلا دو بار ہو یا تین بار بلکہ اوس میں وہ واجب چیز ہے کہ اوس سے پاکی حاصل ہو اور پاخانے اور پیشاب کا نشان باقی نہ رہے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ ڈھیلوں میں بھی کوئی عدد معین واجب نہ ہو کہ اوس سے کم و بیش کفایت نکرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا انتہے ملخصا

بَابُ مَسْحِ الْوَجْهِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِالْمَنْدِيْلِ وَقَصِّ الشَّارِبِ وضو کے بعد رومال سے منہ کے پوچھنے اور لبیں کاٹنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالثَّوْبِ قَالَ لَا بَأْسَ ثُمَّ قَالَ اَرَأَيْتَ لَوِ اغْتَسَلَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ اَيَقُوْمُ حَتّٰى يَجِفَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیمؒ نے کہا کہ اگر کوئی وضو کے بعد اپنا منہ کپڑے سے پونچھے تو کچھ ڈر نہیں پھر ابراہیم نے کہا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر کوئی جاڑے کی رات میں نہاوے تو کیا کھڑا رہے یہانتک کہ اسکا بدن خشک ہو یعنے جیسے کہ سرد رات میں نہا کر بدن کو کپڑے سے پوچھنا درست ہے اور بدن خشک ہونے تک ننگے کھڑے رہنا واجب نہیں واسطے تکلیف کے تو اسی طرح وضو کے بعد بھی اپنا منہ کپڑے سے پونچھنا درست ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُصُّ اَظْفَارَهٗ وَيَاْخُذُ مِنْ شَعْرِهٖ قَالَ يُمِرُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ رُبَّمَا قَصَصْتُ اَظْفَارِيْ وَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِيْ وَلَمْ اُصِبْهُ الْمَاءَ حَتّٰى اُصَلِّيَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنے ناخن کاٹے یا بال لیوے تو اوسپر پانی بہاوے امام محمدؒ نے کہا کہ میں نے ابو حنیفہؒ سے سنا کہتے تھے کہ بعضے اکثر اوقات اپنے ناخن کاٹے

اور اپنے بال تر ہوا اور بیچ انکو پانی نہیں لگا یا یہانتک کہ بیچ نے نماز پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے حسن بصری کا **باب** السِّوَاكِ مسواک کرنیکا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَلِيٍّ عَنْ تَمَّامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ تَدْخُلُوْنَ عَلَيَّ قُلْحًا اِسْتَاكُوْا وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يَّسْتَاكُوْا عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ **قَالَ محمد** وَالسِّوَاكُ عِنْدَنَا مِنَ السُّنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّتْرَكَ **ترجمہ** جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ہے مجھکو کہ مین تم کو دیکھتا ہون کہ داخل ہوتے ہو مجھپر اسحال مین کہ تمہارے دانت زرد ہین مسواک کرو اور اگر مین اپنی امت پر مشکل جانتا تو مین انکو ہر نماز کے نزدیک واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا امام محمد نے کہا کہ مسواک کرنا ہمارے نزدیک سنت ہے نہین لائق ہے چھوڑنا اوسکا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَسْتَاكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ **قَالَ محمد** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مسواک کرے محرم احرام کی حالت مین مرد ہو یا عورت امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ وَمَسْحِ الْخِمَارِ عورت کو وضو کرنے اور اوڑھنی پر مسح کرنیکا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَمْسَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى رَاْسِهَا عَلَى الشَّعْرِ وَلَا يُجْزِئُهَا اَنْ تَمْسَحَ عَلٰى خِمَارِهَا **قَالَ محمد** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وضو مین عورت اپنے سر کے بالون پر مسح کرے اور اپنی اوڑھنی پر مسح کرنا اوسکو کافی نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُجْزِئُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَمْسَحَ مُقَدَّمَهَا حَتّٰى تَمْسَحَ رَاْسَهَا كَمَا يَمْسَحُ الرَّجُلُ **قَالَ محمد** وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ اِذَا مَسَحَتْ مَوْضِعَ الشَّعْرِ فَمَسَحَتْ مِنْ ذٰلِكَ مِقْدَارَ ثَلٰثِ اَصَابِعَ اَجْزَاَهَا وَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ تَمْسَحَ كَمَا يَمْسَحُ الرَّجُلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نخعی نے کہا کہ نہین کفایت کرتا عورت کو مسح کرنا اپنے دو کنپٹیون پر یہانتک کہ مرد کی طرح اپنے سر کا مسح کرے امام محمد نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہین کہ جب بقدر تین انگلیون کے بالون کے جگہہ سے مسح کرے تو اوسکو کفایت کرتا ہے اور محبوب تر ہماری نزدیک یہ بات ہے کہ عورت مرد کی طرح

مسح کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ** جنابت سے نہانے کا باب
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
قَالَتْ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب مرد اور عورت کی ختنے کی جگہ آپس میں ملے تو نہانا واجب ہو جاتا
ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف**
یعنے جب مرد کا ذکر عورت کی فرج میں غائب ہو تو نہانا واجب ہو جاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی برابر ہے
کہ منی نکلی یا نہ نکلے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور صحابہ اور تابعین کا اور جو انکے پیچھے ہیں اور
بعضے علما کہتے ہیں کہ اگر منی نہ نکلے تو غسل واجب نہیں ہوتا اگرچہ مرد کا ذکر عورت کے فرج میں داخل
ہوا امام طحاوی نے کہا کہ یہ حکم منسوخ ہے اور غسل ہر حال میں واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو اسپر
اب اجماع ہو چکا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ
السَّبِيْعِيُّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنْ اَهْلِهٖ - اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَنَامُ وَلَا يُصِيْبُ مَاءً فَاِنِ اسْتَيْقَظَ
مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ اِذَا اَصَابَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ
اَنْ يَّنَامَ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ اَوْ يَتَوَضَّاَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت اول رات کو اپنی بی بی سے صحبت کرتے تھے پھر سو جاتے تھے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے
پس اگر پچھلی رات کو جاگتے تو پھر صحبت کرتے اور غسل کرتے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسیکو لیتے ہیں کہ
جب مرد اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر غسل یا وضو کرنے سے پہلے سو جاوے تو اوس میں کچھ ڈر نہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی کو جنابت کی حالت میں سونا
درست ہے اگرچہ غسل کیا ہو نہ وضو اور یہی معلوم ہوا کہ نہانے میں دیر کرنی درست ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
اَنَّهٗ قَالَ يُوْجِبُ الصَّدَاقَ وَيَهْدِمُ الطَّلَاقَ وَيُوْجِبُ الْعِدَّةَ وَلَا يُوْجِبُ صَاعًا مِنْ مَّاءٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ اُنْزِلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مرد کا عورت سے صحبت کرنا مہر کو واجب کرتا ہے

اور طلاق کو دو ٹا دیتا ہے اور عدت کو واجب کرتا ہے اور ایک صاع پانی کو کس واسطے واجب نہیں کرتا
یعنے جب محض دخول سے مہر واجب ہوجاتا ہے اور رجوع ثابت ہوتا ہے اور عدت واجب ہوجاتی ہے
اگرچہ منی نہ نکلی تو پھر اوس سے غسل واجب کیوں نہیں ہوتا امام محمد نے کہا کہ جب دونوں ختنے آپس میں ملیں
تو غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ منی نکلی یا نہ نکلی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب** غُسْلِ الرَّجُلِ
وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ مرد اور عورت کو جنابت کے سبب سے ایک باسن سے نہانا
درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ اَزْوَاجِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ
يَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيْعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا بِغُسْلِ الْمَرْاَةِ مَعَ الرَّجُلِ
بَدَأَتْ قَبْلَهٗ اَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ مقرر تھے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی بعض بی بی غسل کرتے ایک باسن سے اس حال میں کہ دونو تنازع کرتے تھے یعنے
باری باری ایک دوسرے کے بعد باسن سے پانی اوٹھاتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو
مرد کے ساتھ غسل کرنے میں کچھ ڈر نہیں برابر ہے کہ پہلی عورت پانی اوٹھاوے یا مرد اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ مرد کو عورت کے بچے پانی سے
وضو کرنا اور عورت کو مرد کے بچے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ اسکا کچھ ڈر نہیں
اور دلیل ان کی عائشہؓ اور ام سلمہؓ وغیرہ کی حدیث ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی ایک بیوی ایک
باسن سے نہاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ مجھ سے پہلے پانی اوٹھاتے تھے اور ایک روایت میں
ہے کہ ہم ایک دوسرے سے آگے پیچھے پانی اٹھاتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کو ایک
دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا درست ہے پھر کہا کہ اسپر عقلی دلیل یہ ہے کہ اسپر سب کا اتفاق ہے کہ
جب مرد اور عورت دونوں اکٹھے ایک باسن سے پانی اوٹھا دیں تو اوس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا
اور ہم دیکھتے ہیں کہ نجاست کے پڑنے سے پانی ہر حال میں ناپاک ہوجاتا ہے خواہ وضو سے پہلے نجاست
پڑے یا اوسکے ساتھ پڑے اور جبکہ مرد اور عورت کا ایک باسن سے اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں
کرتا تو قیاس چاہتا ہے کہ ایک دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا بھی درست ہو اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہؒ کا اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا انتہے **باب** غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَالْحَائِضِ

استحاضہ اور حیض والی عورت کے غسل کرنیکا بیان ف حیض اس خون کو کہتے ہین جو ہر دو رسعین ہر مہینے مین عورت کی رحم سے آتا ہے اور استحاضہ اس خون کو کہتے ہین جو حیض کے دنون کے سوا ابلا بیماری عورت کی رحم سے جاری ہو اور وہ ایک رگ سے آتا ہے جسکا نام عاذل ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ اِنَّھَا تَتْرُكُ الظُّھْرَ حَتّٰی اِذَا كَانَ فِیْ اٰخِرِ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الظُّھْرَ ثُمَّ صَلَّتِ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمْكُثُ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَكَتِ الصَّلٰوةَ حَتّٰی اِذَا كَانَ اٰخِرُ وَقْتِھَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتّٰی تَفْرُغَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِالْحَدِیْثِ الْاٰخِرِ اَنَّھَا تَتَوَضَّاُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّیْ فِیْ وَقْتِ الْاٰخِرِ وَلَیْسَ عَلَیْھَا عِنْدَنَا اِلَّا غُسْلٌ وَّاحِدٌ حَتّٰی تَمْضِیَ اَیَّامُ اَقْرَائِھَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ استحاضہ والی عورت ظہر کی نماز چھوڑ دے یہانتک کہ جب اخیر وقت ہو تو نہاوے اور ظہر کی نماز پڑھے پہر عصر کی نماز پڑھے پہر ٹھیرے یہانتک کہ جب مغرب کی نماز کا وقت ہو تو نماز چھوڑ دے یہانتک کہ جب اوسکا اخیر وقت ہو تو نہاوے اور مغرب اور عشا کی نماز پڑھے یہانتک کہ فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہین لیتے ولیکن ہم دوسری حدیث کو لیتے ہین کہ استحاضہ والی ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرے اور اخیر وقت مین ہر نماز پڑھے اور نہین واجب ہے اوسپر مگر ایک بار نہانا یہانتک کہ اوسکے حیض کے دن گذر جاوین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ قَاضِی الْیَمَامَةِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ بِنْتَ اَبِیْ سُفْیَانَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلًا اِذَا مَضَتْ اَیَّامُ اَقْرَائِھَا ثُمَّ تَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّیْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِھٰذَا الْحَدِیْثِ نَاْخُذُ **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلعم سے استحاضہ والی کا حکم پوچھا سو حضرت نے فرمایا کہ جب اسکی حیض کے دن گذر جاوین تو نہاوے پہر ہر نماز کو لیئے نیا وضو کرے اور نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی حدیث کو ہم لیتے ہین **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پہر ہر نماز کے لیئے تازہ غسل کرے انکی دلیل ام حبیبہ کی حدیث ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ظہر اور عصر کی نماز کیلیے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشا کی نماز کیلیے ایک غسل کرے اور ظہر اور عصر[لہ] کی نماز اخیر وقت پڑھے اور عصر اور عشا کی نماز اول وقت پڑھے اور بعضے کہتے ہین کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پہر نہاوے اور ہر نماز کے لیئے نیا وضو کرے انکی دلیل فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث ہے پہر کہا کہ ہر نماز کے لیئے غسل

لہ یعنے ظہر کی نماز کو اوس وقت تک تاخیر کرے کہ عصر کی نماز کا اول وقت ہو جاوے پہر ظہر اور عصر دونوں نمازین اکٹھے پڑھے ایسا ہی مغرب کی نماز کو تاخیر کرے کہ عشا کے نماز کا اول وقت ہو جاوے پہر مغرب اور عشا دونوں نمازین اکٹھے پڑھے ۱۲ رعنا

اسپر عمل کرنا درست نہین اور صحیح یہ ہے کہ جب حیض کے دن گذر جاوین تو غسل کرے پھر نماز کے لیے
نیا وضو کیا کرے اور جب تک نماز کا وقت باقی رہے وضو باقی رہتا ہے اور یہی ہے قول امام
ابوحنیفہؒ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصاً **باب** الحائض فی صلوتہا جب نماز کے وقت
کسی عورت کو حیض آوے تو کیا کرے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال اذا حاضت المرأة في وقت صلوة فليس عليها ان تقضي تلك الصلوة فاذا طهرت
في وقت الصلوة فلتصل **قال** محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز کیوقت کسی عورت کو حیض آجاوے تو اوسپر اوس نماز کا قضا
کرنا واجب نہین اور جب نماز کے وقت حیض سے پاک ہو تو چاہیے کہ نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ یہی
کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد
عن ابراهيم قال اذا اجنبت المرأة ثم حاضت فليس عليها غسل فان ما بها من
الحيض اشد مما بها من الجنابة **قال** محمد وبه نأخذ لا غسل عليها حتى تطهر
من حيضها فتغتسل غسلا واحدا لهما جميعا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم
نے کہا جب کوئی عورت جنبی ہو پھر اوسکو حیض آوے یعنی پہلے نہانے سے تو اوسپر جنابت کے
سبب نہانا فرض نہین اسواسطے کہ مقرر حیض سخت تر ہے جنابت سے یعنے نہانے سے پاکی حاصل نہین
ہوتی اسواسطے کہ حیض جنابت سے زیادہ تر ناپاکی ہے پس جنابت سے نہانیکا کچھ فائدہ نہین امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ اوسپر نہانا واجب نہین یہانتک کہ اپنے حیض سے پاک ہو سو حیض
اور جنابت دونو کے لیئے صرف ایکبار نہاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا طهرت المرأة في وقت صلوة فلم
تغتسل حتى يذهب الوقت بعد ان تكون مشغولة في غسلها فليس عليها قضاء **قال**
محمد وبه نأخذ اذا انقطع الدم في وقت لا تقدر على ان تغتسل فيه حتى يمضي
الوقت فليس عليها اعادة تلك الصلوة وهو قول ابي حنيفة والله سبحانه و
تعالى اعلم **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت نماز کے وقت حیض
سے پاک ہو اور غسل نہ کرے یہانتک کہ نماز کا وقت گذر جاوے بعد اسکے کہ وہ نہانے مین مشغول ہو

تو اوسپر نماز کی قضا نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب خون ایسے وقت مین بند ہو کہ نماز کے وقت گذرنے سے پہلے نہانے پر قادر نہ ہو تو اوسپر اس نماز کا دوہرانا فرض نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **بَابُ** النُّفَسَاءِ وَالْحُبْلٰی تَرَی الدَّمَ اگر نفاس والی اور حاملہ عورت خون دیکھے تو کیا کرے **ف** نفاس اس خون کو کہتے ہین جو بچہ جننے کے بعد عورت کو کئی دن تک آتا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ النُّفَسَاءُ اِذَا لَمْ یَکُنْ لَهَا وَقْتٌ فَقَدَّرَتْ وَقْتَ اَیَّامِ نِسَائِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰکِنَّهَا نُفَسَاءُ مَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فَاِنْ ازْدَادَتْ عَلٰی ذٰلِكَ اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّاَتْ لِکُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَصَلَّتْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نفاس والی عورت کا کوئی وقت معین نہ ہو تو اپنے قبیلہ کی عورتون کے دنون کا اندازہ کرے یعنے اتنے دن نفاس شمار کرے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس قول کو نہین لیتے لیکن وہ چالیس دن نفاس والی ہے یعنے چالیس دن تک وہ خون نفاس شمار کیا جاوے گا اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو تو غسل کرے اور ہر نماز کے وقت کے لیئے وضو کرے اور نماز پڑہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا رَاَتِ الْحُبْلٰی الدَّمَ فَلَیْسَتْ بِحَائِضٍ فَلْتُصَلِّ وَلْتَصُمْ وَلْیَاْتِهَا زَوْجُهَا وَتَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ الطَّاهِرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ جب حمل والی عورت خون دیکھے تو وہ حیض نہین پس چاہیئے کہ نماز پڑہے اور روزہ رکھے اور اسکا خاوند اس سے صحبت کرے اور کرے جو پاک عورت کرتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْحُبْلٰی تُصَلِّیْ اَبَدًا مَا لَمْ تَضَعْ وَاِنْ رَاَتِ الدَّمَ لِاَنَّ الْحَبَلَ لَا یَکُوْنُ حَیْضًا وَاِنْ اَوْصَتْ وَهِیَ تَطْلُقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِیَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ حمل والی ہمیشہ نماز پڑہتی رہے یہانتک کہ بچہ جنے اگرچہ خون دیکھے اسواسطے کہ حمل حیض نہین ہوتا اور اگر وصیت کرے خیرات وغیرہ کی اس حال مین کہ بچہ جننے کی درد مین مبتلا ہو پھر مر جاوے تو اسکی وصیت تہائی مال مین سے جاری ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **بَابُ** الْمَرْاَةِ تَرٰی فِی الْمَنَامِ مَا یَرَی الرَّجُلُ اگر کوئی عورت خواب مین

دیکھی جو مرد دیکھتا ہے یعنی اوسکو خواب میں احتلام ہوجاوے تو کیا کرے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو
حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم ان ام سلیم بنت ملحان رض اتت النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم تسالہ عن المرأۃ تری فی المنام ما یری الرجل فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا رأت المرأۃ منکن ما یری الرجل فلتغتسل **قال محمد** وبہ
ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالی **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ام سلیم حضرت پاس
آئے اوس عورت کا حکم پوچھنے کو کہ خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے یعنے احتلام کو سو حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب کوی عورت خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو چاہیئے کہ نہاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب** الاذان اذان دینے کا بیان **محمد** قال
اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم قال لا باس بان یؤذن المؤذن وھو
علی غیر وضوء **قال محمد** وبہ ناخذ لا نری بذلک باسا ونکرہ ان یؤذن جنبا
وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر موذن بے وضو اذان دے تو کچھ گناہ نہیں امام
محمدؒ نے کہا کہ ہم اس میں کچھ گناہ نہیں دیکھتے اور جنبی کو اذان دینی مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم انہ قال فی
المؤذن یتکلم فی اذانہ قال لا امرہ ولا انہاہ **قال محمد** واما نحن فنری ان لا
یفعل وان فعل لم ینقض ذلک اذانہ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر موذن
اذان میں کلام کرے تو میں نہ اوسکو حکم کرتا ہوں نہ منع کرتا ہوں امام محمدؒ نے کہا کہ ہم تو دیکھتے ہیں
کہ بے وضو اذان نہ کہے اور اگر دی تو اس سے اذان نہیں ٹوٹتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال سالتہ عن التثویب قال ھو مما
احدثہ الناس وھو حسن مما احدثوا وذکر ان تثویبھم کان حین یفرغ المؤذن من
اذانہ الصلوۃ خیر من النوم **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے تثویب کا حکم پوچھا اونھوں نے کہا کہ یہ بدعت لوگوں نے نکالی ہے
اور وہ اچھی بدعت ہے اونھوں نے ذکر کیا کہ تھی تثویب انکی جبکہ فارغ ہوتا موذن اذان اپنی سے یہ کہ
نماز سونے سے بہتر ہے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف**

تثویب کے معنے ہین پکارنے کے واسطے نماز کے یعنے اذان کے بعد دوسری بار لوگون کو نماز کے لئے پکارنا درست ہے اور جب پکارے تو اس طرح سے کہے الصلوٰۃ جامعۃ یا کہے الصلوٰۃ خیر من النوم **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ رضہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ بلال کی اذان کا اخیر یہ تہا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے نہین کوئی لائق بندگی کے سوا اسکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم پکڑتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ اذان اور تکبیر دو دو کلمے ہے یعنے اذن کا ہر کلمہ دو دو بار کہنا چاہیے سوے پہلے تکبیر کے کہ وہ چار بار کہنی چاہیے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما رکا یہ مذہب ہے کہ اذان کے ابتدا مین اللہ اکبر دو بار کہنا چاہیے اور کل علمار کا یہ مذہب ہے کہ چار بار کہنا چاہیے اور یہی قول صحیح ہے اور موافق واسطے حدیثون کے انتہے ملخصا **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَاِنَّهٗ يَنْبَغِيْ لِلْقَوْمِ اَنْ يَّقُوْمُوْا فَيَصُفُّوْا فَاِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ كَبَّرَ الْاِمَامُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِنْ كَفَّ الْاِمَامُ حَتّٰى يَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ اِقَامَتِهٖ ثُمَّ كَبَّرَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اَيْضًا كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ **ترجمہ** طلحہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب موذن حی علے الفلاح کہے (یعنے تکبیر کے وقت) تو لوگون کو لائق ہے کہ اوٹھہ کھڑے ہون اور صفین باندہین اور جب موذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو اسوقت امام تکبیر تحریمہ کہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اگر روکے امام یہانتک کہ موذن تکبیر سے فارغ ہو پہر تکبیر تحریمہ کہے تو اوس مین بہی کچھ گناہ نہین سب طرح سے بہتر ہے **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ اَذَانٌ وَّلَا اِقَامَةٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ عورتون کو اذان اور تکبیر کا حکم نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب**

مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ نماز کے وقتوں کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّحْضُرَ الصَّلَوَاتِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّبَكِّرَ بِالصَّلَوٰتِ ثُمَّ اَمَرَهٗ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَاَخَّرَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالْمَغْرِبُ وَغَيْرُهَا عِنْدَنَا فِيْ هٰذَا سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّا نَكْرَهُ تَاْخِيْرَهَا اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرتؐ کے پاس نماز کا وقت پوچھنے کو آیا سو حضرتؐ نے اوسکو حکم کیا یہ کہ آپ کے ساتھ سب نمازوں میں حاضر رہے پھر آپ نے بلال کو حکم کیا سب نمازیں اول وقت پڑھنے کا پھر آپ نے اوسکو دوسرے دن حکم کیا سو سب نمازیں اخیر وقت میں پڑہیں پھر فرمایا کہاں ہے نمازوں کا وقت پوچھنے والا ان دونوں وقتوں کے درمیان نمازوں کا وقت ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ہمارے نزدیک مغرب کی نماز وغیرہ اس میں برابر ہے لیکن جب آفتاب ڈوب جاوے تو اوس کو تاخیر کرنا مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ عَنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ يُؤَخَّرُ الظُّهْرُ فِي الصَّيْفِ حَتّٰى تُبْرِدَ بِهَا وَتُصَلِّيْ فِي الشِّتَاءِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ ظہر کی نماز دوزخ کے جوش سے ٹھنڈے وقت پڑھا کرو امام محمدؒ نے کہا کہ گرمی میں ظہر کی نماز تاخیر کی جاوے یہانتک کہ ٹھنڈے وقت میں پڑھی جاوے اور سردی میں جب آفتاب ڈھلے تو اوسوقت پڑھی جاوے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَظَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِلَى الشَّمْسِ حِيْنَ غَرَبَتْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ دَلَكَتْ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب سورج ڈوبا تو ابن مسعودؓ نے اوسکی طرف نظر کی سو فرمایا یہ وقت دلوک کا یعنے آیت میں دلوک الشمس سے مراد آفتاب کا ڈوبنا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت مغرب کا وہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہوا اور اوسکے اخیر وقت میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ جب سرخی دور ہوجاوے تو مغرب کا وقت نکل جاتا ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سفیدی . . . .

ڈوبنے تک باقی رہتا ہے یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور صحیح یہ قول ہے کہ اوسکا وقت سفیدی ڈوبنے تک باقی رہتا ہے انتہی

باب الغسل یوم الجمعة والعیدین جمعہ اور عیدوں کے دن نہانیکا بیان ۔

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الغسل یوم الجمعة قال ان اغتسلت فهو حسن فان ترکته فحسن **ترجمہ** ابراہیم نے جمعہ کے غسل میں کہا کہ اگر تو نہاوے تو بہتر ہے اور اگر نہ نہاوے تو بہتر ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد قال رأیت ابراهیم یخرج الی العیدین ولا یغتسل **قال محمد** اذا اغتسلت فی الجمعة والعیدین فهو افضل وان ترکته فلا بأس **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ عیدگاہ کی طرف نکلے اور غسل نہ کیا امام محمد نے کہا کہ اگر تو جمعہ اور عید کے دن نہاوے تو افضل ہے اور اگر نہ نہاوے تو اوسمیں بھی کچھ گناہ نہیں **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال قد کنا نأتی فی العیدین وما نغتسل وقال ان اغتسلت فحسن **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہم عیدین میں آتے تھے اور غسل نہ کرتے تھے اور کہا کہ اگر تو نہاوے تو بہتر ہے ۔

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا ابان عن ابی نضرة عن جابر بن عبد الله الانصاری رض عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال من اغتسل یوم الجمعة فقد احسن ومن لم یغتسل فبها ونعمت **قال محمد** وبهذا کله نأخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن نہایا تو اوس نے اچھا کیا اور جو نہ نہایا تو اوس نے بھی اچھی خصلت لی اور وہ بہتر خصلت ہے **امام محمد** نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب افتتاح الصلوة ورفع الایدی والسجود علی العمامة نماز کا شروع کرنا اور ہاتھ کا اوٹھانا اور پگڑی پر سجدہ کرنا

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم ان ناسا من اهل البصرة اتوا عمر بن الخطاب رض لم یأتوه الا لیسألوه عن افتتاح الصلوة قال فقام عمر بن الخطاب رض فافتتح الصلوة وهم خلفه ثم جهر فقال سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک **قال محمد** وبهذا نأخذ فی افتتاح الصلوة ولکنا لا نری ان یجهر بذلک الامام ولا من خلفه وانما جهر بذلک عمر لیعلمهم ما سألوه عنه وکذلک

بلغنا عن ابراهيم انه قال لا ترفع يديك في شيء من صلاتك بعد المرة الاولى قال
محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ کچھ لوگ بصری کے عمرؓ پاس آئے
صرف اسواسطے انکے پاس آئے کہ اون سے نماز کا شروع کرنا پوچھین سو عمرؓ نے نماز شروع کی اور وہ اون کے
پیچھے کہڑے تہے پہر سبحانک اللہم آخر تک پکار کر کہا یعنے پاک ہے تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون
تیری ساتہہ توفیق تیری کے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بادشاہی تیری اور نہین لائق بندگی کوئی
کے سوا تیرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین نماز کے ابتدا مین لیکن ہم کہتے ہین کہ اس کو پکار کر
نہ کہے نہ امام اور نہ مقتدی اور حضرت عمرؓ نے صرف اسواسطے پکار کر پڑہا تہا کہ اون کو سکہا دین جو انہون
نے اون سے پوچہا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علمار کا یہی مذہب ہے کہ جب کوئی نماز شروع کرے تو تعوذ
کے سوا اسپر کوئی چیز زیادہ نہ کرے خواہ امام ہو یا تنہا یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور اور علمار کہتے ہین کہ
مستحب ہے کہ وجہت وجہی اخیر تک اسپر زیادہ کرے کہ یہ دعا حدیث سے ثابت ہو چکی ہے یہ قول ابو یوسف کا
ہے انتہی امام محمد نے کہا کہ اسی طرح سے پہنچی ہم کو روایت ابراہیم سے کہ کہا کہ اپنی نماز مین پہلی
بار کے سوا کسی چیز مین ہاتہہ نہ اٹہا یعنے تکبیر تحریمہ کے سوا کسی جگہہ رفع یدین نکر امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہین کہ رکوع
مین جاتے اور اس سے سر اٹہاتے اور پہلے التحیات سے کہڑے ہونیکے وقت رفع یدین کرنا یعنے
مونڈہون تک ہاتہہ اوٹہانے واجب ہین اونکی دلیل ابن عمرؓ وغیرہ کی حدیث ہے اور بعضے علما کہتے
ہین کہ پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہہ ہاتہہ نہ اٹہاوے اونکی دلیل عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے کہ حضرت
پہلی تکبیر مین ہاتہہ اٹہاتے تہے پہر نہ اٹہاتے تہے اور اسیطرح روایت کی ہے علیؓ وغیرہ سے پس اسپر عمل
کرنا اولی ہے اور عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ پہلی تکبیر کے سوا کسی جگہہ ہاتہہ نہ اٹہاتے تہے اور یہ ہمارے
نزدیک محال ہے کہ عمرؓ نے حضرتؐ کو رکوع کے وقت رفع یدین کرتے نہ دیکہا ہو اور جو اس سے کچہہ کم درجے
کے اصحاب ہین اونہون نے حضرتؐ کو رفع یدین کرتے دیکہا ہو اور عمرؓ پر انکا نکیا پس یہی دلیل حق
ہے اور صحیح ہے جسکا خلاف کرنا لائق نہین اور ابن عمرؓ سے اونہی مروی کے برخلاف ثابت ہو چکا
ہے جیسے کہ مجاہد سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمرؓ کے پیچہے نماز پڑہی سو پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہہ ....
نہ اٹہاتے تہے پس معلوم ہوا کہ رفع یدین منسوخ ہے ورنہ ابن عمرؓ اوسکے برخلاف نکرتے اور عقلی دلیل

اسپر ہے کہ اجماع ہے سب کا اسپر کہ نمازی پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اوٹھاوے اور سجدوں کے درمیان کی تکبیر کے
ساتھ نہ اوٹھاوے اور تکبیر تحریمہ فرض ہے بدون اسکے نماز درست نہیں اور سجدوں کی تکبیر سنت ہے اوسکی
ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور ہم دیکھتے ہیں کہ رکوع وغیرہ کی تکبیر بھی سنت ہے پس اس میں بھی
رفع یدین نہ کی جاویگی اور یہی قول ہے امام ابو یوسفؒ ابوحنیفہؒ اور محمدؒ کا انتہی ملخصا محمدٌ قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال من لم یکبر حین یفتتح الصلوۃ فلیس
فی صلوۃ قال محمد وبہ نأخذ الا ان یکون حین کبر تکبیرۃ الرکوع کبرہا
منتصبا (ای قائما) یرید بہا الدخول فی الصلوۃ فیجزیہ ذلک وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے
کہا کہ جو کوئی نماز کے شروع کی وقت تکبیر نہ کہے اوسکی نماز نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں
مگر یہ کہ رکوع کرنیکے وقت رکوع کی تکبیر ٹھیک سیدھے ہونیکی حالت میں کہی ہو اور اوس سے نماز میں داخل ہونیکا ارادہ کیا
ہو تو اوسکو رکوع کی تکبیر کافی ہے یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال
حدثنا عثمان بن عبد اللہ بن موہب انہ صلی خلف ابی ہریرۃ رضؓ وکان یکبر کلما سجد
وکلما رفع قال محمد وبہ نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ اوس نے ابوہریرہ کے پیچھے نماز پڑھی سو جب وہ سجدہ کرتے تھے تو اوس وقت اللہ اکبر کہتے تھے
اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو اوس وقت بھی اللہ اکبر کہتے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اول زمانے میں اس مسئلہ میں اختلاف تھا بعضے کہتے تھے
کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے سوا اور کوئی تکبیر نہ کہی لیکن اب سب کا اجماع ہو چکا ہے اسپر کہ سر جھکانے اور
سر اوٹھانے کے ساتھ اللہ اکبر کہے محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن
ابراہیم قال لا باس بالسجود علی العمامۃ قال محمد وبہ نأخذ لا نری بہ باسا
وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ پگڑی پر سجدہ کرنیکا کچھ ڈر نہیں امام محمدؒ نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ پگڑی پر سجدہ کرنیکا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **باب**
الجہر بالقراءۃ نماز میں قرآن پکار کر پڑھنے کا بیان محمدٌ قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد عن ابراہیم قال اخبرنی من صلی خلف عبد اللہ بن مسعودؓ
وحرص علی ان یسمع صوتہ فلم یسمع الا انہ سمعہ یقول رب زدنی علما [illegible]

فقلت للرجل انه يقرأ طٰه قال محمد وهذا في صلوة النهار فلا نرى باسًا ان
يقف الرجل على شيء من القرآن مثل هذا يدعو لنفسه في التطوع فاما المكتوبة
فلا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ خبر دی مجھکو اس شخص نے کہ ابن مسعود کے پہلو مین نماز پڑھی اور
اسکی آواز سننے کی حرص کی سو نہ سنی لیکن اوس سے سنا کہتے تھے رب زدنی علما اسکو بار بار
پڑہتے تھے سو اس مرد نے گمان کیا کہ وہ سورہ طٰہ پڑہتے ہین امام محمدؒ نے کہا کہ یہ حکم انکی نماز
مین ہے کہ ہم اسمین کچھ ڈر نہین دیکھتے کہ آدمی قرآن کی کسی آیت پر اسطرح ٹھہر کر نفل نماز مین
اپنے لیئے دعا مانگے لیکن فرض نماز مین اس طرح دعا مانگنی درست نہین **باب التشهد**
التحیات پڑہنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا بلال عن وهب
بن كيسان عن جابر بن عبد الله الانصاري رض قال كان رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم يعلمنا التشهد والتكبير في الصلوة كما يعلمنا السورة من القرآن
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہتے تھے حضرت سکھاتے ہمکو نماز مین التحیات پڑہنا اور تکبیر کہنا
جیسے کہ ہمکو سورہ قرآن کی سکھاتے تھے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم قلت اقول بسم الله قال قل التحيات لله **قال محمد** وبه ناخذ لا نرى
ان يزاد في التشهد ولا ينقص منه حرف وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد نے کہا کہ مین
کہتا تھا بسم اللہ ابراہیم نے کہا کہ کہہ التحیات للہ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ التحیات
مین نہ کوئی حرف زیادہ کرے اور نہ کم کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كانوا يتشهدون على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم فيقولون في تشهدهم السلام على الله فانصرف النبي
صلى الله عليه وآله وسلم ذات يوم فاقبل عليهم بوجهه فقال لهم لا تقولوا السلام
على الله ان الله هو السلام ولكن قولوا السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين **قال**
محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے زمانے
مین التحیات پڑہتے تھے ..... سو اپنے التحیات مین کہتے تھے خدا کو سلام سو حضرت ایک
دن نماز سے پھر اور اپنے منہ سے انکے سامنے ہوئے سو فرمایا نہ کہو خدا کو سلام کہ مقرر خدا [illegible]

ہے سلامتی کا لیکن اسطرح کہو کہ سلام ہے ہمکو اور خدا کے سب نیک بندون کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ نماز کی نماز مین حضرت عمرؓ کا التحیات پڑہے کہ اوس مین التحیات للہ کے بعد الزاکیات للہ کا لفظ زیادہ ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ ابن مسعودؓ کا التحیات پڑہے یعنے جو کہ اب لوگون مین مشہور اور مروج ہے پہر کہا کہ اسپر عمل کرنا اولی ہے کہ اسپر سب کا اجماع ہے بخلاف اور التحیات کے کہ اوسپر اجماع نہین اور نیز اس مین زیادہ تشدید ہے کہ اوسکی تکبیر مین سقدر تشدید نہین . . اور نیز ابن مسعودؓ کی حدیث بالاتفاق صحیح ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابویوسف اور محمد کا انتہے **باب الجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم** بسم اللہ کو پکار کر پڑہنے کا بیان **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابوسفیان عن عبداللہ بن یزید عن ابیہ قال صلی خلف امام یجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم فلما انصرف قال لہ یا اباعبداللہ اعن عن کلماتک ھذہ فانی قد صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلف ابی بکر وخلف عمر وخلف عثمان ولم اسمعھا منھم **ترجمہ** یزید سے روایت ہی کہ اوس نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑہی اور پکار کر بسم اللہ کہی سو جب وہ نماز سے پہرا تو اوس سے کہا کہ اے اباعبداللہ (یہ یزید کی کنیت ہی) یہ کلمے تیرے کسی سے مروی ہین یعنے تو نے بسم اللہ کا پکار کر کہنا کس سے لیا ہے سو مقرر مین نے نماز پڑہی پیچھے حضرتؐ کے اور پیچھے ابوبکرؓ کے اور پیچھے عمرؓ کے اور پیچھے عثمانؓ کے سو مین نے اون سے بسم اللہ نہین سنی **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن ابراھیم قال قال ابن مسعود رضی فی الرجل یجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم انھا اعرابیۃ وکان لایجہر بھا ھو ولا احد من اصحابہ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی کہ ابن مسعودؓ نے اوس مرد کے حق مین کہا جو بسم اللہ پکار کر پڑہے کہ وہ گنوار ہے اور نہ ابن مسعود بسم اللہ پکار کر کہتے تہے اور نہ کوئی اونکے یارون سے کہتا تہا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ سورہ الحمد کی جزء ہے اور سورہ الحمد کے ساتھ پڑہی جاوے جہریہ نماز مین پکار کر اور سریہ مین پوشیدہ اور بعضے کہتے ہین

کہ سب نمازون مین پوشیدہ کہی جاوے اور بعضی کہتے ہین کہ بالکل نہ کہی جاوے نہ پکار کر اور نہ پوشیدہ
پہر بسم اللہ پوشیدہ پڑہنے کی بہت حدیثین بیان کین پہر کہا کہ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ
قرآن کی جزو نہین اسواسطے کہ اگر قرآن کی جزو ہوتی تو جس جگہہ قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہے وہان
بسم اللہ بہی پکار کر پڑہی جاتی ہے جیسے کہ سورہ نمل مین پکار کر پڑہی جاتی ہے اور یہی ثابت
ہوا کہ بسم اللہ پوشیدہ پڑہی جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد کا انتہی ملخصاً
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اربع يخافت بهن
الامام سبحانك اللهم وبحمدك والتعوذ من الشيطان وبسم الله الرحمن الرحيم
وآمين **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ چار چیزین ہین کہ امام انکو پوشیدہ پڑہے سبحانک اللہم اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب القراءة خلف الامام وتلقينه

امام کے پیچہے قرآن پڑہنے اور اسکی تلقین کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال ما قرأ علقمة بن قيس قط فيما يجهر فيه ولا فيما لا يجهر
فيه ولا في الركعتين الاخريين ام القرآن ولا غيرها خلف الامام **قال محمد** وبه
نأخذ لا نرى القراءة خلف الامام في شيء من الصلوة يجهر فيه او لا يجهر فيه **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے امام کے پیچہے اور پچہلی دو رکعتون مین کبہی کچہ نہین پڑہا نہ الحمد اور
نہ غیر اوسکا اور نہ اس نماز مین جس مین قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہے اور نہ جس مین پوشیدہ پڑہا جاتا ہے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ کسی نماز مین ہم امام کے پیچہے قرآن پڑہنا نہین دیکہتے خواہ
اس مین قرآن پکار کر پڑہا جاتا ہو یا پوشیدہ **ف** امام طحاوی نے کہا کہ حدیثین اس باب مین
مختلف آئی ہین اور قیاس چاہتا ہے کہ مقتدی امام کے پیچہے کچہ نہ پڑہے اسواسطے کہ ضرورت کے
وقت امام کے پیچہے قرآن پڑہنا ساقط ہوجاتا ہے جیسے کہ کوئی امام کو رکوع مین پاوے کہ اس حال مین
اس سے امام کے پیچہے قراءة پڑہنی ساقط ہوجاتی ہے اور وہ رکعت صحیح ہوجاتی ہے اور جو چیز
فرض ہو وہ کسیوقت ساقط نہین ہوتی نہ ضرورت کے وقت نہ غیر ضرورت کی وقت پس اس سے
ثابت ہوا کہ امام کے پیچہے قرآن پڑہنا فرض نہین ورنہ ضرورت کیوقت ساقط نہ ہوتا اور یہی قول ہے

امام ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد کا انتہے ملخصًا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا تَزِدْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ عَلٰی فَاتِحَةِ الْکِتَابِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تو اخیر دو رکعتوں میں الحمد پر کوئی چیز زیادہ نکر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْحَسَنِ مُوْسَی بْنُ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ خَلْفَهٗ یَقْرَاُ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَتَنْهَانِیْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعَا حَتّٰی ذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے نماز پڑہی اور ایک مرد آپ کے پیچھے قرآن پڑہتا تہا سو حضرت کے اصحاب میں سے ایک مرد اوسکو نماز میں قرآن پڑہنے سے منع کرنے لگا اوس نے کہا کہ کیا تو مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرآن پڑہنے سے منع کرتا ہے سو وہ دونو جہگڑے یہانتک کہ یہ بات کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سو حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی امام کے پیچھے نماز پڑہے تو بیشک امام کی قراءت اوسکو کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَلَا تَقْرَاْ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ تو امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن پڑہ اور اون کے سوا اور نمازوں میں مت پڑہ امام محمد نے کہا کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرآن پڑہنا لائق نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْاِمَامِ یَغْلَطُ بِالْاٰیَةِ قَالَ یَقْرَاُ بِالْاٰیَةِ الَّتِیْ تَلِیْهَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَرَاَ سُوْرَةً غَیْرَهَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلْیَرْکَعْ اِذَا کَانَ قَدْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ اَوْ نَحْوَهَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَافْتَحْ عَلَیْهِ وَهُوَ مُسِیْءٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا

کہ اگر امام کسی آیت مین غلطی کرے تو اوسکی پچھلی آیت پڑہی اگر یہ نکرے تو اوسکو سوا ے کوئی اور سورة
پڑہے اگر یہ بھی نکرے تو چاہیے کہ رکوع کرے جبکہ تین آیتین یا مانند انکی پڑہ چکا ہو اگر یہ بھی نکرے
تو مقتدی اوسکو بتلاوے اور وہ گنہگار نہین ہوتا کہ اوس نے رکوع کیون نکیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** إِقَامَةِ الصُّفُوفِ وَفَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ
صفین برابر کرنی اور پہلی صف کا بیان **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَسَوُّوا مَنَاكِبَكُمْ تَرَاصُّوا أَوْ لَيَتَخَلَّلَنَّكُمُ
الشَّيْطَانُ كَأَوْلَادِ الْحَذَفِ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مُقِيمِي الصُّفُوفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُتْرَكَ الصَّفُّ وَفِيهِ الْخَلَلُ حَتَّى يُسَوُّوا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کہتا تہا کہ برابر کیا کرو اپنی صفون کو اور برابر کیا کرو اپنے مونڈہون
کو اور آپس مین ملکر کھڑے ہوا کرو کہ صفون کے درمیان کوئی جگہہ خالی نرہے نہین تو شیطان
بکری کے بچے کیطرح تمہارے درمیان گھس جاویگا اسواسطے کہ مقرر خدا اور اسکی فرشتے رحمت بہیجتے
ہین صفون کے برابر کرنے والونپر امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ صف مین کوئی جگہہ خالی
چہوڑنی لائق نہین یہانتک کہ برابر کرین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَلَهُ فَضْلٌ عَلَى الصَّفِّ
الثَّانِي قَالَ إِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَا تَقُمْ فِي الصَّفِّ يَعْنِي الثَّانِي حَتَّى يَتَكَامَلَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي إِذَا تَكَامَلَ الْأَوَّلُ أَنْ يُزَاحِمَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُؤْذِي وَ
الْقِيَامُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي خَيْرٌ مِنَ الْأَوَّلِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم سے پوچھا کہ
کیا پہلی صف کو دوسری صف پر فضیلت ہے اوس نے کہا کہ سوا اسکے نہین کہ کہا جاتا تہا کہ دوسری
صف مین کھڑا نہو یہانتک کہ پہلی صف پوری ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب پہلی
صف پوری ہوجاوے تو اوسپر ہجوم کرنا لائق نہین کہ وہ ایذا دیتا ہے اور دوسری صف مین کھڑے
ہونا بہتر ہے پہلی سے **باب** الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَوْ يَؤُمُّ الرَّجُلَيْنِ اوس مرد کا بیان کہ امامت
کرے قوم کی یا دو مردونکی **محمدؒ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ

فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا قال محمد وبہ ناخذ وانما قیل اقرؤھم
لکتاب اللہ لان الناس کانوا فی ذلک الزمان اکثرھم للقرآن افقھھم فی الدین فاذا
کانوا فی ھذا الزمان علی ذلک فلیؤمھم اقرؤھم فان کان غیرہ افقہ منہ واعلمھم
بسنۃ الصلوۃ وھو یقرأ ما تجوز بہ الصلوۃ فافقھھما واعلمھما بسنۃ الصلوۃ اولٰھما
بالامامۃ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ امامت کرے قوم
کی جو اون میں قرآن کا بڑا قاری ہے سو اگر وے لوگ قرات میں سب برابر ہوں تو امامت کرے جس نے
اون میں سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو اون میں بڑے عمر والا امامت کرے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جو اون میں قرآن کا بڑا قاری ہو سو
امامت کرے تو یہ صرف اسواسطے فرمایا کہ اوس زمانے میں جو قرآن کا بڑا قاری ہوتا تھا سو سب سے بڑا فقیہ
ہوتا تھا اور دین کا ماہر ہوتا تھا سو اگر اس زمانے میں بھی لوگ اسیطرح پر ہوں تو چاہیے کہ امامت کرے
انکی جو اون میں قرآن کا بڑا قاری ہو اور اگر اسکا غیر اوس سے زیادہ فقیہ ہو اور نماز کے طریق کا سب
عالم ہو اور اسکی مانند قرآن پڑھے تو اون دونوں میں جو بڑا فقیہ اور نماز کا عالم ہو سو امامت کو زیادہ
لائق ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا
حماد عن ابراھیم قال لا باس ان یؤمھم الاعرابی والعبد وولد الزنا اذا قرأ القرآن
قال محمد وبہ ناخذ اذا کان فقیھا عالما بامر الصلوۃ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اسمین کہ امامت کرے قوم کی گنوار اور غلام اور حرام کا جنا
جبکہ قرآن کا قاری ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ ہو فقیہ اور عالم ساتھ طریق
نماز کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم فی الرجلین یؤم احدھما صاحبہ قال یقوم الامام فی جانب الایسر قال
محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ یکون الماموم عن یمین الامام ترجمہ ابراہیم
نے کہا کہ اگر دو مرد ہوں اور ایک دوسرے کی امامت کرے تو امام بائیں طرف کھڑا ہووے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ مقتدی امام کی داہنی طرف کھڑا ہووے
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا زاد علی الواحد فی الصلوۃ

فَهِيَ جَمَاعَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز میں ایک سے زیادہ آدمی ہوں تو وہ جماعت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُمَا قَالَا كُنَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَاَقَامَ اَحَدَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْاٰخَرَ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ قَامَ بَيْنَنَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ هٰكَذَا اصْنَعُوْا اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً وَكَانَ اِذَا رَكَعَ طَبَّقَ وَصَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ يُجْزِئُ اِقَامَةُ النَّاسِ حَوْلَنَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الثَّلٰثَةِ وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً تَقَدَّمَهُمْ اِمَامُهُمْ وَصَلَّى الْبَاقِيَانِ خَلْفَهُ وَلَسْنَا نَاْخُذُ اَيْضًا بِقَوْلِهِ فِي التَّطْبِيْقِ كَانَ يُطَبِّقُ بَيْنَ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ ثُمَّ يَجْعَلُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَلٰكِنَّا نَرٰى اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَيُفَرِّجُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ تَحْتَ الرُّكْبَتَيْنِ وَاَمَّا بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَذٰلِكَ يُجْزِئُ وَالْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ اَفْضَلُ فَاِنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُؤَذِّنْ فَذٰلِكَ اَفْضَلُ مِنَ التَّرْكِ اِلَّا اِقَامَةً لِاَنَّ صَلٰوا جَمَاعَةً وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ علقمہ بن قیس سے اور اسود سے روایت ہے کہ وہ دونوں ابن مسعود کے پاس تھے جب نماز کا وقت ہوا تو نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ہم اونکے پیچھے کھڑے ہوئے سو ہم میں سے ایک کو اپنے داہنے کھڑا کیا اور دوسرے کو اپنے بائیں کھڑا کیا پھر آپ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے سو جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا کہ جب تم تین آدمی ہو تو اسی طرح کیا کرو اور جب رکوع کرتے تھے تو تطبیق کیا کرتے تھے یعنے دونوں ہاتھ قینچی کرکے اپنی رانوں کے درمیان رکھتے تھے اور ابن مسعود نے نماز پڑھی بغیر اذان اور اقامت کے اور کہا کہ ہمارے گرد کے لوگوں کی تکبیر کافی ہے امام محمد نے کہا کہ ہم تین آدمیوں میں ابن مسعود کا قول نہیں لیتے لیکن ہم کہتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو امام اونکے آگے بڑھے اور باقی اوسکے پیچھے نماز پڑھیں اور تطبیق کے حکم میں بھی ہم ابن مسعود کے قول کو نہیں لیتے کہ جب وہ رکوع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ میں تطبیق کرتے تھے پھر انکو اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے ولیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آدمی اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے اور اپنی اونگلیاں کھولکر رکھے گھٹنوں سے نیچے اور اسپر بغیر اذان

اور اقامت کہ نماز پڑھنا پس یہ کافی ہے لیکن اذان اور تکبیر کہنا افضل ہے اور اگر نماز کی تکبیر کہے اور
اذان نہ دی تو یہ تکبیر کے ترک کرنے سے افضل ہے اسواسطے کہ قوم جماعت سو نماز پڑھتے ہے اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضـ جَعَلَهُمَا خَلْفَهٗ وَصَلّٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا وَكَانَ يَجْعَلُ كَفَّيْهِ عَلٰى
رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ صَنِيْعُ عُمَرَ رضـ اَحَبُّ اِلَيَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ اَحَبُّ
اِلَيْنَا مِنْ صَنِيْعِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضـ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ
نے انکو اپنے پیچھے کیا اور انکے آگے کھڑے ہوکے نماز پڑھی اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے ابراہیم
نے کہا کہ عمرؓ کا فعل محبوب تر ہے نزدیک ہمارے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور وہ بہت بہتر ہے
ہمارے نزدیک ابن مسعودؓ کے فعل سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ صَلَّى الْفَرِيْضَةَ**
جو فرض نماز پڑھ چکے تو پھر پڑھے یا نہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ
بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِيْ مَنَازِلِهِمَا وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ
فَجَاءَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا وَلَمْ يَدْخُلَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمَا فَاَقْبَلَا وَمَفَاصِلُهُمَا تَرْعَدُ مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَ حَدَثَ فِيْهِمَا
شَيْءٌ فَقَالَ لَهُمَا مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنَّا اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ
فَصَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا ثُمَّ جِئْنَا فَوَجَدْنَاكَ فِي الصَّلٰوةِ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ لَا يَصْلُحُ اَنْ نُصَلِّيَ اَيْضًا
فَقَالَ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَادْخُلُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَاجْعَلُوا الْاُوْلٰى فَرِيْضَةً وَهٰذِهٖ نَافِلَةً **قَالَ
مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا يُعَادُ الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ وَالْمَغْرِبُ **ترجمہ**
ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے دو مردوں نے اپنی جگہہ میں نماز پڑھی اور وہ خیال کرتے
تھے کہ نماز ہو چکی ہے سو وہ دونو آئے اور حضرت نماز میں تھے سو وہ دونوں بیٹھ گئے اور نماز میں
داخل ہوئے سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو ان کو بلایا سو وہ آگئے اور ڈر سے اس حال میں کہ
انکے جوڑ کانپتے تھے اس خوف سے کہ انکے حق میں کوئی چیز نئی پیدا ہوئی ہو یعنی کوئی نیا حکم اترا ہو سو حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تم کو منع کیا نماز پڑھنے سے
سو انھوں نے عرض کی کہ یا حضرت ہم نے گمان کیا تھا کہ نماز ہو چکی ہوگی سو ہم نے اپنی جگہہ پر نماز پڑھی پھر ہم آئے اور آپ کو نماز میں پایا اور ہم

کی کہ یا حضرت ہم نے گمان کیا کہ دوبارہ نماز پڑھنی لائق نہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جب ایسا اتفاق ہو تو نماز میں داخل ہو کر اور پہلے نماز کو فرض گردانو اور اسکو نفل امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا اور فجر اور عصر اور مغرب کی نماز پھر نہ پڑھی جاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو اور پھر دوسری جگہہ فرض کی جماعت پاوے تو اوسکے ساتھ ملجاوے کہ وہ نماز اوسکے لیے نفل ہوجاویگی **محمد** قال اخبرنا مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر قال اذا صليت الفجر والمغرب ثم ادركتهما فلا تعد لهما غير ما صليتهما **قال محمد** اما الفجر والعصر فلا ينبغي ان يصلى بعدهما نافلة لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس ولا صلوة بعد الفجر حتى تطلع الشمس واما المغرب فهي وتر فيكره ان يصلي التطوع وترا فاذا دخل معهم رجل تطوعا فسلم الامام فليقم فليضف اليها ركعة رابعة ويتشهد ويسلم وهذا كله قول ابي حنيفة رضي الله عنه

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جب تو فجر اور مغرب کی نماز پڑھ چکے پھر دوسری جگہہ اون کی جماعت پاوے تو انکو پھر نہ پڑھ سوای اسکے کہ تو نے انکو پڑھا امام محمد نے کہا کہ لیکن فجر اور عصر سو انکے بعد نفل پڑھنے لائق نہیں واسطے دلیل فرمان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ سورج ڈوبے اور نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہانتک کہ سورج نکلے اور اسپر مغرب کی نماز پس یہ وتر ہیں اور نفل طاق پڑھنے مکروہ ہیں سو جب کوئی مرد نفل کی نیت سے اونکو ساتھہ داخل ہو اور امام سلام پھیرے تو چاہیے کہ کھڑا ہووے اور انکے ساتھہ چوتھی رکعت ملادے پھر التحیات پڑھے اور سلام پھیرے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعضے علما کہتے ہیں کہ سب نمازوں کا امام کے ساتھہ پڑھنا درست ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ فجر اور عصر اور مغرب کا دوہرانا مکروہ ہے اور حدیث دوبارہ پڑھنے کی منسوخ ہے

باب الصلوة تطوعا نفل نماز کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا ابوسفيان عن الحسن البصري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو محتبي تطوعا **قال محمد** وبه ناخذ لا نرى بذلك باسا فاذا بلغ السجود حل حبوته و

وَسَجَدَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت نفل نماز پڑھتے تھے احتبا میں
کہ احتبا سے بیٹھے ہوتے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے سو جب سجدہ میں
جاوے تو احتبا کھول دیوے اور سجدہ کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** احتبا اوسکو کہتے ہیں کہ
چوتڑوں پر بیٹھے اس طرح سے کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور قدموں کا اندر زمین پر رکھا ہوا اور ہاتھ پنڈلیوں پر
ہوں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰی صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَکْعَةً
ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ تَطَوُّعًا وَثَلٰثَ رَکَعَاتٍ الْوِتْرَ وَرَکْعَتَیِ الْفَجْرِ ترجمہ ابوجعفر نے کہا کہ حضرت عشا
اور فجر کی نماز کے درمیان تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے آٹھ رکعت نفل پڑھتے تھے اور تین رکعت
وتر اور دو رکعتیں فجر کی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ
کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض یُصَلِّی التَّطَوُّعَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ اَیْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ فَاِذَا کَانَتِ الْفَرِیْضَةُ
اَوِ الْوِتْرُ نَزَلَ فَصَلّٰی **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حصین سے روایت
ہے کہ ابن عمر اپنی سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے جس طرف کہ انکو ساتھ متوجہ ہوتے اور جب فرض یا وتر ہوتے
تو اوتر کر پڑھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَدْخُلُ فِیْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ وَلَیْسَ یَنْوِیْهَا
قَالَ هِیَ تَطَوُّعٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا یَعْنِیْ بِذٰلِكَ اَنْ یَکُوْنَ قَدْ صَلَّی الصَّلٰوةَ
فِیْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اَتَی الْقَوْمَ فَدَخَلَ مَعَهُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ فَاِنَّ صَلٰوتَهٗ مَعَهُمْ تَطَوُّعٌ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد جماعت میں داخل ہو اور جماعت
کی نیت نہ ہو تو وہ نفل ہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور سوا اسکے نہیں کہ مراد اسکی یہ ہے
کہ آدمی اپنے گھر میں پہلے نماز پڑھ چکا ہو پھر کسی قوم پاس آوے اور اون کے ساتھ نماز میں داخل
ہووے تو اوسکی نماز اونکے ساتھ نفل ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** الصَّلٰوةِ
فِی الطَّاقِ محراب میں نماز پڑھنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ کَانَ یَؤُمُّهُمْ فَیَقُوْمُ عَنْ یَسَارِ الطَّاقِ اَوْ عَنْ یَمِیْنِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَاَمَّا نَحْنُ
فَلَا نَرٰی بَاْسًا اَنْ یَّقُوْمَ بِحِیَالِ الطَّاقِ مَا لَمْ یَدْخُلْ فِیْهِ اِذَا کَانَ مَقَامُهٗ خَارِجًا مِنْهُ وَسُجُوْدُهٗ

فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم انکی امامت کیا کرتا تھا سو وہ محراب سے یا بائیں طرف کھڑا ہوتا تھا یا اوس سے داہنے امام محمد نے کہا کہ ہم تو اوس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ امام محراب کی برابر کھڑا ہو جب تک کہ اوسکے اندر داخل نہ ہو جبکہ اوسکے کھڑے ہونیکی جگہہ اوس سے باہر ہو اور سکا سجدہ اوسکی اندر ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ تَسْلِيْمِ الْإِمَامِ وَجُلُوْسِهِ

امام کا سلام پھیرنا اور بیٹھنا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ حَتَّى يَنْفَتِلَ الْإِمَامُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْإِمَامُ لَا يَفْقَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لِأَنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَإِذَا كَانَ مِمَّنْ لَا يَفْقَهُ أَمْرَ الصَّلٰوةِ فَلَا بَأْسَ بِالْانْفِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو نہ پھرے کوئی مرد یہانتک کہ پھرے امام مگر یہ کہ امام فقیہ نہ ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید سجدہ سہو کا اوسپر لازم ہو اور اگر نماز کے حکم کا ماہر نہ ہو تو اوس سے پہلے پھرنے میں کچھ گناہ نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ الْحِجَارَةِ الْمُحْمَاتِ حَتّٰى يَنْفَتِلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو جیسے گرم پتھر پر ہوتے یہانتک کہ پھرتے یعنے مقتدیوں کی طرف پر بیٹھتے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِي الْمَكَانِ الضَّيِّقِ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَجْلِسَ عَلٰى جَانِبِهِ الْأَيْسَرِ أَوْ تَكُوْنُ بِهِ عِلَّةٌ قَالَ فَلْيَجْلِسْ عَلٰى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ فَإِنْ كَانَ يَسْتَطِيْعُ فَلْيَجْلِسْ عَلٰى جَانِبِهِ الْأَيْسَرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی تنگ مکان میں نماز پڑھے کہ اوسکے بائیں پاؤں پر التحیات بیٹھنے کی طاقت نہ رکھے یا اوسکو کوئی بیماری ہو تو چاہیئے کہ اپنے داہنے پاؤں پر بیٹھے اور اگر طاقت رکھتا ہو تو اپنی بائیں پاؤں پہ بیٹھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا كَانَ بِالرَّجُلِ عِلَّةٌ جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ شَاءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ تَمْنَعُهُ مِنْ جُلُوْسِ الصَّلٰوةِ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ

حنیفہ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب آدمی کو کوئی بیماری ہو تو نماز میں جسطرح چاہے التحیات بیٹھے امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو بیماری التحیات بیٹھنے سے مانع ہو جسکا اوسکو حکم ہوا اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال السلام
یقطع مابین الصلوتین قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سلام قطع کرتی ہے اوس چیز کو کہ دو نمازوں کے درمیان ہے یعنے دو نمازوں کے
درمیان جدائی کر دیتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب فضل الجماعۃ ورکعتی الفجر فضیلت جماعت اور فجر کی دو سنتوں کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اربع قبل الظھر واربع بعد الجمعۃ
لا یفصل بینھن بتسلیم قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے ہیں اور چار جمعہ سے پیچھے اونکے درمیان سلام سے فاصلہ
نکرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن سعید بن جبیر قال صلوۃ الرجل فی الجماعۃ تفضل
علی صلوۃ الرجل وحدہ خمسا وعشرین صلوۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ
آدمی کی نماز جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے زیادہ ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت
کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس درجے فضل اور ثواب میں زیادہ ہے محمد قال اخبرنا
ابوحنیفۃ قال حدثنا الحارث بن زیاد او محارب بن دثار الشک من محمد عن عبد اللہ
بن عمر رض قال من صلی اربع رکعات بعد العشاء الاخرۃ قبل ان یخرج من المسجد
فانھن یعدلن اربع رکعات من لیلۃ القدر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ کہا کہ
جو عشا کی نماز کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھی تو وہ شب قدر کی رات میں چار رکعتیں
پڑھنے کے برابر ہیں ف یعنی اون کا ثواب شب قدر کی نماز کے برابر ہے محمد قال
اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا علقمۃ بن مرثد عن علی عن حمران قال ما القی
ابن عمر رض مجلسا الا وحمران من اقرب الناس منہ مجلسا قال فقال لہ ذات
یوم یا حمران انی لا اراک ما لزمتنا الا لیقیسنک خیرا قال اجل یا ابا عبد الرحمن

قَالَ اُنْظُرْ ثَلٰثًا اَمَّا اِثْنَتَانِ فَاَنْهَاكَ عَنْهُمَا وَاَمَّا وَاحِدَةٌ فَاٰمُرُكَ بِهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَا تَمُوْتَنَّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ اِلَّا دَيْنًا تَدَعُ لَهٗ وَفَاءً وَلَا تَنْتَفِيَنَّ مِنْ وَلَدِكَ اَبَدًا فَاِنَّهٗ يُسْتَمَعُ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا سَمَّعْتَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا قِصَاصًا لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا وَانْظُرْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَا تَدَعْهُمَا فَاِنَّهُمَا مِنَ الرَّغَائِبِ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ مین ابن عمر کو حدیث بیان کرتے نہین سنا مگر کہ حمران سب لوگون مین اونسے زیادہ تر قریب بیٹھا تھا سو ابن عمر نے ایک دن اسکو کہا کہ سفر مین تجھکو دیکھتا ہون کہ نہین لازم پکڑا تونے ہم کو مگر کہ ہم تجھکو نیکی سکھاوین اوس نے کہا ہان اے عبد الرحمان ابن عمر نے کہا کہ تین چیزین دیکھ ایک پر دو چیزے تو مین تجھکو منع کرتا ہون اور ایک چیز کا حکم کرتا ہون حمران نے کہا کہ کیا ہین وہ ای ابا عبد الرحمان فرمایا نہ مریو اس حال مین کہ تجھپر قرض ہو مگر وہ قرض کہ تو اوسکے ادا کے لیے مال چھوڑے اور دوسرے یہ کہ اپنی کسی لڑکے سے کبھی انکار نہ کر کہ وہ میرا نہین اسواسطے کہ مقرر مشہور کیا جاویگا تجھکو لوگون مین دن قیامت کے جیسے مشہور کیا تو اسکو دنیا مین یعنے جیسے تونے اسکو دنیا مین ذلیل کیا ویسے تجھکو قیامت مین ذلیل کیا جاویگا اوسکے بدلے مین خدا کسیپر ظلم نہین کرتا اور حفاظت کر فجر کی دو سنتون کی پس نہ چھوڑ انکو کہ ان مین بڑا ثواب ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی دو سنتون کا بڑا ثواب ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ وَقِّرُوا الصَّلٰوةَ يَعْنِي السُّكُوْنَ فِيْهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ نماز کی تعظیم کرو یعنے اوس مین آرام کرو اور اطمینان سے ادا کرو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَاب مَنْ صَلّٰى وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ اَوْ طَرِيْقٌ اگر کوئی نماز پڑھے اور اسکے اور امام کے درمیان دیوار یا راہ ہو تو اوسکی نماز درست ہے یا نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمُؤَذِّنِيْنَ يُؤَذِّنُوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ قَالَ يُجْزِيْهِمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لِمَا لَمْ يَكُوْنُوْا قُدَّامَ الْاِمَامِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ مینے ابراہیم سے پوچھا کہ اگر موذن مسجد پر اذان . . . . دین پہر مسجد ہی پر نماز پڑھین یعنے اور امام تلے ہو تو کیا درست ہے یا نہین اوسنے کہا کہ انکو کفایت کرتا ہے یعنے درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو

ہم لیتے ہین کہ اگر مقتدی امام سے اونچی جگہہ کہڑے ہون تو درست ہی جبکہ امام سے آگے نہ کہڑے ہون اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ
یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ قَالَ حَسَنٌ مَّا لَمْ یَکُنْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْاِمَامِ طَرِیْقٌ اَوْ نِسَاءٌ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی اوس مرد کے حق مین کہ اسکو
اور امام کے درمیان دیوار ہو ابراہیم نے کہا کہ بہتر ہے جب تک کہ اوسکے اور امام کے درمیان راہ یا عورتین
نہون امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَسْحِ التُّرَابِ عَنِ
الْوَجْهِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے منہ سے مٹی پونچھنے کا بیان **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ یُصَلِّیْ فِی الْمَکَانِ فِیْهِ الرَّمْلُ وَالتُّرَابُ
الْکَثِیْرُ فَیَمْسَحُ عَنْ وَجْهِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا نَرٰی بَاْسًا بِمَسْحِهٖ ذٰلِکَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ
وَالتَّسْلِیْمِ لِاَنَّ تَرْکَهٗ یُؤْذِی الْمُصَلِّیْ وَرُبَّمَا شَغَلَهٗ عَنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہی کہ مین نے ابراہیم کو ایک جگہہ نماز پڑہتے دیکہا کہ اوس مین بالو اور بہت مٹی تہی سو نماز سے فارغ
ہونے سے پہلے اپنا منہ پونچھتے تہے امام محمد نے کہا کہ نہین دیکہتے ہم کچہ خوف ساتہہ پونچھنے اوسکو
کے پہلے التحیات اور سلام کے اسواسطے کہ اوسکا چہوڑنا نمازی کو ایذا دیتا ہے اور اکثر اوقات اوسکو نماز
سے باز رکہتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** الصَّلٰوةِ قَاعِدًا وَالتَّعَمُّدِ عَلٰی شَیْءٍ اَوْ
یُصَلِّیْ اِلَی السُّتْرَةِ بیٹہ کر نماز پڑہنے اور نماز مین کسی چیز پر تکیہ کرنے یا سترے کی طرف نماز پڑہنے کا بیان
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا
عَلٰی مِثْلِ نِصْفِ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَائِمًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر
نے کہا کہ بیٹہ کر پڑہنے والے کی نماز کا ثواب کہڑے کی نماز سے آدہا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا یُجْزِیُ الرَّجُلَ اَنْ یَّعْرِضَ
بَیْنَ یَدَیْهِ سَوْطًا وَّلَا قَصَبَةً حَتّٰی یَنْصِبَهٗ نَصْبًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَلنَّصْبُ اَحَبُّ اِلَیْنَا فَاِنْ
لَّمْ یَفْعَلْ اَجْزَاَتْهُ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہی کہ نہین کافی ہے
مرد کو یہ کہ رکہے آگے اپنے کوڑا یا کہپانچ یہانتک کہ اوسکو سیدہا کہڑا کرے امام محمد نے کہا کہ کہڑا کرنا بہت
بہتر ہے نزدیک ہمارے اور اگر کہڑا نکرے تو اوسکی نماز اوسکو کفایت کرے گی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عبد الله بن عمر رض كان اذا سجد فاطال اعتمد بمرفقيه على فخذيه قال محمد ولسنا نرى بذلك بأسا وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے عبد اللہ بن عمر جب سجدہ کرتے اور اسکو دراز کرتے تو اپنی کہنیوں سے رانوں پر تکیہ کرتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يعتمد باحدى يديه على الاخرى في الصلوة يتواضع لله تعالى قال محمد ويضع بطن كفه الايمن على رسغه الايسر تحت السرة فيكون الرسغ في وسط الكف ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرتؐ تکیہ کرتے ساتھ ایک ہاتھ اپنے کے دوسرے پر نماز میں اللہ تعالیٰ کے تواضع کے لیے امام محمد نے کہا کہ اپنی داہنی ہتھیلی کا اندر بائیں ہاتھ کی پہونچی پر رکھی ناف سے نیچے پس ہوگا بائیں کا پہونچا بیچ داہنی ہتھیلی کے محمدؒ قال اخبرنا الربيع بن صبيح عن ابي معشر عن ابراهيم النخعي انه كان يضع يده اليمنى على يده اليسرى تحت السرة قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ وہ اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھتا تھا ناف کے نیچے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جب کوئی نماز میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ باندھ لیوے اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے اور یہی مذہب ہے سب علما کا اور امام مالک سے ایک روایت میں ارسال آیا ہے لیکن وہ روایت صحیح نہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں اپنے ہاتھ ناف سے نیچے باندھے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور محمد کا

باب الوتر وما يقرأ فيها وتر کا بیان اور اس چیز کا کہ اوس میں پڑھی جاوے

محمدؒ قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا زبيد اليامي عن ذر الهمداني الوتر في الركعة الاولى سبح اسم ربك الاعلى وفي الثانية قل للذين كفروا يعني قل يايها الكفرون وهي هكذا في قراءة ابن مسعود وفي الثالثة قل هو الله احد قال محمد ان قرأت بهن فهو حسن وما قرأت من القرآن في الوتر مع فاتحة الكتاب فهو ايضا حسن اذا قرأت مع فاتحة الكتاب بثلث آيات فصاعدا وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ذر ہمدانی سے روایت ہے کہ وتر تین رکعت میں پہلی رکعت میں سورہ سبح

اسم ربک الاعلیٰ پڑہے اور دوسری مین قل یاایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد امام محمدؒ نے کہا کہ اگر تو یہ سورتین پڑہے تو بہتر ہے اور اگر وتر مین الحمد کے ساتھ قرآن کی کوئی اور چیز پڑہے تو وہ بھی بہتر ہے جبکہ الحمد کے ساتھ تین آیتین یا زیادہ پڑہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہؒ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ تَرَكْتُ الْوِتْرَ بِثَلٰثٍ وَاَنَّ لِيْ حُمْرَ النَّعَمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اَلْوِتْرُ ثَلٰثٌ لَا يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین نہین پسند کرتا ہون یہ کہ تین رکعت وتر چہوڑون اور حالانکہ میرے لئے سرخ اونٹ ہون امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ وتر تین رکعت ہین اونکے درمیان سلام سے فاصلہ نکیا جاوے اور یہی قول ہو امام ابو حنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ علما کے اس مین تین قول ہین بعضے کہتے ہین کہ وتر ایک رکعت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وتر تین رکعت ہین ایک سلام سے اور بعضے کہتے ہین کہ تین رکعت ہین دو سلام سے پہر کہا کہ صحیح یہ قول ہے کہ وتر تین رکعت ہین ایک سلام سے اور ایک رکعت وتر پڑہنے درست نہین انتہی ملخصا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَلَمْ يُوْتِرْ فَلَا وِتْرَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا نُوْتِرُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا فِيْ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَوْ يَنْتَصِفُ النَّهَارُ حَتّٰى تَزُوْلَ اَوْ عِنْدَ احْمِرَارِ الشَّمْسِ حَتّٰى تَغِيْبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی صبح کرے اور وتر نہ پڑہے تو اب وتر درست نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ہر حال مین وتر پڑہنے درست ہین مگر اون گہڑی مین کہ اوس مین نماز پڑہنی مکروہ ہے جبکہ سورج نکلے اور جب کہ دوپہر ہو یہانتک کہ ڈہلے اور وقت سرخ ہونے سورج کے یہانتک کہ ڈوب جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** مَنْ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ جو نماز کے تکبیر سنے اور وہ مسجد مین ہو تو کیا کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَيُقِيْمُ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ فِي الرَّكْعَةِ قَالَ يُتِمُّ اِلَيْهَا رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ تَكْبِيْرَ فَاِذَا صَلَّى الْاِمَامُ رَكْعَتَيْنِ وَجَلَسَ فَتَشَهَّدَ سَلَّمَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُكَبِّرُ وَيُصَلِّيْ مَعَ الْاِمَامِ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهٖ تَطَوُّعًا لَا يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ

اِلَّا فِیْ شَفْعٍ مِّنْ صَلَاتِہٖ وَقَالَ عَامِرُ الشَّعْبِیُّ یُضِیْفُ اِلَیْھَا رَکْعَۃً اُخْرٰی وَیَنْصَرِفُ ثُمَّ یَدْخُلُ
مَعَ الْقَوْمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** قَوْلُ الشَّعْبِیِّ اَحَبُّ اِلَیْنَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے اوس مرد کے حق میں کہ فرض نماز مسجد میں پڑھے یعنے شروع کرے سو موذن تکبیر کہے اور وہ پہلی رکعت
میں ہو ابراہیم نے کہا کہ اوسکے ساتھ ایک رکعت اور ملاوے پھر تکبیر کہے کہ جماعت میں داخل ہووے
یعنے بغیر اسکے کہ پہلی نماز سے سلام پھیرے سو جب امام دو رکعتیں پڑھ چکے اور بیٹھکر التحیات پڑھ لے تو وہ اپنی
جی میں اپنے داہنے بائیں سلام پھیرے پھر کھڑے ہوکر امام کے ساتھ باقی نماز نفل پڑھے اور وہ جماعت
میں داخل نہیں ہوتا مگر اپنی نماز کی دو رکعتوں میں اور عامر شعبی نے کہا کہ اوسکے ساتھ اور ایک رکعت
ملادے اور سلام پھیرے پھر جماعت میں داخل ہووے **امام محمد** نے کہا کہ شعبی کا قول محبوب تر ہے نزدیک ہمارے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ
کا **باب** مَنْ سُبِقَ بِشَیْءٍ مِّنْ صَلَاتِہٖ مسبوق کا بیان **ف** یعنے اگر امام کچھ نماز پڑھ
لے اور پھر کوئی شخص آکر اوسکے ساتھ ملے تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِی الْمَسْجِدِ وَالْقَوْمُ رُکُوْعٌ فَلْیَرْکَعْ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّشْتَدَّ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَا وَلٰکِنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ھَیْئَتِہٖ حَتّٰی یُدْرِکَ الصَّفَّ فَیُصَلِّیْ
مَا اَدْرَکَ وَیَقْضِیْ مَا فَاتَہٗ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مسجد میں آوے اور لوگ
رکوع میں ہوں تو چاہیے کہ رکوع کرے سوا اسکے کہ جلدی کرے یعنے اگرچہ صف میں نہ پہونچے
سو کسی نے یہ قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور
یہ کام پھر نکرنا **امام محمد** نے کہا کہ اوسکو ہم نہیں لیتے ولیکن وہ آرام سے چلا جاوے یہانتک کہ صف میں پہونچ
سو جو نماز امام کے ساتھ پاوے وہ پڑھے اور جو چھوٹ رہے سو قضا کرے **مُحَمَّدٌ** عَنِ
الْمُبَارَکِ بْنِ فَضَالَۃَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضہ اَنَّہٗ رَکَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی
حَتّٰی وَصَلَ الصَّفَّ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَکَ اللّٰہُ
حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ نَرٰی ذٰلِکَ مُجْزِئًا وَّلَا یُعْجِبُنَا اَنْ یَّفْعَلَ وَھُوَ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے کہ ابوبکرہ نے صف سے پیچھے رکوع کیا پھر چلے یہانتک
کہ صف میں پہونچے سو کسی نے یہ قصہ حضرت سے کہا سو حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور
یہ کام پھر نکرنا **امام محمد** نے کہا کہ ہم اسکو جائز دیکھتے ہیں لیکن ہمکو یہ بات پسند نہیں اور یہی قول ہے

امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا مذہب ہے کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑہنی درست نہیں
اگر پڑہے تو نماز نہیں ہوتی اور انکی دلیل یہ حدیث ہی کہ جو صف کے پیچھے نماز پڑہے اوسکی نماز نہیں ہوتی
لیکن احتمال ہے کہ یہ حدیث نفی کمال پر محمول ہو کہ حضرتؐ نے ابوبکرہ کو نماز دوہرانے کا حکم نہ کیا سو اگر
اکیلے کی نماز صف کے پیچھے درست نہ ہوتی تو ابوبکرہ نماز مین داخل نہ ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے تنہا
نماز پڑہنی درست ہے اور یہی مروی ہے اکثر صحابہ سے کہ اونہون نے صف مین پہونچنے سے پہلے رکوع کیا
پہر اوسیحال سے چل کر نماز مین داخل ہوئے اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ اگر کوئی آدمی امام کے
پیچھے صف مین نماز پڑہتا ہو اور اوسکی اگلی صف مین ایک آدمی کی جگہہ خالی ہو تو اوسکو جائز ہے کہ اپنی
صف سے چلکر اوس جگہہ مین کہڑا ہووے اور جب اوسکا دو صفون کے درمیان غیر صف مین ہونا نماز کو باطل
نہیں کرتا تو اوس سے معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑہنا بہی درست ہے انتہی ملخصا **محمدؒ**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِي الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَالْاِمَامُ قَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَالَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً فَيَدْخُلُ مَعَهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ يُكَبِّرُ
تَكْبِيْرَةً فَيَجْلِسُ مَعَهُمْ فَيَتَشَهَّدُ فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اَضَافَ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَ
اِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جمعہ کے دن کوئی مرد آوے اور امام اپنی اخیر نماز مین بیٹہا ہو تو تکبیر کہکے انکے
ساتہہ نماز مین ملجاوے پہر تکبیر کہکے اونکے ساتہہ بیٹہ جاوے اور التحیات پڑہے سو جب امام سلام پہیر
تو کہڑے ہو کر دو رکعتین پڑہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور ہم اسکو نہیں لیتے جو جمعہ
کی ایک رکعت پاوے وہ اوسکے ساتہہ دوسری رکعت ملاوے اور اگر انکو التحیات مین پاوے تو چار رکعتین
پڑہے یعنے ظہر کے چار فرض پڑہے اور اسکے ساتہہ آئی ہین حدیثین کئی صحابہ سے **محمدؒ** قال
اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَالْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
وَخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُمْ قَالُوْا مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً اَضَافَ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ
اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا اَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ
وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزُفَرَ بْنِ الْهُذَيْلِ وَبِهٖ نَاْخُذُ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے کہ انس اور

حسن اور سعید بن مسیب اور طاؤس نے کہا کہ جو جمعہ کی نماز سے ایک رکعت پاوے وہ اوسکے ساتھ دوسری رکعت
ملا دے اور اگر اُنکو التحیات میں پاوے تو چار رکعتیں پڑھے اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت علقمہ بن قیس
اور اسود سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور زفر کا اور اسیکو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ مَسْرُوْقًا وَجُنْدَبًا دَخَلَا فِيْ صَلٰوةِ الْاِمَامِ فِي الْمَغْرِبِ
فَاَدْرَكَا مَعَهٗ رَكْعَةً وَسَبَقَهُمَا بِرَكْعَتَيْنِ فَصَلَّيَا مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَا يَقْضِيَانِ فَاَمَّا مَسْرُوْقٌ
فَجَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى الَّتِيْ قَضٰى وَاَمَّا جُنْدَبٌ فَقَامَ فِي الْاُوْلٰى وَجَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا
انْصَرَفَا اَقْبَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ اِنَّهُمَا تَسَاوَقَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
فَقَصَّا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَدْ اَحْسَنَ وَاَنْ اُصَلِّيَ كَمَا صَلّٰى مَسْرُوْقٌ اَحَبُّ اِلَيَّ
قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَاْخُذُ يَجْلِسُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا اللَّتَيْنِ فَاتَتَاهُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابرہیم سے روایت ہے کہ مسروق اور جندب مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ داخل
ہوئے اور امام کے ساتھ ایک رکعت پائی اور امام دو رکعتیں انسے پہلے پڑھ چکا تھا سو ان دونوں
نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر باقی نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے سو مسروق تو ایک رکعت قضا پڑھکر
التحیات بیٹھ گئے اور لیکن جندب سو پہلی رکعت میں کھڑے ہو گئے اور دوسری میں التحیات بیٹھے سو جب نماز سے
پھرے تو ہر ایک اون دونوں میں سے اپنے ساتھی پر متوجہ ہوا پھر وہ دونو عبد اللہ بن مسعود پاس گئے اور ان سے
قصہ بیان کیا اوس نے کہا کہ تم دونوں نے اچھا کیا اور مسروق کی طرح نماز پڑھنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے
امام محمد نے کہا کہ ابن مسعود کے قول کو ہم لیتے ہیں کہ دونو فوت شدہ رکعتوں میں التحیات بیٹھے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مغرب کی نماز کے پچھلی رکعت میں امام کے ساتھ ملے اور
پہلی دو رکعتیں اوس سے فوت ہو جاویں تو امام کے سلام کے بعد اوٹھ کھڑا ہووے اور ایک رکعت
پڑھکر التحیات بیٹھے پھر اوٹھ کھڑا ہووے اور دوسری رکعت پڑھکر پھر التحیات بیٹھے اور سلام پھیرے یعنی دونو
رکعتوں کے ساتھ دو التحیات پڑھے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِيْ رَجُلٍ سَبَقَهُ الْاِمَامُ بِشَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ اَيَتَشَهَّدُ كُلَّمَا جَلَسَ الْاِمَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَيَرُدُّ السَّلَامَ
اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَالَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ رَدَّ السَّلَامَ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر امام کسی شخص سے کچھ نماز پہلے

پڑھ جاوے تو جب امام التحیات پڑھ کر بیٹھ گیا وہ بھی التحیات پڑھے اسنے کہا کہ ہاں حماد نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو کیا وہ سلام کا جواب دے کہا کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو تو سلام کا جواب دے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب من صلی فی بیتہ بغیر اذان** اگر کوئی اپنے گھر مین بغیر اذان کے نماز پڑھے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن ابن مسعود انہ ام اصحابہ فی بیتہ بغیر اذان ولا اقامۃ وقال اقامۃ الامام تجزی قال محمد وبہذا ناخذ اذا صلی الرجل وحدہ فاذا صلوا فی جماعۃ فاحب الینا ان یؤذن ویقیم فان اقام وترک الاذان فلا باس ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے اپنے گھر مین اپنے یارون کی امامت کی بغیر اذان اور تکبیر کے اور کہا کہ امام کی تکبیر ...... کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین جبکہ کوئی مرد تنہا نماز پڑھے اور اگر جماعت سے پڑھین تو محبوب تر ہماری نزدیک یہ ہے کہ اذان دے اور تکبیر کہے اور اگر صرف تکبیر کہے اور اذان نہ دے تو اس مین بھی کچھ ڈر نہین **باب ما یقطع الصلوٰۃ** کیا چیز نماز کو توڑ ڈالتی ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال اذا فسدت صلوٰۃ الامام فسدت صلوٰۃ من خلفہ قال محمد وبہ ناخذ اذا صلی الرجل باصحابہ جنبا او علی غیر وضوء او فسدت صلوتہ بوجہ من الوجوہ فسدت صلوٰۃ من خلفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام کی نماز ٹوٹ جاوے تو مقتدی کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی مرد اپنے یارونکی امامت کرے اور اسکو نہانے کی حاجت ہو یا وہ بے وضو ہو یا اور کسیطرح سے اسکی نماز فاسد ہو جاوے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے **محمد** قال اخبرنا ابراہیم بن یزید المکی عن عمرو بن دینار ان علی بن ابی طالب قال فی الرجل یصلی بالقوم جنبا قال یعید ویعیدون ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنابت سے امامت کرے تو وہ اپنی نماز پھر پڑھے اور مقتدی بھی پھر پڑھین **محمد** عن عبد اللہ بن المبارک عن یعقوب بن القعقاع عن عطاء بن ابی رباح فی رجل یصلی باصحابہ علی غیر وضوء قال یعید ویعیدون ترجمہ عطا سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ بے وضو امامت کرے کہا کہ وہ بھی نماز پھر پڑھے اور مقتدی بھی پھر پڑھین **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یُّعِیْدُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عون سے روایت ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ محبوب تر ہے نزدیک میرے یہ کہ وہ نماز پھر پڑھیں **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَۃُ اِلٰی جَانِبِ الرَّجُلِ وَکَانَ فِیْ صَلٰوۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَسَدَتْ صَلَاتُہٗ قَالَ مُحَمَّدٌ بِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے اور وہ دونوں ایک نماز میں ہوں تو مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے **امام محمد** نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور حضرت امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ وَھِیَ نَائِمَۃٌ اِلٰی جَنْبِہٖ عَلَیْہِ ثَوْبٌ جَانِبُہٗ عَلَیْھَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِکَ بَاْسًا وَّکَذٰلِکَ اَیْضًا لَوْ صَلَّتْ اِلٰی جَانِبِہٖ فِیْ صَلٰوۃٍ غَیْرِ صَلٰوتِہٖ اِنَّمَا تُفْسِدُ عَلَیْہِ اِذَا صَلَّتْ اِلٰی جَانِبِہٖ وَھُمَا فِیْ صَلٰوۃٍ وَّاحِدَۃٍ تَاْتَمُّ بِہٖ اَوْ یَاْتَمَّانِ بِغَیْرِھِمَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ وہ آپ کے پہلو میں سوتی ہوتیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کپڑا ہوتا کہ اُس کی ایک طرف حضرت عائشہ پر ہوتی **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے کہ عورت کے پہلو میں ہونے سے مرد کی نماز باطل نہیں ہوتی اور اسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے غیر نماز مرد کے یعنے اوس کے ساتھ اقتدا نہ کیا ہو اور مرد کی نماز تو صرف اسوقت فاسد ہوتی ہے جبکہ عورت اوس کے پہلو میں نماز پڑھے اور وہ دونوں ایک نماز میں ہوں کہ عورت نے مرد کے ساتھ اقتدا کیا ہو یا وہ دونوں اپنے غیر کے پیچھے نماز پڑھتے ہوں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الرَّجُلِ یُصَلِّیْ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ الشَّرْقِیِّ وَالْمَرْاَۃُ فِی الْغَرْبِیِّ فَکَرِہَ ذٰلِکَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا شَیْءٌ قَدْرَ مُؤَخِّرَۃِ الرَّحْلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاْخُذُ اِذَا کَانَا فِیْ صَلٰوۃٍ وَّاحِدَۃٍ یُصَلِّیَانِ مَعَ اِمَامٍ وَّاحِدٍ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اگر مرد مسجد کی شرقی طرف میں نماز پڑھتا ہو اور عورت

عربی دیوار میں نماز پڑھتی ہو تو یہ مکروہ ہے مگر یہ کہ دونوں کے درمیان کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد کی نماز مکروہ ہے جبکہ وہ دونوں ایک نماز میں ہوں اور ایک امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رض اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَمَا اَنْتُمْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْحِمَارَ وَالْكَلْبَ وَالْمَرْاَةَ وَالسِّنَّوْرَ يَقْطَعُوْنَ الصَّلٰوةَ فَقَرَنْتُمُوْنَا بِهِمْ فَادْرَاْ مَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّهٗ لَا يَقْطَعُ صَلَاتَكَ شَيْءٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ عَائِشَةَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** اسود سے روایت ہے کہ اوس نے عائشہ سے پوچھا کہ کیا چیز نماز کو توڑ ڈالتی ہے عائشہ نے کہا خبردار ہو کہ مقرر تم اے عراق والو گمان کرتے ہو کہ گدہا اور کتا اور عورت اور بلی نماز کو توڑ ڈالتے ہیں سو تم نے ہم کو کتے اور گدہے کے برابر کر دیا سو تو دفع کر جہاں تک تجھ سے ہو سکے کہ مقرر تیری نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّهٗ قَالَ اَجْدَبُ الْحَدِيْثِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةٍ اَوْ قِرَاءَةِ قُرْاٰنٍ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ زیادہ تر قطع ڈالنے والا میں بعد عشا کی نماز کے بعد بات کرنا ہے مگر نماز میں یا قراءۃ قرآن شریف میں

بَابُ الرُّعَافِ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَدَثِ

نماز میں نکسیر ہوٹنے اور وضو ٹوٹنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ صَبِيْحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض فَاَحْدَثَ الرَّجُلُ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَوَضَّاَ ثُمَّ اَقْبَلَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلَمْ يُكَبِّرُوْا عَلٰى مَا ذَهَبُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ فَاحْتَسَبَ بِمَا مَضٰى وَصَلّٰى مَا بَقِيَ **ترجمہ** معبد سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک مرد نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے نماز پڑھی سو اس مرد کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ نماز سے پھرا اور کلام نہ کیا یہاں تک کہ وضو کیا پھر نماز پر متوجہ ہوا اور وہ کہتا تھا کہ نہ اڑے ہے اوس چیز پر کہ کی اونہوں نے اور وہ جانتے ہیں سو اوس نے اپنی پہلی نماز حساب میں لی اور باقی نماز پڑھی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ يُجْزِئُهٗ

قال یجزیہ والاستیناف احب الی قال محمد وبقول ابراھیم ناخذ ذلک یجزی فان تکلم واستقبل فھو افضل وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ وہ نماز اوسکو کفایت کرتی ہے اور از سر نو سب نماز پڑھنی محبوب تر ہے نزدیک میرے امام محمد نے کہا کہ ابراہیم کے قول کو ہم لیتے ہیں کہ یہ اسکو کافی ہے اور اگر کلام کرے اور پھر سے سب نماز پڑھے تو افضل اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یرعف فی الصلوۃ او یحدث قال یخرج ولا یتکلم الا ان یذکر اللہ ثم یتوضأ ثم یرجع الی مکانہ فیقضی ما بقی علیہ من صلوتہ ویعتد بما صلی فان کان تکلم استقبل **قال محمد** و بہ ناخذ الکلام والاستقبال افضل وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ترجمہ حماد سے روایت کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کسی مرد کو نماز میں نکسیر پھوٹے یا وضو ٹوٹے تو باہر نکلے اور کلام نہ کرے مگر یہ کہ اللہ کا ذکر کرے سو وضو کرے پھر اپنی جگہہ میں پھر جاوے اور باقی نماز پڑھے اور جو پہلے پڑھ چکا ہو اوس کا اعتبار کرے اور اگر کلام کی ہو تو از سر نو سب نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ کلام کرنا اور ابتدا سے سب نماز پھر پڑھنا افضل ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب ما یعاد من الصلوۃ وما یکرہ منھا نماز کے پھر پڑھنے اور مکروہ ہونیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد قال سالت ابراھیم عن الصلوۃ قبل المغرب فنھانی عنھا وقال ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وابا بکر وعمر رض لم یصلوھا **قال محمد** وبہ ناخذ اذا غابت الشمس فلا صلوۃ علی جنازۃ ولا غیرھا قبل صلوۃ المغرب وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے مغرب کے پہلے نماز پڑھنے کا حکم پوچھا سو اوس نے مجھ کو اس سے منع کیا اور کہا کہ حضرت ﷺ نے اور ابوبکر اور عمر نے وہ نماز نہیں پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب سورج ڈوب جاوے تو مغرب کی نماز سے پہلے نہ جنازے کی نماز درست ہے اور نہ کوئی اور نماز سوا اسکے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم اذا کان الدم قدر الدرھم والبول وغیرہ فاعد صلاتک وان کان اقل من قدر الدرھم فامض علی صلوتک **وقال محمد** یجزیہ صلاتہ حتی یکون ذلک اکثر من قدر الدرھم الکبیر المثقال فاذا کان کذلک

لم يجزئه صلوته وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب خون اور پیشاب وغیرہ درہم کے برابر ہو تو اپنی نماز پھیر پڑھے اور اگر درہم کے مقدار سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا امام محمد نے کہا کہ اوسکو اوسکی نماز کافی ہے یہانتک کہ خون وغیرہ بڑے درہم مثقال سے زیادہ ہو سو جب درہم سے زیادہ ہو تو اوسکی نماز درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا علي بن الاقمر ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم مر برجل سادل ثوبه في الصلوة فعطفه عليه قال محمد وبه ناخذ نكره السدل في الصلوة على القميص وعلى الخمير لانه يشبه فعل اهل الكتاب وهو قول ابي حنيفة ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرد پر گذرے کہ نماز میں اپنا کپڑا لٹکائے ہوئے تھا سو حضرت نے کپڑا اوسپر موڑ دیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز میں کرتے وغیرہ پر کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اسواسطے کہ وہ اہل کتاب کے فعل کی مانند ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال حدثنا عبد الملك بن عمير عن قزعة عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال لا صلوة بعد صلوة الغداة حتى تطلع الشمس ولا صلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس ولا يصام هذان اليومان الفطر والاضحى ولا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد المسجد الحرام ومسجدي والمسجد الاقصى ولا تسافر المرأة الا مع ذي محرم منها قال محمد وبهذا كله ناخذ ولا ينبغي للمرأة ان تسافر الا مع زوجها او مع ذي محرم منها وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہانتک کہ سورج نکلے اور نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ سورج ڈوب جاوے اور نہیں درست ہے روزہ رکھنا ان دو دنوں میں ایک تو رمضان کی عید فطر کے دن دوسرے عید قربانی کے دن اور کجاوے نہ باندھے جاویں یعنے تین مسجد کے سوا اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنا درست نہیں ایک تو ادب والی مسجد کعبے کی اور حضرت کی مسجد جو مدینہ منورہ میں ہے تیسرے شام میں مسجد اقصے یعنے بیت المقدس کی مسجد داؤد اور حضرت سلیمان کی بنائی ہوئی اور نہ سفر کرے عورت مگر ساتھ محرم کے یعنے جس مرد کے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہ ہووے مانند باپ اور بیٹے اور بھائی وغیرہ کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور نہیں درست عورت کو یہ کہ سفر کرے مگر اپنے خاوند کے ساتھ یا محرم کے ساتھ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه كره ان يفرقع اصابعه
في الصلوة او يلقي رداءه عن منكبيه او يضع يده على خاصرته او يدفن كبار الحصى او
يقع على عقبيه او يعبث بلحيته **قال محمد** وبهذا ناخذ لانه عبث في الصلوة
يشغل عنها وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے مکروہ رکھا نماز میں یہ کہ
نمازی اپنی انگلیوں کے کڑاکے نکالے یا اپنی چادر اپنے مونڈھوں سے لٹکا دے یا اپنا ہاتھ اپنے
کوکھ پر رکھے یا بڑے بڑے سنگریزے زمین میں دبا دے یا اپنی ایڑیوں پر بیٹھے یا اپنی داڑھی سے کھیلے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ وہ نماز میں بیفائدہ کام ہے نماز سے باز رکھتا ہے اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم يكره السدل في الصلوة
لا تشبهوا باليهود **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ نماز میں کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اور یہود سے مشابہت پیدا کرو
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان عمر بن الخطاب صلى باصحابه
المغرب فلم يقرأ في شيء منها حتى انصرف فقال له اصحابه ما منعك ان تقرأ يا امير
المؤمنين قال او ما فعلت اني جهزت عيرا العشية الى الشام فلم ازل ارحلها منقلة منقلة
حتى وردت الشام فاعاد واعاد باصحابه **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے اپنے یاروں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور کسی رکعت میں قرآن
نہ پڑھا یہانتک کہ نماز سے پھرے سو انکے یاروں نے انکو کہا کہ کس چیز نے منع کیا تمکو قرآن پڑھنے
سے اے امیر المومنین کہا کہ کیا میں نے قرآن نہیں پڑھا مقرر میں نے شام کو شام کی طرف قافلہ طیار
کیا سو ہمیشہ رہا میں اسکو کوچ کرتا نقل کرتے نقل کرتے یہانتک کہ میں شام میں داخل ہوا سو اپنے
اصحاب سے پھر نماز پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز میں قرآن نہ پڑھے تو نماز دوہراوے کہ اوسکی نماز نہیں ہوتی
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز میں فکر کرے تو اوس سے نماز باطل نہیں ہوتی اور حضرت عمر نے نماز
اسواسطے دوہرائی تھی کہ اوس میں قرآن نہیں پڑھا تھا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا
عبد الملك بن عمير عن ابي غادية ان عمر بن الخطاب رض كان يضرب الناس على الصلوة
بعد العصر **قال محمد** وبه ناخذ لا نرى ان يصلي بعد العصر تطوعا على حال وهو قول

اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابی غاز یہ سے روایت ہے کہ تھے عمر بن خطاب مارتے لوگون کو نماز پڑہنے پر بعد عصر کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ ہم عصر کے بعد نفل پڑہنے کسی حال مین نہین دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** احادیث سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد نفل پڑہنے مکروہ ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا اِذَا دَخَلْتَ فِیْ صَلٰوۃِ الْقَوْمِ وَاَنْتَ لَا تَنْوِیْ صَلٰوتَھُمْ لَا تُجْزِئُکَ وَاِنْ نَوَی الْاِمَامُ صَلٰوۃً وَنَوَی الَّذِیْنَ خَلْفَہٗ غَیْرَھَا اَجْزَاَتْ لِلْاِمَامِ وَلَمْ تُجْزِئْھُمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو جماعت مین داخل ہووے اور جماعت کی نیت نہ کرتا ہو تو وہ نماز تجہکو کافی نہین اور اگر امام نے ایک نماز کی نیت کی اور مقتدیون نے اوسکے سوا اور نماز کی نیت کی تو امام کو کافی ہے اور مقتدیون کو کافی نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حِیْنَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ بِفَلْسَیْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** تُکْرَہُ الصَّلٰوۃُ تِلْکَ السَّاعَۃَ فَاَمَّا غَیْرُھَا مِنَ الصَّلَوٰتِ الْمَکْتُوْبَاتِ وَالتَّطَوُّعِ فَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّفْعَلَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین خوش لگتی مجہکو نماز مرد کی جبکہ سرخ ہووے سورج ساتھ دو پیسونکے امام محمد نے کہا کہ اس گھڑی مین نماز پڑہنی مکروہ ہے اور ایسا ہی اسکے سوا اور فرض اور نفل نمازین سو نہین لائق ہے یہ کہ پڑہے اسوقت مین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا کَانَ الدَّمُ فِیْ جَسَدِکَ اَوْ فِیْ ثَوْبِکَ قَدْرَ الدِّرْھَمِ فَاَعِدْ صَلٰوتَکَ وَاِنْ کَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِکَ فَامْضِ عَلٰی صَلٰوتِکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَلدَّمُ فِی الثَّوْبِ وَالْجَسَدِ سَوَاءٌ اِذَا کَانَ اَکْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْھَمِ الْکَبِیْرِ الْمِثْقَالِ فَاَعِدِ الصَّلٰوۃَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ جب تیرے بدن یا کپڑے مین درہم کے برابر خون ہو تو اپنی نماز پہر پڑہ اور اگر درہم سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا یعنے نماز درست ہوجاتی ہے پہر پڑہنے کی حاجت نہین امام محمد نے کہا کہ خون کا کپڑے اور بدن مین ہونا برابر ہے جب بڑے درہم کے مقدار سے زیادہ ہو تو اپنی نماز پہر پڑہ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِی النُّجُوْدِ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّہٗ اَخَذَ نَمْلَۃً

۵۷ اور ہم یہ اسکا پہ فتوے دیتے ہین تاخذ سے مراد تمام کتاب مین تلقی ہے ۱۲ غلام جیلانی عفی عنہ

فِي الصَّلٰوةِ قَدْ فَتَنَّا ثُمَّ قَالَ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ
لَا نَرٰى بِقَتْلِ الْقُمَّلَةِ وَدَفْنِهَا فِي الصَّلٰوةِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابی رزین سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے نماز میں جوں پکڑی اور زمین میں دبادی پھر کہا کہ کیا **ہمنے** نہیں بنائی
زمین جمع کرنے والی جیتوں کو اور مردوں کو **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز میں جوں کا مارنا
اور دبادینا درست ہے اس میں کچھ ڈر نہیں **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ
سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ الشَّاةَ وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ فَيُصِيْبُ يَدَهُ الدَّمُ قَالَ يَغْسِلُ مَا
اَصَابَهٗ وَلَا يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ **قَالَ مُحَمَّدٌؒ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رض **ترجمہ** حماد
سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے اوس مرد کا حکم پوچھا کہ باوضو بکری ذبح کرے اور اسکے ہاتھ کو خون
لگے ابراہیم نے کہا کہ خون دہو ڈالے اور وضو نہ دوہراوے **امام محمد** نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بابُ** الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِي الصَّلٰوةِ اگر کوئی مرد نماز میں تری پاوے
تو کیا کرے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِيْ طَرَفِ ذَكَرِهٖ وَهُوَ
فِي الصَّلٰوةِ قَالَ يَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى الْاَرْضِ وَالْحَصٰى فَيَمْسَحُ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ قَالَ حَمَّادٌ
فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَكَيْفَ تَفْعَلُ اَنْتَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اُعِيْدُ الصَّلٰوةَ وَهُوَ
اَوْثَقُ فِيْ نَفْسِيْ **قَالَ مُحَمَّدٌؒ** وَاَمَّا نَحْنُ فَنَرٰى اَنْ يَّمْضِيَ عَلٰى صَلَاتِهٖ وَلَا يُعِيْدُ وَلَا يَضْرِبُ
بِيَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ وَلَا يَمْسَحُ بِوَجْهِهٖ وَلَا يَدَيْهِ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ اَنَّ ذٰلِكَ خَرَجَ مِنْهُ بَعْدَ
الْوُضُوْءِ فَاِذَا اسْتَيْقَنَ ذٰلِكَ اَعَادَ الْوُضُوْءَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنے ذکر
کے سنہ پر تری پاوے اور وہ نماز میں ہو تو اپنے دونو ہاتھ زمین اور پتھروں پر رکھے اور اپنا منہ اور دونو
ہاتھ ملے پھر نماز پڑہے حماد نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ تو کس طرح کرتا ہے اوس نے کہا کہ جب میں
تری پاتا ہوں نماز پھر پڑہتا ہوں اور یہی بات معتبر ہے نزدیک میرے **امام محمد** نے کہا کہ ہماری رای
تو یہ ہے کہ بدستور نماز پڑہے جاوے اور پھر نہ پڑہے اور اپنے ہاتھ زمین پر نہ مارے اور اپنا منہ اور ہاتھ
نہ ملے یہانتک کہ یقین کرے کہ یہ تری اوس سے وضو کے بعد نکلی ہے سو جب اسکو اسکا یقین ہو جاوے
تو اپنا وضو پھر کرے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

عباس رض قال اذا وجدت شيئاً من البلة فانضحه وما يليه من ثوبك بالماء ثم قل هو من
الماء قال حماد قال لي سعيد بن جبير انضحه بالماء ثم اذا وجدته فقل هو من الماء قال
محمد وبهذا نأخذ اذا كان كثر ذلك من الانسان وهو قول ابي حنيفة ترجمہ سعید بن
جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جب تو تری پاوے تو اس جگہہ پر اور جو کپڑا کہ اوسکے نزدیک ہے اوسپر
پانی کا چھینٹا مار پھر کہہ یعنے فرض کر لے کہ وہ تری پانی کی ہے حماد نے کہا کہ مجھکو سعید نے کہا کہ اوسپر پانی
کا چھینٹا دے پھر اگر تو اوسکو پاوے تو کہہ کہ وہ پانی سے ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین جبکہ آدمی
کو بہت مذی آتی ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب القهقهة في الصلوة وما يكره فيها

نماز مین قہقہہ کرنے کا بیان اور وہ چیز کہ اوس مین مکروہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال لا بأس بان يغطي الرجل رأسه في الصلوة ما لم يغط فاه و
يكره ان يغطي فاه **قال محمد** وبه نأخذ ونكره ايضاً ان يغطي انفه وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین ڈر ہے اس مین کہ آدمی نماز مین اپنا سر ڈہانکے جب تک
کہ اپنا منہ نہ ڈہانکے اور مکروہ ہے یہ کہ اپنا منہ ڈہانکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نماز
مین اپنا منہ ڈہانکنا مکروہ ہے اور اسیطرح اپنا ناک ڈہانکنا بھی ہمارے نزدیک مکروہ ہے اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يصلي العصر
فيذكر وهو يصلي انه لم يصل الظهر قال صلاته هذه فاسدة يبدأ بالظهر ثم يصلي
العصر **قال محمد** وبه نأخذ الا في خصلة واحدة ان خاف فوت صلوة العصر ان
بدأ بالظهر مضى على العصر ثم صلى الظهر اذا غابت الشمس وهو قول ابي حنيفة ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ عصر کی نماز پڑہے اور نماز کی حالت مین یاد کرے کہ اوس
نے ظہر کی نماز نہین پڑہی کہا کہ یہ نماز اوسکی فاسد ہے پہلے ظہر کی نماز پڑہے پھر عصر کی نماز پڑہے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین اور وہ یہ ہے کہ اگر خوف کرے کہ اگر ظہر کی
نماز پہلے پڑہیگا تو عصر کی نماز فوت ہو جاویگی تو پہلے تو عصر کی نماز پڑہی جاوے پھر بعد اوسکے
ظہر کی نماز پڑہے جبکہ سورج ڈوبے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو
حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يصلي في يوم غيم ثم تطلع الشمس وقد بقي عليه

بعض صلاته فاذا هو قد كان يصلي الى غير القبلة قال يتحول الى القبلة ويحتسب بما صلى ويصلي ما بقي **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد ابر کے دن نماز پڑھتا ہو پھر سورج نکل آوے اس حال میں کہ اسکی کچھ نماز باقی ہو سو اچانک وہ قبلے کے سوا اور طرف نماز پڑھتا تھا تو قبلے کی طرف پھر جاوے اور جو نماز پڑھ چکا ہوا اسکو حساب میں لاوے اور جو باقی ہو اسکو پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا منصور بن زاذان عن الحسن البصري عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال بينما هو في الصلوة اذ اقبل رجل اعمى من قبل القبلة يريد الصلوة والقوم في صلوة الفجر فوقع في زبية فاستضحك بعض القوم حتى قهقه فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من كان قهقه منكم فليعد الوضوء والصلوة **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت نماز میں تھے کہ ناگاہ ایک مرد اندھا نماز کے لیے قبلے کی طرف سے آیا اور لوگ فجر کی نماز میں تھے سو وہ ایک گڑھے میں گرا سو بعض لوگ اس سے ہنسے یہاں تک کہ قہقہہ کیا سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس نے تم میں سے قہقہہ کیا ہو سو وہ وضو اور نماز دوہراوے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقهقه في الصلوة قال يعيد الوضوء والصلوة ويستغفر ربه فانه اشد الحدث **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ نماز میں قہقہہ کر کے ہنسے ابراہیم نے کہا کہ نماز اور وضو دوہراوے اور اپنے خدا سے مغفرت مانگے کہ وہ سخت تر ہے وضو کے توڑنے میں امام محمد نے کہا اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

باب النوم قبل الصلوة وانتقاض الوضوء منه نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو ٹوٹنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال توضأ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فخرج الى المسجد فوجد المؤذن قد اذن فوضع جنبه فنام حتى عرف منه النوم وكانت له نومة تعرف كان ينفخ اذا نام ثم قام فصلى بغير وضوء قال ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم ليس كغيره **قال محمد** وبقول ابراهيم نأخذ بلغنا ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ان عيني تنامان ولا ينام قلبي فليس

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی ھذا المسجد غیرہ فاما من سواہ فمن وضع جنبہ فنام فقد وجب علیہ الوضوء وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت نے وضو کیا اور مسجد میں تشریف لائے اور پایا موذن کو اس حال میں کہ اذان دے چکا ہے سو اپنے پہلو زمین پر رکھے اور سو گئے یہانتک کہ آپ سے سونا پہچانا گیا اور آپ کا سونا معلوم ہو جاتا تھا کہ جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے تھے پھر جاگے اور بے وضو نماز پڑھی یعنے نیا وضو نہ کیا ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کی طرح نہیں کہ سونے سے آپ کا وضو ٹوٹتا تھا امام محمد نے کہا کہ ہم ابراہیم قول کو لیتے ہیں اور حدیث پہونچی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس حکم میں اور لوگوں کی طرح نہیں ایسے حضرت کے سوا جو اور لوگ ہیں سو جو کوئی اپنے پہلو زمین پر رکھے اور سو جاوے تو اوسپر وضو واجب ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا نمت قاعدا او قائما او راکبا او ساجدا او راکعا فلیس علیک وضوء قال محمد وبہ نأخذ فاذا وضع جنبہ فنام وجب علیہ الوضوء وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو سو جاوے بیٹھے یا کھڑے یا رکوع میں یا سجدے میں یا سوار تو تجھ پر وضو واجب نہیں امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہیں کہ اس طرح سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جب زمین پر پہلو رکھ کے سو جاوے تو اوسپر وضو واجب ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا اسمٰعیل بن عبد الملک عن مجاھد قال سألتہ عن النوم قبل العشاء الاخرۃ فقال لان اصلیھا وحدای احب الی من ان انام قبلھا ثم اصلیھا فی جماعۃ قال محمد ونحن نکرہ النوم قبل صلوۃ العشاء وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ اسمٰعیل بن عبد الملک سے روایت ہے کہ میں نے مجاہد سے پوچھا عشا کی نماز سے پہلے سونے کا کیا حکم ہے اونہوں نے کہا کہ تنہا نماز پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ میں اوس سے پہلے سو جاؤں پھر اوسکو جماعت سے پڑھوں امام محمد نے کہا کہ ہم عشا کی نماز سے پہلے سونے کو مکروہ رکھتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لیلۃ فقال من یحرسنا اللیلۃ فقال رجل من الانصار شاب انا یا رسول اللہ احرسکم فحرسھم حتی اذا کان مع

الصُّبْحِ غَلَبَتْهُمْ عُيُونُهُمْ فَمَا اسْتَيْقَظُوا اِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ اَصْحَابُهٗ وَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْفَجْرَ بِاَصْحَابِهٖ وَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات کو اوترے سو فرمایا کہ کون ہے کہ آج رات ہماری چوکیداری کرے سو انصار کے ایک جوان نے کہا کہ یا حضرت میں آپکی چوکیداری کرونگا سو اوس نے تمام رات انکی چوکیداری کی یہانتک کہ جب صبح ہوئی تو اوسکی آنکھونے اوسپر غلبہ کیا یعنے پھر نیند غالب آئی سو نہ جاگی مگر ساتھ گرمی سورج کے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور آپکے اصحاب نے بہی وضو کیا اور موذن کو حکم کیا اوس نے اذان دی پہر آپنے دو رکعتین پڑہین پہر نماز کی تکبیر ہوئی سو حضرت نے اپنے اصحاب سے نماز پڑہی اور اس مین قرارت پکار کر پڑہی جیسے کہ اوس کو اپنے وقت مین پڑہا کرتے تہے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ صَلٰوةِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ بیہوش آدمی کی نماز کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ عَنِ الرَّجُلِ الْمَرِيْضِ يُغْمٰى عَلَيْهِ فَيَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ اِذَا كَانَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَقْضِيَهٗ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ فِيْ عُذْرٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِذَا اُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَضٰى وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ اوس نے ابراہیم سے بیمار آدمی کا حال پوچھا کہ بیہوش ہوجاوے اور نماز کو چھوڑ دیوے ابراہیم نے کہا کہ اگر ایک دن بیہوش رہے تو مین دوست رکہتا ہون کہ اوسکو قضا کرے اور اگر ایک دن رات بیہوش رہے تو نماز قضا کرے اور اگر اوس سے زیادہ بیہوش رہے تو اوسپر قضا نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمُغْمٰى عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَالَ يَقْضِيْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ حَتّٰى يُغْمٰى عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ ایک دن رات بیہوش رہے۔ ابن عمر نے کہا کہ نماز قضا کرے **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نماز ین قضا کرے یہانتک کہ اوسکو اوس سے زیادہ بیہوشی ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ نماز مین بہولنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ اَوِ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ وَذٰلِكَ مِنْ صَلَاتِهٖ

مَا لَمْ تَكُنْ رَكْعَةً فَاِنَّهُ يَقْضِي مَا شَكَّ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ وَيَسْجُدُ لِذٰلِكَ اَيْضًا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَاِنَّهُمَا
يُصْلِحَانِ بِاِذْنِ اللّٰهِ مَا كَانَ قَبْلَهُمَا مِنْ نِسْيَانٍ وَكَانَ يُقَالُ اِنَّهُمَا الْمُرْغِمَتَانِ لِلشَّيْطَانِ وَاِنَّهُ
قَالَ لَاَنْ اَسْجُدَ لِذٰلِكَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيمَا لَمْ يَجِبْ عَلَيَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَدَعَهُمَا قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ فَاِنْ كَانَ يُبْتَلٰى بِذٰلِكَ كَثِيرًا مَضٰى عَلٰى اَكْبَرِ رَاْيِهِ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ
السَّهْوِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی شک کرے پہلے
سجدے میں یا التحیات میں یا مانند اسکی میں اپنی نماز سے جبتک کہ رکعت نہ ہو تو وہ جس میں شک کرے
اوسکو قضا کرے اور اسکے لیے بھی سہو کے دو سجدے کرے کہ وہ اللہ کے اذن سے پہلے بھول چوک کو درست
کر دیتے ہیں اور کہا جاتا تہا کہ وہ دونو شیطان کی ناک پر خاک ڈالنے والے ہیں اور ابن عمر نے کہا کہ اوسکے
لیے سجدہ سہو کا کرنا اوس چیز میں کہ مجہپر واجب نہیں میرے نزدیک بہتر ہے اونکے چھوڑنے سے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر وہ شک میں بہت مبتلا ہو تو اپنی رای غالب پر عمل کرے اور دو سجدے
سہو کے کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيمَ فِيمَنْ نَسِيَ الْفَرِيضَةَ فَلَا يَدْرِي اَرْبَعًا صَلّٰى اَمْ ثَلٰثًا قَالَ اِنْ كَانَ اَوَّلَ نِسْيَانِهِ اَعَادَ
الصَّلٰوةَ وَاِنْ كَانَ يُكْثِرُ النِّسْيَانَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ رَاْيِهِ اَنَّهُ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ
سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ رَاْيِهِ اَنَّهُ صَلّٰى ثَلٰثًا اَضَافَ اِلَيْهَا وَاحِدَةً ثُمَّ
سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی فرض نماز میں بھول جاوے سو نہ جانے کہ کتنی نماز پڑہی چار رکعت یا تین رکعت
سو اگر پہلی بار بہولے تو نماز کو چھوڑ کر سرے سے شروع کرے اور اگر بہت بہولتا ہو تو کوشش کرے ٹہیک
بات کی یعنے فکر کرے جو غالب ظن ہو اوسپر عمل کرے اور اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ وہ نماز تمام کر چکا
ہے تو سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ اوس نے تین رکعتیں پڑہی ہیں تو اونکے
ساتھ ایک رکعت اور ملاوے پہر سہو کے دو سجدے کرے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ جب کسی کو نماز
میں شک پڑے اور نہ جانے کہ کتنی پڑہی ہے تو بیٹہے دو سجدے سہو کے کرے پہر سلام پہیرے اور اسکے سوا
اور کوئی چیز اوسپر واجب نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑ دے جیسے کہ مثلاً

اگر تین اور چار رکعت مین شک کرے تو تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوڑ دے یہانتک کہ اوسکو یقین حاصل ہو اور بعضے کہتے ہین کہ گمان غالب پر عمل کرے پھر سلام کے بعد سہو کے دو سجدہ کرے اور اگر اوسکی راے نہ ہو تو کمتر کو اعتبار کرے اور یہی بات حدیثون سے معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ اور ابو یوسف اور محمد کا اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ نماز مین اصل یقین ہے پہلے آدمی پر چار رکعتین فرض نہین اور جب اسکو شک ہوا اس مین کہ اوسنے کچھ نماز پڑہی ہے تو اوس مین قیاس کرنا واجب ہوا تاکہ معلوم ہو وے کہ اوسکا حکم کیا ہے سو ہمنے دیکھا کہ اگر کسی شخص کو نماز کے پڑہنے اور نہ پڑہنے مین شک ہے تو اوسپر نماز کا پڑہنا واجب ہے یہانتک کے اوسکو یقین ہو کہ وہ نماز پڑہ چکا ہے یعنے جسوقت اوسپر نماز پڑہنی واجب نہین ہوگی اور اس مین گمان غالب پر عمل نکرے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ سب نماز مین یہی حکم ہے کہ گمان غالب پر عمل کرے جب تک کہ اوسکو یقین معلوم نہ ہوا انتہے ملخصاً

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ اِذَا رَاٰهُ يُتَابِعُ بَيْنَ السُّجُوْدِ فِىْ غَيْرِ سَهْوٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يَّسْجُدَ الرَّجُلُ فِىْ رَكْعَةٍ اَكْثَرَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّسْهُوَ فَلَا يَدْرِىْ اَسَجَدَ سَجْدَةً وَّاحِدَةً اَمْ ثِنْتَيْنِ فَيَمْضِىْ عَلٰى اَكْبَرِ رَاْيِهٖ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ تھے حضرت عمرؓ مارتے مرد کو جبکہ اوسکو پے در پے سجدہ کرتے دیکھتے غیر سہو مین امام محمدؒ نے کہا نہین لائق مرد کو یہ کہ ایک رکعت کے لیے دو سجدون سے زیادہ کرے مگر یہ کہ بہولجاوے سو نہ جانے کہ ایک سجدہ کیا یا دو سو اپنے گمان غالب پر عمل کرے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے **ف** دستور ہے کہ نماز مین ہر رکعت کے لیے دو دو سجدے کیے جاتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ کسی رکعت کے لیے دو سے زیادہ سجدہ کرنے درست نہین مگر بہول جاوے تو سہو کے سجدہ کو زیادہ کرے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَدْرِىْ ثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ فَلْيَنْظُرْ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَلٰثٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَيْهَا الرَّابِعَةَ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعًا تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَسْتَحِبُّ لَهٗ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا اَصَابَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب کرے کوئی نماز مین

شک کرے سو نجانے کہ کتنی پڑہی تین رکعت یا چار رکعت تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹہیک بات کی اور اپنے غالب گمان کیطرف دیکہے سو اگر اوسکا گمان غالب یہ ہو کہ وہ تین رکعتین ہین تو کہڑا ہووے اور چوتہی رکعت اوسکے ساتہہ ملا دے پہر التحیات پڑہکے سلام پہیرے اور سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اوسکا غالب گمان یہ ہو کہ اوسنے چار رکعتین پڑہی ہین تو التحیات پڑہکے سلام پہیرے پہر دو سجدے سہو کے کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین لیکن اگر اسکو یہ سہو پہلی بار ہوا ہو تو مستحب ہے کہ نماز پہر پڑہے امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہم کو مالک نے عطا بن ابی رباح سے اوسنے کہا کہ وہ نماز پہر پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ قَالَ يُعِيْدُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا تَخَالَجَكَ اَمْرَانِ نَظُنُّ اَقْرَبَهُمَا اِلَى الْحَقِّ اَوْسَعَهُمَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تجہکو دو امرون مین شک پڑے تو مین گمان کرتا ہون کہ زیادہ تر حق کے نزدیک وہ ہے کہ اوس مین وسعت زیادہ ہو **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا سَهَى الْاِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهٗ وَاِنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ اَنْ تَسْجُدَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام بہول جاوے اور سہو کے دو سجدے کرے تو تو بہی اوسکے ساتہہ سجدہ کر اور اگر امام سجدہ نکرے تو تجہپر سجدہ کرنا واجب نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ سَجَدَ ثَلٰثَ سَجَدَاتٍ نَاسِيًا قَالَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی بہول کر تین سجدے کر جاوے تو اوسپر دو سجدے سہو کے ہین امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَعَرَضَ لَكَ شَكٌّ فِيْ وُضُوْءٍ اَوْ صَلٰوةٍ اَوْ قِرَاءَةٍ فَلَا تَلْتَفِتْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نماز سے پہرے اور تجہکو وضو یا نماز یا قرارت مین

تشمیت بہی تو اوسکی طرف خیال مت کر امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
بَابُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَى قَوْمٍ فِي الْخُطْبَةِ أَوْ فِي الصَّلٰوةِ اگر کوئی نماز یا خطبے مین لوگون کو سلام
کرے تو اوسکا جواب دیا جاوے یا نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ
قَالَ يُرَدُّ السَّلَامُ وَيُشَمَّتُ الْعَاطِسُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا
نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَأْخُذُ بِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ سلام اور چہینک کا جواب دیا جاوے اسحال مین کہ امام جمعہ کے دن خطبے مین ہو امام محمد نے کہا
کہ ہم اس قول کو نہین لیتے ولیکن ہم سعید بن مسیب کے قول کو لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
إِنَّ فُلَانًا عَطَسَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَشَمَّتَهُ فُلَانٌ قَالَ مُرْهُ فَلَا يَعُوْدَنَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَ
بِهٰذَا نَأْخُذُ الْخُطْبَةُ بِمَنْزِلَةِ الصَّلٰوةِ لَا يُشَمَّتُ فِيْهَا الْعَاطِسُ وَلَا يُرَدُّ فِيْهَا السَّلَامُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبد اللہ بن سعید سے روایت ہے کہ مینے سعید بن مسیب سے کہا کہ فلانے نے
چہینک ماری اسحال مین کہ امام خطبہ پڑہتا تہا اور فلانے نے اوسکو چہینک کا جواب دیا سعید نے کہا
کہ اوس کو حکم کر کہ پہر ایسا نکرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ خطبہ بجای نماز کے ہے
کہ نہ اوس مین چہینک کا جواب دیا جاوے اور نہ سلام کا جواب دیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلٰى
صَاحِبِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَالَ أَلَيْسَ يَقُوْلُ إِذَا تَشَهَّدَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَا يُعْجِبُنَا أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ
وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلَا يُعْجِبُنَا أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد
نے کہا کہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنے ساتھی پاس آوے اور اوسکو سلام کرے
اسحال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو تو ابراہیم نے کہا کہ جب التحیات پڑہتا ہے تو کیا نہین کہتا کہ سلام ہمکو
اور خدا کے سب نیک بندون کو سو اوس نے سلام کا جواب دیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین
اور ہمکو پسند نہین کہ وہ اسکو سلام کا جواب دے اسحال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو اور ہمکو پسند نہین
کہ آدمی اوسکو سلام کرے اور وہ نماز پڑہتا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ

قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يجلس خلف الامام قدر التشهد
ثم ينصرف قبل ان يسلم الامام قال لا يجزئه وقال عطاء بن ابي رباح اذا جلس قدر
التشهد اجزاه قال ابو حنيفة قولي قول عطاء **قال محمد** وبقول عطاء ناخذ نحن
ايضا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ التحیات کی مقدار امام کے پیچھے بیٹھے
پہر پہیرے پہلے امام کے سلام پہیرنے سے ابراہیم نے کہا کہ یہ اوس کو کافی نہین اور عطا بن ابی رباح نے کہا
کہ جب بقدر التحیات کے بیٹھے تو اوسکو کافی ہے امام ابو حنیفہ نے کہا کہ میرا قول عطا کے قول کے موافق ہے
امام محمد نے کہا کہ ہم بہی عطا ہی کے قول کو لیتے ہین **محمد** قال اخبرنا شعبة بن الحجاج
عن ابي النضر قال سمعت حميد بن عبد الرحمن يقول سمعت عمر بن الخطاب يقول لا
تجوز الصلوة الا بتشهد **قال محمد** وبهذا ناخذ فاذا تشهد فقد قضى الصلوة فان
انصرف قبل ان يسلم اجزأته صلاته ولا ينبغي له ان يتعمد ذلك **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن
سے روایت ہے کہ مین نے حضرت عمر سے سنا تہا کہتے تہے کہ بدون التحیات کی نماز درست نہین امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین سو جب التحیات پڑہا تو نماز ادا کی اور اگر سلام پہیرنے سے پہلے پہیرے تو اوسکی
نماز کافی ہے اور نہین لائق اوسکو یہ کہ جان بوجھ کر یہ کام کرے

باب تخفيف الصلوة

نماز کے تخفیف کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان
رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم ام قوما فاطال بهم فبلغ ذلك النبي
صلى الله عليه وآله وسلم فقال ما بال اقوام ينفرون عن هذا الدين من ام قوما
فليخفف فان فيهم المريض والكبير وذا الحاجة **قال محمد** وبه ناخذ ولا بد
ان يتم الركوع والسجود وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے
حضرت کے اصحاب مین سے ایک قوم کی امامت کی سو انکی نماز دراز کی سو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
پہونچی آپنے فرمایا کیا حال ہے اون لوگون کا کہ نفرت دلاتے ہین اس دین سے جو کسی قوم کی امامت کرے یعنی
امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑہے اسواسطے کہ آدمیون مین بیمار اور بڈہے اور حاجت مند بہی ہوتے
ہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور ضرور ہے کہ رکوع اور سجود پورا کرے اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثني ميمون بن سياه عن الحسن

البصری قال سالہ سائل اقرأ خمس مائۃ آیۃ فی رکعۃ قال فتعجب وقال سبحان اللہ من یطیق ھذا فقال الرجل انا اطیق ھذا فقال ان احب الصلوٰۃ الی اللہ طول القنوت قال محمدؒ طول القیام فی صلوٰۃ التطوع احب الینا من کثرۃ الرکوع والسجود وکل ذلک حسن وھو قول ابی حنیفۃؒ ترجمہ میمون سے روایت ہے کہ کسی نے حسن بصری سے پوچھا کہ میں پانچسو آیت ایک رکعت میں پڑھتا ہوں سو حسن نے تعجب کیا اور کہا اللہ پاک ہے اسکی کون طاقت رکھتا ہے اوس مرد نے کہا کہ میں طاقت رکھتا ہوں حسن نے کہا کہ نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک وہ ہے جسکا قیام دراز ہو امام محمدؒ نے کہا کہ نفل نماز میں قیام دراز کرنا ہمارے نزدیک بہتر ہے کثرت رکوع اور سجود سے اور یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا محمدؒ قال حدثنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان عمر بن الخطابؓ ام اصحابہ الصبح فقرأ بھم فی الرکعۃ الاولیٰ بقل یا ایھا الکافرون وفی الثانیۃ لایلاف قریش قال محمدؒ وبہ نأخذ ونراہ مجزیا ولکنا نستحب للامام اذا صلی الصبح وھو مقیم ان یطیل فیھا القراءۃ وان یقرأ فی کل رکعۃ بسورۃ تکون عشرین آیۃ فصاعدا سوی فاتحۃ الکتاب ویطیل الاولیٰ علی الثانیۃ وھو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فجر کی نماز میں اپنے یاروں کی امامت کی سو انکی پہلی رکعت میں سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور دوسری میں لایلاف قریش پڑھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسکو کافی دیکھتے ہیں لیکن جب امام صبح کی نماز پڑھے اور وہ مقیم ہو تو مستحب ہے کہ اوس میں قرارت لمبی پڑھے اور یہ کہ ہر رکعت میں ایسی سورہ پڑھے کہ بیس آیت ہو یا زیادہ سوا الحمد کے اور پہلی رکعت کو دوسری سے دراز کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا

باب الصلوٰۃ فی السفر سفر کی نماز کا بیان

محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد قال حدثنا موسیٰ بن مسلم عن مجاھد عن عبد اللہ بن عمرؓ قال اذا کنت مسافرا فوطنت نفسک علی اقامۃ خمسۃ عشر یوما فاتمم الصلوٰۃ وان کنت لاتدری فاقصر قال محمدؒ وبہ نأخذ وھو قول ابی حنیفۃؒ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب تو مسافر ہو اور کسی جگہہ پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت کرے تو

نماز پوری پڑھ اور اگر لوٹ جاتا ہو تو قصر کرے یعنے چار فرض کو دو کر کے پڑھ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ مسافر کو اختیار ہے خواہ پوری نماز پڑھے یا قصر کرے ہر طرح درست ہے اور بعضے علما کہتے ہین کہ سفر مین پوری نماز یعنے چار فرض پڑھنے درست نہین بلکہ واجب ہے کہ دوگانہ پڑھے پھر بہت حدیثین بیان کرنے کی بعد کہا کہ فرض مسافر کے لیے دو رکعتین ہین اور وہ اون دو رکعتون ہین مقیم کیطرح ہے چار رکعتون مین پس جسطرح کہ مقیم کو چار رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہین اسیطرح مسافر کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہین اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اسپر کہ فرض نماز مین کم و بیش کرنیکا اختیار نہین اور نفل مین اختیار ہے اور فرض مسافر کے لیے دو رکعتین ہین اور پچھلی دو رکعتین نفل ہین پس جسطرح کہ مقیم کو چار فرض سے زیادہ پڑھنے درست نہین اسیطرح مسافر کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنے درست نہین پھر کہا کہ ہر سفر مین قصر کرنا درست ہے خواہ سفر طاعت کا ہو یا گناہ کا اس واسطے کہ جو شخص اپنے گھر مین مقیم ہوا وسکو لازم ہے کہ ہر حال مین چار فرض پڑھے خواہ بندگی مین ہو یا گناہ مین پس قیاس چاہتا ہے کہ مسافر کو بھی ہر حال مین قصر کرنا درست ہو خواہ سفر بندگی کا ہو یا گنہ کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہے ملخصاً **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضؓ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَنَا سَفْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيُكْمِلْ فَاَكْمَلَ اَهْلُ الْبَلَدِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا دَخَلَ الْمُقِيْمُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَضَى الْمُسَافِرُ صَلَاتَهٗ قَامَ الْمُقِيْمُ فَاَتَمَّ صَلَاتَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے مکے مین لوگون کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر پھرے اور کہا اے مکے والو ہم مسافر ہین سو جو کوئی مکے کا رہنے والا ہو تو چاہیے کہ پوری نماز پڑھے سو مکے والون نے پوری نماز پڑھی امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی مقیم مسافر کی جماعت مین داخل ہو اور مسافر اپنی نماز ادا کر چکے تو مقیم اوٹھ کھڑا ہووے اور اپنی نماز تمام کرے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ اَكْمَلَ قَالَ مُحَمَّدٌ

وبہ ناخذ اذا دخل المسافر مع المقیم وجب علیہ صلوٰۃ المقیم اربعاً وھو قول ابی
حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو پوری نماز پڑھے
قصر نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب مسافر مقیم کی جماعت میں داخل ہو گئے تو واجب ہو گئی
ہے اوسپر نماز مقیم کی چار رکعتیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود رض قال لا یغرنکم محشرکم ھذا من
صلوتکم یغیب الرجل منکم فی ضیعتہ فیقصر ویقول انا مسافر **قال محمد** وبہ نأخذ
اذا کان علی مسیرۃ اقل من ثلثۃ ایام ولیالیھا اتم الصلوٰۃ فاذا کان علی مسیرۃ ثلثۃ
ایام ولیالیھا فصاعداً ولم یکن لہ بھا اھل ولم یوطن نفسہ علی اقامۃ خمس عشرۃ
فلیقصر الصلوٰۃ فاذا وطن نفسہ علی اقامۃ خمس عشرۃ اتم الصلوٰۃ ما دام فی ضیعتہ
فاذا خرج راجعا الی اھلہ قصر الصلوٰۃ ومسیرۃ ثلثۃ ایام ولیالیھا بالقصر بسیر الابل
ومشی الاقدام **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ فریب میں ڈالے تم کو یہ
جمع ہونا نماز تمہاری سے کہ کوئی مرد تم میں سے اپنی زمین میں غائب ہووے پس قصر کرے اور کہے کہ میں مسافر
ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی تین دن رات کی مسافت سے کم پر ہو تو پوری
نماز پڑھے اور جب کہ تین دن رات کی مسافت یا زیادہ پر ہو اور اسکے گھر والے وہاں نہ ہوں اور اپنے
دل میں پندرہ دن رہنے کی نیت نہ کرے تو چار فرض کو دو کرکے پڑھے اور جب اپنے دل میں پندرہ دن
رہنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑھے جبتک کہ اپنی زمین میں ہو پھر جب پلٹ کر اپنے گھر کو چلے
تو قصر کرے اور مسافت قصر کی تین دن رات ساتھ سیر اونٹ کی اور چلنے پاؤں کے ہے **محمد**
قال اخبرنا سعید بن عبید الطائی عن علی بن ربیعۃ الوالبی الوالبیۃ بطن
من بنی اسد بن خزیمۃ قال سألت عبد اللہ بن عمر رض الی کم تقصر الصلوٰۃ فقال
اتعرف السویداء قال قلت لا ولکنی قد سمعت بھا قال ھی ثلث لیال قواصد فاذا خرجنا
الیھا قصرنا الصلوٰۃ **قال محمد** وبھذا نأخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** علی بن ربیعہ سے
کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ کہاں تک نماز قصر کرے ابن عمر نے کہا کہ کیا تو سویدا کو پہچانتا ہے میں نے
کہا کہ نہیں ولیکن میں نے اسکو سنا ہے کہا وہ تین دن رات کی راہ ہے سو جب ہم اسکی طرف نکلتے

میں قصر کرتے ہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم
قال اذا دخل المقیم فی صلوة المسافر فلیصل معه رکعتین ثم یقم فلیتم صلوته قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مقیم مسافر کی نماز میں داخل ہو تو چاہیے کہ اسکے ساتھ دو رکعتیں پڑھے پھر اوٹھکر اپنی نماز تمام کرے امام
محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا باب صلوة الخوف نماز خوف کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم
فی صلوة الخوف قال اذا صلی الامام باصحابه فلتقم طائفة منهم مع الامام وطائفة بازاء العدو فیصلی الامام بالطائفة
الذین معه رکعة ثم تنصرف الطائفة الذین صلوا مع الامام من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابهم وتاتی الطائفة
الاخری فیصلون مع الامام الرکعة الاخری ثم ینصرفون من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابهم وتاتی الطائفة
الاولی حتی یصلوا رکعة وحدانا ثم ینصرفون فیقومون مقام اصحابهم وتاتی الطائفة الاخری حتی یقضوا الرکعة
التی بقیت علیهم وحدانا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے خوف کی نماز کے بابمیں کہا کہ جب امام اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاوے تو چاہیے کہ ایک
گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہووے اور ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو سو جو لوگ کہ امام کے ساتھ ہوں امام انکو ایک رکعت پڑھاوے پھر وہ لوگ امام کے ساتھ ایک
رکعت پڑھکر پھر جاویں اور کلام نکریں یہانتک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہہ کھڑے ہوں پھر دوسرا گروہ آوے جو کہ دشمن کے مقابلے میں کھڑے تھے اور امام کے ساتھ اخیر رکعت پڑھکر
پھر پھر جاویں اور کلام نکریں یہانتک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہہ کھڑے ہوں اور پہلا گروہ آوے یہانتک کہ اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑھیں پھر جاویں اور اپنے ساتھیوں
کی جگہہ کھڑے ہوں اور دوسرا گروہ آوے یہانتک کہ اپنی باقی ایک رکعت تنہا ادا کریں محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الحارث بن عبد الرحمن عن
عبد الله بن عباس مثل ذلک قال محمد وبهذا کله ناخذ واما الطائفة الاولی فیقضون رکعتهم بغیر قراءة لانهم ادرکوا اول الصلوة
مع الامام فقراءة الامام لهم قراءة واما الطائفة الاخری فانهم یقضون رکعتهم بقراءة لانها فاتتهم مع الامام وهذا کله قول
ابی حنیفة ترجمہ امام محمدؒ نے کہا کہ ابن عباس سے بھی اسیطرح روایت ہے کہ امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں لیکن پہلا گروہ سو اپنی رکعت ادا کریں بغیر قرأت
پڑھے کیونکہ انہوں نے ابتدا نماز کا امام کے ساتھ پایا پس سو امام کی قرأت انکے لیے کافی ہے اور پچھلا دوسرا گروہ سو وہ اپنی ایک رکعت قرأت کے ساتھ ادا کریں اسواسطے
کہ وہ رکعت انکی امام کے ساتھ سے فوت ہوئی ہے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے اس سے ثابت ہوا کہ خوف کی نماز دو رکعتیں ہیں اور امام طحاوی نے کہا کہ
بعضے لوگ کہتے ہیں کہ خوف کی نماز ایک رکعت ہے لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے اسلیے کہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خوف کی نماز دو رکعتیں ہیں محمد قال اخبرنا
ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم فی الرجل یصلی فی الخوف وحده قال یصلی قائما مستقبل القبلة فان لم یستطع فراکبا
مستقبل القبلة فان لم یستطع فلیوم ایماء حیث کان وجهه لا یسجد علی شیء لیومی ایماء ویجعل سجوده اخفض من رکوعه ولا یدع
الوضوء والقراءة فی الرکعتین قال محمد وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه الله تعالی
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اکیلے خوف کی نماز پڑھے تو قبلے کی طرف کھڑے

کھڑے ہوکر نماز پڑہی اور اگر بیٹھ ہو سکے تو سواری قبلے کے سامنے نماز پڑہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اشارہ کرے جس
طرف متوجہ ہو کسی چیز پر سجدہ نکرے اشارے سے نماز پڑہے اور اپنے سجدہ رکوع سے نیچا کرے اور دونوں رکعتوں
میں وضو اور قرارت نہ چھوڑے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**
صلوٰۃ من خاف النفاق نفاق سے ڈرنیوالے کی نماز کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال
حدثنا جواب التیمی عن ابی موسیٰ الاشعری رض ان رجلا اتاہ فقال انی اتخوف علی نفسی النفاق
فقال لہ ابو موسیٰ اما صلیت قط حیث لا یراک احد الا اللہ قال بلیٰ قال فان المنافق لا یصلی
حیث لا یراہ احد الا اللہ **ترجمہ** جواب سے روایت ہے کہ ایک مرد ابو موسیٰ اشعری پاس آیا اور کہا کہ میں اپنی جان
پر نفاق کا خوف کرتا ہوں ابو موسیٰ نے اوس سے کہا کہ کیا تو نے کبھی ایسے نماز نہیں پڑہی کہ تجہہ کو سوای خدا کے
کوئی نہ دیکھے اوسنے کہا کیوں نہیں ابو موسے نے کہا کہ منافق ایسی نماز نہیں پڑہتا کہ اوسکو خدا کے سوا کوئی
نہ دیکھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تنہا خلوت میں نماز پڑہنی کا بڑا ثواب ہے **باب** تشمیت العاطس
چھینکنے والے کو جواب دینا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا عطس
الرجل فقال الحمد للہ فقولوا یرحمنا وایاک ولیقل الذی عطس یغفر اللہ لنا ولک **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم کہو یرحمنا اللہ وایاک یعنی خدا ہم کو بھی رحم کرے
اور تجھکو بھی اور جو چھینکا ہو وہ کہے کہ خدا تم کو بھی مغفرت کرے اور ہمکو بھی **باب** صلوٰۃ یوم الجمعۃ
جمعہ کی نماز اور خطبہ کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا غیلان وایوب بن
عائذ الطائی عن محمد بن کعب القرظی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اربعۃ لا جمعۃ
علیھم المرأۃ والمملوک والمسافر والمریض قال ابو حنیفۃ فان فعلوا اجزاھم **قال محمد**
وبہ ناخذ **ترجمہ** محمد بن کعب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چار آدمی ہیں کہ اونپر جمعہ فرض نہیں ایک
عورت دوسرا غلام تیسرا مسافر چوتھا بیمار امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ اگر پڑہیں تو درست ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود
ان رجلا سالہ عن الخطبۃ یوم الجمعۃ فقال اما تقرأ سورۃ الجمعۃ قال بلیٰ ولکنی لا ادری
کیف ھی قال واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما فالخطبۃ قائما یوم الجمعۃ
قال محمد وبہ ناخذ الا انھا خطبتان بینھما جلسۃ خفیفۃ وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عبداللہ بن مسعود سے جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کا حکم پوچھا کہ کھڑے پڑھے یا بیٹھے ابن مسعود نے کہا کہ کیا تو سورہ جمعہ نہیں پڑھتا اوس نے کہا کیوں نہیں و لیکن میں نہیں جانتا کہ کس طرح ہے وہ یعنی یہ حکم اوس سے کسطرح ثابت ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا کہ جب وہ دیکھتے ہیں سودا بکتا یا کھیل تو کہنڈ جاتے ہیں طرف اوسکی اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا تو جمعہ کے دن خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا چاہیے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن وہ دو خطبے ہیں اونکے درمیان ایک بیٹھک چاہیے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب صلوٰۃ العیدین عیدوں کی نماز کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد قال سألت ابراھیم عن الرجل یخرج الی المصلی فیجد الامام قد انصرف ایصلی قال الیس علیہ ان یصلی وان شاء صلی قلت فان لم یخرج الی المصلی ایصلی فی بیتہ کما یصلی الامام قال لا **قال محمد** وبہ ناخذ انما صلوٰۃ العید مع الامام فاذا فاتتک مع الامام فلا صلوٰۃ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ مینے ابراہیم سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ عیدگاہ کی طرف جاوے اور پاوے امام کو اسحال میں کہ عید کی نماز پڑھ چکا ہو تو کیا نماز پڑھے اوس نے کہا کہ اوسپر نماز پڑھنی ضرور نہیں اگر چاہے تو پڑھے مینے کہا کہ اگر عیدگاہ میں نجاوے تو کیا وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے جیسے امام پڑھتا ہے اوس نے کہا نہ پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عید کی نماز تو صرف امام کے ساتھ ہی اور جب کہ تجھکو امام کے ساتھ سے فوت ہوجاوے تو پھر نماز نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عبد اللہ بن مسعود رض انہ کان قاعدا فی مسجد الکوفۃ ومعہ حذیفۃ بن الیمان وابوموسی الاشعری فخرج علیھم الولید بن عقبۃ بن ابی معیط وھو امیر الکوفۃ یومئذ فقال ان غدا عیدکم فکیف اصنع فقال اخبرہ یا ابا عبد الرحمن کیف یصنع فامر عبد اللہ بن مسعود ان یصلی بغیر اذان ولا اقامۃ وان یکبر فی الاولی خمسا وفی الثانیۃ اربعا وان یوالی بین القراتین وان یخطب بعد الصلوٰۃ علی راحلتہ **قال محمد** وبہ ناخذ ولا باس ان یخطبھا قائما وان لم یکن علی راحلتہ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے تھے اور انکے ساتھ حذیفہ اور ابوموسی تھے سو ولید بن عقبہ اونکے پاس آیا اور وہ اوسدن کوفے کا حاکم تہا اوس نے کہا کہ مقرر کل عید تمہاری ہے سو میں کسطرح کروں سو حذیفہ نے کہا کہ خبر دے اسکو اے ابا عبدالرحمن یہ عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے

اسطرح کرے سو حکم کیا اوسکو عبداللہ بن مسعود نے یہ کہ نماز پڑہی بغیر اذان اور اقامت کے اور یہ کہ پہلی رکعت
مین پانچ تکبیرین کہے اور دوسری مین چار کہے اور یہ کہ دونو قراءتین پے در پے پڑہے یعنے قراءتین
تکبیرون کے درمیان پڑہے اور یہ کہ نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ پڑہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہین اور نہین ڈر ہے یہ کہ خطبہ پڑہے کہڑے ہوکر اگرچہ سواری پر نہ ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَتِ الصَّلٰوةُ فِی الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ
یَقِفُ الْاِمَامُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَیَدْعُوْ وَیُصَلِّیْ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونو عیدون کی نماز خطبے سے پہلے تہی پہر نماز کے بعد امام اپنی سواری
پر کہڑا ہوتا تہا پس دعا کرتا اور نماز پڑہتا بغیر اذان اور اقامت کے

باب خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِی الْعِیْدَیْنِ وَرُؤْیَةِ الْهِلَالِ عورتون کا عیدون کی نماز مین باہر نکلنا اور چاند کا دیکہنا

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ کَانَ یُرَخَّصُ لِلنِّسَاءِ فِی
الْخُرُوْجِ فِی الْعِیْدَیْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی **قَالَ** مُحَمَّدٌ لَا یُعْجِبُنَا خُرُوْجُهُنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِلَّا الْعَجُوْزَ
الْکَبِیْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے کہ اجازت دیجاتی تہی عورتون کو نکلنے کی
دونو عیدون مین فطر مین اور اضحے مین امام محمد نے کہا کہ اون کا عیدون مین نکلنا ہمکو پسند نہین مگر
بڈہی عورت ہو تو درست ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ قَوْمٍ شَهِدُوْا اَنَّهُمْ رَاَوْا هِلَالَ شَوَّالٍ فَقَالَ حَمَّادٌ سَاَلْتُ اِبْرَاهِیْمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ جَاءُوْا صَدْرَ النَّهَارِ فَلْیُفْطِرُوْا وَلْیَخْرُجُوْا وَاِنْ جَاءُوْا اٰخِرَ النَّهَارِ فَلَا یَخْرُجُوْا
وَلَا یُفْطِرُوْا حَتَّی الْغَدِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ یُفْطِرُوْنَ اِذَا جَاءُوْا مِنَ الْعَشِیِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے انلوگون کی جنہون نے گواہی دی کہ اونہون نے شوال کا چاند دیکہا ہے حماد نے کہا کہ مین نے ابراہیم
سے اوسکا حکم پوچہا اوس نے کہا کہ اگر دن کے ابتدا مین آوین تو چاہیے کہ روزہ کہولڈالین اور عید کی نماز
کی طرف نکلین اور اگر دن کے اخیر مین آوین تو نہ نماز کی طرف نکلین اور نہ روزہ کہولین کل تک امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ روزہ کہولین اور آئندہ دن کو عید کی طرف نکلین جبکہ دن کے
اخیر مین اگر گواہی دین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب مَنْ یَطْعَمُ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَی الْمُصَلّٰی عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے کہانیکا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ

حمّادٍ عن ابراھیم انّه کان یُعجبه ان یّطعم شیئًا قبل ان یّأتی المصلّٰی یعنی یوم الفطر **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم کو پسند آتا تھا کہ کھاوے کوئی چیز عیدگاہ میں آنے سے پہلے یعنے عید فطر کے دن

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حمّادٍ عن ابراھیم انّه کان یطعم یوم الفطر قبل ان یّخرج ولا یطعم یوم الاضحٰی حتّٰی یرجع قال محمّد وبه نأخذ وھو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عید فطر کے دن کھانا کھاتے تھے پہلے نکلنے سے طرف عیدگاہ کے اور عید قربانی کے دن کچھ نہ کھاتے تھے یہانتک کہ عیدگاہ سے پھرتے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب التکبیر فی ایّام التشریق تشریق کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان

ف تشریق کے دن ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں ہے

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حمّادٍ عن ابراھیم عن علیّ بن ابی طالب رض انّه کان یکبّر من صلٰوة الفجر من یوم عرفة الی صلٰوة العصر من اٰخر ایّام التشریق **قال** محمّد وبه نأخذ ولم یکن ابوحنیفة یأخذ بھٰذا ولٰکنّه کان یأخذ بقول ابن مسعودٍ یکبّر من صلٰوة الفجر یوم عرفة الی صلٰوة العصر من یوم النّحر یکبّر فی العصر ثمّ یقطع **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ تھے وہ تکبیر کہتے عرفہ کے دن یعنے نانویں ذی الحجہ کی فجر سے تشریق کے اخیر دن کی عصر تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ اسکو نہ لیتے تھے لیکن وہ ابن مسعود کا قول لیتے تھے کہ عرفے کی فجر سے دسویں کی عصر تک تکبیر کہتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے

باب السّجود فی ص سورہ ص میں سجدہ کرنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حمّادٍ عن ابراھیم انّه لم یکن یسجد فی ص وعن عبد اللّٰه بن مسعودٍ رض انّه لم یکن یسجد فیھا **قال** محمّد ولکنّا نرٰی السّجود فیھا ونأخذ بالحدیث الّذی روی عن رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه واٰله وسلّم **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم سورہ ص میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ بھی اوس میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ ہم تو اس میں سجدہ دیکھتے ہیں اور حدیث پر عمل کرتے ہیں جو حضرت سے مروی ہے

محمد قال اخبرنا عمر بن ذرّ الھمدانی عن ابیه عن سعید بن جبیرٍ عن ابن عبّاسٍ عن النّبیّ صلّی اللّٰه علیه واٰله وسلّم انّه قال فی سجدة ص سجدھا داؤد توبةً ونحن نسجدھا شکرًا وھو قول ابی حنیفة رضی اللّٰه تعالٰی عنه

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے سورہ ص کے سجدہ مین فرمایا کہ داؤد نے وہ سجدہ توبہ کے لیے کیا تھا اور ہم اوسکو شکر کے لیے کرتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ** نماز مین قنوت پڑہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے عبد اللہ بن مسعود قنوت پڑہتے وتر مین تمام برس پہلے رکوع سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْقُنُوْتَ فِي الْوِتْرِ وَاجِبٌ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَقْنُتَ فَكَبِّرْ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرْكَعَ فَكَبِّرْ اَيْضًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى قَبْلَ الْقُنُوْتِ كَمَا يَرْفَعُ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَضَعُهُمَا وَيَدْعُوْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وتر مین قنوت پڑہنی واجب ہے رمضان مین بھی اور غیر رمضان مین بھی پہلے رکوع سے سو جب تو قنوت پڑہنے کا ارادہ کرے تو تکبیر کہہ اور جب رکوع کا ارادہ کرے تو بھی تکبیر کہہ امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور قنوت سے پہلے تکبیر کہنے کے وقت اپنے دونون ہاتھ اوٹھاوے جیسے کہ نماز تحریمہ مین اوٹھاتا ہے پہر انکو باندہے اور دعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض لَمْ يَقْنُتْ هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا يَعْنِيْ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ نہیں قنوت پڑہی ابن مسعود نے اور کسینے اونکے ساتھیون سے یعنے فجر کی نماز مین یہانتک کہ دنیا چھوڑے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ قَالَ اَحَقُّ مَا بَلَغَنَا عَنْ اِمَامِكُمْ اَنَّهٗ يَقُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يَرْكَعُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** يَعْنِيْ بِذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رض الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ترجمہ ابی شعثا سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ زیادہ تر حق وہ چیز کہ پہونچی ہم کو امام تمہارے سے یعنے حضرت سے یہہ ہے کہ وہ نماز مین کھڑے ہوتے تھے اور قرآن پڑہتے تھے اور نہ رکوع کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ مراد ابن عمر کے اس سے فجر کی نماز مین قنوت پڑہنی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا اِلَّا شَهْرًا وَّاحِدًا قَنَتَ يَدْعُو

علیٰ حی من المشرکین لم یر قانتا قبلہ ولا بعدہ وان ابا بکر لم یر قانتا بعدہ حتی فارق الدنیا **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑہی یہانتک کہ دنیا چہوڑی مگر ایک مہینا
قنوت پڑہی اسحال میں کہ مشرکین کے ایک گروہ پر بددعا کرتے تہے نہیں دیکہے گئے حضرت قنوت پڑہتے اس سے
پہلے اور نہ پیچہے اور اسیطرح حضرت ابوبکر بہی قنوت پڑہتے نہیں دیکہے گئے یہانتک کہ دنیا چہوڑی —
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن الاسود بن یزید عن عمر بن
الخطاب انه صحبه سنتین فی السفر والحضر فلم یره قانتا فی الفجر حتی فارقه قال ابراهیم
وان اهل الکوفة انما اخذوا القنوت عن علی قنت یدعوا علی معاویة حین حاربه واما
اهل الشام فانما اخذوا القنوت عن معاویة قنت یدعوا علی علی حین حاربه **قال محمد**
وبقول ابراهیم ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ دو برس حضرت عمر
کے ساتہہ رہا سفر میں بہی اور حضر میں بہی سو انکو فجر کی نماز میں قنوت پڑہتے نہیں دیکہا یہانتک کہ اون سے
جدا ہوا ابراہیم نے کہا کہ اہل کوفہ نے تو علی سے قنوت لی ہے کہ اونہوں نے معاویہ پر بددعا کرنے کو قنوت
پڑہی جبکہ معاویہ اون سے لڑا اور شام والوں نے تو معاویہ سے قنوت سیکہی ہے کہ اوس نے حضرت علی
پر بددعا کرنے کو قنوت پڑہی جبکہ وہ اون سے لڑے امام **محمد** نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول کو لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** المرأة تؤم النساء وکیف تجلس فی الصلوة اگر کوئی
عورت عورتوں کی امامت کرے تو اسکا کیا حکم ہے اور نماز میں التحیات کسطرح بیٹہے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم عن عائشة ام المؤمنین انها کانت
تؤم النساء فی شهر رمضان فتقوم وسطا **قال محمد** لا یعجبنا ان تؤم المرأة فان فعلت
قامت فی وسط الصف مع النساء کما فعلت عائشة وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان میں عورتوں کی امامت کیا کرتے تہیں
سو اونکے درمیان کہڑی ہوتیں امام **محمد** نے کہا کہ عورت کا امامت کرنا ہم کو پسند نہیں کرتے
اور اگر کوئی کرے تو عورتوں کی ساتہہ صف کے درمیان کہڑی ہووے جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے
کیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد
عن ابراهیم فی المرأة تجلس فی الصلوة قال تجلس کیف شاءت قال محمد احب الینا

ان تجمع رجلیها فی جانب ولا تنتصب انتصاب الرجل ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ نماز میں عورت جسطرح چاہے التحیات میں بیٹھے امام محمد نے کہا کہ ہمارے نزدیک بہت بہتر ہے کہ اپنی دونوں پاؤں
ایکطرف جمع کرے اور مرد کیطرح اپنا داہنا پاؤں کھڑا نہ کرے **باب صلوۃ الامۃ** لونڈی کی نماز کے
بیان میں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم فی الامۃ قال تصلی بغیر
قناع ولا خمار وان بلغت مائۃ سنۃ وان ولدت من سیدها ترجمہ ابراہیم نے لونڈی کے
حق میں کہا وہ نماز پڑھے بغیر روپٹہ اوڑھنی کے اگرچہ سو برس کو پہونچے اور اگرچہ اپنے مالک سے بچہ جنے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم ان عمر بن الخطاب رض کان یضرب الاماء ان
یتقنعن یقول لا تتشبهن بالحرائر **قال محمد** وبه ناخذ لا نری علی الامۃ قناعا فی صلوتها
ولا غیرها وهو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر مارتے تھے لونڈیوں کو اسپر کہ وہ
گھونگھٹ کریں کہتے تھے کہ آزاد عورتوں سے مشابہت نہ کرو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہم لونڈی پر پردہ
واجب نہیں سمجھتے نہ نماز میں نہ اوسکے غیر میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم فی المرأۃ تکون فی الصلوۃ فترید الحاجۃ جوابها ان
تصفق **قال محمد** وترک ذلک منها احب الینا ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت نماز
میں ہو اور اسکو کوئی حاجت ہو تو جواب دینا اسکا یہ ہے کہ تالی بجادے امام محمد نے کہا کہ اسکا ترک کرنا ہمارے
نزدیک بہت بہتر ہے **باب الصلوۃ فی الکسوف** گہن میں نماز پڑھنے کا بیان **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم قال انکسفت الشمس علی عهد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم مات ابراهیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فقال الناس انکسفت الشمس لموت ابراهیم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فخطب الناس فقال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا ینکسفان لموت احد
ثم صلی رکعتین ثم کان الدعاء حتی انجلت **قال محمد** وبه ناخذ ولا نری الا
رکعۃ واحدۃ فی کل رکعۃ وسجدتین علی صلوۃ الناس فی غیر ذلک ونری ان یصلوا
جماعۃ فی کسوف الشمس ولا یصلی جماعۃ الا الامام الذی یصلی بهم الجمعۃ فاما ان
یصلی الناس فی مساجدهم جماعۃ فلا واما الجهر بالقراءۃ فلم یبلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا وَبَلَغَنَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ بِالْكُوْفَةِ وَ
اَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ لَا يَجْهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ اَمَّا كُسُوْفُ الْقَمَرِ فَاِنَّمَا يُصَلِّي النَّاسُ وُحْدَانًا وَلَا يُصَلُّوْنَ
جَمَاعَةً لَا الْاِمَامُ وَلَا غَيْرُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَفْزَاعُ كُلُّهَا وَاِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ سَاعَةٍ لَا يُصَلّٰى
فِيْهَا عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَنِصْفِ النَّهَارِ اَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا صَلٰوةَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ وَلٰكِنَّ
الدُّعَاءَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ اَوْ تَحِلَّ الصَّلٰوةُ فَيُصَلِّيْ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْكُسُوْفِ شَيْءٌ **ترجمہ** حماد سے وہ روایت کرتے
کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرتؐ کے وقت سورج میں گہن پڑا جسدن کہ حضرتؐ کے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہوا اسدن لوگوں
نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج میں گہن پڑا اسوقت یہ بات حضرتؐ کو پہونچی حضرتؐ نے لوگوں میں خطبہ پڑہا اسمیں
فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں سے کسی کے مرنے سے انمیں گہن نہیں پڑتا پہر
حضرتؐ نے دو رکعتیں نماز پڑہی پہر دعا کرتے رہے یہانتک کہ سورج روشن ہوا امام **محمدؒ** نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکہتے ہم ہر رکعت میں مگر ایک رکوع اور دو سجدے موافق نماز لوگوں کے سورج گہن
کے غیر میں اور ہم دیکہتے ہیں کہ سورج گہن میں جماعت سے نماز پڑہیں اور نہ امامت کرے مگر وہ امام کہ انکو
جمعہ پڑہاتا ہو اور لوگ اپنی مسجدوں میں جماعت سے نماز نہ پڑہیں اور رہا پہر اوس میں پکارکر قرآن پڑہنا سو
ہم کو حضرتؐ سے روایت نہیں پہونچی کہ آپ نے اوس میں پکارکر قرآن پڑہا ہو اور پہونچی ہمکو یہ روایت کہ
حضرت علیؓ نے کوفے میں اوس میں پکارکر قرارت پڑہی اور بہتر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوس میں قرأت
پکارکر نہ پڑہی جاوے اور اگر چاند میں گہن پڑے تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑہیں جماعت سے نہ پڑہیں نہ امام
اور نہ کوئی سوا اسکے اور یہی حکم ہے سب گہبراہٹوں کا اور اگر سورج کو گہن لگے اوس گہڑی میں کہ
اوس میں نماز نہیں پڑہی جاتی سورج نکلنے کے وقت اور دوپہر کے وقت اور عصر کے بعد تو اوس
گہڑی میں نماز درست نہیں ولیکن دعا کرے یہانتک کہ سورج روشن ہوجاوے یا نماز درست ہو پس نماز
پڑہے اسحال میں کہ گہن سے کچہ باقی ہو **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ گہن
کی نماز دو رکعت ہے ساتہ چار رکوع کے اور بعضے کہتے ہیں کہ دو رکعت ہے ساتہ آٹہ رکوع کے اور
بعضے کہتے ہیں کہ دو رکعتوں میں چہ رکوع کرے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس میں رکوع سجود کی کوئی
حد مقرر نہیں بلکہ ہمیشہ رکوع سجود کیے جاوے یہانتک کہ سورج روشن ہووے اور بعضے کہتے ہیں
کہ گہن کی نماز دو رکعت ہے مانند اور سب نفلوں کی کہ ہر رکعت میں ایک رکوع کرے اور دو سجدے

اون کی دلیل یہ حدیث ہے جو ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے زمانے میں سورج گہن لگا سو آپ لوگوں کے ساتھ
نماز کو کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور دو سجدے کیے اور نماز لمبی کی یہانتک کہ سورج روشن ہوا پھر کہا کہ صحیح قول
یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی

باب الجنائز وغسل المیت

جنازوں اور مردوں کے نہلانے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال یغسل المیت وترا ثنتین بماء وواحدۃ بالسدر وھی الوسطی ویجمر وترا
ولا یکون آخر زادہ الی القبر نارا یتبع بھا ویکون کفنہ وترا **قال محمد** وبہ
ناخذ الا فی خصلۃ واحدۃ ان شئت جعلت کفنہ وترا وان شئت شفعا بلغنا عن
ابی بکر الصدیق انہ قال اغسلوا ثوبی ھذین وکفنونی فیھما فھذا شفع وھو قول
ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مردے کو طاق نہلایا جاوے دو بار نرے پانی سے
اور ایک بار بیری کے پتوں کے پانی سے اور وہ درمیانی بار ہے اور خوشبو جلائی جاوے نزدیک اسکے
کے ساتھ تین بار کے اور اخیر توشہ اوسکا قبر کی طرف آگ نہ ہو کہ اوسکے ساتھ بھیجی جاوے اور اسکا
کفن طاق ہو امام **محمدؒ** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ اگر تو چاہے تو اوسکو
طاق کپڑوں میں دفنا اور چاہے تو جفت میں دفنا حضرت ابوبکرؓ سے ہم کو روایت پہونچی کہ اونھوں نے
کہا کہ میرے دونو کپڑے دھو ڈالو اور انہیں میں مجھکو دفناؤ پس یہ جفت کپڑے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد قال حدثنا عاصم بن سلیمان عن
ابن سیرین عن ابن عمر رض قال سالہ عن المسک یجعل فی حنوط المیت قال اولیس من
اطیب طیبکم **قال محمد** وبہ ناخذ **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ اونسے ابن عمرؓ سے
مشک کا حکم پوچھا کہ میت کی خوشبو میں ڈالی جاوے اونہوں نے کہا کہ کیا یہ تمہاری سب خوشبو سے عمدہ
نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال کان یکرہ ان یجعل فی حنوط المیت زعفران او ورس قال واجعل فیہ من
الطیب ما احببت **قال محمد** وبہ ناخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم مکروہ رکھتے
تھے یہ کہ میت کی اس خوشبو میں زعفران اور ورس ڈالی جاوے کہا کہ جو خوشبو تجھکو پسند ہو اوس میں
ڈال امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن

ابراہیم ان عائشۃ ام المؤمنین رأت میتا یسرح رأسہ فقالت علام تنصون میتکم
قال محمد وبہ ناخذ لا نری ان یسرح رأس المیت ولا یؤخذ من شعرہ ولا یقلم اظفارہ
وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عائشہ نے ایک میت دیکھی کہ اوسکے سر مین کنگھی
کیجاتی تھی سو فرمایا کہ تم کسواسطے اپنے مردے کو آراستہ کرتے ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ مردے
کے سر مین کنگھی نہ کیجاوے اور نہ اسکے بال کترے جاوین اور نہ اوسکے ناخن کاٹے جاوین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم ان النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کفن فی حلۃ یمانیۃ وقمیص **قال محمد** وبہ ناخذ نری کفن
الرجل ثلثۃ اثواب والثوبان یجزیان وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ **ترجمہ** ابراہیم
سے روایت ہے کہ پیغمبر کفنائے گئے حضرت یمن کے حلے مین اور کرتی کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہین کہ کفن مرد کا تین کپڑے ہین اور دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
مراد حلہ سے چادر اور تہ بند ہے یعنے کفنی کے اوپر پہنائے گئے

باب غسل المرأۃ وکفنھا

عورت کو نہلانے اور کفنانے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراہیم فی المرأۃ تموت مع الرجال قال یغسلہا زوجہا وکذلک اذا مات الرجل مع
النساء غسلتہ امرأتہ قال ابوحنیفۃ لا یجوز ان یغسل الرجل امرأتہ **قال محمد** و
بقول ابی حنیفۃ ناخذ ان الرجل لا عدۃ علیہ وکیف یغسل امرأتہ وھو یحل لہ ان
یتزوج اختہا ویتزوج ابنتہا ان لم یکن دخل بامہا بلغنا عن عمر بن الخطاب رضی انہ قال
نحن کنا احق بہا اذا کانت حیۃ فاما اذا ماتت فانتم احق بہا **قال محمد** وبہ
ناخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت مردون کے ساتھ مر جاوے یعنے اور کوئی
عورت وہان نہ ہو تو اسکا خاوند اوسکو نہلاوے اور اگر کوئی مرد عورتون کے ساتھ مر جاوے تو اوسکی
عورت اوسکو غسل دیوے امام ابوحنیفہ نے کہا کہ نہین جائز ہے یہ کہ مرد اپنے بیوی کو نہلاوے امام
محمد نے کہا کہ ہم ابوحنیفہ کے قول کو لیتے ہین کہ مرد پر عدت نہین اور کسطرح نہلاوے اپنی عورت کو
اور حالانکہ اوسکو جائز ہے یہ کہ نکاح کرے اوسکی بہن سے اور یہ کہ نکاح کرے اوسکی بیٹی سے اگر صحبت
کی ہو اوسکی ماں سے ہمکو عمر سے روایت پہونچی کہ اونہون نے کہا کہ ہم اوسکے ساتھ زیادہ حقدار تھے

جبکہ وہ زندہ تھی اور جبکہ وہ مر گئے تو تم زیادہ حقدار ہو ساتھ اسکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في كفن المرأة ان شئت ثلثة
اثواب وان شئت اربعا وان شئت خمسا وان شئت وترا **قال** محمد وبه ناخذ و
هو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے عورت کے کفن میں کہا کہ اگر تو چاہے تو اسکو
تین کپڑوں میں کفنا اور اگر چاہے تو چار میں اور اگر چاہے تو پانچ کپڑوں میں کفنا اور اگر چاہے تو طاق
میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **باب** الغسل من
غسل الميت میت کے نہلانے سے نہانیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد
عن ابراهيم في الاغتسال من غسل الميت قال كان عبد الله بن مسعود رض يقول ان
كان صاحبكم نجسا فاغتسلوا منه والوضوء يجزئ **قال** محمد ان شاء ايضا لم
يتوضأ فان كان اصابه شيء من الماء الذي غسل به الميت غسله وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے نہانے میں مردے کے نہلانے سے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ
اگر ساتھی تمہارا ناپاک ہے تو تم اسکے نہلانے سے نہاؤ اور وضو بھی کفایت کرتا ہے امام محمد نے
کہا کہ اگر چاہے تو وضو بھی نہ کرے اور اگر پہنچے اسکو کوئی چیز اوس پانی سے کہ اس سے میت کو نہلایا ہو
تو اسکو دھو ڈالے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد
عن ابراهيم ان علي بن ابي طالب رض كان يامر بالغسل من غسل الميت **قال** محمد ولا نراه
امر بذلك انه رآه واجبا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت علی حکم کرتے ساتھ غسل میت کے
نہلانے سے امام محمد نے کہا کہ حضرت علی کے حکم کرنے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اسکو واجب جانتے
تھے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل تحضره الجنازة
وهو على غير وضوء يتيمم بالصعيد ثم يصلي ولا تفعل ذلك المرأة اذا كانت حائضا **قال**
محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس
مرد کے حق میں کہ اوس پاس جنازہ حاضر ہووے اور وہ بے وضو ہو کہا کہ مٹی سے تیمم کرے پھر نماز پڑھے اور عورت
کو تیمم کرنا درست نہیں جبکہ حائض ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا **باب** حمل الجنائز جنازے کے اٹھانیکا بیان **محمد** عن ابي حنيفة قال حدثنا

منصور بن المعتمر عن سالم بن ابی الجعد عن عبید بن نسطاس عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال
ان من السنة حمل الجنازة بجوانب السرير الاربعة فما زدت على ذلك فهو نافلة قال
محمد وبه نأخذ يبدأ الرجل فيضع يمين الميت المقدم على يمينه ثم يمين الميت
المؤخر على يمينه ثم يعود الى المقدم الايسر فيضعه على يساره ثم يأتي المؤخر الايسر
فيضعه على يساره وهذا قول ابي حنيفة رحمة الله عليه **ترجمہ** عبید بن نسطاس سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ سنت ہے اٹھانا جنازہ کا چارپائی کے چاروں طرف سے اور اگر تو اس سے
زیادہ اٹھاوے تو یہ موجب زیادتی ثواب کا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں پہلے آدمی میت کے
اگلے داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر رکھے اور پھر اوسکی پچھلی داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر
رکھے پھر میت کی اگلی بائیں طرف پھرے اور اسکو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے پھر اوسکی پچھلی بائیں طرف
آوے اور اسکو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الصلوة على الجنازة

جنازہ پر نماز پڑھنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم قال لا قراءة على الجنازة ولا ركوع ولا سجود ولكن يسلم عن يمينه وشماله اذا
فرغ من التكبير **قال** محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ
نہیں قراءۃ جنازے کی نماز میں اور نہ رکوع اور نہ سجود ولیکن اپنے داہنے اور بائیں سلام پھیرے جبکہ
تکبیر سے فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ليس في الصلوة على الميت شيء موقت ولكن
تبدأ فتحمد الله وتصلي على النبي صلى الله عليه وسلم وتدعو الله لنفسك وللميت
بما احببت **قال** محمد واخبرنا سفيان الثوري عن ابي هاشم عن ابراهيم النخعي قال
الاولى الثناء على الله والثانية صلوة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم والثالثة دعاء
للميت والرابعة سلام تسليم **قال** محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جنازہ کی نماز میں کوئی چیز مقرر نہیں ولیکن تو شروع کر سو اللہ کی تعریف کر
اور حضرت پر درود پڑھ اور دعا مانگ اللہ سے اپنے لیے اور میت کے لیے جو چاہے امام محمد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو سفیان ثوری نے ابی ہاشم سے اور انہوں نے روایت کی ابراہیم نخعی سے کہ کہا کہ پہلی تکبیر میں خدا کی

تعریف کہے اور دوسری میں حضرت پر درود پڑہے اور تیسری میں میت کے لیے دعا کرے اور چوتھی میں سلام کہے
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابوحنیفة
عن حماد عن ابراهيم في الصلوة على الجنائز قال يصلي عليها ائمة المساجد وقال ابراهيم
ترضون بهم في صلاتكم المكتوبات ولا ترضون بهم على الموتى **قال محمد** وبه نأخذ
ينبغي للولي ان يقدم امام المسجد ولا يجبر على ذلك وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے جنازے کی نماز میں کہا کہ مسجدوں کے امام اوسپر نماز پڑہیں ابراہیم نے کہا کہ تم فرض نماز میں
انکے ساتھ راضی ہوتے ہو اور جنازے کی نماز میں انسے راضی نہیں ہوتے لینے جنازے کی نماز میں
بھی انہیں کو امام بنانا چاہیے امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ لائق ہے ولی میت کو یہ کہ امام مسجد
کو آگے کرے اور ولی میت کو اسپر جبر نکیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمدؒ** قال
اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم ان الناس كانوا يصلون على الجنائز خمسا
وستا واربعا حتى قبض النبي صلى الله عليه وسلم ثم كبروا بعد ذلك في ولاية ابي بكر
حتى قبض ابوبكر ثم ولي عمر بن الخطاب ففعلوا ذلك في ولايته فلما راى ذلك عمر بن
الخطاب قال انكم معشر اصحاب محمد صلى الله عليه وآله وسلم متى ما تختلفون يختلف
من بعدكم والناس حديث عهد بالجاهلية فاجمعوا على شيء يجتمع به عليه من
بعدكم فاجمع راى اصحاب محمد صلى الله عليه وآله وسلم ان ينظروا آخر جنازة كبر
عليها النبي صلى الله عليه وآله وسلم حين قبض فيأخذون به ويرفضون به ما سوى
ذلك فنظروا فوجدوا آخر جنازة كبر عليها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اربعا
قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تہے لوگ نماز
پڑہتے جنازوں پر پانچ تکبیریں اور چہہ تکبیریں اور چار تکبیریں یہانتک کہ حضرتؐ کا انتقال ہوا اب حضرت
ابوبکر کی خلافت میں بھی اسیطرح تکبیریں کہتے رہے یہانتک کہ ابوبکر کا انتقال ہوا اب حضرت عمر خلیفہ
ہوئے تو انکی خلافت میں بھی لوگوں نے اسی طرح کیا سو جب حضرت عمر نے یہ بات دیکہی تو کہا کہ اے
گروہ اصحاب محمد کے مقرر جب تم اختلاف کروگے تو تم سے پچہلے لوگ بھی اختلاف کرینگے اور لوگوں کے کفر کا
زمانہ قریب ہے کہ تہوڑے دنوں سے مسلمان ہوئے ہیں سو اجماع کرو ایک چیز پر کہ تم سے پچہلے لوگ اوسپر جمع ہوویں

سو سب اصحابؓ کی رای اسپر ٹہیری کہ اخیر جنازہ دیکہین جسکو حضرتؐ نے اپنی اخیر عمر مین پڑہا ہو کہ اسپر آپنے کتنی
تکبیرین کہین سو اوسپر عمل کرین اور جو اوسکے سوای ہو اوسکو چہوڑ دیوین سو اونہون نے دیکہا اللہ صلعم
کیا کہ اخیر جنازے پر آپنے چار تکبیرین کہی ہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ
کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدِ النَّخَعِيِّ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍؓ اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَهُوَ اٰخِرُ شَيْءٍ
كَبَّرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ **ترجمہ** عمیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی نے یزید بن کفف کا جنازہ پڑہا سو چار
تکبیرین کہین اور وہ اخیر چیز ہے کہ حضرت علی نے جنازے پر تکبیر کہی **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّهٗ كَبَّرَ عَلَى ابْنَةٍ لَهٗ اَرْبَعًا **ترجمہ**
عبد اللہ بن ابی اوفے سے روایت ہے کہ اوس نے اپنے بیٹے کے جنازے پر چار تکبیرین کہین **باب**
اِدْخَالِ الْمَيِّتِ الْقَبْرَ مردے کے قبر مین داخل کرنیکا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ اَيْنَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ قَالَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ مِنْ
حَيْثُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَحَدَّثَنِيْ مَنْ رَاٰى اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ يُدْخِلُوْنَ مَوْتَاهُمْ
فِي الزَّمَنِ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَاَنَّ السَّلَّ شَيْءٌ صَنَعَهٗ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ **قَالَ محمد**
يُدْخَلُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَلَا يُسَلُّ سَلًّا مِنْ قِبَلِ الرِّجْلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم سے پوچہا کہ مردے کو کس طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اوس
نے کہا کہ قبلے کی طرف سے جس جگہ سے کہ اوسپر نماز پڑہی جاوے ابراہیم نے کہا کہ حدیث بیان کی
مجہسے جس نے کہ اہل مدینہ کو دیکہا کہ پہلے زمانے مین اپنے مردے قبلے کی طرف سے قبر مین داخل
کرتے تہے اور سل ایک چیز ہے کہ اہل مدینہ نے اوسکو بعد اسکے کیا امام محمد نے کہا کہ مردہ قبلے
کی طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اور نہ کہینچ اوسکو پاوٴن کی طرف سے **ف** سل کے معنے ہین
میت کو سر کیطرف سے نکال کر قبر مین داخل کرنا اور صورت اوسکی یہ ہے کہ جنازہ قبر کے پاوٴن کی
طرف رکہا جاوے پہر سر کی طرف سے میت کو نکالکر قبر مین رکہا جاوے پس یہ حنفیہ کے نزدیک مکروہ
ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُدْخِلُ الْقَبْرَ اِنْ
شَاءَ شَفْعًا وَاِنْ شَاءَ وِتْرًا كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ **قَالَ محمد** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ داخل ہووے قبر میں اگر چاہے جفت اور چاہے تو طاق یعنی قبر
میں میت اوتارنے کے لیے خواہ جفت آدمی داخل ہوں یا طاق دونوں طرح درست اور بہتر ہے امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب** الصلوۃ علی الجنائز الرجال
والنساء مردوں اور عورتوں کے جنازوں کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراہیم فی الجنائز اذا اجتمعت قال تصف صفا بعضها امام بعض وتصفها جمیعا
یقوم الامام وسطها فاذا کانوا رجالا ونساء جعل الرجال هم یلون الامام والنساء امام
ذلک یلین القبلة کما ان الرجال یلون الامام اذا کانوا فی الصلوۃ والنساء من ورائهم
قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کئی جنازے
جمع ہو جاویں تو اون سب کے صف باندھے کہ بعض بعض کے آگے ہو اور امام اون کے
درمیان کھڑا ہووے پس اگر مرد اور عورتیں ملے ہوں تو مردوں کے جنازے امام کے نزدیک رکھے جاویں
اور عورتوں کے جنازے اون سے آگے قبلے کی طرف کیے جاویں جیسے کہ مرد امام کے نزدیک رہتے ہیں
جبکہ نماز میں ہوں اور عورتیں اون کے پیچھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن سلیمان الشیبانی عن عامر
الشعبی قال صلی ابن عمر علی ام کلثوم بنت علی وزید بن عمر ابنها فجعل ام
کلثوم تلقاء القبلة وجعل زیدا مما یلی الامام **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول
ابی حنیفة ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ ابن عمر نے ام کلثوم حضرت علی کی بیٹی اور ام کلثوم کے
بیٹے دونوں کا اکٹھا جنازہ پڑھا سو ام کلثوم کا جنازہ قبلے کی طرف رکھا اور زید کا جنازہ امام کے
نزدیک رکھا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا عیسی بن عبد الله بن موهب قال رایت ابا هریرة رض یصلی
علی جنائز الرجال والنساء فجعل الرجال یلونه والنساء یلین القبلة ترجمہ عبد اللہ بن موہب
سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ کو مردوں اور عورتوں کا جنازہ پڑھتے دیکھا سو مردوں کے جنازے اپنے
نزدیک رکھے اور عورتوں کے جنازے قبلے کی طرف کیے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال
حدثنا الهیثم عن سعید بن جبیر عن ابن عمر رض انه صلی علی امراۃ ولدت من الزنا

ماتت هي وابنها فصلى عليهما ابن عمر رضـ قال محمد وبه نأخذ لا نترك احدًا من اهل القبلة لا يصلى عليه وهو قول ابي حنيفة رحمه الله **ترجمہ** شعبہ سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے ایک عورت کا جنازہ پڑھا جس نے زنا کا بچہ جنا تھا کہ وہ مرگئی اور اسکا بچہ بھی مرگیا سو ابن عمرؓ نے اسکا جنازہ پڑھا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اہل قبلہ سے کوئی آدمی بے جنازہ نہ چھوڑا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا

باب المشي مع الجنازة جنازے کے ساتھ چلنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال رأيت ابراهيم يتقدم الجنازة ويتباعد منها في خيران يتوارى عنها **قال محمد** لا نرى بتقدم الجنازة بأسًا اذا كان قريبًا منها والمشي خلفها افضل وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ جنازے کے آگے چلتے تھے اور اس سے دور رہتے تھے سوائے اسکے کہ اس سے چھپیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کے آگے چلنے میں کچھ ڈر نہیں جبکہ اس سے نزدیک ہو اور اسکے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال يكره ان يتقدم الراكب امام الجنازة **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیمؒ نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ چلے سوار آگے جنازے کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال سألت ابراهيم عن المشي امام الجنازة قال امش حيث شئت انما يكره ان ينطلق القوم فيجلسون عند القبر ويتركون الجنازة **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے جنازے کے آگے چلنے کا حکم پوچھا اس نے کہا کہ تو چل جس جگہ کہ چاہے سوائے اسکے نہیں مکروہ تو یہ ہے کہ لوگ چلیں اور جنازہ چھوڑ کر قبر پاس چلے جاویں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال كنت اجالس اصحاب عبد الله رضـ علقمة والاسود وغيرهما فتمر عليهم الجنازة وهم محتبون فما يحل احدهم حبوته **قال محمد** وبه نأخذ لا نرى ان يقام للجنازة وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیمؒ نے کہا کہ میں ابن مسعودؓ کے یاروں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور انکے پاس سے جنازے گذرتے تھے اور وہ احتبا کی شکل سے بیٹھے ہوتے تھے تو ان میں سے کوئی اپنا احتبا نہ کھولتا تھا

یعنے بدستور بیٹھے رہتے تھے کھڑے نہوتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کو واسطے
کھڑا نہ ہووے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد قال سألت
ابراهيم متى يجلس القوم قال اذا وضعت الجنازة عن مناكب الرجال وقال أرأيت لو
انتهوا الى القبر ولم يضرب فيه بفأس أكنت قائما حتى يحفر القبر **قال محمد** اذا وضعت
الجنازة على الارض فلا بأس بالقعود ويكره قبل ذلك وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ مینے ابراہیم سے پوچھا کہ لوگ کسوقت بیٹھیں اونہوں نے کہا جبکہ جنازہ لوگوں کے مونڈھوں سے
تلے رکھا جاوے اور کہا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر قبر کے پاس پہونچیں اور اوس میں کدال نہ ماری گئی ہو تو کیا
کھڑا رہے یہانتک کہ قبر کھودی جاوے یعنے جب میت زمین پر رکھی جاوے تو پھر بیٹھنا جائز ہے امام محمد
نے کہا کہ جب جنازہ زمین پر رکھا جاوے تو پھر بیٹھنے میں کچھ ڈر نہیں اور اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن ابراهيم ان الحارث بن
ابي ربيعة ماتت امه النصرانية فتبع جنازتها في رهط من اصحاب النبي صلى الله عليه وآله
وسلم **قال محمد** لا نرى باتباعها بأسا الا انه يتنحى ناحية عن الجنازة وهو قول ابي
حنيفة رحمة الله عليه **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حارث بن ربیعہ کی ماں مر گئی جو کہ نصرانیہ تھی
سو وہ حضرت کے کچھ صحابے اسکے جنازے کے ساتھہ گئے امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکے جنازے کے ساتھہ جانے میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے مگر یہ کہ جنازے سے ایک طرف
کنارے رہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب** تسنيم القبور وتجصيصها قبروں کا اونٹ کی
کوہان کی طرح کرنا اور انکا گچ کرنا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم
قال اخبرني من رأى قبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقبر ابي بكر وقبر عمر رضه مسنمة
ناشزة من الارض عليها فلق من مدر ابيض **قال محمد** وبه نأخذ يسنم القبر تسنيما
ولا يربع وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ خبر دی مجھکو جس نے حضرت کی قبر اور ابوبکر اور
عمر کی قبر اونٹ کی کوہان کی طرح دیکھی زمین سے اوٹھی ہوئی اور سپید ٹکڑے تھے مٹی سفید کے امام محمد
نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قبر اونٹ کی کوہان کی طرح کیجاوے اور چوکھنٹی نہ کیجاوے **محمد**
قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كان يقال ارفعوا القبر حتى يعرف انه
قبر فلا يوطأ **قال محمد** وبه نأخذ ولا نرى ان يزاد على ما خرج منه ونكره ان يجصص

أَوْ يُطَيَّنَ أَوْ يُجْعَلَ عِنْدَهُ مَسْجِدٌ أَوْ عَلَمٌ أَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَيُكْرَهُ الْآجُرُّ أَنْ يُبْنٰى بِهِ أَوْ يُدْخَلَ الْقَبْرَ
وَلَا نَرٰى بِرَشِّ الْمَاءِ عَلَيْهِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کہا جاتا تھا کہ
قبر اونچی کرو یا اتنی کہ پہچان جاوے کہ وہ قبر ہے تاکہ نہ روندی جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہیں اور نہیں سمجھتے ہم یہ کہ زیادہ کیا جاوے اس چیز پر کہ اس سے نکلے یعنی جو مٹی قبر سے نکلی
اس کے سوا ..... اور مٹی اندر ادھر لگائی جاوے اور مکروہ سمجھتے ہیں ہم کہ پختہ کیا جاوے یا مٹی سے
لیپ کیا جاوے یا اس کے پاس مسجد بنائی جاوے یا نشان بنایا جاوے یا اس پر لکھا جاوے اور مکروہ ہے پکی
اینٹ کہ بنایا جاوے ساتھ اس کے یا داخل کیا جاوے قبر میں اور ہمارے نزدیک قبر پر پانی چھڑکنے
میں کچھ حرج نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
شَيْخٌ لَنَا يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَرْبِيعِ الْقُبُورِ وَتَجْصِيصِهَا قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حضرت سے روایت ہے کہ آپ نے منع فرمایا چوکھونٹ کرنے
قبروں کے اور گچ کرنے سے ان کے سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ
يَقُولُ لَأَنْ أَطَأَ عَلٰى جَمْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَأَ عَلٰى قَبْرٍ مُتَعَمِّدًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
نَكْرَهُ أَنْ يُوطَأَ الْقَبْرُ مُتَعَمِّدًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ ابن مسعود رض کہتے تھے کہ البتہ انگاروں پر پیر رکھنا نزدیک میرے بہتر ہے اس سے کہ میں جان بوجھ کر
قبر کو روندوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جان بوجھ کر قبروں کو روندنا مکروہ ہے اور یہی قول
ہے ابوحنیفہ کا

باب مَنْ أَوْلٰى بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ جنازہ کی نماز کے زیادہ لائق کون شخص

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ
الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا الزَّوْجُ أَحَقُّ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنَ الْأَبِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ
عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض أَنَّهُ قَالَ الْأَبُ أَحَقُّ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنَ الزَّوْجِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَبِهِ كَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ رح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ انہوں نے
اور شعبی نے کہا کہ خاوند جنازے کی نماز کا زیادہ حقدار ہے باپ سے اور حضرت عمر سے روایت ہے کہ باپ
زیادہ حقدار ہے ساتھ نماز کے میت پر خاوند سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسی کو

ابوحنیفہ لیتے تھے **باب** استہلال الصبی والصلوۃ علیہ بچہ کے آواز کرنے اور اسپر نماز پڑھنے
کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم انہ قال فی السقط اذا
استہل صلی علیہ وورث واذا لم یستہل لم یصل علیہ ولم یورث **قال محمد** وبہ
ناخذ والاستہلال ان یقع حیا وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کچے
بچے کے حق میں کہا کہ جب کچا بچہ آواز کرے تو اوسکا جنازہ پڑہا جاوے اور وارث کیا جاوے اور جب آواز
نہ کرے تو نہ اوسکا جنازہ پڑہا جاوے اور نہ وارث کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور استہلال
کے معنے یہ ہیں کہ زندہ پیدا ہووے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد عن ابراہیم فی الصبی یقع میتا وقد کمل خلقہ قال لا یحجب ولا یرث ولا یصلی
علیہ **قال محمد** وبہ ناخذ ولکنہ یغسل ویکفن ویدفن وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے اس بچے کے حق میں کہ مرا ہوا پیدا ہووے اور اوسکا بدن پورا ہو چکا ہو ابراہیم نے
کہا کہ نہ محروم کرتا ہے اور نہ وارث ہوتا ہے اور نہ اسکا جنازہ پڑہا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہیں لیکن وہ غسل دیا جاوے اور کفنایا جاوے اور دفنایا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **باب** غسل الشہید شہید کے نہلانیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن
حماد عن ابراہیم فی الرجل یستشہد فیموت مکانہ الذی قتل فیہ قال ینزع عنہ خفاہ
وقلنسوتہ ویکفن فی ثیابہ التی کانت علیہ **قال محمد** وبہ ناخذ وینزع عنہ ایضا
کل جلد وسلاح ویزیدون ما احبوا من الاکفان ولا یغسل ولکن یصلی علیہ وھو قول
ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد شہید ہووے اور جس جگہ قتل ہوا وسی جگہہ مرجاوے
تو اوسکے موزے اور ٹوپی اوتاری جاوے اور جو کپڑے پہنے ہوں اونہیں میں دفن کیا جاوے
امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اوس سے ہر چمڑا اور ہتیار اوتارا جاوے اور جو کپڑا چاہیں
اسکے کفن میں زیادہ کریں اور غسل نہ دیا جاوے ولکن اوسپر نماز پڑہی جاوے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یقتل فی
المعرکۃ قال لا یغسل والذی یضرب فیحمل الی اھلہ قال یغسل **قال محمد** وبہ ناخذ
واذا حمل ایضا علی ایدی الرجال حیا فمات غسل وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت

کہ اگر کوئی مرد کافروں کی لڑائی میں قتل کیا جاوے تو اوسکو غسل نہ دیا جاوے اور جو کوئی مارا جاوے
اور گھر کی طرف اٹھایا جاوے تو اوسکو غسل دیا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسیطرح
جب آدمیوں کے ہاتھ پر زندہ اوٹھایا جاوے تو اوسکو غسل بھی دیا جاوے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْاَفْطَسُ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا هَرَبَ مِنْ قَوْمِهٖ اِلَى الْكَعْبَةِ يَعْبُدُ
رَبَّهَا وَاِنَّ حَوْلَهَا لَقَبْرَ ثَلٰثَمِائَةِ نَبِيٍّ **ترجمہ** سالم سے روایت ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں مگر کہ اپنی قوم
سے کعبہ کیطرف بھاگا اور اسکے رب کی عبادت کرنیکو اور کعبے کے گرد تین سو نبی کی قبر ہے **محمدؒ** قَالَ
اَنْبَأَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ قَبْرُ هُوْدٍ وَّصَالِحٍ وَّشُعَيْبٍ فِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ **ترجمہ** عطا بن سائب سے روایت ہے کہ حضرت ہود اور صالح اور شعیب کی قبر مسجد حرام یعنے کعبہ
کی مسجد میں ہے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَاءُ
اُمَّتِيْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْنُ قَالَ وَخْزُ
اَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِيْ كُلٍّ شُهَدَاءُ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
میری امت کا فنا یعنی اکثر قتل اور طاعون کے سبب سے ہوگا کسی نے عرض کی کہ یا حضرت طعن کو تو ہم پہچانتے
ہیں اور طاعون کیا چیز ہے فرمایا چبھیر دشمنوں تمہارے کی ہے جنوں سے اور سب میں شہید ہیں **باب**
زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قبروں کی زیارت کرنے کا بیان **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ نَهَيْنَاكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ
زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ وَعَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ اَنْ تُمْسِكُوْهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاَمْسِكُوْهُ مَا بَدَا لَكُمْ وَ
تَزَوَّدُوْا فَاِنَّا اِنَّمَا نَهَيْنَاكُمْ لِيَتَّسِعَ مُوْسِعُكُمْ عَلٰى فَقِيْرِكُمْ وَعَنِ النَّبِيْذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ
وَالْمُزَفَّتِ فَانْتَبِذُوْا فِيْ كُلِّ ظَرْفٍ فَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهٗ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ وَلِذِكْرِ الْاٰخِرَةِ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تم کو منع کیا تھا قبروں کی
زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور نہ کہو بیہودہ یعنے انکو بالکل چھوڑ نہ دو ہو اسواسطے کہ محمد کو اپنی ماں

قبروں کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہم نے تمکو منع کیا تھا تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو
سو رکھو اسکو جب تک کہ جی چاہے تم اور خرچ کرو اور منع کیا تھا ہم نے تمکو اسواسطے منع کیا تھا کہ
فراخی کرے مالدار تمہارا محتاج پر اور منع کیا تھا تمکو نبیذ سے جو بنا ہو کدو کے تونبے میں اور سبز گھڑے
میں اور سبز باسن میں اور ان والے باسن میں پیو سو اب سب باسنوں میں جو چاہو پیو اور
واسطے کہ باسن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا ہے اور نہ پیو نشے والی چیز کو امام محمدؒ نے
کہا کہ اس سب کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں ڈر ہے قبروں کی زیارت کرنے میں اسلئے دعا کرنے مردے
کے اور واسطے یاد کرنے آخرت کے **ف** ابتدا اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے
تھے اسلیے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا تھا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جاویں جب لوگوں
کے دل میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور جب شراب حرام ہوئی تو
شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب یاد نہ پڑے اور جب اوسکی عادت چھوٹ گئی
تو اون برتنوں کے استعمال کی اجازت دی

باب قراءة القرآن قرآن پڑھنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا يحيى بن عمرو بن سلمة عن ابيه عن ابن
مسعود قال من قرأ الآيات الثلاث اللاتي في آخر سورة البقرة في ليلة فقد
اكثر واطاب ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ جو ہر رات کو سورہ بقرہ
کے اخیر کی تین آیتیں پڑھے گا یعنی آمن الرسول سے آخر تک تو اوس نے اکثر قرآن پڑھا اور بہت ثواب
لیا اور اچھا کیا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال قال
عبد الله بن مسعود لا تهذوا القرآن كهذ الشعر ولا تنثروه كنثر الدقل قال محمد
وبه نأخذ ينبغي للقارئ ان يفهم ما يقرأ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ قرآن کو جلدی نہ پڑھو مانند جلدی پڑھنے شعر کی
اور نہ بکھیرو اوسکو مانند بکھیرنے ردی کھجوروں کا امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ لائق ہے قاری
کو یہ کہ سمجھا وے جو پڑھے یعنی اسطرح پڑھے کہ سننے والا سمجھ لیوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عاصم بن ابي النجود عن ابي الاحوص عن
عبد الله بن مسعود انه قال اما ان بكل حرف تتلوه قال عشر حسنات اما اني

لا اقول الٓمّ حرف ولکن الف ولام و میم ثلثون حسنة ترجمہ ابی احوص سے روایت ہے کہ عبداللہ
بن مسعودؓ نے کہا کہ خبردار ہو کہ جو کوئی قرآن پڑھے اوسکو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں خبردار ہو میں
نہیں کہتا کہ الٓمّ حرف ہے ولیکن الف اور لام اور میم تیس نیکیاں ہیں محمد قال اخبرنا ابو
حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا يتحوّل الرجل من قراءة الى قراءة قال ابو حنيفة
يعني حرف عبد الله وحرف زيد وغيره ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ پھرے آدمی ایک
قراءۃ سے طرف دوسری قراءت کی امام ابوحنیفہ نے کہا کہ مراد اس سے قراءت عبداللہ اور زید وغیرہ کی ہے
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان ابن مسعود كان يقرئ رجلا
اعجميا ان شجرة الزقوم طعام الاثيم فلما ان عياه قال له عبد الله اما تحسن ان تقول
طعام الفاجر وقال عبد الله بن مسعود رض ان الخطأ في كتاب الله ليس ان تقرأ بعضه
في بعض يقول الغفور الرحيم والغفور الحكيم العزيز الحكيم والعزيز الرحيم كذلك
الله تبارك وتعالى ولكن الخطأ ان تقرأ اية العذاب اية الرحمة واية الرحمة اية العذاب
وان تزيد في كتاب الله ما ليس فيه قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي
حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن مسعودؓ ایک مرد عجمی کو پڑھاتے تھے ان شجرة
الزقوم طعام الاثيم سو جب وہ اس سے تنگ گیا تو عبداللہ نے اوسکو کہا کہ کیا تو نہیں طاقت رکھتا
ہے کہ کہے طعام الفاجر عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ خطا قرآن میں یہ نہیں ہے کہ تو بعض کو بعض میں پڑھے
یعنی کہے الغفور الرحیم الغفور الحکیم العزیز الحکیم والعزیز الرحیم اسی طرح ہے خدا تبارک و تعالی ولیکن
خطا یہ ہے کہ تو عذاب کی آیت کے بدلے آیت رحمت کی پڑھے اور رحمت کی آیت کے بدلے عذاب کی
آیت پڑھے اور یہ کہ زیادہ کرے تو قرآن میں وہ چیز کہ قرآن میں نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن
ابراهيم عن عمر بن الخطاب انه كان يقول حسنوا اصواتكم بالقرآن قال محمد وبه
نأخذ والقراءة عندنا كما روى طاؤس قال ان من احسن الناس قراءة الذي اذا سمعته
يقرأ حسبته يخشى الله ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ خوش آوازی سے
قرآن پڑھو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور قراءت ہمارے نزدیک ویسی ہے کہ روایت کی

طاؤس نے کہا کہ سب لوگوں میں بہت خوش آواز قرارت میں وہ شخص ہے کہ جبکہ سے تو دیکھے پڑھتا ہوا گمان کرے تو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمْ يَاْذَنْ لِشَيْءٍ اِذْنَهٗ لِلصَّوْتِ الْحَسَنِ بِالْقُرْاٰنِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ نہیں اجازت دی خدا نے واسطے کسی چیز کے جیسے کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی اجازت دی

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَالْجُنُبِ حمام میں اور جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ اَحَدُهُمْ جُزْءًا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے کوئی قرآن کی ایک جزو پڑھتا تھا اور اس حال میں کہ وہ بے وضو ہوتا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَحْسَبُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَرَادَ اَنْ يَبْعَثَنَا فِيْ حَاجَةٍ لَهٗ فَقَالَ لَنَا اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْخَلَاءَ وَخَرَجَ فَاَخَذَ مِنَ الْمَاءِ شَيْئًا فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ رَجَعَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَكَاَنَّا اَنْكَرْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يَحْجُبُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَرُبَّمَا قَالَ لَا يَحْجُبُهٗ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بَاْسًا بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں اور ایک مرد بنی اسد سے حضرت علی پاس گئے سو حضرت علی نے چاہا کہ ہم کو اپنے کسی کام میں بھیجیں سو فرمایا کہ تم دونو پہلوان ہو سو تمہارے کرو ساتھ اسلام کے یعنی تم کو اوسکے لیے بلایا اور عمل کرو ساتھ اسکے پھر پائخانے میں داخل ہوئے اور نکلے اور کچھ پانی لیا سو اپنا مونھ اور دونوں ہاتھ ملے پھر پھرے قرآن پڑھتے تو گویا کہ ہمنے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تھے حضرت قرآن پڑھتے تو گویا کہ ہمنے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تھے حضرت قرآن پڑھتے اور نہ روکتی تھی آپ کو اس سے کوئی چیز سوائے جنابت کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر حال میں قرآن پڑھنا درست ہے سوائے

اسکے اوسکو نہانے کی حاجت ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن
حماد قال سألت ابراھیم عن القراءۃ فی الحمام قال لیس لذلک بنی **قال محمد** وان شئت
فاقرأ قد بلغنا عن الضحاک بن مزاحم انہ قرأ فی الحمام **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مین نے ابراہیم
سے حمام مین قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا اونہون نے کہا کہ حمام اسواسطے نہین بنایا گیا **امام محمد** نے کہا کہ اگر تو چاہے
تو پڑھ کہ ضحاک سے روایت پہنچی کہ اونہون نے حمام مین قرآن پڑھا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد عن ابراھیم قال اربعۃ لا یقرؤن القرآن الا الآیۃ ونحوھا الجنب والحائض
والذی یجامع اھلہ وفی الحمام **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار آدمی قرآن نہ پڑھین
مگر ایک آیت یا مانند اوسکی جنبی اور حیض والی اور جو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور حمام مین **محمد**
قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال ذکر اللہ علی کل حال فی الحمام وغیرہ
اذا عطست **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ جب تو حمام وغیرہ مین چھینکے تو ہر حال مین اللہ کا ذکر کر یعنے کہہ الحمد للہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال احمد اللہ علی کل حال کنت فی خلاء او غیرہ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو
قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مین ہر حال مین خدا کی حمد کرتا ہون خواہ
پاخانے مین ہون یا اوسکے غیر مین **امام محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا

باب الصوم فی السفر والافطار سفر مین روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا ابراھیم بن مسلم عن رجل من بنی سوآءۃ بن عامر
قال خرجت ارید مکۃ فلقیت رفقتین فی احدھما حذیفۃ رض وفی الاخری ابو موسی
الاشعری رض قال فکنت فی اصحاب حذیفۃ رض قال فصام حذیفۃ رض واصحابہ وابو
موسی رض واصحابہ فکان حذیفۃ یعجل الافطار ویؤخر السحور وکان ابو موسی یؤخر
الافطار ویعجل السحور **قال محمد** وبقول حذیفۃ رض ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ بنی سواء بن عامر کے ایک مرد سے روایت ہے کہ مین مکے کے ارادے سے نکلا سو مین دو گروہ سے ملا کہ ایک
گروہ مین حذیفہ تھے اور دوسرے مین ابو موسی اشعری سو مین حذیفہ کے ساتھیون مین ملا سو حذیفہ اور ابو موسی

اور انکے ساتھیوں نے روزہ رکھا سو حذیفہ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے تھے اور سحری میں تاخیر کرتے تھے اور ابو موسیٰ روزہ
کھولنے میں دیر کرتے تھے اور سحری میں جلدی کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ ہم حذیفہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے
ابو حنیفہ کا ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال افطر عمر بن الخطاب واصحابه
فی یوم غیم ظنوا ان الشمس قد غابت قال فطلعت الشمس فقال عمر ما تجانفنا لجنف نتم هذا
الیوم ثم نقضي يوما مكانه قال محمد وبه ناخذ ايما رجل افطر في غيم في شهر رمضان او تسحر
افطرت ثم ظهرت في بعض النهار او قدم المسافر في بعض النهار الى مصره اتم ما بقي من يومه فلم
يأكل ولم يشرب وقضى يوما مكانه وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور انکے یاروں
نے ابر کے دن روزہ کھولا گمان کیا انہوں نے کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکلا سو حضرت عمر نے کہا کہ ہمنے گناہ کی طرف [illegible]
یعنی جان بوجھکر روزہ نہیں توڑا ہم یہ دن پورا کرتے ہیں پھر اسکے بدلے ایک دن قضا کر دینگے امام محمد
نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کوئی مرد ماہ رمضان مبارک میں ابر کے دن روزہ کھول بیٹھے اور کچھ دن باقی ہو یا حیض والی
روزہ کھولے پھر دن کے کچھ حصہ میں حیض سے پاک ہو جاوے یا مسافر بعض دن میں اپنے شہر میں آ جاوے تو باقی روزہ پورا کرے نہ
کھاوے اور نہ پیوے اور اسکی جگہ ایکدن قضا روزہ رکھے اور یہ قول یہی امام ابو حنیفہ کا ہے باب قبلة الصائم وما
يباشر فيه روزہ دار کو بوسہ لینے اور مباشرت کرنے کا حکم محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد
عن ابراهيم ان النبي صلی الله عليه كان يقبل وهو صائم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت بوسہ لیتے اس
حال میں کہ روزہ دار ہوتے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا زیاد بن علاقة عن عمرو بن میمون
عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اس حال میں کہ روزہ سے ہوتے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
مجالد عن عامر الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت كان رسول الله صلعم يصيب من وجهها وهو
صائم قال محمد لا نرى بذلك باسا اذا ملك الرجل نفسه عن غيرها اي لا نزال وهو قول ابي حنيفة
ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ تھے حضرت پہونچتے منہ انکے سے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ
مرد روکے سوائے جماع کے رکھنے پر قادر ہو یعنی اگر انزال کا خوف ہو تو روزہ کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا درست ہے اور یہ قول ہے ابو حنیفہ
کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يباشر وهو
صائم قال محمد لا نرى بذلك باسا ما لم يخف على نفسه غير المباشرة

بن علاثة عن عمرو بن میمون عن عائشة ان النبی صلعم کان یباشر وھو صائم قال محمد لا باس بذلک اذا لم یخف علی نفسہ غیر المباشرۃ وھو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت بدن سے بدن لگاتے یعنی اپنی بیوی کے بدن سے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ مباشرت کو سوا اپنی جان پر کسی چیز کا خوف نہ کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ما ینقض الصوم

روزے کو کیا چیز توڑتی ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم انہ قال فی الرجل یمضمض او یستنشق وھو صائم فیسبقہ الماء فیدخل حلقہ قال یتم صومہ ثم یقضی یوما مکانہ قال محمد وبہ نأخذ اذا کان ذاکرا لصومہ فاذا کان ناسیا لصوم فلا قضاء علیہ وھو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اوس مرد کے حق میں کہ کلی کرے اور ناک میں لیوے پانی اس حال میں کہ روزے دار ہو سو پانی اوس پر غالب آوے اور اسکے حلق میں داخل ہووے ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنا روزہ تمام کرے پھر اوسکی جگہہ ایک دن قضا روزہ رکھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو اپنا روزہ یاد ہو اور جبکہ اوسکو روزہ یاد نہ ہو تو اوس پر قضا نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم قال فی القیء لا قضاء علیہ الا ان یکون تعمدہ فیتم صومہ ثم یقضیہ بعد قال محمد وبہ نأخذ وھو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قے کرنے میں روزے کی قضا نہیں مگر یہ کہ جان بوجھکر قے کی تو اپنا روزہ تمام کرے پھر بعد اوسکے اسکو قضا کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم فی الرجل یصیب اھلہ وھو صائم فی شھر رمضان قال یتم صومہ ویقضی ما افطر ویتقرب الی اللہ تعالیٰ بما استطاع من خیر ولو علم بہ الامام لعزرہ قال محمد وبہ نأخذ ونری مع ذلک ان علیہ الکفارۃ عتق رقبة فان لم یجد فصیام شھرین متتابعین فان لم یستطع فاطعام ستین مسکینا لکل مسکین نصف صاع من حنطة او صاع من تمر او شعیر وھو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اسحال میں کہ روزہ دار ہو ابراہیم نے کہا کہ اپنا وہ روزہ پورا کرے اور جو توڑا ہو وہ قضا کرے اور قربت چاہے طرف اللہ کے ساتھہ اوس چیز کے کہ طاقت رکھے نیکی سے

یعنے جہانتک ممکن ہو اوسکا کفارہ ادا کرے تاکہ وہ گناہ اسکا معاف ہووے اور اگر حاکم کو یہ حال معلوم ہو تو اسکو تعزیر دیوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قضا کرے اور ساتھ اسکے اوسپر کفارہ بھی ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور یہ نہ پاوے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے ہر مسکین کو آدھا صاع یعنے دو سیر گیہوں دیوے اور اگر جو یا کھجور ہو تو ہر مسکین کو چار چار سیر دیوے یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا

باب فَضْلِ الصَّوْمِ روزے کی فضیلت کا بیان

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَعْدِلُ بِصَوْمِ سَنَةٍ وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ سَنَةً قَبْلَهَا وَسَنَةً بَعْدَهَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیرؒ نے کہا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھنے کا ثواب ایک برس کے روزے کے برابر ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب دو برس کے روزے کے برابر ہے ایک برس اس سے پہلے کے اور ایک پیچھے کے

محمدؒ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَظَلُّ صَائِمًا وَيَبِيْتُ طَاوِيًا قَائِمًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلَى شَرْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ قَدْ وُضِعَتْ لَهُ فَيَشْرَبُهَا فَتَكُوْنُ فِطْرَهُ وَسُحُوْرَهُ اِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْقَابِلَةِ قَالَ فَانْصَرَفَ اِلَى شَرْبَتِهِ فَوَجَدَ بَعْضَ اَصْحَابِهِ قَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدَهُ فَشَرِبَهَا فَطَلَبَ لَهُ فِيْ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهِ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَلَمْ يُوْجَدْ فَطَلَبُوْا عِنْدَ اَصْحَابِهِ فَلَمْ يَجِدُوْا عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ يُطْعِمُنِيْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا يُطْعِمُوْنَهُ اِيَّاهُ قَالَ فَاَقْبَلُوْا عَلَى الْعَنْزِ فَوَجَدُوْهَا كَاحْفَلِ مَا كَانَتْ فَحَلَبُوْا مِنْهَا مِثْلَ شَرْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **ترجمہ** علی بن اقمر سے روایت ہے کہ تھے حضرت ہوتے دن کو روزہ دار اور رات کاٹتے خالی پیٹ کھڑے ہو کر پھر ایک بار دودھ کی طرف پھرتے کہ آپ کے لیے رکھا جاتا سو اسکو پیتے سو وہی آپ کا افطار ہوتا اور وہی سحری اسیوقت تک آیندہ رات سے سو ایکبار حضرت اپنی دودھ کی طرف پھرے سو آپنے اپنے بعض اصحاب کو نہایت بھوکھ کو پہونچے ہوئے پایا سو اس نے وہ دودھ پیا سو حضرتؐ کے لیے آپ کی بیبیوں کے گھروں میں کھانا یا پینا تلاش کیا گیا سو نہ پایا گیا پھر آپکے اصحاب کے پاس تلاش کیا گیا سو انکے پاس بھی کوئی چیز نہ پائی سو حضرت نے فرمایا کہ جو مجھ کو کھانا کھلاوے اوسکو خدا کھلاویگا

سو اصحاب نے کوئی چیز نہ پائی کہ آپ کو کھلاویں سو بکری کی طرف متوجہ ہوئے سو پایا بکری کو کہ زیادہ بھری ہوئی تھی تھن اسکے دودہ سے بہ نسبت سابق کے سو اصحاب نے حضرت کے پینے کے موافق اوس سے دودہ دوہا

بَابُ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَالِ الْيَتِيْمِ سونے اور چاندی کی زکوٰۃ اور یتیم کے مال کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِّنَ الذَّهَبِ زَكٰوةٌ فَاِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا فَفِيْهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ فَاِذَا بَلَغَتِ الْوَرِقُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَاْخُذُ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ فَمَا زَادَ عَلٰى مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِي الزِّيَادَةِ شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا فَيَكُوْنُ فِيْهَا دِرْهَمٌ فَمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِّنَ الذَّهَبِ فَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ اَرْبَعَ مَثَاقِيْلَ فَيَكُوْنُ فِيْهَا بِحِسَابِ ذٰلِكَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں بیس مثقال سے کم سونے میں زکوٰۃ سو جب سونا بیس مثقال ہو تو اوس میں آدہا مثقال دینا آتا ہے اور جب زیادہ ہو تو اسی حساب سے اور نہیں دوسو درہم سے کم چاندی میں زکوٰۃ سو جب چاندی دوسو درہم کو پہونچے تو اوس میں پانچ درہم دینے آتے ہیں اور جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی سب کو ہم لیتے ہیں اور ابوحنیفہ بھی ان سب حکموں کو لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب چاندی دوسو درہم سے زیادہ ہو تو زیادتی میں کچھ زکوٰۃ نہیں یہانتک کہ چالیس درہم کو پہونچے سو اوس میں ایک درہم دینا آویگا اور اسیطرح اگر سونا بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اوس میں بھی کچھ زکوٰۃ نہیں یہانتک کہ چار مثقال کو پہونچے سو اوس میں اسی حساب سے زکوٰۃ دے **ف** دوسو درہم ساڑہے باون تولے چاندی ہوتی ہے اور بیس مثقال ساڑہے سات تولے ہوتے ہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ وَّلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ حَتّٰى يَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں یتیم کے مال میں زکوٰۃ اور نہیں واجب ہوتی اسپر زکوٰۃ یہانتک کہ واجب ہو اوسپر نماز امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ابن مسعود رضؓ

نے کہا کہ نہیں ہے یتیم کے مال میں زکوۃ **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ابو بکر عن عثمان بن عفان رضہ انہ کان یقول اذا حضر شہور رمضان ایہا الناس ان ہذا شہر زکوتکم فمن حضر ثم کان علیہ دین فلیقضہ ثم لیزک ما بقی **قال محمدؒ** وبہ ناخذ علیہ الزکوۃ بعد قضاء دینہ **ترجمہ** حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ تھے وہ کہتے جب کہ حاضر ہوتا مہینا رمضان کا کہ اے لوگو تمہارا یہ مہینا زکوۃ کا ہے سو جب مہینا رمضان کا آوے اور کسیپر قرض ہو تو چاہیے کہ ادا کرے پھر باقی مال کی زکوۃ دے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ادا ہو قرض کے بعد اوسپر زکوۃ فرض ہوتی ہے **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الہیثم عن ابن سیرین عن علی بن ابی طالب رضہ قال اذا کان لک دین علی الناس فقبضتہ فزکاہ لما مضی **قال محمدؒ** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب لوگوں پر قرض ہو تو اوسکو ادا کرے پھر باقی مال کی زکوۃ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمدؒ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی رجل اقرض رجلا الف درہم قال زکوتہا علی الذی یستعملہا وینتفع بہا **قال محمدؒ** ولسنا ناخذ بہذا زکوتہا علی صاحبہا اذا قبضہا زکاہا لما مضی **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ کسی مرد کو ہزار درہم قرض دیوے کہا کہ زکوۃ اوسکی اوسپر ہے کہ اوسکو اپنے کام میں لاوے اور اس سے فائدہ اٹھاوے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے کہ زکوۃ اوسکی اوسکے مالک پر ہے جب اسکو لیوے تو گذرے سالوں کی زکوۃ دیوے

باب زکوۃ الحلی زیور کی زکوۃ کا بیان

محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود رضہ ان امرأۃ قالت لہ ان لی حلیا فہل علی فیہ زکوۃ فقال لہا نعم قالت ان لی ابنی اخ یتیمین فی حجری افیجزی عنی ان اجعل ذلک فیہما قال نعم **قال محمدؒ** وبہ ناخذ لا باس بان یعطی من الزکوۃ ذی رحم الا ولدا او والدا او ولد ولد او جدا او جدۃ وان کانوا فی عیالہ والزوجۃ لا یعطی من الزکوۃ وقال ابو حنیفۃ لا یعطی الزوج من الزکوۃ واما نحن فلا نری باسا بان یعطی الزوج من الزکوۃ ولا نری فی شیئ من الحلی زکوۃ الا فی الذہب والفضۃ واما فی الجوہر واللؤلؤ فلا زکوۃ فیہ الا ان یکون للتجارۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے

کہ ایک عورت نے ابن مسعود سے کہا کہ میرے پاس کچھ زیور ہے تو کیا مجھ پر اوسکی زکوۃ واجب ہے ابن مسعود نے اوسکو کہا
کہ ہاں اوس نے کہا کہ میرے دو بھتیجے یتیم ہیں کہ میری گود میں ہیں تو کیا مجھے کفایت کرتا ہے یہ کہ میں یہ زکوۃ ان
میں خرچ کروں ابن مسعود نے کہا ہاں کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر ناتے دار کو زکوۃ دینی
درست ہے مگر بیٹے یا باپ یا پوتے اور دادی یا دادی کو درست نہیں ہے اگرچہ اوسکے عیال میں ہوں اور اپنی
عورت کو بھی زکوۃ نہ دی جاوے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ خاوند کو بھی زکوۃ دینی درست نہیں لیکن ہمارے
نزدیک تو خاوند کو زکوۃ دینی درست ہے اور ہمارے نزدیک کسی گہنے میں زکوۃ نہیں مگر چاندی اور سونے
کے گہنے میں اور ایسے جواہر اور موتی سوا ان میں زکوۃ نہیں مگر یہ کہ سوداگری کے لیے ہوں تو ان میں بھی
زکوۃ واجب ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ وَ
اللُّؤْلُؤِ زَكٰوةٌ اِذَا لَمْ يَكُنْ لِلتِّجَارَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم
نے کہا کہ نہیں جواہر اور موتیوں میں زکوۃ جبکہ نہ ہوں واسطے تجارت کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ وَالْمَمْلُوْكِيْنَ فطر کی اور غلاموں کی زکوۃ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلٰى
كُلِّ مَمْلُوْكٍ اَوْ حُرٍّ اَوْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ فَاِنْ اَدّٰى صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَجْزَاهُ اَيْضًا وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ زَبِيْبٍ
يُجْزِيْهِ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَا يُجْزِيْهِ اِلَّا صَاعٌ مِّنْ زَبِيْبٍ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ صدقہ فطر کا
واجب ہے ہر شخص پر غلام ہو یا آزاد چھوٹا ہو یا بڑا آدھا صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے امام محمد
نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر جو سے ایک صاع دیوے تو یہ بھی اوسکو کافی ہے اور ابو حنیفہ نے کہا
کہ انگور خشک کا آدھا صاع بھی اسکو کافی ہے اور لیکن ہمارے قول میں تو اسکو کافی نہیں مگر پورا صاع
انگور خشک کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْمَكِّيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ
قَالَ مَا سِوَى الْبُرِّ فَصَاعًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ گیہوں کے
سوا جو چیز ہے سو صاع صاع دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْمَمْلُوْكِيْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤَدُّوْنَ الضَّرِيْبَةَ
زَكٰوةٌ وَلٰكِنْ اِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ كَانَتِ الزَّكٰوةُ فِي الْقِيْمَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

اَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین غلاموں مین اور اون مین کہ اپنا خراج ادا
کرتے ہین زکوٰۃ ولیکن اگر تجارت کے لیے ہون تو اونکی قیمت مین زکوٰۃ وجب ہوگی امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** خراج بیہ اوس چیز کو کہتے ہین جو کہ مالک اپنے غلام
پر خراج مقرر کر دیتا ہے کہ مثلاً ماہواری ہم تجہسے اتنا روپیہ لیا کرینگے اگر تو اوس سے زیادہ کماویگے
تو وہ تیرا ہے اور کم کماو تو وہ بھی تجہپر ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَمْلُوْكُوْنَ لِلتِّجَارَةِ فَالصَّدَقَةُ مِنَ الْقِيْمَةِ فِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ
دَرَاهِمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ اگر غلام تجارت کے لیے ہون تو زکوٰۃ اون کی قیمت سے دینی آتی ہے ہر دو سو درہم مین پانچ درہم مین امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب** زَكٰوةِ الدَّوَابِّ الْعَوَامِلِ کام
کرنیوالے چارپایون مین زکوٰۃ دینے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ يُطْلَبُ نَسْلُهَا اِنْ شِئْتَ فِيْ كُلِّ فَرَسٍ دِيْنَارٌ وَاِنْ شِئْتَ
عَشَرَةُ دَرَاهِمَ وَاِنْ شِئْتَ فَالْقِيْمَةُ ثُمَّ كَانَ فِيْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فِيْ
كُلِّ فَرَسٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ يَاْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَيْسَ
فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ عَفَوْتُ لِاُمَّتِيْ عَنْ صَدَقَةِ
الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چرنے والی گھوڑون مین کہ اون کی نسل مطلوب ہوا
نکلوانا ہو اگر تو چاہے تو ہر گھوڑے مین ایک دینار ہے اور اگر چاہے تو دس درہم ہین اور اگر چاہے تو قیمت
کر کے پھر ہر دو سو درہم مین پانچ درہم زکوٰۃ دے ہر گھوڑے مین نر ہو یا مادہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابوحنیفہ
لیتے ہے کہ جب گھوڑے اور گھوڑیان پلے ہوئے ہون تو اون مین زکوٰۃ وجب ہے اور اپنے ہمارے
قول مین نہین گھوڑون مین زکوٰۃ ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پہونچی کہ آپ نے فرمایا کہ مین نے
معاف کی زکوٰۃ اپنی امت کو گھوڑون مین سے اور غلامون مین سے یعنے اگر تجارت کے لیے نہون —
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حَيْثَمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ
وَلَا فِيْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ نہین مرد

مسلمان پر اوسکے گھوڑے اور غلام میں زکوۃ **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن
ابراھیم قال لیس فی الحمیر السائمۃ زکوۃ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں چرنے والوں گدھوں میں زکوۃ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد
عن ابراھیم قال لیس فیما عمل علیہ من الثیران صدقۃ ولا علی ما یکون من الابل الطحانات
والعمالات صدقۃ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ہے اسکے کہ عمل کیا گیا اوس میں ثیران سے زکوۃ اور نہیں اونٹوں
پیسنے والوں اور کام کرنے والوں میں زکوۃ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ
کا **باب** زکوۃ الزرع والعشر کھیتی کی زکوۃ اور عشر کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد عن ابراھیم قال فی کل شیء اخرجت الارض مما سقت السماء او سقی سیحا
العشر وما سقی بغرب او دالیۃ ففیہ نصف العشر **قال محمد** وبہذا کان یاخذ ابو حنیفۃ
واما فی قولنا فلیس فی الخضر صدقۃ والخضر البقول والرطاب وما لم یکن لہ ثمرۃ باقیۃ
نحو البطیخ والقثاء والخیار وما کان من الحنطۃ والشعیر والتمر والزبیب واشباہ ذلک فلیس
فیہ صدقۃ حتی یبلغ خمسۃ اوساق والوسق ستون صاعا والصاع قفیز الحجاجی وربع
الہاشمی وھو ثمانیۃ ارطال **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ہر چیز میں کہ زمین نکالے
اوسکو اوس قسم سے کہ پانی پلایا ہو اوسکو آسمان نے یا پلائے گئے چشمے اور نہر سے دسواں حصہ ہے اور
جو چیز کہ پلائی جاوے ساتھ چرسہ یا جانور پانی نکالنے والے کے کوئیں سے تو اوس میں بیسواں
حصہ ہے امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اسی کو لیتے تھے اور لیکن ہمارے قول میں سو نہیں سبز ترکاریوں
میں زکوۃ اور خضر ترکاریاں اور تر چیزاں ہیں اور وہ چیز کہ اسکا میوہ ذخیرہ ہے نہ رہ سکے مانند تربوز
اور ککڑی کھیرے کی اور جو چیز کہ ہو گیہوں سے اور جو سے اور کھجور اور انگور خشک سے اور مانند اسکی
پس اوس میں زکوۃ نہیں یہاں تک کہ پانچ وسق کو پہونچے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع
قفیز حجاجی اور ربع ہاشمی ہے اور وہ آٹھ رطل ہے **ف** پانچ وسق انگریزی وزن کے حساب سے
پچیس من ہوتے ہیں اس سے کم میں زکوۃ نہیں اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ کھجور کے سوا ہے

ثیران بردوزن نیران جمع ثور بمعنے گاو نر ۱۲ غلام حیدر عفی عنہ

کسی ترکاری اور میوی مین زکوٰۃ نہین لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر چیز مین زکوٰۃ واجب ہے کم ہو یا بہت
مگر گھاس اور لکڑی اور بانس مین نہین ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ قَالَ مَنْسُوْخَةٌ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے اس آیت کے حق مین کہ
دو حق اوسکا دن کاٹنے اوسکی کے ابراہیم نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنے کھیتی وغیرہ میوون اور ترکاریون
مین زکوٰۃ واجب نہین **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِیْ حَصِيْرَةَ الْمُحَارِبِیِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ
حُدَيْرٍ قَالَ بَعَثَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض مُصَدِّقًا اِلٰی عَيْنِ التَّمْرِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ
اَمْوَالِهِمْ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا اخْتَلَفُوْا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ
اَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ **ترجمہ** زیاد بن حدیر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اوسکو عین تمر (ایک جگہہ کا نام ہی)
مین زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا سو حکم کیا اوسکو یہ کہ لیوے مسلمانونکے مال سے چالیسوان حصہ اور اہل ذمہ
کافرون کے مال سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہون بیسوان حصہ اور اہل حرب کے مال مین سے دسوان
حصہ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَبْعَثُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مُصَدِّقًا اِلٰی اَهْلِ
الْبَصْرَةِ قَالَ فَاَرَادَنِیْ اَنْ اَعْمَلَ لَهٗ فَقُلْتُ لَا حَتّٰی تَكْتُبَ لِیْ عَهْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الَّذِیْ
كَتَبَ لَكَ فَكَتَبَ لِیْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا
اخْتَلَفُوْا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ قَالَ **محمد** وَ
بِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ فَاَمَّا مَا اُخِذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ زَكٰوةٌ فَيُوْضَعُ فِیْ مَوْضِعِ الزَّكٰوةِ
لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَمَنْ سَمَّى اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ وَمَا اُخِذَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَمِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ
وُضِعَ مَوْضِعَ الْخَرَاجِ فِی الْبَيْتِ الْمَالِ لِلْمُقَاتِلَةِ **ترجمہ** انس بن سیرین سے روایت ہے کہ انس نے کہا
کہ عمرؓ انکو اہل بصرہ کی طرف زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجتے تھے سو ارادہ کیا حضرت انسؓ نے کہ مین انکے
لیے زکوٰۃ تحصیل کرون سو مینے کہا کہ مین نہین کرونگا یہانتک کہ تو مجھکو عہد لکھدیوے جو کہ عمر
نے تیرے لیے لکھا تھا سو اوس نے میرے لیے عہد لکھا یہ کہ مین مسلمانون کے مال مین سے چالیسوان
حصہ لون اور اہل ذمہ کے مال مین سے جبکہ اوس سے تجارت کرتے ہون بیسوان حصہ لون اور اہل
حرب کے مال مین سے دسوان حصہ امام محمد نے کہا کہ انہین سب حکم کو ہم لیتے ہین لیکن جو مسلمانون

سے لیوے وہ زکوۃ ہے سو رکھا جاوے بیچ جگہہ زکوۃ کے واسطے فقیرون اور مسکینون کے جنکا نام اللہ نے قرآن مین لیا اور جو مال کہ اہل ذمہ اور اہل حرب سے لیا جاوے تو وہ خراج کی جگہہ بیت المال مین رکھا جاوے واسطے نمازیون کے اور مجاہدون کے

باب كَيْفَ تُعْطَى الزَّكٰوةُ زکوۃ کسطرح دیجاوے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يُعْطِيَ زَكٰوةَ اَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَذَهَبَ اِلَى اِبْرَاهِيْمَ يَدُلُّهُ فَكَانَ يُعْطِيْ اَهْلَ الْبَيْتِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَوْ كُنْتُ اَنَا كَانَ اَنْ اُغْنِيَ بِهَا اَهْلَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَحَبَّ اِلَيَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اُعْطِيْ مِنَ الزَّكٰوةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمِائَتَيْنِ وَلَا يَبْلُغُ بِهَا مِائَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُغْرَمًا فَيُعْطِيْ قَدْرَ دَيْنِهٖ وَفَضْلَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ اِلَّا قَلِيْلٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے چارسو درہم کی زکوۃ دینے کا ارادہ کیا سو ابراہیم کے پاس گیا کہ اوسکو بتلاوے سو وہ ہر گھروالون کو دس درہم دیتا تھا سو ابراہیم نے کہا کہ اگر مین ہوتا تو ہر گھر والون کو بھوک سے بے پرواہ کرتا میرے نزدیک بہتر تھا یعنے اتنا دیتا کہ وہ بے پرواہ ہوجاتے امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہین کہ دیا جاوے زکوۃ سے وہ چیز کہ اوسکے اور دوسو درم کے درمیان ہے اور دوسو درہم کو نہ پہونچے مگر یہ کہ قرضدار ہو تو اپنے قرض کے موافق دیا جاوے اور اس سے زیادہ دوسو درہم مگر کچھ کم اور یہی قول ہے ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا

باب زَكٰوةِ الْاِبِلِ اونٹون کی زکوۃ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ اِلٰى تِسْعٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى اَرْبَعَ عَشَرَةَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى تِسْعَ عَشَرَةَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ اِلٰى اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ اِلَى الْخَمْسِ وَّثَلٰثِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلَى الْخَمْسِ وَاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلَى الْخَمْسِ وَّسَبْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ثُمَّ تُسْتَقْبَلُ الْفَرِيْضَةُ فَاِذَا كَثُرَتِ الْاِبِلُ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری دینی
آتی ہے نو تک اور جب نو سے ایک اونٹ زیادہ ہو تو ان میں دو بکریاں ہیں چودہ تک اور جب پندرہ
ہوں تو انمیں تین بکریاں ہیں اونیس تک اور جب بیس ہوں تو اون میں چار بکریاں ہیں چوبیس
تک اور جب پچیس اونٹ ہوں تو انمیں برس دن کی بوتی دینی آتی ہے پینتیس تک اور جب ایک
زیادہ ہو تو اون میں دو برس کی بوتی ہے پینتالیس تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان میں تین
برس کی اونٹنی دینی آتی ہے ساٹھ تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینے
آتی ہے کہ پانچویں برس میں لگی ہو پچھتر تک اور جب ایک زیادہ ہو تو اون میں دو بوتیاں دو دو
برس کی دینی آتی ہیں اور جب ایک زیادہ ہو تو اون میں دو اونٹنیاں تین تین برس کی دینی آتی
ہیں ایک سو بیس تک پھر از سر نو زکوٰۃ شروع کیجاوے یعنے ہر پانچ اونٹنیوں میں بکری پھر بنت
مخاض وغیرہ موافق ترتیب مذکور کے اور جب اونٹ بہت ہوں یعنے ایک سو بیس سے زیادہ تو ہر
پچاس اونٹوں میں پورے تین برس کی اونٹنی دینی آتی ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّهُ قَالَ فِي مِائَةٍ وَخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ حِقَّتَانِ وَ
شَاةٌ وَفِي الثَّلٰثِينَ وَالْمِائَةِ حِقَّتَانِ وَشَاتَانِ وَفِي خَمْسٍ وَثَلٰثِينَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ وَثَلٰثُ
شِيَاهٍ وَفِي أَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ وَأَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ وَابْنَةُ
مَخَاضٍ وَفِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ ثَلٰثُ حِقَاقٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ ثُمَّ
تُسْتَقْبَلُ الْفَرِيضَةُ أَيْضًا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ أُخْرٰى كَانَتْ فِيهَا حِقَّةٌ ثُمَّ تُسْتَقْبَلُ الْفَرِيضَةُ
وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ ایکسو
پچیس اونٹوں میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں دینی آتی ہیں اور ایک بکری اور ایک سو تیس میں
تین برس کی دو اونٹنیاں اور دو بکریاں دینی آتی ہیں اور ایک سو پینتیس میں دو حقے اور تین بکریاں
دینی آتی ہیں اور ایکسو چالیس میں دو حقے اور چار بکریاں دینی آتی ہیں اور ایک سو پینتالیس
میں دو حقے اور برس روز کی ایک بوتی دینی آتی ہے اور ایک سو پچاس میں تین اونٹنیاں
تین برس کی دینی آتی ہیں امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں سب حکموں کو ہم لیتے ہیں پھر از سر نو زکوٰۃ

شروع کیجاوے سو جب او پچاس کو پہونچین تو اون مین ایک اونٹنی تین برس کی دینی آتی ہے پھر از سر نو زکوۃ شروع کی جاوے اور یہی سب قول ہے ابوحنیفہ کا **ف** جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ ہون تو از سر نو زکوۃ نہ شروع کیجاوے بلکہ ہر چالیس پر دو برس کی بوتی اور ہر پچاس پر تین برس کی بوتی دینی آتی ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اہل العلم کا اور امام ابوحنیفہ وغیرہ کہتے ہین کہ از سر نو زکوۃ شروع کی جاوے یعنی جب ایک سو بیس سے پانچ زیادہ ہون تو لازم اوینگے دو حقے اور ایک بکری پھر ہر پانچ مین ایک بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ سوافق ترتیب مذکور کے

باب

زَكٰوةِ الْغَنَمِ بکریون کی زکوۃ کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلَّ مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ زَكٰوةٌ فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ اِلَى مِائَةٍ وَّعِشْرِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلَى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ عَلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَاِذَا كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رض نے کہا کہ نہین چالیس بکریون سے کم مین زکوۃ سو جب چالیس ہون تو ان مین ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس بکریون تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان مین دو بکریان دینی آتی ہین دو سو تک اور اور جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تو ان مین تین بکریان ہین تین سو تک اور جب بکریان بہت ہون تو ہر سو مین ایک بکری دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض اَنَّهٗ بَعَثَ سَعْدًا اَوْ سَعِيْدَ بْنَ مَالِكٍ مُصَدِّقًا فَاَتٰى عُمَرَ يَسْتَاْذِنُهٗ فِيْ جِهَادٍ فَقَالَ اَوَلَسْتَ فِيْ جِهَادٍ قَالَ وَمِنْ اَيْنَ وَالنَّاسُ يَزْعُمُوْنَ اَنِّيْ اَظْلِمُهُمْ قَالَ وَمِمَّ ذَاكَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ تَحْسِبُ عَلَيْنَا السَّخْلَةَ فِي الْعَدَدِ قَالَ احْسِبْهَا وَاِنْ جَاءَ بِهَا الرَّاعِيْ عَلٰى كَفِّهٖ اَوَلَسْتَ تَدَعُ لَهُمُ الْمَاخِضَ وَالرُّبٰى وَالْاَكِيْلَةَ وَشَرَّ الْغَنَمِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْمَاخِضُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا وَلَدُهَا وَالرُّبٰى الَّتِيْ تُرَبِّيْ وَلَدَهَا وَالْاَكِيْلَةُ الَّتِيْ تُسَمَّنُ لِلْاَكْلِ اِنَّمَا يَنْبَغِيْ لِلْمُصَدِّقِ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ اَوْسَطِ الْغَنَمِ يَدَعُ الْمُرْتَفِعَ وَالرُّذَالَ وَيَاْخُذُ مِنَ الْاَوْسَاطِ

الْمَهَانِیْ فَصَاعِدًا ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے سعد کو زکوۃ تحصیل کرنیکو بھیجا سو وہ
حضرت عمرؓ کے پاس جہاد کی اجازت لینیکو آیا عمرؓ نے کہا کہ کیا تو جہاد میں نہیں ہے یعنے زکوۃ تحصیل کرنے میں بھی
جہاد کا ثواب ہے اوس نے کہا کہ یہ کہاں سے ہوگا اور حالانکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں انہیں زیادہ ظالم ہوں
عمرؓ نے کہا کہ تجھکو ظالم کیوں کہتے ہیں سعد نے کہا کہتے ہیں کہ تو ہمپر بکری کا بچہ گن لیتا ہے سعد نے
کہا کہ میں اسکو گن لونگا اگرچہ چرواہا اوسکو اپنی ہتیلی پر لاوے عمرؓ نے کہا کہ کیا تو انکے لیئے ماخض
اور ربی اور اکیلہ اور بکریوں کا نر نہیں چھوڑتا یعنے جب عمدہ قسم کے مال انکو چھوڑ دیے جاتے ہیں
تو پھر بچہ بھی بکریوں میں حساب کیا جاوے گا اگرچہ نہایت ہی چھوٹا ہو امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں اور ماخض وہ بکری ہے جسکے پیٹ میں بچہ ہو یعنے حاملہ ہو اور ربی وہ بکری ہے جو اپنا
بچہ پالتی ہو اور اکیلہ وہ بکری ہے جو کہانے کے لیئے مول لیجاوے اور زکوۃ لینے والے کو تو یہہ
لائق ہے کہ زکوۃ میں درمیانی بکریاں لیوے اعلی اور ادنی درجے کی چھوڑ دیوے **باب**
زَكٰوةِ الْبَقَرِ گائے کی زکوۃ کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ فَاِذَا كَانَتْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ فَفِيْهَا تَبِيْعٌ
اَوْ تَبِيْعَةٌ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا مُسِنَّةٌ ثُمَّ مَازَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ كَانَ يَاْخُذُ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَيْسَ فِي الزِّيَادَةِ عَلَى
الْاَرْبَعِيْنَ شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ الْبَقَرُ سِتِّيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتِّيْنَ كَانَ فِيْهَا تَبِيْعَانِ اَوْ
تَبِيْعَتَانِ وَالتَّبِيْعُ الْجَذَعُ الْحَوْلِيُّ وَالْمُسِنَّةُ الثَّنِيَّةُ فَصَاعِدًا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ نہیں تیس گائیوں سے کم میں زکوۃ سو جب تیس گائیں ہوں تو انمیں ایک گائے یا بیل برس روز کی
چالیس گائیوں تک اور جب گائیں چالیس ہوں تو ان میں ایک گائے ہے دو برس کی پھر جو زیادہ ہو تو
اسی حساب سے ان میں زکوۃ واجب ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو امام ابوحنیفہؒ لیتے ہیں اور
ہمارے قول میں سو نہیں چالیس سے زیادہ میں کچھ یہاں تک کہ گائیں ساٹھ ہو پہونچیں سو جب ساٹھ
کو پہونچیں تو اون میں دو گائیں ہیں ایک ایک برس کی یا دو بیل ایک ایک برس کے اور تبیع ایک
سال کا بچہ ہے اور مسنہ دو سال یا زیادہ کا ہے **باب** الرَّجُلِ يَجْعَلُ مَالَهٗ لِلْمَسَاكِيْنِ آدمی
جو اپنا مال مسکینوں کے لیے وقف کر جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

عن ابراهیم قال اذا جعل الرجل ماله فی المساکین صدقة فلینظر الی ما یسعه ویسع عیاله فلیمسکه ولیتصدق بالفضل فاذا اکثر تصدق بمثل ما امسک **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة وانما علیه ان یتصدق من ماله باموال الزکوة الذهب والفضة والمتاع للتجارة والابل والبقر والغنم السائمة فاما المتاع والرقیق والدور وغیر ذلک مما لیس للتجارة فلیس علیه ان یتصدق به الا ان یکون عناه فی یمینه

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنا مال مسکینوں مین وقف کر جاوے تو چاہیے کہ دیکھا جاوے اس چیز کو کہ اوسمین اسکا اور اسکے عیال کا ارادہ ہو تو چاہیے کہ روک رکھے اوسکو اور جو زیادہ ہو اسکو خیرات کرے سو جب الدار ہو تو جسقدر روکا تھا اوسقدر خیرات کرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور سوا اسکے نہین لازم اوسپر یہ ہے کہ خیرات کرے اپنے مال سے ساتھ مال زکوۃ کے یعنے سونا اور چاندی اور جو اسباب کہ تجارت کے لیے ہو اور اونٹ اور گاے اور بکری چرانیوالین اور اسپر اسباب اور غلام اور گھر وغیرہ جو تجارت کے لیے نہ ہو تو انکا خیرات کرنا اوسپر نہین مگر یہ کہ اپنی قسم مین مراد رکھی ہو

کتاب المناسک حج کے احکام کا بیان

باب الاحرام والتلبیة احرام اور لبیک کہنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن سعید بن جبیر قال لما انبعث به بعیره قال لبیک اللهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک لبیک اله الحق لبیک غفار الذنوب لبیک **قال محمد** ان شاء الرجل احرم حین ینبعث به بعیره وان شاء فی دبر صلاته والتلبیة المعروفة الی قوله والملک لا شریک لک فما زدت فحسن وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا جبکہ اوسکا اونٹ اسکو لیکر کھڑا ہوا لبیک اللہم لبیک آخر تک یعنے بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین یا الٰہی حاضر ہون خدمت مین تیرا کوئی شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون خدمت مین اے سچے خدا حاضر ہون خدمت مین اے گناہ بخشنے والے حاضر ہون تیری خدمت مین امام محمد

نے کہا کہ اگر چاہے مرد تو احرام باندھے جبکہ اوسکا اونٹ اوسکو لیکر کہڑا ہووے اور اگر چاہے تو
اپنی نماز کے پیچھے احرام باندھے اور مشہور تلبیہ لبیک اللہم لبیک آخر تک ہی اور جو تو زیادہ کرے
تو بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام شافعی کہتے ہین کہ جب اونٹ کی پیٹہ پر بیٹہے
تو اوسوقت احرام باندھے یعنے احرام کی نیت کرے اور زبان سے لبیک کہے اور امام ابو حنیفہ کہتے
ہین کہ احرام کی دو رکعتون کے بعد احرام باندھے اسحال مین کہ بیٹہا ہو اور اگر اونٹنی پر سوار ہو کے
احرام باندھے تو بہی درست ہے اور یہی قول قوی ہے کہ جس جگہہ سے چاہے احرام باندھے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعَ خِصَالٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ رَاَيْتُكَ
حِيْنَ اَرَدْتَ اَنْ تُحْرِمَ رَكِبْتَ رَاحِلَتَكَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ اَحْرَمْتَ حِيْنَ
انْبَعَثَتْ بِكَ بَعِيْرُكَ وَرَاَيْتُكَ اِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتّٰى
تَسْتَلِمَهُ وَرَاَيْتُكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ تَتَوَضَّاُ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ قَالَ
اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فَصَنَعْتُهُ **قَالَ
مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد
نے ابن عمر سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمان مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو چار کام کرتا ہے اوس نے
کہا وہ چار کام کیا ہین اوس نے کہا مین تجہکو دیکہتا ہون کہ جب تو احرام کا ارادہ کرتا ہے تو اپنی
سواری پر سوار ہوتا ہے پہر قبلے کیطرف مونہہ کرتا ہے پہر جب تیرا اونٹ تیرے ساتہہ کہڑا ہوتا
ہے تو اسوقت تو احرام باندہتا ہے اور مین تجہکو دیکہتا ہون کہ جب تو کعبے کا طواف کرتا ہے
تو رکن یمانی سے آگے نہین بڑہتا یہانتک کہ اوسکو چومے یعنے اوسکو چوم کر آگے بڑہتا ہے اور
مین تجہکو دیکہتا ہون کہ تو اپنی داڑہی زردی سے رنگتا ہے اور مین تجہکو دیکہتا ہون کہ اپنی
جوتی مین وضو کرتا ہے ابن عمر نے کہا کہ مینے حضرت کو دیکہا ہے یہ سب کام کرتے تہے سو مین بہی
انکو کرتا ہون **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**
الْقِرَانِ وَفَضْلِ الْاِحْرَامِ قران اور احرام کی فضیلت کا بیان **ف** حج کرنیوالے تین قسم
ہین ایک تو مفرد ہے اور مفرد وہ ہے کہ نرے حج کا احرام باندہے اور دوسرا قارن اور قارن

وہ ہے کہ حج اور عمرے دونون کا احرام باندہے اور تیسرا متمتع اور متمتع وہ ہے کہ حج کے مہینون مین میقات سے اول عمرے کا احرام باندہے اور افعال عمرے کے بجالاوے پھر اگر ہدی ساتھہ لایا ہے تو احرام باندہے رہے اور اگر قربانی ساتھہ نہین لایا تو احرام سے نکل آوے اور مکہ مین بیٹھا رہے جب حج کے ایام آوین تو حج کا احرام حرم سے باندہکر حج ادا کرے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا منصور بن المعتمر عن ابراھیم النخعی عن ابی نصر السلمی عن علی بن ابی طالب رضی قال اذا اھللت بالحج والعمرۃ فطف لھما طوافین واسع لھما سعیین بالصفا والمروۃ قال منصور فلقیت مجاھدا وھو یفتی بطواف واحد لمن قرن فحدثتہ بھذا الحدیث فقال لو کنت سمعت لما افتیت الا بطوافین واما بعد الیوم فلا افتی الا بھما **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ +

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب تو حج اور عمرے دونون کا احرام باندہے تو دونون کے لیے دو بار کعبے کا طواف کر اور دو بار صفا اور مروہ کی سعی کر منصور نے کہا کہ مین مجاہد سے ملا اور وہ قارن کو ایک طواف کا فتوے دیتے تھے سو مین نے ان سے یہ حدیث بیان کی اونہون نے کہا کہ اگر مینے یہ حدیث سنی ہوتی تو نہ فتوے دیتا مگر ساتھہ دو طوافون کے اور آج کے دن کے بعد سو نہ فتوی دونگا مین مگر ساتھہ دو طواف کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **فائدہ** امام شافعی کے نزدیک قارن کو صرف ایک طواف کرنا آتا ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن طاؤس قال لو حججت الف حجۃ لم ادع القران حتی لقد کنا ندعو الحج الاکبر الحج الاصغر ونری ان حج من لم یقرن لم یکمل **قال محمد** وبہ ناخذ القران عندنا افضل من غیرہ وکل جمیل حسن وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ طاوس نے کہا کہ اگر مین ہزار حج کرون تو بہی قران کو نہ چھوڑون یہانتک کہ ہم اوسکو حج اکبر کہا کرتے تھے اور نرے حج کو چھوٹا حج کہتے تھے اور ہم دیکھتے تھے کہ جو قران نہ کرے اوسکا حج کامل نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ قران ہمارے نزدیک افضل ہے غیر سے اور سب عمدہ اور بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ اِنَّمَا نَهٰى عَنِ الْاِفْرَادِ فَاَمَّا الْقِرَانُ فَلَا يَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ نَهٰى عَنِ الْاِفْرَادِ
اِفْرَادُ الْعُمْرَةِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے تو صرف افراد سے منع کیا تھا یعنی تنہا عمرہ
کیا جاوے جیسا کہ تمتع میں ہے اور قران کو تو عمرؓ نے منع نہیں کیا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ تَمَامُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
اَنْ تُحْرِمَ بِهِمَا مِنْ جَوْفِ دُوَيْرَتِكَ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ مَا عَجَّلْتَ مِنَ الْاِحْرَامِ
فَهُوَ اَفْضَلُ اِنْ مَلَكْتَ نَفْسَكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے
کہ حضرت علی نے کہا کہ کمال حج اور عمرے کا یہ ہے کہ تو اپنے گھر کے اندر سے دونوں کا احرام باندھے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ احرام میں جلدی کرنی افضل ہے اگر تو اپنی جان پر قادر ہو
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِّنْ
رَبِيْعَةَ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ قَالَ اِنَّ الْحَاجَّ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهٗ اِلٰى
اِنْسِلَاخِ الْمُحَرَّمِ ترجمہ معاویہ بن اسحاق سے روایت ہے کہ مقرر مغفرت کی جاتی ہے واسطے حاجی کے
اور واسطے اوسکے کہ مغفرت مانگے وہ اوسکے لیے محرم کے گذرنے تک **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عَائِذِ الطَّائِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَاجُّ بَيْتِ
اللهِ وَالْمُعْتَمِرُ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَفْدُ اللهِ دَعَاهُمْ فَاَجَابُوْهُ وَيُعْطِيْهِمْ مَا سَاَلُوْهُ
ترجمہ مجاہد نے کہا کہ کعبے کا حاجی اور عمرہ کرنے والا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا تینوں
اللہ پاک کے مہمان ہیں خدا نے انکو بلایا سو اونھوں نے اوسکی اجابت کی اور جو مانگیں سو خدا اون
کو دیتا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ الْهَمْدَانِيُّ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ رَهْطٍ نُرِيْدُ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالرَّبَذَةِ رُفِعَ لَنَا خِبَاءٌ
فَاِذَا فِيْهِ اَبُوْذَرٍّ الْغِفَارِيُّ فَاَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَرَفَعَ جَانِبَ الْخِبَاءِ فَرَدَّ السَّلَامَ فَقَالَ
مِنْ اَيْنَ اَقْبَلَ الْقَوْمُ فَقُلْنَا مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيْقِ قَالَ فَاَيْنَ تَؤُمُّوْنَ قَالَ الْبَيْتَ الْعَتِيْقَ
قَالَ اللهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا اَشْخَصَكُمْ غَيْرُ الْحَجِّ فَكَرَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا مِرَارًا فَحَلَفْنَا
لَهٗ فَقَالَ انْطَلِقُوْا نُسُكَكُمْ ثُمَّ اسْتَقْبِلُوا الْعَمَلَ ترجمہ مالک ہمدانی سے روایت ہے کہ ہم ایک
جماعت میں مکے کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ جب ربذہ (ایک جگہہ کا نام ہے) میں پہونچے تو ہمکو

ایک خیمہ نظر آیا سو ناگاہ اوسمین ابوذر غفاری تھے سو ہم اونکے پاس آئے اور ہمنے انکو سلام کہی سو
اونہنے خیمہ کا ایک کنارہ اوٹھایا اور سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم لوگ کہان سے آئے ہو ہمنے
کہا راہ دور سے کہا کہا انکا ارادہ رکہتے ہو اونہون نے کہا کعبے کا کہا قسم ہے اوس اللہ کی کہ اوسکے
سوا کوئی لائق عبادت کے نہین کہ صرف تم حج ہی کی نیت سے آئے ہو اور کوئی مطلب نہین سو یہہ
بات کئی بار ہم سے کہی سو ہم نے اونکے لیے قسم کی کہ ہم فقط حج ہی کی نیت سے آئے ہین کہا ابوذر نے
کہ اپنے حج کو جاؤ پہر ابتدا سے حج کا عمل شروع کر دو یعنے احرام باندہو **بَابُ** الطَّوَافِ وَالْقِرَاءَةِ
فِي الْكَعْبَةِ طواف اور کعبہ مین قرآن پڑہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ سفر حضرت جلدی چلے حجر اسود سے
حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ الرَّمَلَ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ الْاُوَلِ مِنَ الْحَجَرِ
الْاَسْوَدِ حِيْنَ يَبْتَدِئُ الطَّوَافَ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلَيْهِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ كَامِلَةٍ وَيَمْشِي الْاَرْبَعَةَ
الْاَوَاخِرَ مَشْيًا عَلٰى هِيْنَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ جلدی
چلے حجر اسود سے حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ رمل پہلے تین شوط مین ہے حجر اسود
سے جبکہ طواف شروع کرے یہانتک کہ حجر اسود کے پاس پہنچے تین طواف کامل اور پہر اخیر چار بار مین
اپنی اصلی چال چلے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** کعبہ کے گرد جو ایک بار پہر حجر اسود سے
حجر اسود تک تو اوسکو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے سو جب حضرت ایک
طواف کرتے تہے تو پہلے تین بار مین جلدی چلتے تہے کندہے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہین اور
دوڑتے نہ تہے اور پہر چار بار اپنی معمولی چال چلتے یہ رمل کرنا سنت ہے اگرچہ اوسکی علت اب موجود نہین
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ عِكْرِمَةَ فَجَعَلَ
حَمَّادٌ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُهٗ عِكْرِمَةُ وَيَصْعَدُ حَمَّادٌ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُ لَا عِكْرِمَةُ قَالَ
فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ هٰكَذَا طَوَافُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ بِمِحْجَنٍ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ لَمْ يَصْعَدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَصْعَدَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ حَتّٰى يَرَاهَا ثُمَّ يَدْعُوْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی ساتھ عکرمہ کے سو حماد صفا پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے اور حماد مروہ پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے سو میں نے عکرمہ کو کہا کہ کیا تو صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتا اوس نے کہا کہ حضرت کا طواف اسیطرح تھا حماد نے کہا کہ میں سعید بن جبیر سے ملا اور یہ بات اون سے کہی کہا کہ حضرت نے تو اپنی سواری پر طواف کیا تھا اس حال میں کہ آپ بیمار تھے ہاتھ لگاتے تھے رکنوں کو ساتھ لکڑی خمدار کے سو آپ نے صفا اور مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا اسی سبب سے اوپر نہ چڑھے محمد کہتے ہیں ہم لیتے ہیں قول سعید بن جبیر کا اور بہتر یہ ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑھے اور کعبے کی طرف منہ کرے جس جگہ سے اوسکو دیکھے پھر دعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ قَرَءَ فِي الْكَعْبَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالْقُرْاٰنِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بِهٰذَا بَاْسًا اِذَا قَرَءَ فِيْهِمَا مَا تَيَسَّرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کعبے میں پہلی رکعت میں قرآن پڑھا اور دوسری میں قل ہو اللہ احد امام محمد نے کہا کہ ہم اسمیں کچھ ڈر نہیں دیکھتے جب کہ جو کچھ آسان ہو پڑھے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابٌ مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ وَالشَّرْطُ فِي الْحَجِّ

لبیک کہنی کب موقوف کرے اور حج میں شرط کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَقْطَعُ الْمُحْرِمُ التَّلْبِيَةَ بِالْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ بِالْحَجِّ فِيْ اَوَّلِ حَصَاةٍ يَرْمِيْ بِهَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عمرے کا احرام باندھا ہو تو جب حجر اسود کو ہاتھ لگاوے اسوقت لبیک کہنی قطع کرے اور اگر حج کا احرام باندھا ہو تو جب جمرہ عقبہ کو پہلے کنکری مارے تو اسوقت لبیک کہنی موقوف

کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَشْتَرِطُ فِی الْحَجِّ قَالَ لَیْسَ شَرْطُهٗ بِشَیْءٍ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اُس
مرد کے حق مین کہ حج مین شرط کرے کہا اوسکی شرط کچھ چیز نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ الْعُمْرَةِ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَغَیْرِهَا** حج کے مہینون مین اور
غیر مین عمرہ کرنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی
الرَّجُلِ اِذَا اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِیْ غَیْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ حَتّٰی یَحُجَّ اَوْ رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ ثُمَّ
حَجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَاِذَا اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ ثُمَّ حَجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ
وَاِذَا اعْتَمَرَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ حَتّٰی یَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا کُلِّهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد حج کے غیر مہینون مین
عمرے کا احرام باندہے پہر ٹہیرا رہے یہانتک کہ حج کرے یا اپنے گھر کیطرف پہر جاوے پہر حج کرے
تو وہ متمتع نہین اور جب حج کے مہینون مین عمرے کا احرام باندہے پہر اپنے گھر والون کے طرف
پہر جاوے پہر جا کر حج کرے تو وہ بہی... متمتع نہین اور جب حج کے مہینون مین عمرے کا احرام
باندہے پہر مکے مین ٹہیرا رہے یہانتک کہ حج کرے تو وہ متمتع ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مَکَّةَ اعْتَمَرَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهٖ ذٰلِكَ قَالَ لَیْسَ
عَلَیْهِ هَدْیُ مُتْعَتِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَذٰلِكَ لِقَوْلِ اللّٰهِ
تَعَالٰی ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم
نے کہا کہ اگر کوئی آدمی مکے کا رہنے والا حج کے مہینون مین عمرے کا احرام باندہے پہر اسی سال
مین حج کرے تو اوسپر تمتع کے بدلے قربانی واجب نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور یہ واسطے اس آیت کے ہے کہ یہ قربانی اوسکے لیے جسکے گھر والے مسجد
حرام مین حاضر نہ ہون اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا **ف** یعنے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکے
کے رہنے والا تمتع کرے تو اسپر قربانی واجب نہین اور اگر آفاقی یعنے غیر مکی تمتع کرے تو اسپر قربانی واجب ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقْدِمُ مُتَمَتِّعًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَا يَطُوْفُ حَتّٰى يَدْخُلَ شَوَّالٌ قَالَ هُوَ مُتَمَتِّعٌ لِاَنَّهٗ طَافَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ عُمْرَتُهٗ فِي الشَّهْرِ الَّذِيْ يَطُوْفُ فِيْهِ وَلَيْسَ فِي الشَّهْرِ الَّذِيْ يُحْرِمُ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی رمضان مبارک کے مہینے میں تمتع کی نیت سے مکے میں آوے اور نہ طواف کرے یہانتک کہ داخل ہو مہینا شوال کا تو وہ متمتع ہے اسواسطے کہ اس نے حج کے مہینوں میں طواف کیا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ عمرہ اوسکا اُس مہینے میں واقع ہوا ہے جسمیں اوس نے طواف کیا اس مہینے میں نہیں جسمیں اوس نے احرام باندھا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَفُوْتُهٗ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ قَالَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَوْ اَنْ يَّبِيْعَ ثَوْبَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ حج کے دنوں میں اُس سے تین روزے فوت ہوں کہا اوس پر قربانی لازم ہے اگرچہ اپنا کپڑا بیچے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَجُوْزٍ مِّنَ الْعَتِيْكِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضہ اَنَّهَا قَالَتْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَيِّ السَّنَةِ شِئْتَ مَا خَلَا خَمْسَةَ اَيَّامٍ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا اَنَّا نَقُوْلُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاَمَّا غَدَاةُ عَرَفَةَ فَلَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْهَا ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نہیں ہے ڈر عمرہ کا سال کے جس دن میں چاہے یعنی عمرہ کرنا ہمیشہ درست ہے سوای پانچ دنوں کے عرفہ کے دن اور قربانی کے دن اور تشریق کے دنوں میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا لیکن ہم کہتے ہیں کہ عرفہ کے دن دوپہر سے پیچھے عمرہ کرنا درست نہیں اور دوپہر سے پہلے عمرہ کرنا درست ہے

بَابُ الصَّلٰوةِ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ ترجمہ عرفات اور مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ رَحْلِكَ

فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الصَّلٰوتَيْنِ لِوَقْتِهَا وَلَا تَرْتَحِلْ مِنْ مَنْزِلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَأْخُذُ أَبُوْحَنِيْفَةَ فَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَإِنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِيْ رَحْلِهٖ كَمَا يُصَلِّيْهِمَا مَعَ
الْإِمَامِ يَجْمَعُهُمَا جَمِيْعًا بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ لِأَنَّ الْعَصْرَ إِنَّمَا قُدِّمَتْ لِلْوُقُوْفِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا
عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ وَعَنْ مُجَاهِدٍ ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ جب تو عرفہ کے دن اپنی جگہ میں نماز پڑھے تو دونوں نمازوں میں ہر نماز اپنے
وقت پر پڑھ اور نہ کوچ کر اپنی جگہ سے یہانتک کہ فارغ ہووے تو نماز سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو
ابوحنیفہ لیتے تھے اور ہمارے قول میں سو اوسکو اپنی جگہ میں پڑھے جیسے کہ پڑھتا ہے اوسکو
ساتھ امام کے سو دونوں نمازوں کو اکٹھے پڑھے ایک اذان سے اور دو اقامتوں سے ہو اسلیے
کہ عصر کی نماز تو وقت وقوف کے لیئے مقدم کی گئی ہے یعنے اور یہ علت تنہا آدمی کے حق میں بھی
موجود ہے پس اوسکو بھی دو نمازوں کا جمع کرنا درست ہوگا اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو عائشہؓ سے
اور عبداللہ بن عمرؓ اور عطاء ابن ابی رباح اور مجاہد سے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ
فِي الصَّلٰوةِ يَجْمَعُ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَهُمَا جَمِيْعًا صَلَّيْتَهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَإِنْ تَطَوَّعْتَ بَيْنَهُمَا
فَاجْعَلْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ إِقَامَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا يُعْجِبُنَا
أَنْ يَتَطَوَّعَ بَيْنَهُمَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تو دو نمازوں کو اکٹھے پڑھے تو دونوں
کو ایک تکبیر سے پڑھ اور اگر تو انکے درمیان نفل پڑھے تو ہر ایک کے لیے علیحدہ تکبیر کہہ امام محمدؒ نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور دو نمازوں کے درمیان نفل پڑھنے ہمکو
پسند نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ
يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مَنْزِلِهٖ وَقَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ التَّعْرِيْفُ الَّذِيْ يَصْنَعُهُ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ مُحْدَثٌ
إِنَّمَا التَّعْرِيْفُ بِعَرَفَاتٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عرفہ کے دن اپنے
جگہ سے نہ نکلتے تھے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ جو تعریف کہ لوگ عرفہ کے دن کرتے ہیں سو بدعت
ہے تعریف تو صرف عرفات میں ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **بَابٌ** مَنْ وَاقَعَ
أَهْلَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اسکا کیا حکم
ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنِّیْ قَبَّلْتُ امْرَاَتِیْ وَاَنَا مُحْرِمٌ فَحَذَفْتُ بِشَهْوَتِیْ فَقَالَ اِنَّكَ شَبِقٌ اَهْرِقْ
دَمًا وَتَمَّ حَجُّكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يَفْسُدُ الْحَجُّ حَتّٰى يَلْتَقِیَ الْخِتَانَانِ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے
پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کا بوسہ لیا اور میں احرام میں تھا سو میں نے اپنی شہوت روکی ابن عباس
نے کہا کہ تو جماع کی بہت خواہش رکھتا ہے ایک جانور ذبح کر اور تیرا حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہیں کہ حج فاسد نہیں ہوتا یہاں تک کہ دو ختنے آپس میں ملیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا اور اسی طرح روایت پہونچی ہم کو عطا بن ابی رباح سے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِيْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْهِ بَدَنَةٌ وَيَقْضِیْ
مَا بَقِیَ مِنْ حَجِّهٖ وَتَمَّ حَجُّهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عطا سے روایت
ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے پھرنے کے بعد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اوسپر
اونٹ دینا آتا ہے اور جو حج کے احکام باقی ہوں ادا کرے اور اسکا حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ
اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا جَامَعَ قَبْلَ مَا يُفِيْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَيَقْضِیْ
مَا بَقِیَ مِنْ حَجِّهٖ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا الْقَوْلِ وَالْقَوْلُ مَا
قَالَ فِيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رض **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے
پھرنے کے پہلے جماع کرے تو اوسپر دم آتا ہے یعنے ایک جانور ذبح کرے اور جو باقی حج ہو سو ادا کرے اور
واجب ہے اوسپر حج آیندہ سال کو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے اور قول صحیح وہ ہے جو
اسمیں ابن عباس نے کہا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
مَنْ قَبَّلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَعَلَيْهِ دَمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا قَبَّلَ بِشَهْوَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو احرام کی حالت میں عورت کا
بوسہ لیوے تو اوسپر جانور ذبح کرنا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں جب کہ شہوت سے بوسہ لیوے
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** مَنْ نَحَرَ فَقَدْ حَلَّ جس نے قربانی ذبح کی سو احرام سے نکلا
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ فِی الْمُتَمَتِّعِ اِذَا نَحَرَ الْهَدْیَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَدْ حَلَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِنْ حَلَقَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ خَاصَّةً حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ فَيَطُوْفُ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَاَمَّا غَيْرُ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ فَقَدْ حَلَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذَا حَلَقَ رَاْسَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ الْبَيْتَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے متمتع کے حق میں کہ جب دسویں کے دن قربانی ذبح کرے تو احرام سے حلال ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قربانی ذبح کرنے سے آدمی حلال ہو جاتا ہے اور اوس کے لیے سب چیز حلال ہو جاتی ہے جبکہ سر منڈایا ہو لیکن اوسکے لیے خاص عورتیں حلال نہیں ہوتیں یہانتک کہ طواف زیارت کرے لیکن عورتوں کے سوا اور سب چیز اور خوشبو سوا اوسکو حلال ہو جاتی ہے جبکہ اپنا سر منڈایا ہو پہلے طواف زیارت سے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

بَابُ مَنِ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَالْحَلْقِ احرام کی حالت میں سینگی لگوانے اور سر منڈانے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ اَبُو السَّوَّارِ عَنْ اَبِیْ حَاضِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلٰكِنْ لَا يَنْبَغِیْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّحْلِقَ شَعْرًا اِذَا احْتَجَمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابی حاضر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے سینگی لگوائی اسحال میں کہ آپ احرام سے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ولیکن نہیں لائق محرم کو یہ کہ بال منڈاوے جبکہ سینگی لگواوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ الرَّاْسَ مِنَ النِّسَاءِ فَهُوَ اَفْضَلُ وَالْحَلْقُ لِلرِّجَالِ اَفْضَلُ يَعْنِیْ فِی الْاِحْرَامِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَمَا اُحِبُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ اَقَلَّ مِنَ الْاَنْمُلَةِ مِنْ جَوَانِبِ رَاْسِهَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو سر کے بال لیوے یعنی کترواوے عورتوں میں سو افضل ہے اور سر منڈانا مردوں کے لیے افضل ہے یعنی احرام میں اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور نہیں پسند رکھتا میں واسطے عورت کے یہ کہ لیوے بال کم انگلیوں کے سرن سے اپنے سر کی سب طرف سے

بَابُ مَنِ احْتَاجَ مِنْ عِلَّةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** جو بیماری سے تیل لگاوے اسحال میں کہ محرم ہو

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِی الشِّقَاقِ اِذَا اَحْرَمْتَ قَالَ ادْهُنْهُ بِالسَّمْنِ وَالْوَدَكِ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِكُلِّ شَیْءٍ تَاْكُلُهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ سَعِيْدٍ نَاْخُذُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے پھٹی جگہ میں جب کہ احرام باندھے تو کہا

الثملة سیاہی ضمیمہ کے ۱۲ غلام حیدر عفی عنہ

مالش کرا اوسکو گھی اور چربی سے اور سعید بن جبیر نے کہا کہ ساتھ ہر چیز کے کہ کھا دے تو اوسکو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک کہ اوس میں خوشبو نہو اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا حماد قال قلت لابراهیم یغتسل المحرم قال ما یصنع اللّٰہ بدرنہ شیئا **قال محمد** وبہ ناخذ لانری باسا وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ مینے ابراہیم سے کہا کہ محرم کو غسل کرنا درست ہے اوس نے کہا کہ خدا اوسکے میل کو کچھ نکرے گا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراهیم فی ظفر المحرم ینکسر قال یکسرہ قال سعید بن جبیر یقلعہ **قال محمد** وکل ذلک حسن وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے محرم کے ناخن میں کہ ٹوٹ جاوے کہا کہ توڑ دیوے اوسکو سعید بن جبیر نے کہا کہ کاٹ ڈالے اوسکو امام محمد نے کہا کہ یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراهیم قال یستاک المحرم من الرجال والنساء **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللّٰہ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ محرم مسواک کرے عورت ہو یا مرد امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

باب الصید فی الاحرام

احرام کی حالت میں شکار کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراهیم قال اذا اهللت بهما جمیعا العمرۃ والحج فاصبت صیدا فان علیک جزائین فان اهللت بعمرۃ کان علیک جزاء فان اهللت بالحج کان علیک جزاء **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تونے حج اور عمرے دونو کا احرام باندہا ہو اور پیچھے تو شکار کرے تو تجھ پر دو بدلے اور اگر تونے صرف عمرے کا احرام باندہا ہو تو تجھ پر ایک بدلا اور اگر تونے صرف حج کا احرام باندہا ہو تو بھی تجھ پر بدلا دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا ۔ **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا محمد بن المنکدر عن ابی قتادۃ قال خرجت فی رهط من اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیس فی القوم الا محرم غیری فبصرت بعانۃ فعدوت الی فرسی فرکبتها وعجلت عن سوطی فقلت لهم

ناولوني فابوا فنزلت عنها فاخذت سوطي ثم ركبتها فطلبت العانة فاصبت منها
حمارا فاكلت واكلوا معي ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے اصحاب کی ایک جماعت میں
نکلا کہ میرے سوائے قوم میں سب لوگ محرم تھے سو میں نے گورخروں کا ایک گلہ دیکھا سو میں اپنے گھوڑے
کی طرف اوٹھا اور میں سوار ہوا اور جلدی کی یعنے اپنے کوڑے سے یعنے میں کوڑا اوٹھانا بھول
گیا سو میں نے کہا کہ مجھ کو کوڑا اوٹھا دو سو انہوں نے انکار کیا سو میں نے اوتر کر کوڑا لیا پھر اوس پر سوار
ہوا سو میں نے جگہہ تلاش کیا سو میں نے اون میں سے ایک گورخر کو پہنچا سو میں نے اسکا گوشت کھایا اور
اور لوگوں نے بھی میرے ساتھ کھایا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابو
سلمة عن رجل عن ابي هريرة رض قال مررت في البحرين فسألوني عن لحم الصيد
يصيده الحلال هل يصلح للمحرم ان يأكله فافتيتهم بأكله وفي نفسي منه
شيء ثم قدمت على عمر بن الخطاب فذكرت له ما قلت لهم فقال لو قلت غير
ذلك لم يفعل بين اثنين ما بقيت ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں بحرین (ایک ملک کا نام
ہے عرب میں) میں گذرا سو لوگوں نے مجھ سے شکار کے گوشت کا حکم پوچھا کہ شکار کرے اسکو
حلال آدمی کہ کیا جائز ہے محرم کو کھانا اوسکا سو میں نے انکو کھانے کا فتوے دیا اور میرے دل میں
اسکا شبہہ تھا پھر میں عمر کے پاس آیا سو جو میں نے اون سے کہا تھا سو اوس سے ذکر کیا عمر نے کہا کہ اگر تو
اسکے سوا اور کچھ کہتا تو دو آدمی کے درمیان کبھی نکہتا جبتک کہ زندہ رہتا **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا هشام بن عروة عن ابيه عن جده الزبير بن العوام
قال كنا نحمل لحم الصيد صفيفا فنتزوده ونأكله ونحن محرمون مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ زبیر بن عوام سے روایت ہے کہا کہ تھے ہم اوٹھاتے گوشت
شکار کا سیخ میں کھینچا ہوا واسطے ہونے کے اور توشہ ساتھ لیتے اور اوسکو کھاتے اور
حالانکہ ہم احرام میں ہوتے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة
عن محمد بن المنكدر عن عثمان بن محمد عن طلحة بن عبيد الله قال تذاكرنا
لحم الصيد يأكله المحرم والنبي صلى الله عليه وسلم نائم فارتفعت اصواتنا
فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال فيم تتنازعون فقلنا في لحم الصيد

یَاکُلُهُ الْمُحْرِمُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَاسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیْمَ تَنَازَعُوْنَ فَقُلْنَا فِیْ لَحْمِ الصَّیْدِ یَاکُلُهُ الْمُحْرِمُ فَاَمَرَنَا بِاَکْلِهٖ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا ذَبَحَ الْحَلَالُ الصَّیْدَ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ یَاکُلَهُ الْمُحْرِمُ وَاِنْ
کَانَ ذَبَحَهُ مِنْ اَجْلِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَاَرَاهُمْ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ قَدْ
تَنَازَعُوْا فِی الْفِقْهِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ فَاسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ
فَلَمْ یَعِبْهُ عَلَیْهِمْ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا ہم نے آپس میں گوشت شکار کا کہ
کھاوے اوسکو محرم اور حضرت سوتے تھے سو ہماری آوازیں بلند ہوئیں سو حضرت جاگے سو فرمایا کہ تم
کس چیز میں جھگڑتے ہو ہم نے کہا کہ شکار کے گوشت میں کہ کھاوے اوسکو محرم سو حکم کیا ہمکو حضرت نے
ساتھ کھانے اوسکے کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب حلال آدمی شکار کو ذبح کرے
تو محرم کو اوسکے کھانیکا کچھ ڈر نہیں اگرچہ اوسنے اوسکے لیے ذبح کیا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ
کا امام محمد نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں انکو اس حدیث میں کہ وہ اسکی فقہ میں جھگڑے تھے کہ
کسی نے کچھ اختیار کیا اور کسی نے کچھ سو انکی آوازیں بلند ہوئیں سو حضرت جاگے اور انپر عیب نہ کیا
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا اشْتَرَكَ الْقَوْمُ
الْمُحْرِمُوْنَ فِیْ صَیْدٍ فَعَلٰی كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ جَزَاؤُهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَلَا تَرٰی اَنَّ الْقَوْمَ یَقْتُلُوْنَ الرَّجُلَ جَمِیْعًا خَطَاءً فَعَلٰی كُلِّ وَاحِدٍ
كَفَّارَةٌ عِتْقُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب محرم لوگ شکار میں شریک ہوں تو ہر ایک پر اوسکا بدلا ہے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اگر کئی لوگ ملکر
ایک مرد کو قتل کریں تو ہر پر کفارہ ہے آزاد کرنا ایک غلام مسلمان کا پس اگر غلام نہ پاوے تو روزے
رکھے دو مہینے کے پے در پے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ الْهَیْثَمِ
عَنِ الصَّلْتِ بْنِ حُنَیْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اُهْدِیَ لَهٗ ظَبْیَانِ وَبَیْضُ نَعَامٍ
فِی الْحَرَمِ فَاَبٰی اَنْ یَّقْبَلَهٗ وَقَالَ هَلَّا ذَبَحْتَهُمَا قَبْلَ اَنْ تَجِیْءَ بِهِمَا **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا اُدْخِلَ شَیْءٌ مِّنَ الصَّیْدِ الْحَرَمَ حَیًّا لَمْ یَحِلَّ ذَبْحُهٗ وَلَا بَیْعُهٗ وَخُلِّیَ

سَبِيْلَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ صلت بن جنین سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجا گیا واسطے ابن عمرؓ کے ہرن اور اوسکے بچے تھے حرم میں سو اوسنے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تم نے انکو لانے سے پہلے ذبح کیون نہین کیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی شکار زندہ حرم مین داخل کیا جاوے تو نہین جائز ہے ذبح کرنا اوسکا اور نہ بیچنا اوسکا اور خالی کیجاوے راہ اوسکی یعنے اوسکو چھوڑ دیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **بَابُ** مَنْ عَطِبَ هَدْيُهٗ فِي الطَّرِيْقِ جسکی قربانی راہ مین مرنے کے قریب پہونچ رہ گیا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ خَالَتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ سَاَلْتُهَا عَنِ الْهَدْيِ اِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيْقِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهٖ قَالَتْ اَكْلُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ تَرْكِهٖ لِلسِّبَاعِ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاِنْ كَانَ وَاجِبًا فَاصْنَعْ بِهٖ مَا اَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانَهٗ وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَتَصَدَّقْ بِهٖ عَلَى الْفُقَرَاءِ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ مَكَانٍ لَا يُوْجَدُ فِيْهِ الْفُقَرَاءُ فَانْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهٗ فِيْ دَمِهٖ ثُمَّ اضْرِبْ بِهٖ صَفْحَتَهٗ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَ فَاِنْ اَكَلْتَ مِنْهُ شَيْئًا فَعَلَيْكَ مَكَانَ مَا اَكَلْتَ وَاِنْ شِئْتَ صَنَعْتَ بِهٖ مَا اَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانَهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ ترجمہ ابراہیم کی خالہ سے روایت ہے کہ پوچھے عائشہؓ سے قربانی کا حکم پوچھا جبکہ راہ مین مرنے کے قریب پہونچ کر اوسکو کیا کرے عائشہؓ نے کہا کہ اسکا کہانا میرے نزدیک بہتر ہے چھوڑنے اسکے سے واسطے درندون کے امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ اگر قربانی واجب ہو تو کر تو ساتھ اوسکے جو چاہے اور واجب ہے تجھپر بدلا اوسکا اور اگر قربانی نفل ہو تو اوسکو فقیرونپر خیرات کر اور اگر قربانی ایسی جگہہ ہلاک ہونے لگے کہ وہان فقیر موجود نہون تو اوسکو ذبح کر اور رنگ جوتا اسکا اوسکے خون مین یعنے جوتا کہ اوسکے ہار مین ہے اوسکو رنگ کر اوسکی گردن سے چھاپا لگا پہر چھوڑ دے درمیان ہدی کے اور درمیان لوگون کے اوسکو کہا دین یعنے فقیر انکو اوسکے کہانے سے منع نکر اور اگر تو اوس سے کچھ کہا وے تو واجب ہے تجھپر بدلا اسکا کہ تو نے کہایا اور اگر تو چاہے تو کر ساتھ اوسکے جو تجھکو خوش لگے اور واجب ہے تجھپر بدلا اوسکا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین **ف** فقہ مین لکہا ہے کہ ہدی دو قسم ہے واجب اور نفل ہدی واجب ہدی قران کی ہے اور ہدی تمتع کی اور ہدی جنایات کی اور ہدی نذر اور احصار کی اور ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی سے

کھانا درست ہے اور اسکے سوا اور ہدی کا گوشت کھانا درست نہیں کہ وہ کفارات ہیں اور ہدی
اس جانور کو کہتے ہیں کہ حرم میں ذبح کیا جاتا ہے واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری و دنبہ بھیڑ ہو یا گائیں
بیل بھینس یا اونٹ **باب** مَا يَصْلُحُ لِلْمُحْرِمِ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّيْبِ کیا چیز جائز ہے محرم کو کپڑے
اور خوشبو سے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ
بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْهِمْيَانِ يَلْبَسُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ خارجہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ محرم کو ہمیانی پہننی درست ہے
اوس نے کہا کہ اسکا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا -
محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ
قَالَ بَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِي السَّعْيِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ بِلَوْنِ الْحُمْرَةِ اِذْ عَرَضَ لَهٗ رَجُلٌ
فَقَالَ اَتَلْبَسُ هٰذَيْنِ الْمَصْبُوْغَيْنِ وَاَنْتَ مُحْرِمٌ قَالَ اِنَّمَا صَبَغْنَا بِمَدَرٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
بِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا لِاَنَّهٗ لَيْسَ بِطِيْبٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ کثیر بن جمہان
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر سعی میں تھے اور انپر دو کپڑے زرد رنگ کے تھے کہ اچانک اونکو ایک
مرد سامنے آیا سو اوس نے کہا کہ کیا تو دونوں رنگے ہوئے کپڑے پہنتا ہے اس حال میں کہ تو محرم ہے
عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ہم نے مٹی سے رنگے ہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسکے
ساتھ کچھ خوف نہیں دیکھتے اسواسطے کہ نہ وہ خوشبو ہے اور نہ زعفران اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ
اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ طِيْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ لَاَنْ اُصْبِحَ اَنْضَخُ
قَطِرَانًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ اَنْضَخُ طِيْبًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ
يَتَطَيَّبَ لِشَيْءٍ مِنَ الطِّيْبِ بَعْدَ الْاِحْرَامِ ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر کو
احرام کی حالت میں خوشبو لگانیکا حکم پوچھا اوس نے کہا کہ صبح کو گندہ بیروزہ کا اثر باقی رہنا میرے نزدیک
بہتر ہے اس سے کہ خوشبو کا اثر باقی رہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں لائق محرم
کو ملنا کسی چیز کا خوشبو سے جیسے احرام سے کہ اوسکا اثر احرام کے بعد بدن میں باقی رہے **باب**
مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ بیان اس چیز کا کہ قتل کرے اوسکو محرم جانوروں سے **محمد**

قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنه قال يقتل المحرم الفأرة والحية
والكلب العقور والحدأة والعقرب قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة و
ما عدا عليك من السباع فقتلته فلا شيء عليك **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا
کہ قتل کرے محرم احرام کی حالت میں چوہے کو اور سانپ کو اور کتے کاٹنے والے کو اور چیل کو اور
بچھو کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا کہ احرام میں ان جانوروں
کا مارنا درست ہے اور جو چیز کہ تجاوز کرے تجھ پر درندے چار پاؤں سے اور تو اوسکو مار ڈالے تو تجھ پر
کچھ کفارہ نہیں **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا سالم الأفطس عن سعيد
بن جبير قال صحبت ابن عمر فبصر بحدأة على دبر بعير فأخذ القوس فرماها
وهو محرم **قال محمد** وبهذا كله نأخذ وما عدا عليك من السباع فقتلته
فلا شيء عليك **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے صحبت کی سو اس نے اپنے
اونٹ کی پیٹھ پر چیل دیکھی سو تیر لیکر اوسکو مارا اور حالانکہ وہ محرم تھے امام محمد نے کہا کہ انہیں
سب احکام کو ہم لیتے ہیں **باب تزويج المحرم** احرام کی حالت میں نکاح کرنیکا بیان
محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
تزوج ميمونة بنت الحارث بعسفان وهو محرم **قال محمد** وبه نأخذ لا نرى بذلك
بأسا ولكنه لا يقبل ولا يلمس ولا يباشر حتى يحل وهو قول أبي حنيفة **ترجمہ** ہیثم سے روایت
ہے کہ حضرت نے نکاح کیا میمونہ سے عسفان میں اور حالانکہ آپ محرم تھے امام محمد نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہیں ہم اسمیں کچھ ڈر نہیں دیکھتے ولیکن نہ بوسہ لیوے نہ ہاتھ لگاوے اور نہ بدن سے بدن
لگاوے یہانتک کہ احرام نکلے یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب بيع بيوت
مكة وأجرها** مکے کے گھروں کے بیچنے اور انکے اجر کا بیان **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة
عن عبيد الله بن أبي زياد عن ابن أبي نجيح عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال من أكل من أجور مكة شيئا فإنما يأكل نارا وكان
أبو حنيفة يكره أجور بيوتها في الموسم في الرجل يعتمرون يرجع فأما المقيم والمجاور
فلا نرى بأخذ ذلك منهم بأسا **قال محمد** وبه نأخذ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت

ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی مکہ کے گھروں کی اجرت کھاوے سو آگ کھاتا ہے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے
تھے کہ حج کے دنوں میں مکے کے گھروں کی اجرت لینی مکروہ ہے اور اسیطرح جو کوئی عمرہ کرکے پھر جاوے
اس سے بھی اجرت لینی مکروہ ہے اور جو کوئی وہاں رہتا ہو یا مجاور ہو تو اس سے اجرت لینی درست
ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
عبید الله بن ابی زیاد عن ابن ابی نجیح عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال ان الله حرم مکة فحرام بیع رباعها واکل ثمنها **قال محمد** وبه
ناخذ لا ینبغی ان تباع الارض فاما البناء فلا باس به **ترجمہ** عبداللہ بن عمروؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اسکے گھروں کا بیچنا اور ان کا مول کھانا
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں لائق ہے بیچنا زمین مکے کا لیکن اسمیں گھر بنانا
درست ہے

باب الایمان ایمان کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
عبد الله بن ابی حبیبة قال سمعت ابا الدرداء صاحب رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول بینا انا ردیف رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال یا ابا الدرداء
من شهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله وجبت له الجنة قال قلت له وان
زنی وان سرق فسکت عنی ثم سار ساعة ثم قال من شهد ان لا اله الا الله
وانی رسول الله وجبت له الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق
وان رغم انف ابی الدرداء قال فکانی انظر الی اصبع ابی الدرداء السبابة یومی
بها الی ارنبته **ترجمہ** ابودرداؓ سے روایت ہے کہا کہ جس حالت میں کہ میں حضرتؐ کے پیچھے سوار تھا
تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوالدرداء کہ جو گواہی دے اسبات کی کہ خدا کے سوا کوئی لائق بندگی
کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں تو واجب ہو جاتی ہے اسکے لیے بہشت یعنی وہ بہشت میں
ضرور داخل ہوگا میں نے آپ سے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے سو آپ مجھ سے چپ رہے پھر ایک
گھڑی چلے پھر فرمایا کہ جو گواہی دے اسبات کی کہ نہیں لائق بندگی کے کوئی سوا خدا کے
اور میں اسکا رسول ہوں تو اسکے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور
چوری کرے حضرتؐ نے فرمایا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اگرچہ خاک میں ملے ناک ابوالدرداء کا۔

(راوی نے کہا) سو گویا کہ میں دیکھتا ہوں ابو دردا کی شہادت کی انگلی کو کہ اس سے اپنے ناک کی
طرف اشارہ کرتے تھے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عبد الکریم بن
ابی المخارق عن طاؤس قال جاء رجل الی ابن عمر رض فقال یا ابا عبد الرحمن ارأیت هؤلاء
الذین یسرقون اغلاقنا وینقبون ابوابنا أکفار هم قال لا قال أرأیت هؤلاء
الذین یتأولون من القرآن ویشهدون علینا بالکفر ویستحلون دماءنا اکفار هم
قال لا فکیف ای قال لا حتی یجعلوا مع الله شریکا [illegible] قال طاؤس کانی
انظر الی اصبع ابن عمر وهو یحرکها ترجمہ طاؤس سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا
سو اس نے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہے ابن عمر کی) بھلا بتلا تو کہ یہ لوگ جو ہمارے قفل چیرتے
ہیں اور ہمارے دروازے کھولتے ہیں کیا یہ وہ کافر ہیں ابن عمر نے کہا نہیں اس نے کہا بھلا بتلا تو کہ
یہ لوگ کہ قرآن میں تاویل کرتے ہیں اور ہمارے کفر کی گواہی دیتے ہیں اور ہمارے خون حلال
جانتے ہیں کیا یہ کافر ہیں ابن عمر نے کہا نہیں یہانتک کہ خدا کے ساتھ دوسرا شریک ٹھیرا دیں
پس کس طرح ہے جبکہ ابن عمر نے کہا نہیں طاؤس نے کہا جیسے کہ میں ابن عمر کی انگلی کو دیکھتا ہوں
اور وہ اسکو ہلاتے تھے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا علقمة بن مرثد
عن ابن بریدة الاسلمی عن ابیه قال کنا جلوسا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقال اذهبوا بنا نعود جارنا هذا الیهودی قال فاتیناه فقال کیف انت وکیف
فسأله ثم قال یا فلان اشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله فنظر الرجل الی
ابیه وکان عند رأسه فلم یرد علیه شیئا فسکت فقال یا فلان اشهد ان لا اله
الا الله وانی رسول الله فنظر الرجل الی ابیه فلم یکلمه فسکت ثم قال یا فلان اشهد
ان لا اله الا الله وانی رسول الله فقال له ابوه اشهد له فقال اشهد ان لا اله الا الله وانک رسول الله
فقال رسول الله صلعم الحمد لله الذی اعتق بی نسمة من النار قال محمد وبهذا ناخذ لا نری بعیادة الیهودی والنصرانی باسا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو کہ ہم اپنے اس ہمسائے یہودی کی عیادت کریں کہا کہ ہم اسکے پاس
آئے سو حضرت نے فرمایا کیا حال ہے تیرا اور کیسا ہے سو آپ نے اس سے پوچھا پھر فرمایا اے فلانے
یقینا اس یہودی کو کہا کہ گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور میں خدا

کا رسول ہون اُس نے اپنے باپ کیطرف دیکھا اور وہ اسکے سر کے پاس بیٹھا تھا سو اوسکے باپ نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا سو وہ
چپ رہا پھر حضرت صلعم نے فرمایا اے فلانے گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں
اور مین خدا کا رسول ہون سو اوس نے اپنے باپ کیطرف دیکھا سو اوس نے اوس سے کچھ کلام نہ کی سو وہ
چپ رہا پھر فرمایا اے فلانے گواہی دے اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور مین
خدا کا رسول ہون سو اوسکے باپ نے اوسکو کہا کہ اوسکے لیے گواہی دے سو اس نے کہا کہ گواہی دیتا
ہون مین اسکی کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور آپ خدا کے رسول ہین سو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکر ہے اوس خدا کا کہ میرے سبب سے ایک جان آگ سے آزاد کی امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی کی بیمار پرسی مین کچھ ڈر نہین **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمِ الْجَدَلِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْاَحْمَسِيِّ
قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَقَالَ اَرَاَيْتَ قَوْلَهٗ سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فَاَيْنَ النَّارُ قَالَ عُمَرُ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْهَا شَيْءٌ فَقَالَ عُمَرُ اَرَاَيْتَ النَّهَارَ اِذَا جَاءَ اَلَيْسَ يَمْلَؤُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاَيْنَ اللَّيْلُ قَالَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ
وَالَّذِيْ نَفْسُكَ بِيَدِهٖ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ عُمَرُ وَالنَّارُ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ اِنَّهَا لَفِيْ كِتَابِ
اللّٰهِ الْمُنْزَلِ كَمَا قُلْتَ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت عمر پاس
آیا اور کہا کہ بھلا بتلا تو کہ خدا نے فرمایا کہ جلدی کرو طرف مغفرت کی اپنے رب کے اور جنت کی کہ چوڑاؤ
اوسکا برابر آسمانون اور زمین کے ہے پس دوزخ کہان ہے عمر نے اصحاب سے کہا کہ اوسکو جواب دو سو
انکو اس باب مین کوئی چیز یاد نہ تھی عمر نے کہا کہ بھلا بتلا تو کہ جب دن چڑھتا ہے تو کیا آسمانون اور
زمین کو روشنی سے پر نہین کرتا اوس نے کہا کیون نہین عمر نے کہا پس رات کہان ہے اوس نے
کہا جس جگہ اللہ چاہے یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ اوسکے قابو مین تیری جان ہے ای امیر
المؤمنین عمر نے کہا کہ دوزخ بھی اوس جگہ ہے جہان اللہ چاہے کہ وہ بیشک اللہ کی کتاب اتاری
مین ہے جیسے کہ تو نے کہا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ عَطَاءٍ

ابی رباح فسأله علقمة بن مرثد الحضرمی قال ان بمصر قوما صالحین یقولون
نشهد انا مؤمنون شهدنا انا من اهل الجنة قال فقولوا انکم مؤمنون ولا
تقولوا انا من اهل الجنة فوالله ما فی السماء ملک مقرب ولا نبی مرسل ولا
عبد صالح الا لله علیه السبیل والحجة اما ملک اطاع الله طاعة حسنة فالله
من علیه بتلک الطاعة فهو مقصر علی شکرها واما نبی مرسل او عبد صالح اذنب
فلله علیه السبیل والحجة ترجمہ ابو حنیفہ رح سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں عطا بن ابی
رباح کے پاس بیٹھا تھا سو اسکو علقمہ بن مرثد نے پوچھا کہ مصر میں کچھ نیک لوگ ہیں کہتے ہیں کہ گواہی
دیتے ہیں ہم کہ ہم ایماندار ہیں گواہی دیتے ہیں ہم کہ ہم بہشتی ہیں سو عطا نے کہا کہ تم کہو کہ مقرر تم
ایماندار ہو اور یہ نہ کہو کہ ہم بہشتی ہیں سو قسم ہے خدا کی کہ نہیں آسمانوں میں کوئی فرشتہ مقرب
اور نہ کوئی نبی مرسل اور نہ کوئی بندہ نیک مگر کہ خدا تعالے کو اوسپر راہ اور حجت ہے اسپر فرشتہ
سو اوس نے خدا پاک کی اچھی فرمانبرداری کی سو خدا تعالے نے اوسپر یہ احسان کیا کہ اوسکو اس
بندگی کی توفیق دی سو وہ قصوروار ہے اوسکے شکر میں اور اسپر نبی مرسل اور نیک بندہ سو اوسنے
گناہ کیا سو خدا کو اوسپر راہ اور حجت ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عطاء
بن ابی رباح عن عبد الله بن رواحة انه سمی شاة من غنمه لرسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم واوصی بها جاریة له کانت فی الغنم فکانت تتعاهدها وتنظر الیها کلما
اتی الغنم حتی سمنت وصلحت فجاء یوما ففقدها من الغنم فسألها عنها فقالت
ضاعت فلطم وجهها فلما سری ذلک عنه اتی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره
بالقصة فقال لم املک نفسی ان لطمتها قال فاعظم ذلک النبی صلی الله علیه وسلم
وقال لعلها مؤمنة قال یا رسول الله انها سوداء قال فقال ائت بها فلما جاء بها
قال لها النبی صلی الله علیه وآله وسلم أمؤمنة انت قالت نعم قال فاین الله
قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم هی مؤمنة قال فقال عبد الله بن عبد الله بن رواحة وهی حرة یا رسول
الله ترجمہ عبد اللہ بن رواحہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری حضرت کے نام

کی کی اور اپنی لونڈی کو کہ بکریوں مین تہی اوسکی وصیت کی کہ اوسکی نگہبانی کرے سو وہ اسکی نگہبانی کرتے تہے اور اسکی طرف دیکہتے تہے جبکہ بکریوں مین آتے یہانتک کہ وہ بکری خوب موٹی اور فربہ ہوگئی سو ایکدن وہ آیا اور اسکو بکریوں سے گم پایا سو اوسنے اس لونڈی سے اوسکا حال پوچہا اوسنے کہا کہ وہ بکری ضائع ہوگئی سو اس نے اوسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا سو جب اوسکا غصہ دور ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو اس قصے سے خبر دی اور اوسنے کہا کہ نہ قادر ہوا مین اپنی جان پر اوسکے طمانچہ مارنے سے یعنے مجہے اختیار ہوگیا تہا سو یہ معاملہ حضرت پر دشوار گذرا اور فرمایا شاید کہ وہ ایماندار ہے اوسنے کہا یا رسول اللہ وہ سیاہی ہے حضرت نے فرمایا اوسکو لے آ سو جب وہ اسکو لایا تو حضرت لگے اوس سے فرمایا کہ کیا تو ایماندار ہے اوسنے کہا ہان فرمایا خدا کہان ہے اوسنے کہا آسمان مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کون ہون اوسنے کہا آپ خدا کے رسول ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایماندار ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ وہ آزاد ہے

باب الشَّفَاعَةِ شفاعت کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ قَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُهٗ وَلَا يَعْبُدُ غَيْرَهٗ وَقَوْمًا مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَهٗ ثُمَّ يَجْمَعُهُمْ فِي النَّارِ فَيُعَيِّرُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ غَيْرَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ عَلَيْهَا لَاَنَا عَبَدْنَا غَيْرَهٗ فَمَا اَغْنَتْ عَنْكُمْ عِبَادَتُكُمْ اِيَّاهُ وَقَدْ عُذِّبْتُمْ مَعَنَا فَيَاْذَنُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِلْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ فَيَشْفَعُوْنَ فَلَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اَحَدٌ مِّمَّنْ كَانَ يَعْبُدُهٗ اِلَّا اَخْرَجَهٗ حَتّٰى يَتَطَاوَلَ لِلشَّفَاعَةِ اِبْلِيْسُ لِعِبَادَتِهِ الْاُوْلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ مینے ابراہیم سے آیت ربما یود الذین الخ کی تفسیر پوچہی یعنے اکثر اوقات آرزو کرینگے جو لوگ کہ کافر ہوئے کہ کاش ہوتے مسلمان ابراہیم نے کہا کہ خدا عذاب کریگا ایک قوم کو اون لوگون مین سے کہ فقط اوسی کی عبادت کرتے تہے اسکے سوا کسی کی عبادت نکرتے تہے اور عذاب کریگا ایک قوم کو اون لوگون مین سے کہ خدا تعالے کے سوا غیر کی عبادت کرتے تہے پہر جمع کریگا انکو آگ مین پس عار دلاوینگے وہ لوگ کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے تہے اون لوگون کو کہ خدا کی عبادت کرتے تہے سو کہینگے کہ ہمکو

تو اسواسطے عذاب ہوا کہ ہم نے خدا کے سوای اور کی عبادت کی سو نہ دفع کیا تم سے تمہاری عبادت کرنے
نے خدا کو کچھ اور سقر عذاب کیے گئے تم ساتھ ہمارے سو اجازت دیگا اللہ تعالی واسطے فرشتون کے
اور پیغمبرون کے سو شفاعت کرینگے سو نہ باقی رہیگا آگ مین کوئی جو اوسکے عبادت کرتا تھا
مگر کہ اوسکو نکالیگا یہانتک کہ گردن دراز کریگا شیطان واسطے پہلی عبادت اپنی کے
کہاپس کہیگا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ الْعَبْسِيِّ
عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رض قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَوْمٌ مُنْتِنِيْنَ قَدْ اِمْتَحَشَتْهُمُ النَّارُ ترجمہ
حذیفہ سے روایت ہے کہ داخل ہونگے بہشت مین کچھ لوگ بوہون ڈالا انکو آگ نے یعنے آگ سے نکلکر
بہشت مین داخل کیے جاوینگے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ
اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ
ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ
ذَكَرَ اللّٰهُ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَكُنَّا
نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰى اَتَانَا الْيَقِيْنُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ
الشَّافِعِيْنَ ترجمہ ابی زعرا سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ عذاب کریگا اللہ ایک قوم کو
اہل ایمان میں سے بدلے گناہون انکے کے پہر نکالیگا انکو ساتھ شفاعت محمد کے یہانتک کہ نہ رہیگا
دوزخ مین مگر جسکو اللہ نے ذکر کیا کس چیز نے تمکو دوزخ مین ڈالا وہ بولے ہم نہ تھے نماز پڑھتے اور
نہ تھے کھلاتے محتاج کو اور ہم تھے بات مین دھستے ساتھ دھسنے والون کے اور ہم تھے جھٹلاتے قیامت
کے دن کو یہانتک کہ آپہونچی ہمپر موت یعنی بات مین دھستے پہر کام مین نہ آویگی انکو سفارش سفارش
کرنے والون کی **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا
فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ
نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ قَالَ
يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُؤْتٰى بِهِمْ نَهَرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ غُسْلَ الثَّعَارِيْرِ

ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ فَيُذْهِبُ ذٰلِكَ الْاِسْمَ عَنْهُمْ مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ
ترجمہ ابی سعید خدری رضی سے روایت ہے کہ جو جھوٹ بولے مجھ پر جان بوجھکر تو چاہیے کہ بناوے ٹھکانا اپنا دوزخ بیچ
اور میں نے اسکو اس آیت سے پوچھا اور کچھ رات جاگتا رہو ساتھ نماز کے کہ وہ زیادتی درجہ کی ہے واسطے
تیرے عنقریب ہے کہ اٹھاوے تجھکو خدا تیرا اسرا ہے مقام میں اونے کہا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے کہا
عذاب کریگا خدا ایک قوم کو اہل ایمان سے بدلے گناہوں انکے کے پھر نکالیگا اون کو ساتھ شفاعت حضرت
محمد کے سو انکو ایک نہر میں لایا جاوے گا کہ اوسکو آب حیات کہتے ہیں سو اوس میں نہا دینگے مانند نہانے
نقاریر کی پھر داخل کیے جاوینگے بہشت میں لوگ اون کا نام جہنمی کہینگے پھر التجا کرینگے طرف اللہ کے
سو خدا اون کا یہ نام دور کر دیگا امام محمد نے کہا کہ شداد بن عبدالرحمن سے بھی اسیطرح روایت
آئی ہے ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ صُهَيْبِ الَّذِيْ
يُقَالُ لَهُ الْفَقِيْرُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُهُ عَنِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يُعَذِّبُ
اللّٰهُ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ
قُلْتُ لَهُ فَاَيْنَ قَوْلُ اللّٰهِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّقِيْمٌ فَقَالَ لِيْ هٰذِهٖ فِي الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِقْرَاْ مَا قَبْلَهَا ترجمہ یزید فقیر سے روایت ہے کہ میں
نے جابر بن عبداللہ سے شفاعت کا مسئلہ پوچھا اونے کہا کہ خدا عذاب کریگا ایک قوم کو اہل ایمان
میں سے پھر نکالیگا انکو ساتھ شفاعت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے میں نے کہا پس کہاں ہے یہ آیت کہ ارادہ
کرینگے نکلنے کا دوزخ سے اور نہیں وہ نکلنے والے اوس میں سے اور واسطے انکے عذاب ہے ہمیشہ
رہنے والا سو اونے مجھ کو کہا کہ یہ اون لوگوں کی حق میں ہے جو کافر ہوئے اوس سے پہلے کی آیت
پڑھ ۔ بَابُ التَّصْدِيْقِ بِالْقَدَرِ تقدیر کے سچا جاننے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَاَلَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمِ الْمُدْلِجِيُّ رض فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا
عَنْ عُمْرَتِنَا هٰذِهٖ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لِلْاَبَدِ قَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ دِيْنِنَا هٰذَا كَاَنَّمَا
خُلِقْنَا لَهُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ الْعَمَلُ فِيْ شَيْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْ شَيْءٍ

نستأنف فيه العمل قال في شيء قد جرت به الاقلام وثبتت به المقادير قال ففيم
العمل يا رسول الله فقال اعملوا فكل عامل ميسر من كان من اهل الجنة ييسر
لعمل اهل الجنة ومن كان من اهل النار ييسر لعمل اهل النار ثم تلا هذه الآية
فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى وكذب
بالحسنى فسنيسره للعسرى ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سراقہ بن مالک نے حضرتؐ سے پوچھا سو
عرض کی کہ یا حضرتؐ خبر دیجیے ہمکو ہمارے اس عمرہ سے کہ فقط اسی سال کے لیے ہیں یا واسطے ہمیشہ
کے حضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا ہمیشہ کو درست ہے اونہی
کہا خبر دیجیے ہمکو ہمارے اس دین سے گویا کہ ہم اوسکے لیے پیدا کیے گیے ہیں کس چیز میں ہے عمل اوس چیز
میں کہ جاری ہوئیں ساتھ اوسکے قلمیں اور ثابت ہوئیں تقدیریں کیا اوس چیز میں کہ ہم اوس میں
ابتدا سے عمل کرتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا عمل اس چیز میں ہے کہ جاری ہوئیں ساتھ اوسکے قلمیں اور
ثابت ہوئیں ساتھ اوسکے تقدیریں اونہوں نے کہا پس کس چیز میں ہے عمل یا حضرتؐ اور کس حساب میں
ہے یعنی جب ہر چیز مقدر ہے تو عبادت اور عمل کی کیا ضرورت سو حضرتؐ نے فرمایا کہ عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک
شخص کو وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا سو جو بہشتیوں میں سے ہوگا اوسکو بہشتیوں
کا عمل آسان معلوم ہوگا اور جو دوزخی ہوگا تو اوسکو دوزخیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا پھر حضرتؐ نے
یہ آیت پڑھی سو جس نے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج پہنچاویں گے آسانی
میں اور جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج پہنچاویں گے سختی
میں محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن عبد العزيز بن رفيع عن مصعب بن سعد
بن ابي وقاصؓ عن ابيهؓ عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ما من نفس الا قد كتب
الله مدخلها ومخرجها وما هي لاقية فقال رجل من الانصار ففيم العمل يا رسول الله
قال كل من كان من اهل الجنة يسر لعمل اهل الجنة ومن كان من اهل النار
يسر لعمل اهل النار فقال الانصاريؓ الآن حق العمل ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں مگر کہ خدا نے لکھی ہے جگہ داخل ہونے اوسکی کی اور
جگہہ نکلنے اوسکے کی اور جس چیز کو وہ ملنے والی ہے سو ایک مرد انصاری نے کہا کہ عمل کس چیز میں ہے

یا حضرت فرمایا جو بہشتی ہوگا اوسکے بہشتیون کا عمل آسان ہوگا اور جو دوزخی ہوگا اوسکو دوزخیون کا
عمل آسان معلوم ہوگا یعنے یہ نیک عمل بھی تقدیر ہی کا اثر ہے اسکو تقدیر کے مخالف سمجھو سو انصاری
نے کہا کہ اب ثابت ہوا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا علقمة بن مرثد
الحضرمي عن يحيى بن يعمر قال بينا نحن في مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
إذ رأيت ابن عمر رض قاعدا في جانبه فقلت لصاحبي هل لك ان تأتي ابن عمر فنسأله
عن القدر فقال نعم فقلت دعني حتى اكون انا الذي اسأله فاني اعرف به منك
فاتيناه فقعدنا اليه فقلت يا ابا عبد الرحمن انا قوم نتقلب في هذه الارضين
فربما قدمنا البلد به قوم يقولون لا قدر قال ابلغهم اني منهم بريء واني
لو اجد اعوانا لجاهدتهم قال ثم انشأ يحدثنا قال بينا نحن عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم في ناس من اصحابه اذ اقبل شاب جميل حسن اللمة طيب الريح
عليه ثياب بياض فقال السلام عليك يا رسول الله السلام عليكم فرد النبي صلى
الله عليه وسلم ورددنا ثم قال ادنو يا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة او
دنوتين ثم قام موقرا له ثم قال ادنو يا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة او
دنوتين ثم قام موقرا له ثم قال ادنو يا رسول الله فقال ادنه فدنا دنوة او
دنوتين ثم قام موقرا له ثم قال ادنو يا رسول الله فقال ادنه حتى جلس فالصق
ركبتيه بركبتي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم قال اخبرني عن الايمان
ما هو قال الايمان بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر خيره
وشره من الله قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كانه يعلم قال فاخبرني
عن شرائع الاسلام ما هي قال اقام الصلوة وايتاء الزكوة وحج البيت وصوم
شهر رمضان والاغتسال من الجنابة قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كانه
يعلم قال فاخبرني عن الاحسان ما هو قال تعمل لله كانك تراه فان لم تكن
تراه فانه يراك قال صدقت فتعجبنا لقوله صدقت كانه يعلم قال فاخبرني
عن قيام الساعة متى هو قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال صدقت

فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهِ صَدَقْتَ فَانْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ إِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَبَدَرْنَا فِي أَثَرِهِ فَمَا نَدْرِي أَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَأَيْنَا مِنْهُ شَيْئًا فَذَكَرْنَا
ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا جِبْرَئِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ
دِينِكُمْ مَا أَتَانِي صُورَةً قَطُّ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ فِيهَا قَبْلَ هٰذِهِ الصُّورَةِ ـ یحییٰ بن یعمر سے
روایت ہی کہ جس حالت مین کہ ہم حضرت کی مسجد مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ مین نے ابن عمر کو مسجد کی ایک
طرف مین بیٹھے دیکھا سو مین نے اپنے ساتھی کو کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ابن عمر پاس آوے اور اس
تقدیر کا مسئلہ پوچھے اوس نے کہا ہان سو مین نے کہا تم مجھے چھوڑ یہانتک کہ پہلا مین ہی اوس سے پوچھون
کہ مین زیادہ فصیح ہون اوسکا تجھہ سے سو ہم اوسکے پاس آئے اور اسکے پاس بیٹھے سو مین نے
اس سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن ہم ایک قوم ہین کہ ان زمینون مین پھرتے ہین سو اکثر اوقات
ہم ایک شہر مین جاتے ہین کہ اسمین کچھ لوگ ہوتے ہین جو کہتے ہین کہ تقدیر نہین ابن عمر نے کہا کہ
سو پہنچاوے انکو یہ بات کہ مین اونسے بیزار ہون اور اگر مین مددگار پاؤن تو اون سے جہاد کرون پھر
ہمسے حدیث بیان کرنے لگے کہا کہ جس حالت مین کہ ہم کچھ اصحاب مین حضرت کے پاس بیٹھے تھے
کہ ناگاہ ایک خوبصورت جوان آیا عمدہ بال پاک بو اور سپید کپڑے تھے سو اوس نے کہا کہ سلام
ہو آپ کو یا حضرت سلام تمکو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی دیا
پھر اوسنے کہا کہ یا حضرت کیا مین آپ سے قریب ہوؤن آپ نے فرمایا قریب ہو سو نزدیک ہوا ایک بار
نزدیک ہونا یا دو بار نزدیک ہونا پھر آپ کی تعظیم کو کھڑا ہوا پھر کہا کہ یا حضرت کیا مین آپ سے نزدیک
ہوؤن حضرت نے فرمایا نزدیک ہو سو نزدیک ہوا ایک بار نزدیک ہونا یا دو بار نزدیک ہونا پھر آپ
کی تعظیم کو کھڑا ہوا پھر کہا کہ یا حضرت کیا مین آپ سے نزدیک ہوؤن آپ نے فرمایا قریب ہو یہانتک بیٹھ گیا
اور اپنے دونون زانو حضرت کے زانو سے ملائے پھر کہا کہ مجھکو ایمان کی حقیقت بتلایئے کہ کیا
ہے حضرت نے فرمایا ایمان دل سے ماننا ہے اللہ کو اور اسکے فرشتون کو اور اسکی کتابون کو اور
اسکے پیغمبرون کو اور پچھلے دن کو یعنے قیامت کو اور تقدیر کو بھلی ہو یا بری اللہ کی طرف سے
ہے اوس نے کہا تم نے سچ کہا اوس سے کہا کہ آپ مجھکو اسلام کے اصول بتلایئے وہ کیا ہین حضرت
نے فرمایا نماز کا اچھی طرح پڑھنا اور زکوۃ کا دینا اور مہینے رمضان کا روزہ رکھنا اور خانے

کعبے کا حج کرنا اور جنابت سے نہانا اوس نے کہا تم نے سچ کہا سو ہم نے تعجب کیا اوسکے اس قول سے کہ آپنے سچ کہا جیسے کہ وہ جانتا ہے پھر اوس نے کہا کہ آپ مجھکو احسان اور اخلاص کی حقیقت بتلا دیجئے وہ کیا ہے حضرت نے فرمایا احسان یہہ ہے کہ تو اللہ کی ایسی عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہے سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجہ سے نہ ہو سکے تو یون جان کہ وہی تجہکو دیکھتا ہے اوس نے کہا آپنے سچ کہا سو ہم نے اوسکے اس قول سے تعجب کیا کہ آپنے سچ کہا جیسے کہ وہ جانتا ہے پھر اوس نے کہا کہ آپ مجھکو قیامت کا حال بتلا دیجئے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ تر نہین جانتا یعنے قیامت کے نجاننے مین ہم اور تم دونو برابر ہین اوس نے کہا آپنے سچ فرمایا سو ہم نے اوسکے اس قول سے تعجب کیا آپنے سچ کہا سو وہ پھرا اور ہم اوسکو دیکھتے تھے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس پھیر لاؤ سو ہم اوس کے پیچھے گئے سو ہم نہین جانتے کہ کہان گیا اور نہ ہم نے اوس سے کوئی چیز دیکھی سو ہم نے یہ بات حضرت سے ذکر کی حضرت صلعم نے فرمایا یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا تھا تمکو دین سکہانے کو وہ کبھی کسی صورت مین میرے پاس نہین آیا مگر کہ مین اسکو پہچانتا ہون پہلے اس صورت کے **ف** اس حدیث کو ام الاحادیث کہتے ہین یعنے سب حدیثون کی جڑ ہے سو اسکی کچھ مطالب اور حدیثون مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنے خدا کو یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیون سے موصوف ہے اسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور فرشتون کو یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت خدا کے حکم سے سارے عالم کا انتظام کرتے ہین اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہے جو اون مین ہے سو سچ ہے اور پیغمبرون کا یون اعتقاد کرے کہ وے سب خلق سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے انکو اپنی کمال رحمت سے آدمیون کیطرف بھیجا کہ نیک راہ بتلادین انکا دین اور دنیا سنوارین اور ان کو قسم قسم کے معجزات دیے کہ انکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وے سب گناہون سے پاک ہین صغیرے ہون یا کبیرے نبوت سے پہلے بھی اور پیچھے بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور قیامت کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک بہشت اور دوزخ کی داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا سو سچ ہے یعنی قبر کا عذاب اور صور کا پھونکنا اور مردون کا جینا اور حساب کتاب اور عمل

کا بدلا ملنا اور ترازو میں عمل کا تلنا اور پلصراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزیں حق
ہیں ان میں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا
بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی بدون اوسکی خواہش کے نہ کوئی پتا ہلے نہ بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے
آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اوسکے سبب سے آدمی تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہو تقدیر
کا اعتقاد اسیطرح مجمل چاہیے زیادہ گفتگو کرنی اسمیں بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ عقل ہماری میں
اتنی کہاں طاقت ہے کہ کارخانہ خدا کے بھید سمجھے اسواسطے حضرت نے تقدیر کی بحث سے منع
فرمایا یہ ایمان مفصل ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن عقيل الاهلي التيمي عن
ابيه عن عمر بن الخطاب رض قال بينا هو يخطب الناس بالجابية اذ قال في خطبته ان
الله يضل من يشاء ويهدي من يشاء فقال قس من تلك القسوس ما يقول امير
المؤمنين قالوا يقول ان الله يضل من يشاء ويهدي من يشاء فقال برگشت الله
اعدل من ان يضل احدا فبلغت عمر بن الخطاب رض فقال كذبت بل الله اضلك و
الله لولا عهد لك لضربت عنقك **ترجمہ** عبد الاعلی سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت
عمر خطبہ پڑھتے تھے جابیہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں کہ اچانک اونہوں نے اپنے خطبہ میں کہا کہ بیشک
خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے سو یہود کے ان عالموں میں سے
ایک عالم نے کہا کہ امیر المؤمنین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا کہتا ہے کہ خدا گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا
ہے اور راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے اوس یہودی نے کہا کہ عمر پھر گیا اللہ زیادہ عادل ہے اس
سے کہ کسی کو گمراہ کرے یعنی خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا لوگ خود بخود گمراہ ہوتے ہیں سو یہ بات انکی
حضرت عمر کو پہونچی عمر رض نے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا بلکہ خدا ہی نے تجھکو گمراہ کیا ہے اور اگر تیرا عہد
نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارتا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا يزيد بن
عبد الرحمن عن ابي وائلة او ابي ايلة شك محمد عن عبد الله بن مسعود قال تكون النطفة
في الرحم اربعين يوما ثم تكون علقة اربعين يوما ثم تكون مضغة اربعين
يوما ثم يبعث خلقه فيقول رب اذكر او انثى شقي او سعيد وما رزقه **قال**
[illegible] فبه نأخذ الشقي من شقي في بطن امه والسعيد من وعظ بغيره **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رض

سے روایت ہے کہ آدمی کا نطفہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہوجاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اوسکا وجود پیدا ہوتا ہے سو فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب کیا یہ مرد ہوگا یا عورت بدبخت ہوگا یا نیک بخت اور اوسکی روزی کتنی ہے یعنے محتاج ہوگا یا مالدار امام محمدؒ نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ بدبخت دوزخی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا اور نیک بخت بہشتی وہ ہے جس نے غیر سے نصیحت پکڑی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقدیر حق ہے اور نیک بخت ہونا اور بدبخت ہونا مقدر ہوچکا ہے **باب** ما یحل للرجل الحر من التزوج یعنے آزاد مرد کو کتنی عورتیں نکاح کرنی درست ہیں **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا قیس بن مسلم الجدلی عن الحسن بن محمد بن علی بن ابی طالبؓ فی قول اللہ والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم قال کان یقول فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع قال احل لکم اربع وحرمت علیکم امہاتکم الی اخر الایۃ قال حرمت علیکم المحصنات الا ما ملکت ایمانکم بعد الاربع **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ حرام ہوئیں تمپر نکاح بند میں عورتیں مگر جنکے مالک ہوجاوین تمہارے ہاتھ کہا تھے کہتے کہ نکاح کرو جو تمکو خوش آوین عورتوں سے دو دو تین تین چار چار حضرت علی نے کہا کہ حلال ہوئیں تمکو چار عورتیں اور حرام ہوئیں تمپر تمہاری مائیں آخر آیت تک کہا حرام ہوئیں تمپر نکاح بند میں عورتیں مگر جنکے مالک ہوجاوین تمہارے ہاتھ پیچھے چار عورتوں کے یعنے آزاد عورتیں چار سے زیادہ درست نہیں لیکن اگر چار کے بعد لونڈی کا مالک ہو تو درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال اذا نکح الرجل الامۃ علی الحرۃ فنکاح الامۃ فاسد واذا نکح الحرۃ علی الامۃ امسکہما جمیعا ویقسم للحرۃ لیلتین وللامۃ لیلۃ **قال محمد** وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد آزاد عورت پر لونڈی سے نکاح کرے تو لونڈی کا نکاح فاسد ہے اور جب لونڈی پر آزاد عورت سے نکاح کرے تو دونوں کو رکھے اور تقسیم کرے واسطے آزاد عورت کے دو راتیں اور واسطے لونڈی کے ایک رات امام محمدؒ نے کہا اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال

لِلْحُرِّ اَنْ یَتَزَوَّجَ اَرْبَعَ مَمْلُوْکَاتٍ وَثَلٰثًا وَاِثْنَتَیْنِ وَوَاحِدَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَہٗ اَنْ یَتَزَوَّجَ مِنَ الْاِمَاءِ مَا یَتَزَوَّجُ مِنَ الْحَرَائِرِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جائز ہے آزاد مرد کو نکاح کرنا چار لونڈیوں سے اور تین سے اور دو سے اور ایک سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جائز ہے اوسکو نکاح کرنا لونڈیوں سے وہ چیز کہ جائز ہے اوسکو آزاد عورتوں سے یعنے جتنی آزاد عورتوں سے اوسکو نکاح کرنا درست ہے اوتنی لونڈیوں سے بھی نکاح کرنا درست ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **بَابُ مَا یَحِلُّ لِلْعَبْدِ مِنَ التَّزَوُّجِ** غلام کو کتنی عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَیْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ یَتَزَوَّجَ اِلَّا حُرَّتَیْنِ اَوْ مَمْلُوْکَتَیْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو نکاح کرنا مگر دو آزاد عورتوں سے یا دو لونڈیوں سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِلْعَبْدِ اَنْ یَتَسَرّٰی وَلَا یَحِلُّ لَہٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِکَاحٍ یُزَوِّجُہٗ مَوْلَاہُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو یہ کہ لونڈی رکھے اور نہیں حلال ہے اوسکو کوئی فرج مگر ساتھ نکاح کے کہ اوسکا مالک اس سے نکاح کردے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اُمَیَّۃَ الْمَکِّیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا یَحِلُّ فَرْجٌ مِنَ الْمَمْلُوْکَاتِ اِلَّا مَنْ اِبْتَاعَ اَوْ وُھِبَ اَوْ تُصُدِّقَ اَوْ اُعْتِقَ جَازَ یَعْنِیْ بِذٰلِکَ الْمَمْلُوْکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ یَعْنِیْ اَنَّ الْمَمْلُوْکَ لَا یَحِلُّ لَہٗ فَرْجٌ اِلَّا بِنِکَاحٍ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ نہیں حلال کوئی فرج لونڈیوں میں سے مگر جو خریدے یا ہبہ کرے یا خیرات کرے یا آزاد کرے تو جائز ہے یعنے غلام کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں یعنے نہیں حلال ہے غلام کو کوئی فرج مگر ساتھ نکاح کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنی جسکو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار ہو تو اسی کو لونڈی حلال ہے یعنی آزاد مرد ہو اور چونکہ غلام کو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار نہیں تو اسکو لونڈی حلال نہیں مگر ساتھ نکاح کے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا

ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال لا یصلح للعبد ان یتسری ثم تلا ہذہ الآیۃ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فلیست لہ بزوجۃ ولا ملک یمین قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو یہ کہ لونڈی رکھے پھر یہ آیت پڑھی مگر اپنی بی بیوں پر یا اون پر کہ اونکے ہاتھ مالک ہوئے سو نہ اوسکی بیوی ہے اور نہ ہاتھکی ملک ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی العبد اذا زوجہ مولاہ فالطلاق بید العبد واذا تزوج العبد بغیر اذن مولاہ فالطلاق بید مولاہ و یاخذ من المرأۃ ما اخذت من عبدہ قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس غلام کے حق میں جسکا نکاح کردے اوسکا مالک اوسکا کہا کہ طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے اور جب کہ بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو طلاق اسکی مالک کے ہاتھ میں ہے اور لیوے عورت سے جو لیا اوسنے غلام سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال اذا تزوج العبد بغیر اذن مولاہ فنکاحہ فاسد وان اذن لہ بعد ما تزوج فنکاحہ ثابت قال محمد وبہ ناخذ وانما یعنی بقولہ ان اذن لہ بعد ما تزوج یقول ان اجاز ما صنع فہو جائز وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو اسکا نکاح فاسد ہے اور اگر نکاح ہونے کے بعد مالک اجازت دے تو اوسکا نکاح ثابت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر نکاح ہونے کے بعد اوسکا مالک نکاح جائز رکھے تو جائز ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب الرجل یزوج ام ولدہ

اگر کوئی اپنی ام ولد لونڈی کو کسی سے نکاح کردے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال وتلد ام الولد من غیر سیدہا اذا ولدتہ وہی ام ولد بمنزلتہا قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر ام ولد اپنے مالک کے سوا کسی اور سے بچہ جنے اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو تو وہ بچہ بجائے ام ولد

ہے یعنی اوسکا بیچنا درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یزوج ام ولده
عبدا فتلد اولادا ثم یموت قال هی حرة واولادها احرار وهی بالخیار ان شاءت
کانت مع العبد وان شاءت لم تکن **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة
ولها الخیار ایضا وان کانت تحت حر ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو اس مرد کے حق مین کہ اپنے
ام ولد کو غلام سے نکاح کردے پس اولاد جنے پھر مالک مرجاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے
اور اسکی اولاد بھی آزاد ہے اور ام ولد کو اختیار ہے کہ چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور چاہے
تو نہ رہے بلکہ کسی اور سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا اور اگر وہ آزاد کے نکاح مین ہو تو بھی اوسکو اختیار ہے **باب الرجل یتزوج
وبه العیب وللمرأة** اگر کوئی مرد نکاح کرے اور وہ عیبدار ہو یا عورت عیبدار ہو تو اوسکا
کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم انه قال
فی الرجل یتزوج وهو عنین او یتزوج وبه بلاء لم تخیر امرأته ولا اهلها انها
امرأته ابدا لا یجبر علی طلاقها قال وان تزوجها وهی هکذا فهی بتلك المنزلة
ترجمہ ابراہیم نے کہا اس مرد کو حق مین کہ نکاح کرے اور وہ تندرست ہو یا نکاح کرے اور اسمین
کوئی عیب ہو تو نہ اوسکی عورت کو اختیار ہے اور نہ اوسکے گھر والون کو وہ ہمیشہ کو اوسکی عورت
ہے نہ جبر کیا جاوے اوسکو اوسکے طلاق دینے پر اور اگر وہ عورت سے نکاح کرے اور وہ عورت
عیبدار ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد نے کہا کہ یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارے قول مین
سو اگر عورت مین کوئی عیب ہو تو اسکا حکم وہی ہے جو ابوحنیفہ نے کہا اور اگر مرد مین کوئی عیب ہو
اور عیب اوٹھایا جاتا ہو تو اسکا حکم بھی نزدیک ہمارے وہ ہے جو ابوحنیفہ نے کہا اور اگر عیب اوٹھایا
نہ جاتا ہو تو وہ بچانے ذکر یعنی ہوتے اور نامرد کے ہے اوسکی عورت کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو
اوسکے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اوس سے جدا ہو جاوے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة
عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یتزوج المرأة وبها عیب او داء انها امرأته طلق
او امسك ولا تكون فی هذا بمنزلة الاماء ان یردها من عیب وقال ارأیت لو کان

بالرجل عيب لكان لها ان تردّه قال محمد وبه نأخذ لان الطلاق بيد الزوج ان
شاء طلق وان شاء امسك الا ترى انه لو وجدها رتقاء لم يكن له خيار لان الطلاق
بيده ولو وجدته مجبوبا كان لها الخيار لان الطلاق ليس بيدها وكذلك اذا وجدته
مجنونا موسوسا يخاف عليها قتله او وجدته مجذوما منقطعا لا يقدر على الدنو منها
واشباه هذا من العيوب التي لا تحتمل فهذا اشد من العنين والمجبوب وقد جاء
في العنين ان عمر بن الخطاب رض قال انها تؤجل سنة ثم تخير وجاء ايضا في الموسوس
اثر عن عمر بن الخطاب رض انه اجلها ثم خيرها وكذلك العيوب التي لا تحتمل هي اشد
من المجبوب والعنين ترجمہ ابراہیم نے کہا اوس مرد کے حق مین کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور
اوس عورت مین عیب ہو یا بیماری ہو کہ وہ اسکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو رکھے
اور وہ عورت اس مین بجای لونڈیون کے نہ ہوگی کہ اوسکو عیب سے رد کرے اور ابراہیم نے کہا کہ بھلا
بتلا تو اگر مرد مین کوئی عیب ہو تو کیا عورت کو درست ہے کہ اوسکو رد کرے یعنے جیسے درست نہین
ویسے وہ بھی درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اسلیے کہ طلاق خاوند کے ہاتھ
مین ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور اگر چاہے تو رکھے کیا نہین دیکھتا تو کہ اگر اوسکو رتقا پاوے
کہ اوس سے جماع نکر سکے واسطے بند ہونے فرج اوسکے کے تو مرد کو اختیار نہ ہوگا اس واسطے کہ
طلاق اوسکے ہاتھ مین ہے اور اگر عورت اوسکو مجبوب پاوے تو اوسکو اختیار نہ ہوگا اسواسطے کہ طلاق اوس
کے ہاتھ مین نہین ہے اور اسیطرح جبکہ پاوے اوسکو مجنون موسوس خوف کیا جاوے اوس پر قتل اوسکے کا
یعنے خوف کرتی ہو کہ مجکو قتل کر ڈالے گا یا پاوے اوسکو کوڑہی منقطع کہ اوسکے نزدیک جانے پر
قادر نہ ہو اور مانند انکے عیبون سے کہ محتمل نہ ہون پس یہ سخت تر ہے نامرد سے کہ اسکا ذکر کیا ہوا
ہوا اور تحقیق آیا ہے عنین کے حق مین کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ عورت ایک برس تک مہلت دی
جاوے پھر اختیار دیا جاوے جس سے چاہے نکاح کرے اور موسوس کے حق مین بھی حضرت عمر سے
روایت آئی ہے کہ اونھون نے اوس عورت کو مہلت دی پھر اوسکو اختیار دیا اور اسیطرح وہ عیب
کہ محتمل نہین زیادہ تر سخت ہین مجبوب سے اور عنین سے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة

عن حماد عن ابراهيم في الرجل يتزوج المرأة فيجدها مجنونة او برصاء قال هي امرأته
ان شاء طلق وان شاء امسك قال محمد وبه ناخذ لان الطلاق بيده ترجمہ ابراہیم سے
روایت ہو اوس مرد کے حق میں کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکو دیوانی پاوے یا برص والی پاوے ابراہیم
نے کہا کہ وہ اوسکی عورت ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو رکھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
اسواسطے کہ طلاق اوسکی ہاتھ میں ہے

باب ما نهي عنه من التزويج واستيمار البكر

ممنوع نکاح اور کواری عورت سے اجازت لینے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال
حدثنا عبد الملك بن عمير عن رجل من اهل الشام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
اتاه رجل فقال يا رسول الله اتزوج فلانة فنهاه عنها ثم اتاه ثلث مرات فنهاه
ثم قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سوداء ولود احب الي من حسناء
عاقر اني مكاثر بكم الامم حتى ان السقط ليظل محبنطئا يقال له ادخل الجنة فيقول
لا حتى يدخل ابواي ترجمہ ایک مرد شامی سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور عرض کی
کہ یا حضرت کیا میں فلانی عورت سے نکاح کروں سو منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو
اس سے پھر وہ تین بار حضرت کے پاس آیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو منع کیا پھر حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ عورت بہت اولاد جننے والی میرے نزدیک بہتر ہے خوبصورت
عورت سے کہ بانجھ ہو میں زیادتی چاہنے والا ہوں ساتھ تمہارے اوپر امتوں سے یہانتک کہ
کچا بچہ جھگڑنے والا ہوگا خدا سے اوسکو کہا جاویگا کہ بہشت میں داخل ہو سو وہ کہے گا میں
داخل نہیں ہونگا یہانتک کہ میرے ماباپ داخل ہوں

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال لا تنكح البكر حتى تستامر ورضاها سكوتها و
قال وهي اعلم بنفسها لعل بها عيبا لا يستطيع لها الرجال معه قال محمد
وبه ناخذ الا ترى ان لا تزوج البكر البالغة الا باذنها زوجها والد
وغيره ورضاها سكوتها وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه ...... ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ نکاح کیجاوے کنواری عورت یہانتک کہ اس سے اجازت
لیجاوے اور رضامندی اسکی چپ رہنا ہے اور کہا کہ وہ اپنی جان کو خوب جانتی ہے کہ شاید

اوس مین کوئی عیب ہو کہ اوسکے سبب سے مرد اس سے صحبت کرنے کی طاقت نہ رکہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کیا تو نہین دیکہتا کہ نہ نکاح کیجاوے کواری بالغہ مگر ساتھہ اجازت اسکی کے اوسکا باپ اوسکا نکاح کر دے یا کوئی غیر اور رضامندی اوسکی سکوت اوسکا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** مَنْ تَزَوَّجَ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتّٰى مَاتَ اگر کوئی مرد نکاح کرے اور عورت کیلیے مہر مقرر کرے یہانتک کہ وہ مرجاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ مَا بَلَغَنِىْ فِىْ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ قَالَ فَقُلْ فِيْهَا بِرَاْيِكَ قَالَ اَرٰى لَهَا الصَّدَاقَ كَامِلًا وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ قَضَيْتَ وَالَّذِىْ يُحْلَفُ بِهٖ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ الْاَشْجَعِيَّةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَرْحَةً مَا فَرِحَ قَبْلَهَا مِثْلَهَا بِمُوَافَقَةِ رَاْيِهٖ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا يَجِبُ الْمِيْرَاثُ وَالْعِدَّةُ حَتّٰى يَكُوْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ صَدَاقٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَالرَّجُلُ الَّذِىْ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَا قَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْاَشْجَعِىُّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن مسعود کے پاس آیا اور اس سے ایک مرد کا حکم پوچہا کہ اوس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اسکے لیے مہر مقرر نہ کیا اور نہ اس سے صحبت کی یہانتک کہ مرگیا ابن مسعود نے کہا کہ مجکو اس باب مین حضرت سے کوئی چیز نہین پہونچی اوس نے کہا کہ تو اپنے قیاس سے اسکا حکم کہہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ میری راے مین اس عورت کے لیے پورا مہر ہے اور اسکے لیے میراث ہے اور اسپر عدت ہے سو ایک مرد نے انکے ہمنشینون سے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ اسکے ساتھہ قسم کیجاتی ہے حکم کیا تونے ساتھہ حکم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ نے بروع بنت واشق کے حقمین کیا سو خوش ہوا عبد اللہ بن مسعود خوش ہونا کہ اس سے پہلے کبہی ایسے خوش نہ ہوا تہا واسطے موافق ہونے راے اسکی کے حضرت کیحدیث کو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نہین واجب ہے میراث

اور عدت یا تنک کہ ہووے پہلے اس کے مہر نہیں اور اگر پہلے مہر ہو تو میراث اور عدت اسپر ہے
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس وقت کہ عبداللہ بن مسعود کو کہا تھا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسیطرح حکم کیا وہ معقل بن یسار ہیں اور وہ حضرت کے اصحاب میں سے ہیں باب
من تزوج امرأة في عدتها ثم طلقها اگر کوئی عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے پھر اسکو
طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم في الرجل يتزوج المرأة في عدتها ثم يطلقها قال لا يقع عليها طلاق ولا
إن قذفها لم يجلد ولم يلاعن قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه
ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے پھر اسکو طلاق دیوے
ابراہیم نے کہا کہ اوسکی طلاق اوسپر واقع نہیں ہوتی اور اگر اوسکو زنا کاری کی تہمت
لگاوے تو نہ کوڑا مارا جاوے اور نہ لعان کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
في امرأة تزوجت في عدتها فولدت إن ادعاه الأول فهو ولده وإن نفاه الأول
فادعاه الآخر فهو ولده وإن شكا فيه فهو ولدهما يرثهما ويرثانه قال محمد
ولسنا نأخذ بهذا ولكنا نرى إذا طلقها فتزوجها غيره في عدتها فدخل بها
وإن جاءت بولد ما بينها وبين سنتين منذ دخل بها الآخر فهو ابن الأول
وإن كان لأكثر من سنتين فهو ابن الآخر وكان أبو حنيفة يقول نحوا من
ذلك في الطلاق البائن أيضا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک عورت کے حق میں کہ اپنی عدت
میں نکاح کی جاوے اور بچہ جنے اگر پہلا خاوند اوسکا دعوی کرے تو وہ اسیکا لڑکا ہے اور
اگر پہلا خاوند اس سے انکار کرے اور دوسرا اسکا دعوی کرے تو وہ اسکا لڑکا ہے اور اگر اس
میں دونوں شک کریں تو وہ دونوں کا بیٹا ہے وہ دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اسکے
وارث ہونگے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جب اوس کو
طلاق دیوے اور کوئی غیر عدت میں اس سے نکاح کرے اور اس سے صحبت کرے سو اگر وہ بچہ
لاوے کم میں دو برس سے اوس وقت سے کہ صحبت کی ساتھ اوسکے پچھلے خاوند نے تو پہلے خاوند کا

بیٹا ہے اور اگر دو برس کے پیچھے بچہ جنے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے اور امام ابوحنیفہ بھی اسی طرح کہتے تھے طلاق بائن میں **محمد** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِيمَ عَن عَلِيِّ بنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ فِي المَرأَةِ تَتَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا قَالَ يُفَرَّقُ بَينَهَا وَبَينَ زَوجِهَا الآخِرِ وَلَهَا الصَّدَاقُ مِنهُ بِمَا استَحَلَّ مِن فَرجِهَا وَتَستَكمِلُ مَا بَقِيَ مِن عِدَّتِهَا مِنَ الاَوَّلِ وَتَعتَدُّ مِنَ الآخِرِ عِدَّةً مُستَقِلَّةً ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الآخِرُ اِن شَاءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأخُذُ اِلَّا اَنَّا نَقُولُ تَستَكمِلُ عِدَّتَهَا مِنَ الاَوَّلِ وَتَحتَسِبُ بِمَا مَضَى مِن ذٰلِكَ مِن عِدَّةِ الآخِرِ اِلَى اَن تَستَكمِلَ عِدَّةَ الاَوَّلِ وَتَعتَدُّ مَا بَقِيَ مِن عِدَّةِ الآخِرِ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت علی نے کہا اوس عورت کے حق میں کہ عدت میں نکاح کیا ہو علی نے اس سے کہا کہ جدا ہی کیا جاوے درمیان اوسکے اور درمیان پچھلے خاوند کے اور واسطے اوسکے مہر ہے اس کے سبب کہ اوس نے اوس عورت کی شرمگاہ سے نفع اٹھایا اور اسکے پہلے خاوند کی عدت جو باقی ہو سو پوری کرے اور دوسرے خاوند سے علیحدہ عدت بیٹھے پھر نکاح کرے اوس کو دوسرا اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ پہلے خاوند کی عدت پوری کرے اور دوسرے کی تفریق سے پہلے کی عدت پورا کرنے تک جتنے دن گذریں انکو دوسرے کی عدت سے بھی شمار کریں یعنے ان دنوں کو دونوں کی عدتوں میں شمار کرے پہلی کی عدت میں بھی دوسرے کی عدت میں بھی اور وہ دن پہلے کی عدت کا انتہا اور دوسرے کی عدت کا ابتداء اور جو دوسرے کی عدت سے باقی ہو سو عدت گذارے **محمد** قَالَ اَخبَرَنَا سَعِيدُ بنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَن اَبِي مَعشَرٍ عَن اِبرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ اِذَا دَخَلَت عِدَّةٌ فِي عِدَّةٍ كَانَت عِدَّةً وَاحِدَةً وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأخُذُ وَهُوَ تَفسِيرُ قَولِنَا فِي الحَدِيثِ الاَوَّلِ ترجمہ ابی معشر سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک عدت دوسری عدت میں داخل ہو یعنے دو عدتیں جمع ہو جاویں تو وہ ایک ہی عدت ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہ تفسیر ہے قول ہمارے کی پہلی حدیث میں

باب مَا اِذَا اُدخِلَتِ المَرأَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنهُمَا عَلَى زَوجِ صَاحِبَتِهَا جب داخل کیا ویں دو عورتیں ہر ایک دونوں میں سے اپنے صاحب کے خاوند پر تو انکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَن

عن حماد عن ابراهيم قال اذا اُدخلت المرأتان كل واحدة منهما على غير زوجها
فوطئت كل واحدة منهما فانه تُرد كل واحدة منهما الى زوجها ولها الصداق بما
استحل من فرجها ولا يقربها زوجها حتى تنقضي عدتها قال محمد وبهذا كله
ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب داخل کیجاویں
عورتیں ہر ایک دونوں میں سے اپنے خاوند کے سوائی پر بسبب شبہ کے اور صحبت کیجاوے ہر
ایک اون دونوں میں سے تو اسکی تحقیق شان یہ ہے کہ پھیری جاوے ہر ایک اون دونوں میں سے
طرف خاوند اپنے کی اور واسطے ہر ایک کے مہر ہے اوس سبب سے کہ اوسکی شرمگاہ حلال کی
گئی اور صحبت کرے اوس سے خاوند اسکا یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی امام محمد نے کہا
کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب من تزوج مختلعة او مطلقة** اگر
کوئی خلع یا طلاق والی عورت سے نکاح کرے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابوحنيفة
عن حماد عن ابراهيم ان المولى منها والمختلعة ان زوجها لا يقدر على ان يراجعها
الا بنكاح جديد وان ماتا لم يتوارثا لان الطلاق بائن ويلحقها ما دامت في العدة
قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ایلا
اور خلع والی عورت کا خاوند نہیں قادر ہے اوپر رجوع کرنے اوس سے مگر ساتھ نکاح جدید کے اور
اگر دونو مرجاویں تو وہ آپس میں وارث نہیں ہونگے اسواسطے کہ طلاق بائن ہے ولیکن وہ طلاق دیجاوے
بالفعل دیجاوے جبتک کہ عدت میں ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **ف** طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی میں عدت کی اندر رجوع کا حق
خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن میں عدت کے اندر خاوند کو خرچ دینا امام
شافعی کے نزدیک واجب نہیں اور امام اعظم کے نزدیک واجب ہے محمد قال اخبرنا
ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا تزوج الرجل المختلعة والمولى منها فا
التي انقضت في عدتها ثم طلق قبل ان يدخل بها فلها الصداق قال محمد
وهذا قول ابي حنيفة وكذلك في قوله كل امرأة كانت في رجل في عدة من
نكاح جائز او فاسد او غير ذلك يستحل عليه او ام الولد ثم تزوجها في عدتها منه

ثم یطلقھا قبل ان یدخل بھا تطلیقۃ فلہ الصداق کاملا والتطلیقۃ یملک
فیھا الرجعۃ علیھا والعدۃ مستقبلۃ من یوم طلقھا قال محمد ولسنا ناخذ
بھذا ولکنا اذا طلقھا قبل ان یدخل بھا فلھا علیہ نصف الصداق ولا رجعۃ
لہ علیھا وتستکمل ما بقی من عدتھا وھو قول الحسن البصری وعطاء بن ابی رباح
واھل الحجاز ورواہ بعضھم عن الشعبی ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب
نکاح کرے کوئی مرد خلع والی یا ایلا والی عورت سے اور اس سے کہ آزاد کی جاوے اپنی عدت میں
پھر طلاق دیوے اسکو پہلے اس سے کہ دخول کرے ساتھ اسکے تو اوسکے لیے مہر ہے امام محمد نے
کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح اوسکے قول میں کہ جو عورت
کہ کسی مرد کی عدت میں ہو نکاح جائز سے یا فاسد سے یا غیر اس سے مثل عدت ام ولد کی پھیر
نکاح کرے اوس سے اپنی عدت میں پھر طلاق دیوے اسکو پہلے اس سے کہ صحبت کرے ساتھ اسکو
ایک طلاق تو اوسے پورا مہر دینا آتا ہے اور اسکو اس طلاق میں رجوع کرنا درست ہے اور عدت اس
دن سے شروع ہوگی جس دن کہ اوس نے طلاق دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن
جب اوسکو طلاق دیوے بلا صحبت کیے تو اوسکے لیے آدھا مہر ہے اور نہیں جائز ہے
اسکو رجوع کرنا اور پورا اوسکے اوس عدت اوسکی باقی ہو سو پوری کرے اور یہی قول ہے حسن بصری اور
عطا ابن ابی رباح اور اہل حجاز کا اور یہی مروی ہے شعبی سے

باب من تزوج الیھودیۃ والنصرانیۃ انھا لا تحصن

اگر کوئی مرد کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو وہ اوسکو محصن نہیں کرتی
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال لا باس بنکاح الیھودیۃ
والنصرانیۃ علی الحرۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے ساتھ نکاح کرنے یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے اوپر آزاد عورت کے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن حذیفۃ بن الیمان انہ تزوج یھودیۃ بالمدائن
فکتب الیہ عمر بن الخطاب ان خل سبیلھا فکتب الیہ احرام ھی یا امیر
المومنین فکتب الیہ اعزم علیک ان لا تضع کتابی حتی تخلی سبیلھا فانی اخاف

أن تعتد بك المسلمون فيختاروا نساء أهل الذمة لجمالهن وكفى بذلك فتنة لنساء
المسلمين قال محمد وبه نأخذ لا نراه حراما ولكنا نرى أن تختار عليهن نساء المسلمين
وهو قول أبي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان نے ایک یہودی عورت
سے نکاح کیا سو حضرت عمرؓ نے اسکی طرف لکھا کہ اسکو چھوڑ دو سو حذیفہ نے اونکی طرف لکھا کہ
کیا حرام ہے اے امیر المؤمنین سو عمرؓ نے اونکی طرف لکھا کہ میں قسم دیتا ہوں تجھکو کہ نہ رکھیو تو خط میرا
یہانتک کہ چھوڑ دے تو اوسکو پس تحقیق میں خوف کرتا ہوں کہ پیروی کریں تیری مسلمان اور
اختیار کریں عورتیں اہل ذمہ کی واسطے خوبصورتی انکی کے اور کافی ہوگا یہ واسطے فتنہ کے واسطے
عورتوں مسلمانوں کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ اون سے نکاح کرنا حرام نہیں لیکن
ہماری رائے ہے کہ مسلمانوں کی عورتیں اونپر اختیار کی جاویں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا يحصن
المسلم باليهودية ولا بالنصرانية ولا يحصن الا بالحرة المسلمة قال محمد وبه
نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں
محصن ہوتا مسلمان ساتھ یہودی عورت کے اور نہ ساتھ نصرانیہ کے اور نہیں محصن ہوتا مگر ساتھ
آزاد عورت کے کہ مسلمان ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

باب من تزوج في الشرك ثم اسلم آدمی کفر کی حالت میں نکاح کرے پھر مسلمان ہو
جاوے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم
في الذي يتزوج في الشرك ويدخل بامرأته ثم اسلم بعد ذلك ثم يزني انه لا يرجم
حتى يحصن بامرأة مسلمة قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ نکاح کرے کفر کی حالت میں اور صحبت کرے اپنی عورت سے
پھر بعد اوسکے مسلمان ہووے پھر زنا کرے کہ اسکو سنگسار نہ کیا جاوے یہانتک کہ محصن ہو
ساتھ عورت مسلمان کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كانا يهوديين
او نصرانيين فاسلم الزوج فهما على نكاحهما اسلمت المرأة او لم تسلم فاذا اسلمت

المرأۃ عُرِضَ علی الزوج الاسلام فان اسلم امسکہا بالنکاح الاول وان ابی ان یسلم
فُرِّقَ بینہما فان کانا مجوسیین فاسلم احدھما عُرِضَ علی الآخر الاسلام فان اسلم
کانا علی نکاحہما الاول فان ابی ان یسلم فُرِّقَ بینہما قال محمد وبہذا
کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اور عورت
دونوں یہودی ہوں یا نصرانی سو خاوند مسلمان ہو جاوے تو وہ دونوں اپنے سابق نکاح پر ہیں عورت
مسلمان ہووے یا نہ ہووے اور جب پہلی عورت مسلمان ہووے تو خاوند پر اسلام پیش کیا جاوے
سو اگر مسلمان ہو جاوے تو اسکو پہلی نکاح سے اپنے پاس رکھے اور اگر اسلام لانے سے انکار
کرے تو دونوں کے درمیان جدائی کی جاوے اور اگر میاں بی بی دونوں مجوسی ہوں اور
دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جاوے تو دوسرے پر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر اسلام
لاوے تو وہ دونوں اپنے پہلے نکاح پر ثابت رکھی جاویں اور اگر دوسرا اسلام لانے سے انکار
کرے تو دونوں میں تفریق کیجاوے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم
انہ سئل عن الیھودی والیھودیۃ یسلمان او النصرانی والنصرانیۃ قال ھما علی
نکاحہما لا یزیدھما الاسلام الا خیرا قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا یہودی مرد اور عورت سے کہ اسلام لاویں یا
نصرانی مرد اور عورت سو ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنے پہلے نکاح پر قائم رہیں گے نہیں زیادہ کرتا انکو
اسلام مگر بہتری امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد
قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا اسلم الرجل قبل ان یدخل
بامرأتہ وھی مجوسیۃ عُرِضَ علیھا الاسلام فان اسلمت فھی امرأتہ وان
ابت ان تسلم فُرِّقَ بینہما ولم یکن لھا مھر لان الفرقۃ جاءت من قبلھا
واذا اسلمت قبل زوجھا ولم یدخل بھا عُرِضَ علی الزوج الاسلام فان اسلم
فھی امرأتہ وان ابی فُرِّقَ بینہما وکانت تطلیقۃ بائنا وکان لھا نصف الصداق
قال محمد وبہذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ اذا جاءت الفرقۃ من

قَبْلِ الزَّوْجِ كَانَ ذٰلِكَ طَلَاقًا وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ لِاَنَّهُ هُوَ الَّذِیْ اَبٰی الْاِسْلَامَ وَاِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ هِیَ الَّتِیْ اَبَتِ الْاِسْلَامَ فَالْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا شَیْءَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ وَ لَيْسَتْ فُرْقَتُهَا بِطَلَاقٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مسلمان ہووے مرد پہلے اس سے کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے اور وہ عورت مجوسی ہو تو اوس پر اسلام پیش کیا جاوے سو اگر وہ مسلمان ہووے تو وہ اسکی عورت ہیگی اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو انکے درمیان تفریق کیجاوے اور اسکو مہر نہیں ملیگا اسواسطے کہ جدائی اوسکی طرف سے واقع ہوئی ہے کہ اوس نے اسلام سے انکار کیا اور اگر اپنے خاوند سے پہلے اسلام لاوے اور نہ دخل کیا ہو اوس نے ساتھ اوسکے تو پیش کیا جاوے خاوند پر اسلام پس اگر اسلام لاوے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر اسلام سے انکار کرے تو انکے درمیان تفریق کیجاوے اور وہ تفریق طلاق بائن ہوگی اور اسکو آدھا مہر ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ اگر جدائی خاوند کی طرف سے اوے تو وہ طلاق ہوگی اور اسکو آدھا مہر ملیگا اسواسطے کہ اسی نے اسلام سے انکار کیا اور اگر عورت اسلام سے انکار کرے تو جدائی اسکی طرف سے ہے تو اسکو کچھ مہر نہیں ملیگا اور اسکی جدائی طلاق نہیں محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَهِیَ طَلَاقٌ وَاِذَا جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْمَرْأَةِ فَلَيْسَتْ بِطَلَاقٍ فَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا صَدَاقَ لَهَا اِنْ كَانَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جدائی مرد کیطرف سے ہووے تو وہ طلاق ہے اور اگر عورت کیطرف سے ہووے تو وہ طلاق نہیں اور اگر مرد نے اس سے صحبت کی ہو تو اوسکو پورا مہر دینا اوے گا اور اگر اس سے صحبت نکی ہو تو اوسکو مہر نہیں ملیگا اگر اسکی طرف سے جدائی ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مگر ایک حکم میں اسواسطے کہ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جب خاوند اسلام سے مرتد ہو جاوے تو اسکی عورت اوس سے بائن ہو جاویگی اور وہ طلاق نہیں لیکن ہمارے قول میں تو وہ طلاق ہے اور یہی قول ہے ابراہیم کا

باب

الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا اَوْ تُعْتَقُ اگر کوئی مرد کسی لونڈی سے نکاح کرے پھر اوسکو خرید لیوے یا آزاد کیجاوے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

ابراهيم في الرجل يتزوج الامة ثم يطلقها واحدة ثم يشتريها قال يطأها وان اعتقها
فله ان يتزوجها وان طلقها اثنتين ثم اشتراها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره
قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے
حق مین کہ لونڈی سے نکاح کرے پھر اوسکو ایک طلاق دیوے پھر اوسکو خرید لیوے ابراہیم نے کہا کہ اس سے
صحبت کرے اور اگر اسکا مالک اسکو آزاد کردے تو جائز ہے اوسکو نکاح کرنا اوس سے اور اگر اوس کو
دو طلاقین دیوے پھر اوسکو خرید لیوے تو نہین حلال ہے اوسکو یہانتک کہ نکاح کرے اور خاوند سے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم اذا طلق الحر الامة فانها تبين بتطليقتين وعدتها حيضتان
ان كانت تحيض فان لم تكن تحيض فشهر ونصف ولا تحل له حتى تنكح زوجا غيره و
ان طلق العبد امرأته وهي حرة بانت منه بثلث وعدتها ثلث حيض ان كانت
تحيض فان لم تكن تحيض فعدتها ثلثة اشهر قال محمد وبهذا كله نأخذ
الطلاق بالنساء والعدة بالنساء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جب
لونڈی کسی آزاد مرد کے نکاح مین ہو اور وہ اوسکو طلاق دیوے تو وہ جدا ہوتی ہے اس سے ساتھ
دو طلاقون کے اور عدت اوسکی دو حیض ہین اگر اسکو حیض آتا ہو اور اگر اوسکو حیض نہ آتا ہو تو اوسکی عدت
ڈیڑھ مہینا ہے اور نہین حلال ہوتی اوسکو یہانتک کہ نکاح کرے اور خاوند سے اور اگر آزاد عورت
کسی غلام کے نکاح مین ہو تو وہ تین طلاق کے ساتھ بائن ہوتی ہے اور عدت اوسکی تین حیض ہوتی
ہے اگر اوسکو حیض آتا ہو اور اگر حیض اوسکو نہ آتا ہو تو عدت اوسکی تین مہینے ہین امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ طلاق بھی عورتون کی ساتھ ہے اور عدت بھی عورتون کے ساتھ ہے اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابراهيم بن يزيد المكي قال سمعت عطاء
بن ابي رباح يقول قال علي بن ابي طالب الطلاق بالنساء والعدة فبهذا نأخذ نقول
اذا كانت المرأة حرة فطلاقها ثلث تطليقات وعدتها ثلث حيض ان كان زوجها
حرا او عبدا وان كانت امة فطلاقها اثنتان وعدتها حيضتان ان كان زوجها حرا
او عبدا ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ طلاق اور عدت عورتون کی

ساتھ ہو یعنے جب عورت آزاد ہو تو اوسکی طلاق تین طلاقین ہین اور اوسکی عدت تین حیض ہین خواہ اوسکا خاوند آزاد ہو یا غلام اور لونڈی ہو تو اوسکی طلاق دو طلاقین ہین اور اسکی عدت دو حیض ہین خواہ اوسکا خاوند آزاد ہو یا غلام **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یتزوج الامة فتعتق قال تخیر فان اختارت زوجها فهی امرأته وان اختارت نفسها فلیس له علیها سبیل وان مات وقد اختارته فعلیها اربعة اشهر وعشر وله المیراث وان مات وقد اختارت نفسها فعلیها ثلث حیض ولا میراث لها قال محمد وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ نکاح کرے کسی لونڈی سے پھر وہ لونڈی آزاد کیجاوے تو ابراہیم نے کہا کہ وہ اختیار دیجاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار کرے تو اسکے خاوند کو اوسپر کوئی راہ نہین اور اگر اسکا خاوند مر جاوے اسحال مین کہ اوس نے اپنے خاوند کو اختیار کر لیا ہو تو عدت اوسکی چار مہینے اور دس دن ہین اور اسکو میراث ملیگی اور اگر مر جاوے اسحال مین کہ اوس نے اپنی جان اختیار کی ہو تو اوسکی عدت تین حیض ہین اور اسکو میراث نہین ملیگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ رضہ کا۔ **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا اعتقت المملوکة ولها زوج خیرت فان اختارت زوجها فهما علی نکاحهما فان کان دخل بها فلها الصداق لمولاها وان اختارت نفسها ولم یدخل بها فرق بینهما ولم یکن لها صداق ولا لمولاها لان الفرقة جاءت من قبلها ولم تکن فرقتها طلاقا ولها ان تتزوج من یومها ان شاءت **قال محمد** وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی آزاد کی جاوے اور اسکا خاوند ہو تو اس لونڈی کو اختیار دیا جاوے سو اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ دونو اپنے اوسی نکاح پر ثابت رہینگے اور اگر اوس نے اس سے صحبت کی ہو تو اسکے مالک کو اسکا مہر ملیگا اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار کرے اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو انکے درمیان جدائی کیجاوے اور نہ اسکو مہر ملیگا اور نہ اوسکے مالک کو اسواسطے کہ جدائی اسکی طرف سے واقع ہوئی ہے اور اسکی

جد اپنی طلاق نہین ہوگی اور جائز ہے اوس لونڈی کو نکاح کرنا اسکے سید کو اگر چاہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْاَمَةِ یَمُوْتُ عَنْهَا زَوْجُهَا فَتُعْتَقُ فِیْ عِدَّتِهَا اِنَّهَا تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْاَمَةِ وَلَا تَرِثُ فَاِنْ طَلَّقَهَا تَطْلِیْقَتَیْنِ ثُمَّ اُعْتِقَتْ اِعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْاَمَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیمؒ سے روایت ہے اس لونڈی کے حق مین کہ اسکا خاوند مر جاوے پھر وہ اپنی عدت مین آزاد کی جاوے کہ وہ لونڈی کی عدت بیٹھے اور اپنے خاوند کی وارث نہین ہوگی اور اگر خاوند نے اسکو دو طلاقین دی ہون پھر آزاد کی جاوے تو وہ لونڈی کی عدت بیٹھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ وَّ اَسَدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ وَلِیْدَةً لِّعَمِّیْ فَوَلَدَتْ لِیْ جَارِیَةً وَّاِنَّ عَمِّیْ یُرِیْدُ بَیْعَهَا فَقَالَ كَذَبَ لَیْسَ لَهٗ ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَاْخُذُ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّبِیْعَ مَنْ مَّلَكَ ذَا رَحِمٍ مَّحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ ترجمہ مستورد سے روایت ہے کہ ایک مرد عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا سو اوس نے کہا کہ مینے اپنے چچا کی لونڈی سے نکاح کیا تھا سو اس نے میرے لیوا ایک لڑکی جنی اور وہ اسکے بیچنے کا ارادہ کرتا ہے ابن مسعودؓ نے کہا کہ اوس نے جھوٹ کہا کہ اوسکو اسکا بیچنا درست نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ نہین جائز ہے اسکو بیچنا اسکا جو کسی ناتے دار کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْاَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا یَّمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعُتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کو اسکا خاوند طلاق دیوے ایسی طلاق کہ اس مین رجوع کا مالک ہو پھر آزاد کی جاوے یعنی عدت مین تو عدت اسکی عدت آزاد عورت کی ہے اور اگر اسکا خاوند رجوع کا مالک نہو اور آزاد کی جاوے تو اوسکی عدت لونڈی کی عدت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ ثُمَّ فَجَرَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِهَا

اگر کوئی نکاح کرے پھر وہ تو بعد ایک زنا کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن علی بن ابی طالب قال اذا تزوج الرجل المرأۃ و
لم یدخل بہا ثم زنی جلد وامسک امرأتہ وان زنت ہی ولم یدخل بہا حتی یقام
علیہا الحد فرق بینہما قال محمد واما فی قول ابی حنیفۃ وما علیہ العامۃ فہی
امرأتہ علی کل حال ان شاء طلق وان شاء امسک وہو قولنا ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت نکرے پھر زنا
کرے تو اسکو کوڑے مارے جاویں اور اپنی عورت کو روک رکھے اور اگر عورت زنا کرے اور
اوسکے خاوند نے اس سے صحبت نکی ہو یہانتک کہ قائم کی جاوے اوسپر حد تو اون کے درمیان تفریق
کیجاوے امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اور عام علما کے قول میں تو ہر حال میں وہ اوسکی عورت
ہے اگر چاہے تو طلاق دیوے اور چاہے تو روک رکھے اور یہی قول ہے ہمارا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراہیم قال جاء رجل الی علقمۃ بن قیس فقال
رجل فجر بامرأۃ الہ ان یتزوجہا قال نعم ثم تلا ہذہ الایۃ وہو الذی یقبل
التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات ویعلم ما تفعلون قال محمد وبہ ناخذ
وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ایک مرد علقمہ کے پاس آیا اور کہا کہ
ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا تو کیا جائز ہے اوسکو نکاح کرنا اوس سے اوس نے کہا ہاں پھر یہ
آیت پڑھی کہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور معاف کرتا ہے گناہوں کو
اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب من تزوج المتعۃ اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن ابن مسعود فی متعۃ النساء قال انما
رخصت لاصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی غزاۃ لہم شکوا الیہ فیہا العزوبۃ
ثم نسختہا آیۃ النکاح والمیراث والصداق ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
مسعود نے نکاح متعہ کے حق میں فرمایا کہ سوا اسکے نہیں کہ اجازت دی گئی نکاح متعہ کی واسطے
اصحاب محمد کے ایک جہاد میں کہ اوس میں اونہوں نے مجرد رہنے اور شہوت غالب آنیکی شکایت کی

پھر اوسکو نکاح اور میراث اور مہر کی آیت نے منسوخ کیا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا نافع عن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام غزوة خیبر عن لحوم الحمر الاھلیة وعن متعة النساء وما کنا مسافحین ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلعم نے دن جنگ خیبر کے گوشت گدہے گہر کے پلے ہوؤن سے اور نفع اوٹھانے عورتون کے سے اور نہ تہے ہم زنا کرنے والے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة عن محمد بن شھاب الزھری عن محمد بن عبید اللہ عن سبرة الجھنی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه نھی عن متعة النساء یوم فتح مکة ترجمہ سبرہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے متعہ عورتون سے دن فتح مکہ کے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا یونس عن ربیع بن سبرة الجھنی عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثله فی متعة النساء **قال محمد** وبھذا کله ناخذ وھو قول ابی حنیفة رحمه اللہ تعالی ترجمہ سبرہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے متعہ عورتون کے سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** نکاح متعہ اوسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجہسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپیہ کے دو روز یا چار روز یا سال بہر کے لیے سوا اہل سنت وجماعت کے چارون مذہب مین نکاح متعہ حرام ہے اور علماء محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ نکاح متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تہا پہر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی سے بخاری اور مسلم اور موطا وغیرہ مین روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح رہا پہر فتح مکہ کے حضرت نے اوسکو قیامت تک حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین سلمہ بن اکوع سے حدیث کی روایت موجود ہے اور حضرت کے سب اصحاب کا متعہ کو حرام ہونے پر اجماع ہے حضرت عبداللہ بن عباس پہلے اسکو جائز کہتے تہے آخر جب انکو حدیثین پہونچین تو وہ بہی حرمت کے قائل ہوے چنانچہ ترمذی مین نامہ ہے **باب** ما یحرم علی الرجل من النکاح اوس چیز کا بیان جو حرام ہے مرد پر نکاح سے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا الحکم بن عتیبة عن عراک بن مالک ان افلح بن ابی قعیس استاذن علی عائشة فاحتجبت منه فقال اتحتجبین منی وانا عمک قالت من این قال ارضعتک بلبن اخی فلما دخل علیها

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عراق بن مالک سے روایت ہے کہ افلح بن ابی قعیس نے عائشہ کے گھر مین آنے کی اجازت مانگی سو عائشہ نے اوس سے پردہ کیا سو اوس نے کہا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو اور مین تمہارا چچا ہوں عائشہ نے کہا کہ کس وجہ سے اوس نے کہا کہ تو نے میری بھتیجی کا دودہ پیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے گھر مین تشریف لائے تو اوس نے یہ حال حضرت سے عرض کیا سو حضرت نے فرمایا کہ جو نسب کے سبب سے حرام ہے وہ دودہ پینے کے سبب سے بھی حرام ہے یعنی حرام ہو جاتا ہے نکاح دودہ پینے سے جو نکاح کہ رشتہ داری سے حرام ہے

ف یعنے جیسے سگی ماں اور بہن اور خالہ سے نکاح درست نہین ویسے ہی دودہ کے رشتے سے بھی نکاح درست نہین باقی تفصیل فقہ مین ہے) امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ بِيْعُوْا جَارِيَتِيْ هٰذِهٖ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُصِبْ مِنْهَا اِلَّا مَا يُحَرِّمُهَا عَلٰى اِبْنِيْ مِنْ لَمْسٍ اَوْ نَظَرٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ اِلَّا اَنَّا لَا نَرٰى النَّظَرَ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الْفَرْجِ بِشَهْوَةٍ فَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهِ بِشَهْوَةٍ حَرُمَتْ عَلٰى اَبِيْهِ وَابْنِهٖ وَحَرُمَتْ عَلَيْهِ اُمُّهَا وَابْنَتُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ مسروق نے کہا کہ میری یہ لونڈی بیچ ڈالو خبردار ہو سو مین نہین پہونچا اوس سے مگر اوس چیز کو کہ وہ حرام کرے اسکو میرے بیٹے پر ہاتہ لگانے سے یا نظر کرنے سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین مگر یہ کہ ہمارے نزدیک نظر کوئی چیز نہین مگر یہ کہ شہوت سے اوسکی شرمگاہ کی طرف دیکھے سو اگر شہوت سے اوسکی شرمگاہ کو دیکھے تو حرام ہو جاویگی وہ اوسکے باپ اور بیٹے پر اور حرام ہو جاویگی اوس پر ماں اوسکی اور بیٹی اوسکی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ اُمَّ امْرَاَتِهٖ اَوْ لَمَسَهَا مِنْ شَهْوَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کی ماں یعنے ساس کو چومے یا اسکو شہوت سے ہاتہ لگاوے تو حرام ہو جاتی ہے اوس پر عورت

اوسکی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **باب** تزویج السکران نشہ
والے کے نکاح کا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه
قال فی السکران یتزوج قال یجوز علیه کل شیء صنعه قال محمد وبه ناخذ الا
فی خصلة واحدة اذا ذهب عقله من السکر فارتد عن الاسلام لم تحرم وذکر
ان ذلک کان منه بغیر عقل قبل منه ولم تبن منه امراته وهو قول ابی حنیفة رحمه
الله تعالی ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا نشے والے کے حق مین کہ نکاح کرے کہ اوسکو ہر چیز
کرنی درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ جب نشہ سے اوسکی عقل دور
ہو جاوے اور اسلام سے مرتد ہو جاوے پہر تندرست ہو اور ذکر کرے کہ یہ اس سے بغیر عقل کے ہوا تو
قبول کیا جاوے اس سے اور اوسکی عورت اوس سے بائن نہین ہوتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا -

باب من تزوج امرأة فلم یجدها عذراء اگر کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکو کنواری
نہ پاوے تو اوسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن الهیثم بن ابی الهیثم عن
عائشة انها زوجت مولاة لها رجلا فلم یجدها عذراء فحزن الرجل لذلک حزنا
شدیدا الحزن حتی عرف ذلک فی وجهه فرفع ذلک الی عائشة فقالت وما یحزنه ان
العذرة لیذهبها الحیض والاصبع والوضوء والوثبة ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت
عائشہ نے اپنی لونڈی ایک مرد سے نکاح کر دی سو اوس نے اوسکو کنواری نہ پایا سو نکلا وہ مرد اس
سبب سے اس حال مین کہ غمناک تہا سخت غمناک یہانتک کہ اوسکے چہرے مین غم پہچانا گیا سو یہ
بات عائشہ کو پہونچی اوس نے کہا کہ کیا چیز غمناک کرتی ہے اوسکو البتہ دور ہو جاتی ہے بکارت سبب
حیض سے اور انگلی سے اور وضو سے اور کودنے سے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة
عن حماد عن ابراهیم انه قال اذا قال الرجل لامرأة قد تزوجها لم اجدها عذراء
فلا حد علیه قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اس عورت کو کہ جس سے نکاح کیا ہو کہے کہ مین نے اوسکو کنواری نہین
پایا تو اوسپر حد نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب**
تزویج الاکفاء وحق الزوج علی الزوجة ہم قوم سے نکاح کرنے کا بیان اور خاوند کا حق بیوی پر

کتاب محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن رجل عن عمر بن الخطاب رضؓ انہ قال لامنعن فروج ذوات الاحساب الا من الاکفاء قال محمد وبھذا ناخذ اذا تزوجت المرأۃ غیر کفوء فرفعہا ولیہا الی الامام فرق بینہما وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حضرت عمر رضؓ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا کہ البتہ مین منع کرونگا شرمگاہیں حسب والی عورتونکی مگر ہم قوم سے یعنے جو عورت اشراف قوم اور اعلی خاندان کی ہو اسکا نکاح ہم قوم مین کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ جب نکاح کرے عورت غیر قوم سے اور اسکا ولی اوسکو حاکم کی طرف لیجاوے توجدائی کیجاوے درمیان انکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الحکم بن زیاد یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امرأۃ خطبت الی ابیہا فقالت ما انا بمتزوجۃ حتی القی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ ما حق الزوج علی زوجتہ قال ان خرجت من بیتہا بغیر اذن منہ لم یزل اللہ یلعنہا والملئکۃ و الروح الامین وخزنۃ الرحمۃ وخزنۃ العذاب حتی ترجع قالت یا رسول اللہ ما حق الزوج علی زوجتہ قال ان سألہا نفسہا وھی علی ظہر قتب لم یکن لہا ان تمنعہ قالت یا رسول اللہ ما حق الزوج علی زوجتہ قال ان غضب فلترض فقال رجل من القوم وان کان ظالما قالت ما انا بمتزوجۃ بعد ما اسمع ترجمہ حکم بن زیاد سے روایت ہے کہ کسی ایک عورت کے باپ کیطرف نکاح کا پیغام کیا سو اس عورت نے کہا کہ مین نکاح نہین کرونگی یہانتک کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملون اور آپ سے پوچھون کہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون اجازت خاوند کے اپنے گہر سے نکلے تو ہمیشہ لعنت کرتا ہے اوسکو اللہ فرشتے اور جبرئیل اور فرشتے رحمت کے اور عذاب کے یہانتک کہ پہرے اوس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خاوند اس سے صحبت کرنی چاہے اور وہ اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہو تو نہین جائز ہے اوسکا منع کرنا خاوند کا یعنے سوا عذر شرعی کے خاوند کو جماع سے منع کرنا درست نہین پہر اوس نے کہا کہ یا حضرت خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے حضرت نے فرمایا اگر خاوند غصے ہووے تو چاہیے کہ راضی کرے اوسکو سو ایک مرد نے قوم میں سے کہا کہ اگرچہ ظالم ہو حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ ظالم ہو تو بھی اوسکو راضی کرے اس عورت نے کہا کہ مین نکاح نہین کرونگی بعد اوسکے کہ مینے سنا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال
اتت امرأة النبي صلى الله عليه وآله وسلم معها ابن رضيع وابن هي آخذة بيده
وهي حبلى فلم تسأله شيئا الا اعطاها اياه رحمة لها فلما ادبرت قال حاملات
والدات مرضعات رحيمات باولادهن لولا ما ياتين الى ازواجهن دخلن مصلياتهن
الجنة **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی کہ اوسکے پاس ایک لڑکا شیر خوار تھا
اور ایک لڑکی کا اوس نے ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس حال میں کہ وہ حاملہ تھی سو اوس نے حضرت سے کوئی چیز نہ
مانگی مگر کہ آپ نے اوسکو دی واسطے رحم کرنیکے اوسکے لیے سو جب وہ چلی گئی تو حضرت نے فرمایا کہ حمل کے ا
جننے والی دودھ پلانیوالی عورتیں رحم کرنے والیاں ساتھ اولاد اپنی کے اگر نہ ہوتی وہ چیز کہ آتی ہیں
طرف خاوندوں اپنی کے تو ان میں سے نماز پڑھنے والیاں جنت میں داخل ہوتیں **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بیوی پر بڑا ہے **باب** من تزوج امرأة نعي اليها زوجها جو نکاح
کرے کسی عورت سے کہ اوسکے پہلے خاوند کے مرنیکی خبر اوسکو پہونچی ہو **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب في الرجل ينعى الى
امرأته فتتزوج ثم يقدم الاول قال يخير الاول فان شاء امسك امرأته وان شاء
الصداق قال ابو حنيفة هي امرأة الاول على كل حال **وقال محمد** وبلغنا نحو
ذلك عن علي بن ابي طالب فيه وبه نأخذ **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے اوس مرد کے حق
میں کہ اوسکے مرنیکی خبر اوسکی بیوی کو پہونچی سو وہ عورت عدت کے بعد کسی اور مرد سے نکاح
کرے پھر پہلا خاوند آوے حضرت عمر نے کہا کہ پہلے خاوند کو اختیار دیا جاوے کہ اگر چاہے تو اپنی
عورت کو رکھے اور چاہے تو مہر دیوے امام ابو حنیفہ نے کہا کہ وہ ہر حال میں پہلے کی عورت ہے اور
امام محمد نے کہا کہ پہونچی ہمکو روایت مانند اسکی حضرت علی سے بیچ اسکے اور اسیکو ہم لیتے ہیں۔
محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المرأة تفقد زوجها قال
بلغنا الذي ذكر الناس اربع سنين والتربص احب الي **قال محمد** وبهذا
نأخذ وهو قول ابي حنيفة وكذلك بلغنا عن علي بن ابي طالب انه قال في المفقود
زوجها انها امرأة ابتليت فلتصبر حتى يأتيها موته او طلاقه **ترجمہ** ابراہیم سے روایت

روایت ہے اوس عورت کے حق مین کہ اپنا خاوند گم کرے ابراہیم نے کہا کہ پہونچی ہمکو وہ چیز کہ ذکر کیا لوگون نے چار برس یعنے لوگ کہتے ہین کہ چار برس انتظار کرے پھر اوسکی بعد اوسکو اور خاوند سے نکاح کرنا درست ہے اور انتظار کرنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی طرح روایت پہونچی ہمکو حضرت علی سے کہ اونہون نے فرمایا اس عورت کے حق مین کہ اسکا خاوند غائب ہوجاوے کہ وہ ایک عورت ہے مبتلا کی گئی سو چاہیے کہ صبر کرے یہانتک کہ اوسکو اسکی موت یا طلاق کی خبر آوے باب العزل وما یکرہ عنہ من اتیان النساء عزل کا بیان اور عورتون سے کس چیز مین جماع کرنا منع ہے ف عزل اوسکو کہتے ہین کہ مرد عورت سے جماع کرے جب منی نکلنے لگے تو اپنے ذکر کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکالکر انزال کرے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن سعید بن جبیر قال لا تعزل عن الحرۃ الا باذنہا واما الامۃ فاعزل عنہا ولا تستامرہا قال محمد وبہ نأخذ فاذا کانت الامۃ زوجۃ لک فلا تعزل عنہا الا باذن مولاہا ولا تستامر الامۃ فی شیء من ذلک وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آزاد عورت سے صحبت کرکے باہر انزال نہ کر مگر اوسکی اجازت سے و لیکن تجھکو لونڈی سے صحبت کرکے باہر انزال کرنا درست ہے اور اسکی اجازت مانگنے کی کچھ حاجت نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور اگر تیری بیوی لونڈی ہو تو باہر انزال نہ کر اس سے مگر اوسکے مالک کی اجازت سے اور لونڈی سے کسی چیز کی اجازت نہ مانگی جاوے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن عبداللہ بن مسعود انہ سئل عن العزل فقال لو اخذ اللہ عزوجل میثاق نسمۃ فی صلب رجل فصبہا علی صفاۃ اخرج اللہ منہا النسمۃ التی اخذ میثاقہا فان شئت فاعزل وان شئت فدع قال محمد وبہ نأخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مسعود سے عزل کرنیکا حکم پوچھا اونہون نے کہا کہ اگر خدا نے کسی روح کا عہد کسی مرد کی پیٹھ مین لیا ہے اور وہ اسکو پتھر پر بہاوے تو خدا اوس سے وہ روح پیدا کرے گا جس سے اوسنے عہد لیا سو اگر تو چاہے تو عزل کر اور اگر چاہے تو چھوڑ دے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین .... اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف یعنے جتنی روحین کا پیدا

ہونا تقدیر مین مقرر ہو چکا ہے وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگے ایسا ممکن نہین کہ کوی روح اون مین سے بچ جاے پس عزل کرنا بے فائدہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابو جهيم الملك عن يوسف بن ماهك عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان امرأة اتت النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقالت ان لها زوجا يأتيها وهي مدبرة فقال لا بأس به اذا كان ذلك في صمام واحد **قال محمد** وبه نأخذ وانما يعني بقوله في صمام واحد يقول اذا كان ذلك في الفرج وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حضرت حفصہ رض سے روایت ہو کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی سو اوس نے عرض کی کہ میرا خاوند مجھ سے پیچھے کی طرف سے صحبت کرتا ہے یعنے اگلی شرمگاہ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اسکا کچھ ڈر نہین جبکہ ایک سوراخ مین ہو یعنے اگلے سوراخ مین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور ایک سوراخ سے مراد شرمگاہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن كثير الاصم الرماح عن ابي زراع عن ابن عمر قال سألته عن هذه الآية نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم قال كيف شئت ان شئت عزلا وان شئت غير عزل **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابی زراع سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمر رض سے اس آیت کا حکم پوچھا کہ عورتین تمہاری کھیتی ہین سو جاؤ اپنی کھیتی مین جہان سے چاہو ابن عمر نے کہا کہ جس طرح تو چاہے کر اگر تو چاہے تو عزل کر اور چاہے تو عزل نہ کر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ عزل کرنا اور نہ کرنا دونون برابر ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حميد الاعرج عن رجل عن ابي ذر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن اتيان النساء في اعجازهن **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت نے عورتون کے دبرون مین جماع کرنے سے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يباشر بعض ازواجه وهي حائض وعليها ازار **قال محمد** وبه نأخذ لا نرى به بأسا وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدن لگاتے اپنی بعض بی بیون کے بدن سے اس حال مین کہ وہ حائض ہوتین اور انپر تہبند ہوتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ ہمارے نزدیک اسمین

کچھ خوف نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِنِّيْ لَأَلْعَبُ عَلَى بَطْنِ الْمَرْأَةِ حَتّٰى أَقْضِيْ شَهْوَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مین عورت کے پیٹ پر کھیلتا ہون یہانتک کہ اپنی خواہش پوری کرون اسحال مین کہ وہ حائض ہے

باب مَا يُكْرَهُ مِنْ وَطْيِ الْأُخْتَيْنِ الْأَمَتَيْنِ وَغَيْرِ ذَالِكَ

اس چیز کا بیان کہ مکروہ ہو صحبت کرنی دو لونڈیون سے کہ دو نو سگی بہنین ہون اور انکے غیر سے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ أُخْتَانِ مَمْلُوْكَتَانِ فَوَطِيَ إِحْدٰهُمَا فَلَيْسَ لَهٗ أَنْ يَطَأَ الْأُخْرٰى حَتّٰى يُمَلِّكَ فَرْجَ الَّتِيْ وَطِيَ غَيْرَهٗ بِنِكَاحٍ أَوْ غَيْرِهٖ وَإِنْ كَانَتَا أُخْتَيْنِ إِحْدٰهُمَا امْرَأَتُهٗ فَوَطِيَ الْأَمَةَ مِنْهُمَا فَلْيَعْتَزِلْ امْرَأَتَهٗ حَتّٰى تَعْتَدَّ الْأَمَةُ مِنْ مَائِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ إِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَطَأَ امْرَأَتَهٗ إِذَا وَطِيَ أُخْتَهَا حَتّٰى يُمَلِّكَ فَرْجَ أُخْتِهَا غَيْرَهٗ بِنِكَاحٍ أَوْ مِلْكٍ بَعْدَ مَا تُسْتَبْرَأُ بِحَيْضَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی مرد کے پاس دو لونڈیان ہون کہ دو نو سگی بہنین ہون اور وہ دو نو سے ایک کے ساتھ صحبت کرے تو نہین جائز ہے اوسکو صحبت کرنی دوسری سے یہانتک کہ پہلی لونڈی کو جس سے صحبت کی ہو غیر کے ملک کردے نکاح سے ہو یا اور وجہ سے اور اگر وہ دونون بہنین ہون کہ دونون مین سے ایک اوسکی بیوی ہو اور دونون مین سے لونڈی کے ساتھ صحبت کرے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہے یہانتک کہ لونڈی اوسکی پانی سے عدت گذارے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ہم لیتے ہین لیکن ایک حکم مین کہ نہین لائق ہے اسکو صحبت کرنی اپنی بیوی سے جبکہ صحبت کی ہو اوسکی بہن سے یہانتک کہ اوسکی بہن کی شرمگاہ کسی غیر کے ملک کردے نکاح کے ساتھ ہو یا ملک کے بعد اوسکی کہ ایک حیض عدت گذارے یعنے دوسری صورت مین محض عدت گذارنا کافی نہین بلکہ اوسکی ساتھ یہی شرط ہے کہ اوسکو غیر کے ملک کردے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ قَالَ فِي الْأَمَتَيْنِ الْأُخْتَيْنِ تَكُوْنَانِ عِنْدَ الرَّجُلِ يَطَأُ إِحْدٰهُمَا أَنَّهٗ يَطَأُ الْأُخْرٰى حَتّٰى يُمَلِّكَ فَرْجَ الَّتِيْ وَطِيَ غَيْرَهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا دو لونڈیون کے حق مین

کہ آپس میں سگے بہنیں ہوں اور ایک مرد کے پاس ہوں اور وہ ان سے صحبت کرے ابن عمر نے کہا کہ
نہ صحبت کرے دوسرے سے یہانتک کہ صحبت کردہ شدہ کو غیر کے ملک کردے امام محمد نے کہا کہ اسیکو
ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم انه كان يكره ان يطأ الرجل امته وابنتها وامته واختها او عمتها او خالتها
وكان يكره من الاماء ما يكره من الحرائر **قال محمد** وبه ناخذ كل شيء يكره من
النكاح فانه يكره من ملك اليمين الا في خصلة واحدة يجمع من الاماء ما احب ولا
يتزوج فوق اربع حرائر واربع من الاماء وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ تھے وہ مکروہ رکھتے یہ کہ صحبت کرے مرد اپنی لونڈی سے اور اسکی بیٹی سے اور لونڈی سے اور اس
کی بہن سے یا اوسکی پھوپھی سے یا اوسکی خالہ سے اور تھے مکروہ رکھتے وہ چیز کہ مکروہ ہے آزاد عورتوں سے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جو چیز کہ نکاح سے مکروہ ہو سو ہاتھ کے مالک ہونے سے بھی مکروہ
ہے یعنی جیسے کہ اس اثر میں اسکا بیان موجود ہے کہ لونڈی اور اسکی بہن وغیرہ کو صحبت میں جمع کرنا
درست نہیں مگر ایک حکم میں کہ لونڈیاں جسقدر جمع کرے درست ہیں اور چار سے زیادہ عورتوں
سے نکاح کرنا درست نہیں خواہ آزاد ہوں یا لونڈیاں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب

الامة تباع او توهب ولها زوج اگر کوئی لونڈی بیچی جاوے یا بخشی جاوے اور اسکا
خاوند ہو تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن ابن
مسعود في المملوكة تباع ولها زوج قال بيعها طلاقها **قال محمد** ولسنا ناخذ
بهذا ولكنا ناخذ بحديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حين اشترت عائشة
بريرة فاعتقتها فخيرها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بين ان تقيم زوجها او
تختار نفسها فلو كان بيعها طلاقا ما خيرها وبلغنا عن عمر وعلي وعبد الرحمن بن
عوف وسعد بن ابي وقاص وحذيفة انهم لم يجعلوا بيعها طلاقها وهو قول ابي
حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے لونڈی کے حق میں کہ بیچی جاوے اور وہ خاوند والی ہو ابراہیم
نے کہا بیچنا اوسکا طلاق اوسکی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ولیکن ہم حضرت کی حدیث
کو لیتے ہیں جبکہ عائشہ نے بریرہ لونڈی خریدی اور اسکو آزاد کیا سو اسکو حضرت نے اختیار دیا کہ خواہ اپنے

خاوند پاس ہے یا اپنی جان کو اختیار کرے سو اگر اوسکی بیع طلاق ہوتی تو اوسکو اختیار نہ دیتے اور پہونچے
ہمکو سند اپنے حضرت عمر سے اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور حذیفہ سے کہ انہوں
نے اوسکی بیع کو طلاق نہیں گردانا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ
عَنِ الْھَیْثَمِ قَالَ اُھْدِیَ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ جَارِیَۃٌ لَھَا زَوْجٌ عَامِلٌ لَہٗ فَکَتَبَ اِلٰی صَاحِبِھَا
بَعَثْتَ اِلَیَّ جَارِیَۃً مَشْغُوْلَۃً قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاْخُذُ لَا یَکُوْنُ بَیْعُھَا وَلَا ھَدِیَّتُھَا طَلَاقًا
وَّھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ ہدیہ بھیجے گئے حضرت علی کو ایک لونڈی خاوند
والی کہ اوسکا خاوند اونکا عامل تھا سو حضرت علی نے اوسکے مالک کیطرف لکھا کہ تو نے مجھکو ایسی
لونڈی بھیجی کہ وہ مشغول ہے ساتھ غیر کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اسکا بیچنا اور
ہدیہ کرنا طلاق نہیں ہوتا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَطُوْفِ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اِشْتَرٰی جَارِیَۃً مِنْ
امْرَاَتِہٖ زَیْنَبَ الثَّقَفِیَّۃِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَیْہِ اَنَّہٗ اِنِ اسْتَغْنٰی عَنْھَا فَھِیَ اَحَقُّ بِھَا بِثَمَنِھَا
فَلَقِیَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ مَا یُعْجِبُنِیْ اَنْ تَقْرَبَھَا وَلَھَا شَرْطٌ فَرَجَعَ عَبْدُ
اللّٰہِ فَرَدَّھَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِہٖ نَاْخُذُ کُلُّ شَرْطٍ کَانَ فِیْ بَیْعٍ لَیْسَ مِنَ الْبَیْعِ فِیْہِ
مَنْفَعَۃٌ لِلْبَائِعِ اَوِ الْمُشْتَرِیْ اَوِ الْجَارِیَۃِ فَھُوَ یُفْسِدُ الْبَیْعَ مِثْلُ ھٰذَا وَنَحْوِہٖ وَھُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے اپنی عورت زینب سے ایک لونڈی خریدے
اور زینب نے اوسپر شرط کی کہ اگر تو اس سے بے پرواہ ہو جاوے تو میں زیادہ تر حقدار ہوں ساتھہ
اسکے ساتھہ مول اوسکے کے یعنے اگر تجکو اوسکی حاجت نہ رہے اور اسکو بیچے تو اسکو مول لیکر
خریدنے کی میں زیادہ تر حقدار ہوں سو ابن مسعود عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ قصہ ذکر کیا اون نے کہا کہ مجھکو
خوش نہیں لگتا یہ کہ صحبت کرے تو اس سے اور اسکے لیے ہے اوسکی شرط یعنے اسواسطے کہ وہ بیع
صحیح نہیں اور وہ لونڈی تیرے ملک میں نہیں آئی سو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پھرے اور وہ لونڈی پھیر دے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط بیع میں کی جاوے اور وہ بیع میں سے نہو اور اس
میں بائع یا خریدار یا لونڈی کا نفع ہو تو وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے مثل اوسکی اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **بَابُ الطَّلَاقِ وَالْعِدَّۃِ** طلاق اور عدت کا بیان **ف** طلاق کے معنی لغت میں

کھولنے اور چھوڑنے کو ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے اور طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن اسکو سنی بھی کہتے ہین اور بدعی احسن یہ ہے کہ ایک طلاق دے اوس عورت کو اوس طہر مین کہ جماع نہ کیا ہو اوس مین اور چھوڑ دے اسکو یہانتک کہ گذرجاوے عدت اوسکی نہ پھر طلاق دے اور نہ صحبت کرے اس سے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقین دے تین طہرون مین کہ نہ جماع کیا ہو انمین اگر وہ عورت مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کے لیئے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دیجاوے اور طلاق بدعی یہ ہے کہ تین طلاقین دے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہو اوس مین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اس طہر مین کہ جماع کیا ہو اس مین یا طلاق دے اسکو حیض مین اور واجب ہے رجوع کرنا ساتھ اسکے اور عدت کے معنے لغت مین گنتے کے ہین اور شرع مین عدت کہتی ہین عورت کے ٹھیرنے کو بعد مرنے خاوند کے یا بعد دور ہونے نکاح کے کہ اسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو اور ایام مقررہ تک آزاد عورت کی عدت تین حیض ہین اور ام ولد جب آزاد کیجاوے یا اوسکا مالک مرجاوے تو اسکی عدت تین حیض ہے اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدت اوسکی تین مہینے ہین اور لونڈی کی عدت دو حیض ہین ورنہ ڈیڑہ مہینا اور خاوند مرجاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہین **محمد** قال

أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ لِلسُّنَّةِ تَرَكَهَا حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَةً مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً حَتَّى يُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کو سنت کے طور پر طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اوسکو چھوڑ دے یہانتک کہ اوسکو حیض آوے اور وہ اپنے حیض سے پاک ہو پھر اوسکو ایک طلاق دیوے بدون جماع کے پھر چھوڑ دیوے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی پھر اگر چاہے تو اوسکو تین طلاقین دے ہر طہر مین ایک طلاق دیوے یہانتک کہ اسکو تین طلاقین دیوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَعِيبُ

ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا فِي طُهْرِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَلَا نَرَى اَنْ يُطَلِّقَهَا فِي طُهْرِهَا مِنَ الْحَيْضَةِ الَّتِي طَلَّقَهَا فِيْهَا وَلٰكِنَّهٗ يُطَلِّقُهَا اِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضَةٍ اُخْرٰى

ترجمہ ابرہیم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دی پس معیوب سمجھا گیا اوسپر طلاق دینا حیض مین سو ابن عمر نے اس سے رجوع کیا یعنے طلاق کو باطل کرکے پھر اوس کو جورو بنایا پھر اوسکو طہر مین طلاق دی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور نہین دیکھتے ہم کہ طلاق دے اوسکو اوس حیض کے طہر مین کہ اوسمین اسکو طلاق دی تھی ولیکن جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو اسوقت اسکو طلاق دیوے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُطَلِّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَامِلٌ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ كُلِّ غُرَّةِ هِلَالٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ كَانَ يَاخُذُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِي قَوْلِنَا فَطَلَاقُ الْحَامِلِ لِلسُّنَّةِ تَطْلِيْقَةٌ وَاحِدَةٌ يُطَلِّقُهَا فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ اَوْ مَتٰى شَاءَ ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض

ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابرہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حمل مین طلاق دینی چاہے تو اوسکو ہر چاند چڑہنے کے وقت طلاق دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابوحنیفہ لیتے تھے لیکن ہمارے قول مین تو حاملہ کی طلاق بطور سنت کے یہ ہے کہ اوسکو ہر چاند کی ابتدا مین ایک طلاق دیوے یا جب چاہے پھر اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک کہ وہ بچہ جنے اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو حسن بصری اور جابر بن عبد اللہ سے اور عبد اللہ بن مسعود سے

باب مَنْ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَامِلٌ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حمل مین طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُوْلٰى مِنْهَا اِنْ كَانَتْ حُبْلٰى اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ اَنَّ لَهَا النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى حَتّٰى تَضَعَ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ زَوْجُ الْمُخْتَلِعَةِ بَعْدَ الْخُلْعِ اَنْ لَا نَفَقَةَ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ ابرہیم سے روایت ہو طلاق والی اور خلع والی اور ایلا والی کی عورت کے حق مین کہ اگر حاملہ ہو یا غیر اوسکی تو اوسکے لیے نفقہ ہے اور گھر رہنے کو یہانتک کہ بچہ جنے مگر یہ کہ خلع والی کا خاوند خلع کے بعد شرط کرے کہ اسکو نفقہ نہین دونگا تو نفقہ نہین ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے

ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** طلاق الجاریۃ التی لم تحض وعدتہا جس لڑکی کو
حیض نہ آیا اوسکی طلاق اور عدت کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
قال اذا طلق الرجل امرأتہ وہی جاریۃ لم تحض فلتعتد بالشہور فان حاضت قبل
ان تنقضی الشہور لم تعتد بالشہور واعتدت بالحیض **قال محمد** وبہ ناخذ **باب**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ چھوٹی لڑکی ہو اسکو
حیض نہ آتا ہو تو چاہیے کہ مہینوں کے ساتھ عدت گذارے سو اگر اسکو حیض آوے پہلے گذرنے مہینوں
کے سے تو مہینوں کے ساتھ عدت نہ بیٹھے بلکہ حیض کے ساتھ عدت گذارے امام محمد نے کہا کہ اسی کو
ہم لیتے ہین **باب** من طلق ثم تزوجت امرأتہ ثم رجعت الیہ اگر کوئی مرد طلاق دیوے
پھر اوسکی عورت دوسرے سے نکاح کرے پھر اوسکی طرف پھر آوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن سعید بن جبیر قال کنا جلوسا عند عبد اللہ بن
عتبۃ بن مسعود اذ جاءہ رجل اعرابی یسألہ عن رجل طلق امرأتہ تطلیقۃ او تطلیقتین
ثم انقضت عدتہا فتزوجت زوجا غیرہ فدخل بہا ثم مات عنہا او طلقہا ثم
انقضت عدتہا واراد الاول ان یتزوجہا علی کم ہی عندہ قال فقال لی اجبہ
ثم قال ما یقول ابن عباس فیہا قال فقلت لہ یہدم الواحدۃ والثنتین والثلث
قال سمعت من ابن عمر فیہا شیئا قال فقلت لا قال اذا لقیتہ فاسألہ قال فلقیت
ابن عمر فسألتہ عنہا فقال فیہا مثل قول ابن عباس **قال محمد** وبہذا کان
یاخذ ابوحنیفۃ واما فی قولنا فہو علی ما بقی من طلاقہا اذا بقی منہ شیء وہو قول
عمر وعلی بن ابی طالب ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وعمران بن حصین وابی ہریرۃ
ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مین عبد اللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک اوسکے پاس ایک گنوار
آیا اس حال مین کہ پوچھتا تھا اوسکو حکم ایک مرد کا کہ اوس نے اپنی عورت کو طلاق دی ایک طلاق
یا دو طلاقین پھر اوسکی عدت گذر گئی سو اس عورت نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر اوس نے اس سے
صحبت کی پھر وہ مر گیا یا اوس نے طلاق دی پھر اوسکی عدت گذر گئی اور پہلے خاوند نے اس سے نکاح
کا ارادہ کیا کہ وہ عورت کتنی طلاقوں پر ہو نزدیک اوسکے یعنی پھر کتنی طلاقوں سے حلال ٹھیرے گا

ایک سی یا دو سے یا تین کی سو عبد اللہ بن عتبہ نے مجہہ سو کہا کہ اوسکو جواب دے پہر اوس نے کہا کہ ابن عباس اس میں کیا کہتے ہین سو مین نے اس سے کہا کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرنا ڈہا دیتا ہے ایک طلاق کو اور دو کو اور تین کو یعنے پہر از سر نو تین طلاق کے بعد حلالہ پڑے گا اوس نے کہا کہ تو نے ابن عمر سے اس مین کوئی چیز سنی ہے مینے کہا نہین اوس نے کہا جب تو اس سے ملے تو اوس سے پوچہیو اوس نے کہا سو مین ابن عمر سے ملا اور مین نے اوس سے پوچہا سو اوس نے اوس مین ابن عباس کیطرح کہا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تہے لیکن ہمارے قول مین تو وہ اچہی چیز ہے جو باقی رہے طلاق اوسکی ہے جبکہ باقی ہو طلاق اوسکی سے کوئی چیز یعنے وہ صرف اوسے طلاق کا مالک ہے کہ تین مین سے باقی ہو جب وہ دیگا حلالہ پڑجاوے گا اور یہی قول ہے حضرت عمر اور علی اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور عمران بن حصین اور ابی ہریرہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ رَاجَعَهَا فَقَدِ انْهَدَمَ مَا مَضٰى مِنْ عِدَّتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا اسْتَأْنَفَتِ الْعِدَّةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دیوے پہر اوس سے رجوع کرے تو ڈہہ جاتی ہے وہ چیز کہ گذری ہو عدت اوسکی سے اور اگر اوسکو پہر طلاق دیوے تو ابتدا سے عدت شروع کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ مِنْ أَيِّ تَعْتَدُّ** اگر کوئی عورت کو طلاق دیوے پہر اوس سے رجوع کرے تو عورت کس وقت سے عدت بیٹہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُرَاجِعْ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً أُخْرٰى فَعِدَّتُهَا مِنْ أَوَّلِ التَّطْلِيْقَتَيْنِ وَإِنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ ثُمَّ طَلَّقَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةٌ مُسْتَأْنَفَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے اور نہ رجوع کرے پہر اوسکو اور طلاق دیوے یعنے پہلی طلاق کی عدت مین تو عدت اوسکی پہلی طلاق سے ہے اور اگر طلاق دیوے پہر رجوع کرے عدت مین پہر طلاق دیوے تو عدت اوسکی سر نو سے ہے یعنے عدت اوسکی دوسری طلاق سے شروع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلٰثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا**

اگر کوئی عورت کو پہلے تین طلاقین دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا طلق الرجل امراته ثلثا قبل ان یدخل بها
جمیعا بانت بهن جمیعا وکانت حراما علیه حتی تنکح زوجا غیره فاذا فرق بانت
بالاولی ووقعت الثانیة علی غیر امراته **قال محمد** وبهذا ناخذ وهو قول ابی
حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین
طلاقین اکٹھی دیوے یعنے کہے کہ مین نے تجھکو تین طلاق دین تو وہ سب طلاقون سے باین
ہو جاتی ہے یعنے سب طلاقین اسپر پڑ جاتی ہین اور وہ عورت اوسپر حرام ہو جاتی ہے یہانتک
کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور جب جدی جدی پھر طلاق دیوے تو وہ عورت پہلی طلاق
سے باین ہو جاتی ہے اور دوسری طلاق اوسکی عورت کے سواے اور پر واقع ہوگی امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** من طلق فی
مرضه قبل ان یدخل بها او بعد ما دخل بها اگر کوئی مرد اپنی بیماری مین صحبت سے پہلے
یا پیچھے طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد
عن ابراهیم فی مریض طلق امراته فمات قبل ان تنقضی عدتها انها ترثه و
تعتد عدة المتوفی عنها زوجها **قال محمد** وبه ناخذ اذا کان طلاقا یملك
الرجعة فان کان الطلاق باینا فعلیها من العدة ابعد الاجلین من ثلث حیض
من یوم طلق ومن اربعة اشهر وعشرا من یوم مات وهو قول ابی حنیفة ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے اوس بیمار کے حق مین کہ اپنی عورت کو طلاق دیوے پھر عدت گذرنے سے
پہلے مر جاوے تو وہ عورت اسکی وارث ہوگی وہ مری خاوند والی عورت کی عدت بیٹھے امام
محمد نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہین جبکہ اوسنے ایسی طلاق دی ہو کہ اس مین رجعت کا مالک ہو
اور اگر طلاق باین ہو تو اوسکی عدت بعید تر دونون مدتون کی ہے تین حیض سے اسدن سے
کہ طلاق دی ہو اور چار مہینے اور دس دن سے اوسدن سے کہ مرا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
ف دونون مدتون سے بعید تر مدت چار مہینے اور دس دن ہین تو وہ عورت چار مہینے اور
دس دن عدت بیٹھے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَهُوَ مَرِيضٌ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا مِيرَاثَ لَهَا وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو ایک طلاق یا دو یا تین طلاقیں دیوے اس حال میں کہ بیمار ہو اور اس سے صحبت نہ کی ہو تو اوسکو آدھا مہر ملیگا اور نہ اوسکے لیے میراث ہے اور نہ اوسپر عدت امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَنَّهُمَا يَتَوَارَثَانِ مَا كَانَتْ فِي عِدَّةٍ وَتَسْتَقْبِلُ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فِي الصِّحَّةِ ثُمَّ مَاتَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دیوے کہا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں جبتکہ وہ عورت عدت میں ہو اور مرے خاوند والی کی عدت چار مہینے دس دن ابتدا سے شروع کرے اور اگر اوسکو صحت میں تین طلاقیں دی ہوں پھر وہ مرد مرجاوے تو اوسکی عدت وہ طلاق دی گئی کی عدت ہے تین حیض امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَرَضٍ فَإِنْ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَرِثَتْ وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ لَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا عِدَّةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا وَرِثَتْ اعْتَدَّتْ أَبْعَدَ الْأَجَلَيْنِ كَمَا وَصَفْتُ لَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو بیماری میں تین طلاقیں دیوے سو اگر وہ اسی بیماری سے مرجاوے اوسکی عدت گذرنے سے پہلے تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اور مرے خاوند والی کی عدت بیٹھے اور اگر اوسکے مرنے سے پہلے اوسکی عدت گذر جاوے تو وہ اوسکی وارث نہیں ہوگی اور نہ اسپر عدت ہے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ جب وارث ہووے تو وہ دونوں عدتوں سے ابعد کی عدت بیٹھے جیسے کہ تیرے لیے بیان کیا

اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
قَالَ اِذَا اخْتَلَعَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِیْضٌ مَاتَ مِنْ مَرَضِهٖ فَلَا مِیْرَاثَ لَهَا قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّهَا هِیَ الَّتِیْ طَلَبَتْ ذٰلِكَ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمہ ۔ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت اپنے خاوند سے خلع کرے اس حال میں کہ وہ بیمار
ہو اور وہ اسی بیماری سے مرجاوے تو اس عورت کو میراث نہیں ملیگی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے
ہیں اسواسطے کہ خود عورت ہی نے اپنے خاوند سے خلع چاہا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الَّتِیْ قَدْ یَئِسَتْ مِنَ الْحَیْضِ اگر طلاق دیگئی عورت حیض سے ناامید
ہو تو اسکی عدت کیا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ
اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَقَدْ یَئِسَتْ مِنَ الْحَیْضِ اِعْتَدَّتْ بِالشُّهُوْرِ فَاِنْ هِیَ حَاضَتْ
بَعْدَ ذٰلِكَ احْتَسَبَتْ بِمَا مَضٰی مِنْ حَیْضِهَا الْاَوَّلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے
اور وہ حیض سے ناامید ہو چکی ہو تو مہینوں کے ساتھ عدت کاٹلے اور اگر بعد اسکے اسکو حیض
آوے تو جو مدت گذری ہو سو پہلے حیض سے شمار کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فَاعْتَدَّتْ شَهْرًا اَوْ شَهْرَیْنِ ثُمَّ حَاضَتْ حَیْضَةً اَوِ اثْنَتَیْنِ
ثُمَّ یَئِسَتْ اِسْتَقْبَلَتِ الشُّهُوْرَ وَاِنْ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اِعْتَدَّتْ بِمَا مَضٰی مِنَ الْحَیْضِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے اور وہ ایک یا دو مہینے عدت کاٹے پھر اوسکو ایک یا
دو حیض آوے پھر ناامید ہو جاوے تو سرے سے مہینوں کی عدت شروع کرے اور اگر اوسکی بعد اوسکو
حیض آوے تو جو حیض گذرا ہو اوسکے ساتھ عدت میں لیتے اوسکو شمار کرے امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الَّتِیْ قَدْ
اِرْتَفَعَ حَیْضُهَا جس عورت کو طلاق ہو اور اسکا حیض بند ہو جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِیْقَةً

كَانَتْ حِيضَةً ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حِيضَتُهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَتْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هٰذِهِ امْرَأَةٌ حَبَسَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مِيرَاثَهَا فَكُلْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ تَعْتَدُّ بِالْحَيْضِ أَبَدًا حَتّٰى تَيْأَسَ مِنَ الْحَيْضِ وَتَعْتَدَّ بِالشُّهُورِ وَيَرِثُهَا زَوْجُهَا مَا كَانَتْ فِيْ عِدَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی سو اسکو ایک حیض آیا پھر اٹھارہ مہینے تک اسکا حیض بند رہا پھر مر گئے پھر کسی نے یہ قصہ عبد اللہ بن مسعود سے کہا اونہوں نے کہا کہ خدا پاک نے اس عورت کی میراث تجھ پر بند کی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہمیشہ حیض سے عدت کاٹے یہانتک کہ حیض سے نا امید ہو سو جب حیض ہونا امید ہو تو مہینوں سے عدت کاٹے اور اسکا خاوند اوسکا وارث ہوگا جب تک کہ عدت میں ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ** اگر مطلقہ عورت حاملہ ہو تو اوسکی عدت کیا ہے **ف** حاملہ عورت کی عدت بچہ جننے تک ہے مطلق خواہ خاوند نے اوسکو طلاق دی ہو یا اسکا خاوند مر گیا ہو آزاد ہو یا لونڈی جب جنے گی عدت سے نکل جاویگی **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ نَسَخَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى كُلَّ عِدَّةٍ فِي الْقُرْاٰنِ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا طُلِّقَتْ أَوْ مَاتَ زَوْجُهَا فَوَلَدَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَحَلَّتْ لِلرِّجَالِ مِنْ سَاعَتِهَا وَإِنْ كَانَتْ فِيْ نِفَاسِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ منسوخ کیا چھوٹے سورہ نسا نے ہر عدت کو کہ قرآن میں ہے یعنے اس آیت نے کہ جنکے پیٹ میں بچہ ہے انکی عدت یہ ہے کہ جن لین پیٹ کا بچہ امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی عورت طلاق دیجاوے یا اسکا خاوند مر جاوے اور اسکے بعد ایک دن یا کم و بیش میں بچہ جنے تو اسکی عدت گذر جاتی ہے اور اسی گھڑی سے مردونکے لیے حلال ہو جاتی ہے اگرچہ وہ اپنے نفاس میں ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَسْقَطَتْ فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا يَكُوْنُ السِّقْطُ عِنْدَنَا سِقْطًا حَتّٰى يَسْتَبِيْنَ شَيْءٌ مِّنْ خَلْقِهِ

شعرٍ اَوْ ظُفُرٍ وَغَیْرِ ذٰلِکَ فَاِذَا وَضَعَتْ شَیْئًا لَمْ یَسْتَبِنْ خَلْقُهٗ لَمْ تَنْقَضِ بِذٰلِکَ الْعِدَّۃُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے
پھر کچا بچہ ڈالے تو اوسکی عدت گذر جاتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور بچہ ہمارے
نزدیک کچھ نہیں ہوتا یہانتک کہ ظاہر ہو کوئی چیز پیدایش اوسکی سے بال سے یا ناخن وغیرہ سے اور اگر
کوئی چیز جنے کہ اوسکی پیدایش ظاہر نہ ہوئی ہو تو اوس سے اوسکی عدت نہیں گذرتی اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **بَابُ عِدَّۃِ الْمُسْتَحَاضَةِ** خون استحاضہ والی عورت کی عدت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ مُسْتَحَاضَةٌ قَالَ
تَعْتَدُّ بِاَیَّامِ اَقْرَائِهَا قَالَ وَکَذٰلِکَ اِذَا اُسْتُحِیْضَتْ بَعْدَ مَا یُطَلِّقُهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے
اسحال مین کہ اسکو استحاضہ آتا ہو تو اپنے حیض کے دنون کے ساتھ عدت گذارے اور اسیطرح اگر
اسکو طلاق کے بعد استحاضہ آوے تو اوسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ تَعْتَدُّ
الْمُسْتَحَاضَةُ اِذَا طُلِّقَتْ بِاَیَّامِ اَقْرَائِهَا فَاِذَا فَرَغَتْ حَلَّتْ لِلرِّجَالِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب استحاضہ والی کو طلاق ملے
تو وہ اپنے حیض کے دنون سے عدت کاٹے سو جب عدت سے فارغ ہو تو حلال ہو جاتی ہے واسطے مردون
کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ طَلَّقَ
ثُمَّ رَاجَعَ فِی الْعِدَّۃِ اگر کوئی طلاق دیوے پھر عدت کے اندر رجوع کرلیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَتْهُ اِمْرَاَۃٌ
فَقَالَتْ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ فَحِضْتُ حَیْضَتَیْنِ وَدَخَلْتُ فِی الثَّالِثَةِ حَتّٰی انْقَطَعَ دَمِیْ وَدَخَلْتُ
مُغْتَسَلِیْ وَوَضَعْتُ ثَوْبِیْ اَتَانِیْ فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُکِ قَبْلَ اَنْ اُفِیْضَ عَلَیَّ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ
لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قُلْ فِیْهَا فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَرَاهُ اَمْلَکَ بِرَجْعَتِهَا لِاَنَّهَا حَائِضٌ
بَعْدُ لَمْ تَحِلَّ لَهَا الصَّلٰوۃُ قَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰی ذٰلِکَ فَرَدَّهَا عَلٰی زَوْجِهَا وَقَالَ کُنَیْفٌ مُلِئَ
عِلْمًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِرَجْعَةِ امْرَاَتِهٖ حَتّٰی تَغْتَسِلَ مِنْ

حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَإِنْ أَخَّرَتِ الْغُسْلَ حَتّٰى يَمْضِيَ وَقْتُ صَلٰوةٍ قَدْ كَانَتْ تَقْدِرُ فِيْهِ عَلَى الْغُسْلِ قَبْلَ اَنْ يَّمْضِيَ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الرَّجْعَةُ وَحَلَّتْ لِلرِّجَالِ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی سو اس نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھکو طلاق دی اور میں دو حیض بیٹھی اور تیسرے میں داخل ہوئی یہانتک کہ میرا خون بند ہوا اور مین اپنے غسل خانے مین گئی اور مین اپنے کپڑے اوتار رکھے تو میرا خاوند آیا سو اوس نے کہا کہ مینے تجھسے رجوع کیا پہلے اس سے کہ مین اپنے بدن پر پانی ڈالون سو عمرؓ نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ اسکا حکم کہو اوس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میری رای یہ ہے کہ وہ اسکی رجعت کا مالک ہے اسواسطے کہ وہ ابھی حیض مین ہے اوسکو نماز پڑھنے درست نہین ہوئی حضرت عمرؓ نے کہا کہ میری رای بھی یہی ہے سو اسکو اپنے خاوند پر پھیر دیا اور کہا کہ چھوٹا برتن علم سے کیا بہرا ہوا ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہین کہ مرد حقدار ہے ساتھ رجعت عورت اپنی کے یہانتک کہ وہ اپنے تیسرے حیض سے نہاوے اور اگر نہانے مین دیر کرے یہانتک کہ نماز کا وقت گذر جاوے جسمین کہ وہ غسل پر قادر ہے پہلے گذرنے کے تو رجعت قطع ہو جاتی ہے اور اور مردون کے لیے حلال ہو جاتی ہے اور اسپر نماز واجب ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ مَنْ طَلَّقَ وَرَاجَعَ وَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ

اگر کوئی عورت کو طلاق دیوے پھر عدت کے اندر رجوع کرے اور عورت کو معلوم نہ ہو یہانتک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ غَابَ فَاَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا وَلَمْ يَبْلُغْهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ فَجَاءَ وَقَدْ هُيِّئَتْ لِتُزَفَّ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَكَتَبَ اِلٰى عَامِلِهٖ اِنْ اَدْرَكْتَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنْ وَجَدْتَهٗ وَقَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ امْرَاَتُهٗ قَالَ فَوَجَدَهَا لَيْلَةَ الْبِنَاءِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَغَدَا اِلٰى عَامِلِ عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ فَعَلِمَ اَنَّهٗ جَاءَ بِاَمْرٍ بَيِّنٍ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابو کنف نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی پھر وہ غائب ہوا اور اس نے کسیکو اسکی رجعت پر گواہ کیا اور اسکو رجوع کی خبر نہ پہونچی یہانتک کہ اوس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا سو ابو کنف آیا اس حال مین کہ اس عورت کو اپنے خاوند کیطرف تفرق تیار کیا تہا سو وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور ان سے

یہ حال کہا سو حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کیطرف لکھا کہ اگر تو اسکو اس حال مین پاوے کہ اوس نے اوس سے صحبت نکی ہو تو پہلا خاوند زیادہ حقدار ہے ساتھ اوسکے اور اگر تو اوسکو پاوے اس حال مین کہ وہ اس سے صحبت کر چکا ہو تو وہ اسکی عورت ہے کہا کہ اوس نے اوسکو بنا کی رات مین پایا یعنے جس رات مین کہ دلہن خاوند کے گھر بھیجی جاتی ہے سو دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کی اور صبح کو وہ عمرؓ کے عامل کیطرف گیا اور اسکو خبر دی سو اوس نے معلوم کیا کہ وہ امر مین لایا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ اَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَلَمْ يُعْلِمْهَا ذٰلِكَ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَتَزَوَّجَتْ فَاِنَّهٗ يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَهِيَ امْرَاَةُ الْاَوَّلِ تُرَدُّ اِلَيْهِ وَلَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ عَلِيٍّ رض نَاْخُذُ وَهُوَ اَعْجَبُ اِلَيْنَا مِنَ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے حضرت علی کہتے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے پھر عدت گذرنے سے پہلے اوسکی رجعت پر گواہ کرے اور اسکو اوسکی خبر دی یہانتک کہ اوسکی عدت گذر جاوے اور وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو تحقیق شان یہ ہے کہ اوسکے اور دوسرے خاوند کے درمیان جدائی کیجاوے اور واسطے اوسکے مہر ہے بسبب اوس چیز کے کہ حلال کی اوس نے شرمگاہ اوسکی سے اور وہ پہلے خاوند کی عورت ہے اوسکی طرف پھیری جاوے اور وہ اس سے صحبت نکرے یہانتک کہ دوسرے خاوند کی عدت گذر جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ حضرت علی کے قول کو ہم لیتے ہین اور وہ ہمارے نزدیک بہت پسند ہے پہلے قول سے یعنے عمرؓ کے قول سے کہ اسمین وہ عورت صحبت کی بعد پہلے خاوند کو نہین ملتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا کہ وہ ہر حال مین پہلے خاوند کی عورت ہے خواہ دوسرے نے اوس سے صحبت کی ہو یا نکی ہو **بَابُ** مَنْ طَلَّقَ ثَلٰثًا اَوْ طَلَّقَ وَاحِدَةً وَهُوَ يُرِيْدُ ثَلٰثًا اگر کوئی مرد تین طلاقین دیوے یا ایک طلاق دیوے اور اس سے تین کی نیت ہو تو اس سے کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ ثَلٰثًا قَالَ يَذْهَبُ اَحَدُكُمْ فَيَتَلَطَّخُ بِالنَّتْنِ ثُمَّ يَاْتِيْنَا اِذْهَبْ فَقَدْ

عَصَيْتَ رَبَّكَ فَقَدْ حُرِمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُ الْعَامَّةِ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ ترجمہ عطا سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباسؓ کے پاس آیا سو اوسنے کہا کہ مین نے اپنی عورت کو تین طلاقین دی ہین یعنے اسکا کیا حکم ہے اوسکو ابن عباسؓ نے کہا کہ تم مین سے کوئی جاہتا اور گندگی سے آلودہ ہوتا ہے پھر ہمارے پاس آتا ہے چلا جا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تجھپر حرام ہوئی تیری عورت نہین حلال ہے تجھکو یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور عام علماء کا نہین اختلاف اسمین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الَّذِيْ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِيْ ثَلٰثًا اَوْ يُطَلِّقُ ثَلٰثًا وَهُوَ يَنْوِيْ وَاحِدَةً قَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَتْ نِيَّتُهٗ بِشَيْءٍ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِثَلٰثٍ كَانَتْ ثَلٰثًا وَلَيْسَتْ نِيَّتُهٗ بِشَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رضہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق مین کہ ایک طلاق دیوے اور اوسکی نیت تین طلاق کی ہو یا تین طلاقین دیوے اور اوسکی نیت ایک کی ہو ابراہیم نے کہا اگر زبان سے ایک طلاق کہے تو وہ ایک ہی ہوگی اور اوسکی نیت کوئی چیز نہین اور اگر زبان سے تین کہے تو تین ہی ہونگی اور اوسکی نیت کچھ چیز نہین یعنے مدار زبان پر ہے نیت کا کچھ اعتبار نہین امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الرَّجْعَةِ فِي الطَّلَاقِ طلاق مین رجوع کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فِيْهِ فَلَهَا اَنْ تَشَوَّفَ رَجَاءَ اَنْ يُرَاجِعَهَا وَاِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ رَجْعَتَهَا وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تَشَوَّفَ وَلَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَتَتَّقِي الْكُحْلَ وَالطِّيْبَ اِلَّا مِنْ اَذًى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق رجعی دیوے کہ اوسمین رجوع کا مالک ہو تو جائز ہے عورت کو کہ زینت کرے اس امید سے کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر اوس مین رجعت کا مالک نہو یعنے طلاق بائن ہو یا اوسکا خاوند مر گیا ہو تو نہین جائز ہے عورت کو یہ کہ زینت کرے اور کسم کا رنگا کپڑا نہ پہنے اور سرمہ اور خوشبو سے بچے مگر بیماری سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ

أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ شَهْوَةٍ فِي عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ وَإِذَا قَبَّلَهَا فِي عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اپنی عورت کو عدت میں شہوت سے ہاتھ لگا دے تو یہ رجوع ہے اور جب اوسکو عدت میں چومے تو یہ بھی رجوع ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْأَمَةَ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ اگر کوئی مرد لونڈی کو طلاق رجعی دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الْأَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَأُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَإِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْأَمَةِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد لونڈی کو طلاق دیوے جسمیں کہ رجعت کا مالک ہو پھر وہ آزاد کیجاوے تو اوسکی عدت آزاد عورت کی عدت ہے اور اگر خاوند رجعت کا مالک نہ ہو تو اسکی عدت لونڈی کی عدت ہے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الْخُلْعِ خلع کا بیان **ف** خلع شرع میں کہتے ہیں مال کے لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کے ساتھ لفظ خلع کے اور اگر خاوند کیطرف سے زیادتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا بدلے خلع کے اور اگر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو جو مہر اوسکو دیا ہو اوس سے زیادہ لینا مکروہ ہے اور خلع امام ابوحنیفہ کے نزدیک طلاق بائن اور امام شافعی کے نزدیک فسخ ہے پس امام ابوحنیفہ کے نزدیک خاوند دو طلاق کا مالک ہے اور شافعی کے نزدیک تین طلاق کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ طَلَاقٍ أُخِذَ عَلَيْهِ جُعْلٌ فَهُوَ بَائِنٌ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب طلاق پر کچھ مال لیا جاوے وہ طلاق بائن ہے اسمیں رجعت کا مالک نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق بائن ہے

باب الْعِنِّينِ عنین کا بیان **ف** عنین نامرد آدمی کو کہتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعِنِّينِ إِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ أَنَّهَا تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے عنین کے حق مین کہا جبکہ جدائی کیجاوے درمیان عورت اوسکی کے کہ وہ طلاق بائن ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا اسمٰعیل بن مسلم المکی عن الحسن عن عمر بن الخطاب رض ان امرأۃ اتتہ فاخبرتہ ان زوجھا لا یصل الیھا فاجلہ حولا فلما انقضی الحول ولم یصل الیھا خیرھا فاختارت نفسھا ففرق بینھما عمر رض وجعلھا تطلیقۃ بائنا **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رض **ترجمہ** حسن سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمر کے پاس آئی اور انکو خبر دی کہ اوسکا خاوند اس سے صحبت نہین کرسکتا سو عمر رض نے اوسکو ایک سال مہلت دی کہ وہ اسمین اپنی دوا کراوے اور جب سال گذر گیا اور وہ اس سے صحبت نکرسکا تو حضرت عمر رض نے اس عورت کو اختیار دیا سو اوس نے اپنے تئین اختیار کیا اور حضرت عمر نے انکی درمیان جدائی کی اور اسکو طلاق بائن گردانا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو نامرد ہو اور اپنی عورت سے صحبت نکرسکے اوسکو ایک سال مہلت دیجاوے کہ وہ اس مین اپنی دوا کراوے پھر اگر سال تک اچھا نہووے تو انکے درمیان جدائی کیجاوے اور عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے **باب** الرجل یطلق ثم یجحد اگر کوئی مرد طلاق دیوے پھر انکار کرے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی امرأۃ سمعت ان زوجھا طلقھا ثلثا قال تخاصمہ فان ھو حلف ما فعل افتدت بمالھا فان ابی ان یقبل بمالھا ھربت فان قدر علیھا لم تاتہ الا مغصوبۃ مقھورۃ ولا تستشرف لہ ولا تشوف ولا تطیب **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس عورت کے حق مین جو سنی کہ اوسکے خاوند نے اسکو تین طلاقین دین ابراہیم نے کہا کہ وہ عورت اوس سے جھگڑے سو اگر وہ مرد قسم کھاوے کہ مین نے طلاق نہین دی تو اپنا مال بدلا دیکر چھوٹے سو اگر مرد مال لینے سے انکار کرے تو وہ عورت بھاگ جاوے سو اگر وہ اسپر قادر ہو تو وہ عورت نہ آوے مگر کہ مغلوب اور جبر کی گئی اور استنفار کرے اور نہ زینت کرے اور نہ خوشبو ملے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق دیکر انکار کرے تو وہ طلاق باطل نہین ہوتی اور اسکے وہ عورت اوسپر حلال نہین ہوتی **باب** من طلق لاعبا اگر کوئی کھیل یا ہنسی کی راہ سے

طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اِنَّهٗ قَالَ لَعِبُ النِّکَاحِ وَجِدُّهٗ سَوَاۤءٌ کَمَا اَنَّ لَعِبَ الطَّلَاقِ وَجِدُّهٗ سَوَاۤءٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَرْبَعٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلطَّلَاقُ وَالنِّکَاحُ وَالرَّجْعَةُ وَالْعِتَاقُ ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے کہا کہ نکاح کی کھیل قصد دونو برابر ہیں جیسے کہ طلاق کی کھیل اور اسکا قصد برابر ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا چار چیزیں ہیں کہ انکا قصد کرنا بھی قصد ہے ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے ایک طلاق دوسری نکاح تیسری رجعت چوتھی آزاد کرنا **ف** یعنے خواہ انکے معنے مراد رکھے یا نہ رکھے واقع ہوجاتی ہے پس اگر ہنسی ہنسی میں مرد اور عورت کے درمیان نکاح ہوجاوے تو نکاح درست ہوجاتا ہے اسیطرح طلاق ہنسی سے واقع ہوجاتی ہے اسیطرح رجوع بھی ہنسی سے ثابت ہوجاتا ہے بخلاف بیع وشرا وغیرہ کے کہ وہ ہنسی سے لازم نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کھیل سے طلاق دیوے تو طلاق پڑجاتی ہے اگرچہ دل میں اسکا قصد نہ ہو **بَابُ الطَّلَاقِ الْبَتَّةِ** طلاق بتہ کا بیان یعنے کہے انت طالق البتہ **ف** بت کے معنے قطع کے ہیں یعنے یہ طلاق نکاح کو بالکل توڑ دیتی ہے پس طلاق بتہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق بائن ہے برابر ہے کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھ نیت نہ کرے اور اگر تین کی نیت ہو تو تین پڑتی ہیں اور امام شافعی کے نزدیک ایک طلاق رجعی ہے اور اگر نیت کرے ساتھ اسکے دو کی یا تین کی تو موافق نیت کے ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْخَلِیَّةِ وَالْبَرِیَّةِ وَالْبَائِنِ وَالْبَتَّةِ اِنْ نَوٰی طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوٰی وَاِنْ نَوٰی ثَلٰثًا فَثَلٰثٌ وَاِنْ نَوٰی وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَهُوَ خَاطِبٌ وَاِنْ لَمْ یَنْوِ طَلَاقًا فَلَیْسَ بِشَیْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے خلیہ اور بریہ اور بائن اور بتہ کے حق میں کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ طلاق ہوگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین ہونگی اور اگر ایک کی نیت کرے تو ایک بائن ہوگی اور وہ پیغام کرنے والا ہے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو کچھ چیز نہیں ہوگی یعنے کوئی طلاق نہ پڑے گی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق بتہ دیوے یعنی کہے کہ میں نے تجھکو بت کیا اور اس سے طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑجاویگی

اور اگر طلاق کی نیت نہو تو طلاق نہین پڑے گی **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ عُرْوَۃَ بْنَ الْمُغِیْرَۃِ اُبْتُلِیَ بِھَا وَھُوَ اَمِیْرُ الْکُوْفَۃِ وَرَسَلَ اِلٰی شُرَیْحٍ وَقَالَ قُلْ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِہٖ اَنْتِ طَالِقٌ اَلْبَتَّۃَ فَقَالَ قَالَ فِیْھَا عُمَرُ رض وَاحِدَۃٌ وَھُوَ اَمْلَکُ بِھَا وَقَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رض ھِیَ ثَلٰثٌ قَالَ قُلْ فِیْھَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَالَا فِیْھَا قَالَ اَعْزِمُ عَلَیْکَ اِلَّا قُلْتَ فِیْھَا قَالَ شُرَیْحٌ اَرٰی قَوْلَہٗ اَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقًا قَدْ خَرَجَ وَاَرٰی قَوْلَہٗ اَلْبَتَّۃَ بِدْعَۃً نَقِفُ عِنْدَ بِدْعَتِہٖ فَاِنْ نَوٰی ثَلٰثًا فَثَلٰثٌ وَاِنْ نَوٰی وَاحِدَۃً فَوَاحِدَۃٌ بَائِنٌ وَھُوَ خَاطِبٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عروہ بن مغیرہ مبتلا کیا گیا ساتھہ اوسکے یعنے اوسنے اپنی عورت کو طلاق بتہ دی اور وہ کوفے کا حاکم تہا سو اوسنے کوئی آدمی شریح کیطرف بہیجا اور کہا کہہ اس مرد کے حق مین جو اپنی عورت سے کہے اَنْتِ طَالِقٌ اَلْبَتَّۃَ یعنے تجھکو بتہ طلاق ہے سو شریح نے کہا کہ حضرت عمر رض نے اسمین کہا کہ وہ ایک طلاق ہے اور وہ اسمین رجعت کا مالک ہے اور شریح نے کہا کہ حضرت علی رض نے کہا کہ وہ تین طلاقین ہین عروہ نے کہا کہ تو بہی اوسمین کچہ کہہ یعنے تیرے نزدیک اسکا کیا حکم ہے شریح نے کہا کہ شیخین اسکا حکم کہہ چکے ہین عروہ نے کہا کہ مین تجھکو قسم دیتا ہون مگر یہ کہ تو اوسمین اپنی رائے بیان کرے شریح نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ اوسکی قول انت طالق مین ایک طلاق پڑتی ہے اور مین دیکھتا ہون کہ اسکا بتہ کہنا بدعت ہے تو بدعت کے نزدیک ٹھہر جا یعنے اس سے دریافت کر سو اگر اوسنے تین طلاق کی نیت کی ہے تو تین پڑینگی اور سو اگر ایک کی نیت کی تو ایک بائن پڑے گی اور وہ نکاح کا پیغام کرنیوالا ہے یعنے اسکو اس عورت سے نکاح کرنا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے یہی معلوم ہوا کہ اگر طلاق بتہ مین طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی اور اگر طلاق کی نیت نہو تو طلاق نہین پڑے گی

بَابُ مَنْ کَتَبَ بِطَلَاقِ اِمْرَاَتِہٖ

اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق لکہہ بہیجے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا کَتَبَ اِلَیْھَا زَوْجُھَا بِطَلَاقِھَا وَھُوَ یَنْوِی الطَّلَاقَ فَھِیَ طَالِقٌ حِیْنَ کَتَبَہٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِنْ کَانَ کَتَبَ اِلَیْھَا اِذَا جَاءَکِ کِتَابِیْ ھٰذَا فَاَنْتِ طَالِقٌ لَمْ یُطَلَّقْ حَتّٰی یَاْتِیَھَا الْکِتَابُ وَاِنْ کَانَ کَتَبَ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتِ طَالِقٌ

فَهِيَ طَالِقٌ حِيْنَ كَتَبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کیطرف طلاق لکھے اور اسکی طلاق کی نیت ہو تو اوسکو طلاق پڑجاتی ہے جسوقت کہ طلاق لکھے امام محمد نے کہا کہ اگر اوسکی طرف لکھے کہ جب میرا یہ خط تجھکو پہونچے تو تجھکو طلاق ہے تو نہین طلاق پڑتی ہے یہانتک کہ وہ خط اسکے پاس پہونچے اور اگر یہ لکھے کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد حال تو یہ ہے کہ تو طلاق والی ہے تو جسوقت لکھے اسیوقت سے طلاق پڑجاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ اِلٰى اِمْرَاَتِهٖ اِذَا جَاءَكِ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَنْتِ طَالِقٌ قَالَ فَاِنْ اَتَاهَا الْكِتَابُ فَهِيَ طَالِقٌ يَوْمَ يَاْتِيْهَا وَاِنْ ضَاعَ الْكِتَابُ اَوْ مُحِيَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَاِنْ كَتَبَ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَاِنَّ الطَّلَاقَ يَوْمَ كَتَبَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنی عورت کی طرف لکھی کہ جب تجھکو میرا خط پہونچے تو تو طلاق والی ہے ابراہیم نے کہا کہ اگر وہ خط اوسکے پاس پہونچ جاوے تو جسدن اوسکو وہ خط پہونچے اوسدن اسکو طلاق پڑیگی اور اگر وہ خط راہ مین ضائع ہوجاوے یا لکھکر مٹا یا جاوے تو اوس سے کوئی طلاق نہین پڑتی اور اگر یہ لکھے کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے حال تو یہ ہے کہ تو طلاق والی ہے تو جسدن طلاق لکھی اوسیدن سے پڑجاویگی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ طَلَاقِ الْمُبَرْسَمِ وَالسَّكْرَانِ وَالنَّائِمِ بیہوش اور نشے والے اور سونے والی کی طلاق کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ طَلَاقُ الْمُبَرْسَمِ بِشَيْءٍ حَتّٰى يُفِيْقَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ لَا يَعْقِلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مبرسم کی طلاق کچھ چیز نہین یہانتک کہ ہوش مین آوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ اگر برسام والا ہے (ایک بیماری مشہور ہے) اپنی عورت کو طلاق دیوے تو طلاق نہین پڑتی جبکہ عقل نہ رکھتا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ طَلَاقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والی کی طلاق جائز ہے یعنے اگر نشے والا اپنی عورت کو طلاق دیوے تو طلاق پڑجاتی ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنِ

الشَّعْبِیِّ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ طَلَاقُ السَّکْرَانِ جَائِزٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ
شعبی سے روایت ہے کہ شریح قاضی نے کہا کہ نشے والی کی طلاق جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہین کہ نشے والی کی طلاق پڑجاتی ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ
قَالَ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ لَیْسَ طَلَاقُ النَّائِمِ بِشَیْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ سونیوالی کی طلاق کچھ چیز نہین امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہین کہ اگر کوئی اپنی عورت کو نیند مین طلاق دیوے تو اس سے طلاق نہین پڑتی اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ
فِی السَّکْرَانِ عِتْقُہٗ وَطَلَاقُہٗ وَبَیْعُہٗ جَائِزٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والے کی طلاق اور بیع اور عتق درست
ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ نشے والی کی طلاق پڑجاتی ہے اور اسکا بیچنا اور آزاد
کرنا درست ہے اور جاری ہوتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا بَابُ مَنْ اُجْبِرَہُ السُّلْطَانُ
عَلٰی طَلَاقٍ اَوْ عِتَاقٍ اگر بادشاہ کسی کو طلاق دینے یا آزاد کرنے پر جبر کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُجْبِرُہُ السُّلْطَانُ
عَلَی الطَّلَاقِ اَوِ الْعِتَاقِ فَیُطَلِّقُ اَوْ یُعْتِقُ وَھُوَ کَارِہٌ قَالَ ھُوَ جَائِزٌ عَلَیْہِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰہُ
لَابْتَلَاہُ بِمَا ھُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ وَقَالَ یَقَعُ کَیْفَ مَا کَانَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا کُلِّہٖ
نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر بادشاہ کسی کو طلاق یا عتاق پر
جبر کرے سو وہ طلاق دیوے یا آزاد کرے اسحال مین کہ وہ اس سے ناخوش ہو تو اسپر جائز ہے اور
اگر اللہ چاہے تو مبتلا کرے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ سخت تر ہو اس سے اور کہا کہ ہر طرح سے طلاق
واقع ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف اس سے
معلوم ہوا کہ اگر کسی سے جبراً طلاق دلائی جاوے تو طلاق پڑجاتی ہے اور یہی حکم ہے عتاق کا
اور امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہین مکرہ کی جائز نہین لیکن صحیح یہ ہے کہ اسکی طلاق
جائز ہے اور جو حدیث کہ عدم جواز مین آئی ہے وہ محمول ہے حالت کفر پر بَابُ مَا یُکْرَہُ
مِنَ الطَّلَاقِ کونسی طلاق مکروہ ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا قَالَ يُطَلِّقُ الرَّجُلُ تَطْلِيقَةً ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى
إِذَا حَاضَتْ ثَلٰثَ حِيَضٍ قَبْلَ أَنْ تَفْرُغَ مِنَ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَقُولُ لَهَا قَدْ رَاجَعْتُكِ ثُمَّ يَفْعَلُ
مِثْلَ ذٰلِكَ بِهَا حَتّٰى يَحْبِسَهَا تِسْعَ حِيَضٍ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لِلرِّجَالِ فَهٰذَا الضِّرَارُ قَالَ مُحَمَّدٌ
لَسْنَا نَرٰى لَهُ أَنْ يَصْنَعَ هٰذَا وَأَنْ يُطَوِّلَ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی اس آیت
کی تفسیر مین کہ مت بند کرو اون کو ستانیکو ابراہیم نے کہا کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے پہر
اوسکو چہوڑ دیوے یہانتک کہ جب تین حیض گذر چکے پہلے اس سے کہ فارغ ہو تیسرے سے تو پہر اس
کو کہے کہ مین نے تجہ سے رجوع کیا پہر اسیطرح اوسکے ساتہ کرے یہانتک کہ اسکو نو حیض تک بند رکہے
پہلے اسکے کہ حلال ہووے واسطے مردون کے پس یہ ضرر ہے امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے ہین کہ
اسطرح نہ کرے کہ اوسکی عدت دراز کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا أَحَلَّ اللهُ أَبْغَضَ إِلَى اللهِ مِنَ الطَّلَاقِ **ترجمہ** حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حلال چیزون مین خدا کے نزدیک طلاق سے زیادہ تر دشمن کوئی چیز نہین
ف اس سے معلوم ہوا کہ بیعذر طلاق نہ دیوے کہ وہ خدا کے نزدیک مبغوض تر ہے سب حلال
چیزون سے **بَابُ** مَنْ قَالَ إِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ فَهِيَ طَالِقٌ اگر کوئی مرد کہے کہ اگر مین فلانی
عورت سے نکاح کرون تو وہ طلاق والی ہے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَامِرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَةٍ ذُكِرَتْ لَهُ
إِنْ تَزَوَّجْتُهَا فَهِيَ طَالِقٌ فَلَمْ يَرَ الْأَسْوَدُ ذٰلِكَ شَيْئًا وَسُئِلَ أَهْلُ الْحِجَازِ فَلَمْ يَرَوْا ذٰلِكَ
شَيْئًا فَتَزَوَّجَهَا وَدَخَلَ بِهَا وَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخْبِرَهَا أَنَّهَا
أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ نَأْخُذُ وَنَرٰى لَهَا نِصْفَ
صَدَاقِ الَّذِي تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَصَدَاقُ مِثْلِهَا بِدُخُولِهِ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ**
ابراہیم اور عامر سے روایت ہی کہ اسود بن یزید نے ایک عورت سے کہا کہ کسی نے او سکے پاس اوسکا ذکر
کیا تہا کہ اگر مین اس سے نکاح کرون تو اوسکو طلاق ہے سو اسود نے اسمین کوئی چیز نہ دیکہی اور اس نے
اہل حجاز سے یہ مسئلہ پوچہا سو اونہون نے بہی کہا کہ اسمین کوئی طلاق نہین پڑتی سو اسود نے اوس سے
نکاح کیا اور اس سے صحبت کی سو کسی نے یہ حال عبد اللہ بن مسعود سے کہا سو اوس نے کہا کہ اوس عورت

کو خبر کردی کہ وہ اپنی جان کی ڈالک امام محمد نے کہا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہین اور ہم دیکھتے
ہین کہ اوسکو آدہا مہر ملیگا اوس مہر سے کہ اوس نے اسکو اسپر نکاح کیا اور نیز اوسکو مہر مثل بسبب دخول یا
صحبت کرنے اوسکے اوس سے۔ وہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
کسی عورت کو کہے کہ اگر مین اس سے نکاح کرون تو اوسکو طلاق ہو اور پھر اس سے نکاح کرے تو نکاح
کے بعد اوسکو طلاق پڑجاویگی اور ڈیڑہ مہر اوسکو دینا آویگا اور مہر مثل وہ ہے جو عورت کی بہنوں
اور پہوپہیون وغیرہ کا مہر ہو **بَابُ** النَّصْرَانِيِّ وَالْيَهُوْدِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ يُطَلِّقُوْنَ نِسَائَهُمْ
اگر کوئی نصرانی یا یہودی یا مجوسی اپنی عورت کو طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ يُطَلِّقُوْنَ
نِسَائَهُمْ ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ قَالَ هُمْ عَلٰى طَلَاقِهِمْ لَمْ يَزِدْهُمُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے نصرانی اور یہودی اور مجوسی
کے حق مین کہ اپنی عورتون کو طلاق دیوین پہر اسلام لاوین ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنی طلاق سے نہین
بنین زیادہ کرتا انکو اسلام مگر مضبوطی یعنے اسلام لانے سے وہ طلاق باطل نہین ہوتی بلکہ
مستعد قائم رہتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ۞
بَابُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا طلاق والی اور مرے خاوند والی عورت کی عدت کا
بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلِيَّ
بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ نَقَلَ اُمَّ كُلْثُوْمَ بِنْتَ عَلِيٍّ اِمْرَاَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ مِنْ
وَفَاتِ زَوْجِهَا عُمَرَ لِاَنَّهَا كَانَتْ فِيْ دَارِ الْاِمَارَةِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت
علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم یعنے عمرؓ کی بی بی کو نقل کیا اور وہ اپنے خاوند عمرؓ کی وفات کی عدت
مین تہی اسواسطے کہ وہ امارت کے گہر مین تہین مگر وہ جگہہ محفوظ نہین تہی **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ مَاتَ
عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةُ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مری خاوند والی اوسدن سے عدت بیٹہے جسدن سے
اسکا خاوند مرا اور طلاق والی اوسدن سے عدت بیٹہے جسدن سے خاوند نے اوسکو طلاق دی

امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ رح کا کہ عورت کی عدت اس دن
سے شروع ہوتی ہے جسدن سے اسکا خاوند مرے یا طلاق دیوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
حماد عن ابراهيم ان المتوفى عنها زوجها لا تخرج من منزلها الا في حق لا بد منه
ولكن لا تبيت دون منزلها فان عبد الله بن مسعود رض ردهن من النجف خرجن حجاجا
في العدة **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جسعورت کا خاوند مر جاوے وہ اپنے گھر سے نہ نکلے مگر ضرورت کو کہ اس سے کوئی چارہ نہ ہو
لیکن اپنے گھر کے سوا اور جگہ رات نہ کاٹے اسواسطے کہ عبد اللہ بن مسعود رض نے پھیرا عورتوں کو
نجف سے کہ عدت میں حج کو نکلی تھیں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو عدت کے
دنوں میں اپنے گھر سے باہر نکلنا درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان المطلقة لا تخرج من بيتها في حق ولا باطل حتى تنقضي
عدتها وان المتوفى عنها زوجها تخرج في حق الذي لا بد منه ولكن لا تبيتن دون منزلها
قال محمد وبه ناخذ لان المطلقة نفقتها واجبة على زوجها فليست تحتاج الى
الخروج واما المتوفى عنها زوجها فلا نفقة لها فلا بد لها من الخروج تطلب من فضل الله
ولا تبيت غير بيتها وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ طلاق والی عورت عدت
میں اپنے گھر سے نہ نکلے نہ جائز کام کے لیے اور نہ باطل کام کے لیے یہانتک کہ اسکی عدت گذر جاوے اور جسکا
خاوند مرے وہ نکلے ایسے کام میں کہ اس سے کوئی چارہ نہ ہو لیکن اپنے گھر کے سوا اور کسی جگہ رات نہ کاٹے امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ طلاق والی کا خرچ اسکے خاوند پر واجب ہے سو اسکو باہر نکلنے کی حاجت نہیں
اور جسکا خاوند مرجاوے سو اسکے لیے اسکے خاوند پر نفقہ نہیں واجب سو اسکو باہر نکلنا ضرور ہے کہ خدا کا فضل چاہے اور اپنے
گھر کے سوا اور کسی جگہ رات نہ کاٹے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ **باب الاستثناء في الطلاق** طلاق
میں انشاء اللہ کہنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم في رجل قال
لامرأته انت طالق ثلاثا ان شاء الله قال ليس بشيء ولا يقع عليها الطلاق **قال محمد** وبه ناخذ
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہے کہ تجھکو تین طلاق ہے اگر چاہے
اللہ ابراہیم نے کہا کہ یہ کہنا اسکا کچھ چیز نہیں اور عورت پر طلاق نہیں پڑتی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے

ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق کے ساتھ انشاء اللہ کہے تو اس سے طلاق نہیں پڑتی **بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اِعْتَدِّیْ** اگر کوئی مرد اپنی عورت کو کہے کہ عدت گذار تو اس سے طلاق پڑتی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَالَ اِعْتَدِّیْ فَهِیَ تَطْلِيْقَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ اِذَا نَوٰى طَلَاقًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کہے عدت گذار تو وہ ایک طلاق ہے اور اسمیں رجعت کا مالک ہے جبکہ طلاق کی نیت کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِی الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِسَوْدَةَ اِعْتَدِّیْ فَجَعَلَهَا تَطْلِيْقَةً يَمْلِكُهَا فَجَلَسَتْ عَلٰى طَرِيْقِهٖ يَوْمًا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاجِعْنِیْ فَوَاللّٰهِ مَا اَقُوْلُ هٰذَا حِرْصًا مِنِّیْ عَلَى الرِّجَالِ وَلٰكِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ اَزْوَاجِكَ وَاَجْعَلُ يَوْمِیْ مِنْكَ لِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ قَالَ فَرَاجَعَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا طَابَتْ نَفْسُ الْمَرْاَةِ اَنْ تُقِيْمَ مَعَ زَوْجِهَا عَلٰى اَنْ لَّا يُقْسِمَ لَهَا فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَهَا اَنْ تَرْجِعَ عَنْ ذٰلِكَ اِذَا بَدَا لَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے سودہ سے فرمایا کہ عدت گذار سو آپ نے اُس کو ایک طلاق گردانا کہ اس میں ...... رجعت کی مالک تھی سو سودہ ایک دن آپ کی راہ میں بیٹھیں اور عرض کی کہ یا حضرت مجھ سے رجوع کیجیے سو قسم ہے خدا کی میں یہ بات اسواسطے نہیں کہتی کہ مجھ کو مردوں کی خواہش ہے لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کو آپ کی بیبیوں میں میں سے میرا حشر ہو اور میں اپنا دن آپ کی بعض بی بیوں کو دیدیتی ہوں سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے رجوع کیا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب عورت راضی ہو یہ کہ اپنے خاوند کے ساتھ رہے اس شرط پر کہ اسکے لیے باری نہ بانٹے تو یہ جائز ہے اور جائز ہے اسکو رجوع کرنا اس شرط سے جبکہ ظاہر ہو واسطے اوس کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو کہے کہ تو عدت گذار تو اس سے طلاق رجعی پڑتی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِیْ اُمِّ الْوَلَدِ يَمُوْتُ عَنْهَا سَيِّدُهَا قَالَ اِنْ كَانَتْ تَحِيْضُ

فَثَلٰثُ حِيَضٍ وَاِنْ كَانَتْ لَا تَحِيْضُ فَثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ كَذٰلِكَ اِذَا اَعْتَقَهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس ام ولد کے حق میں کہ اسکا مالک
مرجاوے کہا کہ اگر اوسکو حیض آتا ہو تو تین حیض عدت گذارے اور اگر اوسکو حیض نہ آتا ہو تو تین
مہینے عدت بیٹھے اور اسیطرح جب اسکو آزاد کرے تو اسوقت بھی اسیطور سے عدت گذارے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّقْطِ مِنَ الْاَمَةِ السَّيِّدِ اَنَّهُ قَالَ مَا كَانَ لَا يَسْتَبِيْنُ لَهُ
اِصْبَعٌ اَوْ عَيْنٌ اَوْ فَمٌ اَنَّهَا لَا تَعْتِقُ وَلَا تَكُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا
اسْتَبَانَ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهٖ كَانَتْ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ وَاِذَا لَمْ يَسْتَبِنْ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهٖ لَمْ تَكُنْ بِهٖ اُمَّ
وَلَدٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کسی لونڈی کے پیٹ سے اوسکے مالک
کا کچا بچہ گرے تو جبتک کہ نہ ظاہر ہوا ہو انگلی اوسکی یا آنکھ اوسکی یا منہ اسکا تبتک وہ آزاد نہیں ہوتی
اور اس سے ام ولد نہیں بن سکتی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اوسکی پیدائش سے
کوئی چیز ظاہر ہو تو اوس سے وہ ام ولد ہوجاتی ہے اور جب اسکی پیدائش سے کوئی چیز ظاہر نہ
ہو تو اس سے ام ولد نہیں ہوتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب نَفَقَةُ الَّتِيْ لَمْ يُدْخَلْ بِهَا

جس عورت سے صحبت نہ کی ہو اوسکے خرچ کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَلَا يَبْنِيْ بِهَا قَالَ اِنْ كَانَ الْحَبْسُ مِنْ قِبَلِ
الرَّجُلِ فَعَلَيْهِ النَّفَقَةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ الْمَرْاَةِ فَلَا نَفَقَةَ لَهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ اِذَا كَانَتْ صَغِيْرَةً لَا يُجَامَعُ مِثْلُهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَاِنْ كَانَتْ كَبِيْرَةً وَالزَّوْجُ
صَغِيْرٌ لَا يُجَامِعُ مِثْلُهُ فَلَهَا النَّفَقَةُ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت نہ کری ابراہیم نے کہا
کہ اگر مرد کی طرف سے بندش ہو تو واجب ہے مرد پر خرچ اسکا اور اگر عورت کی طرف سے بندش ہو تو اسکو کچھ
نفقہ نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب عورت چھوٹی ہو کہ اسکی مانند سے صحبت نکیجاتی ہو تو اسکو بھی نفقہ نہیں اور
اگر عورت بڑی ہو اور خاوند چھوٹا ہو کہ اسکی مانند جماع نکرتا ہو تو واجب ہے اسپر نفقہ اسکا اسکے مال میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف
اس سے معلوم ہوا کہ اگر مرد عورت سے جماع نکر سکے تو اسکا خرچ اوسپر واجب ہے کہ یہ بندش خاوند کیطرف سے ہے عورت کیطرف سے کچھ

کچھ مضائقہ نہیں **باب المختلعۃ** خلع والی عورت کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
الہیثم بن ابی الہیثم عن عمر بن الخطاب قال لو اختلعت بعقاص شعرہا جاز ذلک قال
محمد وبہ ناخذ ما اختلعت بہ من شیء ولو اختلعت بمالہا کلہ جاز ذلک فی القضاء
قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا
کہ اگر عورت اپنے بالوں کے جوڑے سے بھی خلع کرے تو یہ بھی درست ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
کہ جس چیز سے خلع کرے درست ہے اور اگر اپنے سب مال سے خلع کرے تو قضا میں یہ بھی درست ہے امام
محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال اذا کان الظلم من قبل المرأۃ فقد حلت له
الفدیۃ وان کان یجیء من قبل الرجل فلا تحل له الفدیۃ قال محمد وبہ
ناخذ ولا یحب له ان یزداد علی ما اعطاہا شیئا وان فعل فھو جائز فی القضاء
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ظلم عورت کی طرف سے ہو تو شوہر کو بدلا لینا حلال ہے
اور اگر ظلم مرد کی طرف سے ہو تو اوسکو بدلا لینا حلال نہیں امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ
نہیں واجب ہے مرد کو زیادہ لینی کوئی چیز اوس سے کہ عورت کو دی ہو اور اگر لے چکے کوئی چیز زیادہ تو
تو قضا میں جائز ہے یعنے اور عند اللہ اسمیں گناہ ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
عمارۃ او عمار او ابی عمار الشک من قبل محمد عن ابیہ عن علی بن ابی طالب رض
انہ قال لا تختلعہا الا بما اعطیتہا فانہ لا خیر فی الفضل ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے
کہ کہا کہ عورت سے خلع نہ کر مگر اوس چیز سے کہ تو نے اوسکو دی ہو اسواسطے کہ زیادتی میں بہتری نہیں
ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مرد عورت سے خلع کرے تو جسقدر اوسکو مال دیا ہو اوسیقدر اس
سے لیوے زیادہ نہ لیوے کہ اسمیں بہتری نہیں **باب من قال لامرأتہ انت علی حرام**
اگر کوئی اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھپر حرام ہے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو
حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یقول لامرأتہ انت علی حرام ان نوی
الطلاق فھی واحدۃ وھو املک برجعتہا **قال محمد** واما فی قول ابی حنیفۃ
فان نوی الطلاق فھو ما نوی وان نوی واحدۃ فھی واحدۃ بائنۃ وان نوی

طَلَاقًا وَلَمْ يَنْوِ عَدَدًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَإِنْ نَوَى اثْنَتَيْنِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ وَإِنْ نَوَى ثَلٰثًا فَهِيَ ثَلٰثٌ لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَإِنْ لَمْ يَنْوِ طَلَاقًا فَهِيَ يَمِيْنٌ وَهُوَ مُولٍ إِنْ تَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ لَا يَقْرَبُهَا بَانَتْ بِالْإِيْلَاءِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ نِيَّةٌ فَهُوَ إِيْلَاءٌ أَيْضًا وَإِنْ نَوَى الْكَذِبَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی اس مرد کی حق میں کہ اپنی عورت سی کہی کہ تو مجپر حرام ہی کہ اگر طلاق کی نیت کری تو وہ ایک طلاق ہی اور وہ رجعت کا مالک ہی امام محمد نے کہا کہ ایسا امام ابو حنیفہ کی قول میں سوا اگر طلاق کی نیت کری تو وہی ہوگی جو نیت کی اور اگر ایک کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر طلاق کی نیت کری اور کسی عدد کی نیت نہو تو وہ بھی ایک طلاق بائن ہی اور اگر دو کی نیت کری تو بھی ایک طلاق بائن ہوگی اور ایک طلاق رجعی کی نیت کری تو بھی ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر تین طلاقون کی نیت کری تو وہ تین ہونگی نہیں حلال ہوگی اسکو یہانتک کہ کسی اور خاوند سی نکاح کری اور اگر طلاق کی نیت نکری تو وہ قسم ہوگی اور وہ ایلا کرنیوالا ہے اگر اسکو چار مہینہ تک چھوڑ دے اس سے صحبت نہ کری تو وہ ایلا سے بائن ہو جاویگی اور اگر کوئی نیت نہو تو بھی ایلا ہوگا اور اگر جھوٹ کی نیت ہو تو وہ کچھ چیز نہین اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے

بَابُ اللِّعَانِ لعان کا بیان **ف** لعان کے معنے ایک دوسرے کو لعنت کرنا ہی اور شرع مین لعان اسکو کہتی ہین کہ جب مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگاوی اور عورت اس سے انکار کری کہ تو مجھکو ناحق تہمت کرتا ہی تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اسکو خاوند کو بلاوے پس اگر خاوند چار گواہون سے ثابت کردی تو قاضی اسکی بیوی پہ حد قائم کرے اور اگر گواہون سے ثابت نکری تو قاضی حکم کرے کہ اول مرد چار بار گواہی دی اسطرح کہ گواہی دیتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ بیشک مین سچون میں سے ہون بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی مینے اسکو زنا کی اور پانچوین بار کہی کہ لعنت خدا کی اس شخص پر اگر ہو جھوٹا بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی اسکو زنا کی اور اشارہ کری طرف عورت کی ہر بار پھر کہے عورت چار بار گواہی دیتی ہون ساتھ اللہ کے کہ یہہ جھوٹا ہے بیچ اس چیز کے کہ نسبت مجھکو زنا کی کی اور پانچوین بار کہے کہ غضب خدا کا اس پر یعنے عورت پہ اگر ہو مرد سچا بیچ اسکے کہ تہمت کی مجھکو زنا کی اور ہر بار مرد کی طرف اشارہ کرے پھر قاضی انکے درمیان تفریق کردے اور یہ طلاق بائن ہے اور حرام ہوتی ہے عورت ہمیشہ مگر جب کہ جھٹلا دے یہ خاوند اپنے تئین تو حد لگایا جاوے خاوند اور نکاح کرنا اس سے درست ہو جاویگا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک کبھی درست نہین اگرچہ جھٹلا دے

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اللِّعَانُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لعان طلاق بائن ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا لِأَنَّهَا تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے دو لعان کرنیوالوں
کی بیان ہیں کہ لعان کے بعد انکو درمیان جدائی کیجاوے اسواسطے کہ لعان طلاق بائن ہے امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ لَمْ يُلَاعِنْهَا كَانَا
عَلَى نِكَاحِهِمَا فَإِذَا لَاعَنَهَا بَانَتْ بِتَطْلِيقَةٍ بَائِنٍ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا أَبَدًا إِلَّا أَنْ
يُكَذِّبَ نَفْسَهُ فَإِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ
فَضُرِبَ الْحَدَّ وَبَطَلَتْ شَهَادَتُهُ وَبَطَلَ لِعَانُهُ كَانَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری
کا عیب لگاوے پھر اس سے لعان نہ کرے تو وہ دونوں اپنے نکاح پر بدستور قائم رہینگے
اور جب مرد اس سے لعان کرے تو وہ عورت جدا ہو جاویگی ساتھ طلاق بائن کے اور اسکو اس سے
نکاح کرنا کبھی درست نہ ہوگا مگر یہ کہ اپنے تئین جھٹلا دے یعنی کہے کہ میں جھوٹا ہوں سو اگر اپنے تئین
جھٹلا دے تو اس سے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اپنے تئین جھٹلا دے
سو حد مارا جاوے اور اس کی شہادت اور لعان باطل ہو جاوے تو اس کو اس سے نکاح کرنا درست
ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا
لِعَانٌ وَلَا حَدَّ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ قَذَفَهَا وَهِيَ تَحْتَهُ فَوَجَبَ اللِّعَانُ
فَلَمْ يُلَاعِنْهَا حَتَّى طَلَّقَهَا فَبَطَلَ اللِّعَانُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ
حَدٌّ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی
مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگاوے پھر اوس کو

تین طلاقیں دیدی تو اونکے درمیان نہ لعان ہی اور نہ مرد پر حد ہوا اسلیے کہ اوس نے اوسکو تہمت دی اور وہ اوسکی نکاح مین تھی سو لعان واقع ہوا اور مرد نے اوس سے لعان نہ کیا یہانتک کہ اوسکو تین طلاقیں دین سو لعان باطل ہوگیا کہ وہ اوسکے نکاح سے نکل گئے اور مرد پر حد نہین **ف** اس اثر سے معلوم ہوا کہ اگر تہمت دینے کے بعد اوسکو تین طلاقیں دیوے تو لعان باطل ہوجاتا ہے کہ وہ لعان کا محل نہین رہتی اسواسطے کہ لعان جب ہوتا جب نکاح مین ہتی اور جب نکاح مین نہ رہی تو اب لعان کس سے کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ قَذَفَ اِمْرَاَتَهُ فَسَكَتَتْ مِنْهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ اسْتَعَدَّتْ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہی اوس مرد کے حق مین کہ اپنی عورت کو عیب لگا دے اور وہ عورت اس سے چپ رہے پہر اوسکو تین طلاقیں دیوے پہر اس کے نکاح کے لیے طیار ہووے یعنی کسی اور خاوند سے نکاح کرے اور وہ اس سے صحبت کرے پہر طلاق دیوے اور اسکی عدت گذر جاوے تو اونکے درمیان لعان نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ فَالْتَعَنَ اَحَدُهُمَا تَوَارَثَا مَا لَمْ يَلْتَعِنِ الْاٰخَرُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَلْتَعِنَا جَمِيْعًا وَيُفَرِّقُ الْقَاضِيْ بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگاوے اور دونوں مین سے ایک لعان کرے تو دونوں آپس مین وارث ہونگے جبتک کہ دوسرا لعان نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ آپس مین ایکدوسرے کے وارث ہونگے جبتک کہ دونوں لعان نہ کرین اور قاضی انکے درمیان تفریق کردے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب الخیار** اَمْرُكِ بِيَدِكِ اگر کوئی اپنی عورت کو اختیار دیوے یا کہے کہ تیرا کام تیرے ہاتھ مین ہے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اَمْرُكِ بِيَدِكِ فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تَخْتَارَ اِلَّا وَاحِدَةً فَاِذَا قَالَ مَا بِيَدِيْ مِنْ طَلَاقٍ فَهُوَ بِيَدِكِ فَهُوَ بِيَدِهَا تَحْكُمُ فِيْ مَجْلِسِهَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ قَالَتْ تَطْلِيْقَةً فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَاِنْ قَالَتْ تَطْلِيْقَتَانِ فَهِيَ مَا قَالَتْ مِنْ شَيْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَمَّا

قولنا فاذا قال لها امرك بيدك فان اختارت نفسها فهو ما نوى الزوج فان نوى
واحدة فهي واحدة بائن وان نوى ثلثا فهي ثلث فان نوى اثنتين فهي واحدة
بائن لا يكون ابدا الا واحدة بائنا او ثلثا ان نوى ذلك وان لم ينو طلاقا وكان ذلك
في الغضب لم يصدق في القضاء وصدق فيما بينه وبين الله تعالى وان كان في غير
غضب فهو مصدق في ذلك كله مع يمينه وهذا كله قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے پس اگر
تو چاہے تو تجھ کو طلاق پڑجاویگی اور نہ چاہے تو نہ پڑیگی تو نہیں جائز ہے عورت کو یہ کہ اختیار کرے
مگر ایک طلاق کو اور اگر مرد کہے کہ میرے ہاتھ میں طلاق نہیں سو وہ تیرے ہاتھ میں ہے تو وہ عورت
کے ہاتھ ہوگی حکم کرے عورت اپنی مجلس میں پہلے جدا ہونے سے سو اگر ایک طلاق کہے تو ایک طلاق
پڑیگی اور اگر وہ طلاق تین کہے تو جو چیز وہ کہے سو ہی پڑیگی امام محمد نے کہا کہ ہمارے قول میں تو
یہ ہے کہ جب مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے اور وہ عورت اپنے تئیں اختیار
کرے تو وہ وہ چیز ہے کہ خاوند نے نیت کی سو اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائن
پڑے گی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑینگی اور اگر دو کی نیت کی تو وہ بھی ایک بائن ہوگی
نہ ہوگا یہ کہنا اسکا کبھی مگر ایک طلاق بائن یا تین اگر طلاق کی نیت ہو اور اگر طلاق کی نیت
نہ کی ہو یعنے کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی اور یہ غصے میں کہا ہو تو نہ تصدیق کیا جاویگا قضا
میں اور تصدیق کیا جاویگا نزدیک خدا کے اور اگر یہ کہنا اوسکا غصے میں نہ ہو تو اوسکے ان
سب حکموں میں تصدیق کیجاوے ساتھ قسم کے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقول لامرأته اختاري او
امرك بيدك قال هما سواء قال محمد ونحن نقول ان ذلك لها ما دامت في مجلسها
ما لم تأخذ في عمل غير ذلك فان اخذت في عمل ذلك او قامت من مجلسها بطل
خيارها فان اختارت نفسها افترق القولان اما قوله اختاري اذا اراد طلاقا
فهي تطليقة بائنة على كل حال ان اراد ثلثا او غيرها وهذا كله قول ابي حنيفة
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہے کہ تو اپنے تئیں اختیار کیا

تیرا امر تیرے ہاتھ مین ہے ابرہیم نے کہا کہ یہ دونون قول اختیار مین برابر مین امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے
ہین کہ یہ دونو برابر ہین اور یہ عورت کے ہاتھ مین ہے جبتک کہ اوس مجلس مین ہو اور اسکے سوا کسی
اور کام مین مشروع نہ ہوئی ہو اور اگر کسی اور کام مین مشروع ہوجاوے یا اوس مجلس سے اوٹھ کھڑی
ہووے تو اسکا اختیار باطل ہوجاتا ہے اور اگر وہ عورت اپنے تئین اختیار کرے تو دونو قول حکم مین
جدا ہونگے ایہہ کہتا اوسکا کہ اپنے تئین اختیار کر اگر اس سے طلاق کی نیت ہو تو ہر حال مین ایک
طلاق بائن ہے خواہ تین طلاق کی نیت ہو یا ایک دو کی ایک طلاق بائن ہی ہوگی اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا
خَيَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ جب مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور وہ اپنی اوس مجلس سے اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو
کچھ اختیار نہین رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ
فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ سحر
قَالَ مُحَمَّدٌ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اَبُو الشَّعْثَاءِ ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ جابر نے کہا کہ جب کوئی
مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور وہ عورت اپنی مجلس سے اوٹھ کھڑی ہو تو اسکو کچھ اختیار نہین رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس جابر سے روایت ہے وہ ابن زید ابو شعثاء ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الْمَرْاَةِ
اِذَا خَيَّرَهَا زَوْجُهَا فَاخْتَارَتْهُ فَهِيَ اِمْرَاَتُهٗ وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَزَوْجُهَا
اَمْلَكُ بِهَا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے کہ جب کوئی
مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسکی عورت ہے
اور اگر وہ اپنے تئین اختیار کرے تو وہ طلاق ہے اور اسکا خاوند رجعت کا مالک ہے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ
اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَهِيَ اِمْرَاَتُهٗ وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلٰثٌ وَهِيَ عَلَيْهِ
حَرَامٌ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ

وَاحِدَةٌ وَالزَّوْجُ اَمْلَكُ بِهَا وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت کہتے تھے کہ جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اوس سے کوئی
طلاق نہیں پڑتی اور وہ اسکی بی بی ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ تین طلاقیں ہونگی
اور وہ حرام ہوجاویگی یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت علی کہتے تھے کہ جب
وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور خاوند رجعت کا مالک ہے اور اگر اپنے تئیں
اختیار کرے تو تو بھی ایک طلاق ہے اور وہ اپنی جان کی مالک ہے یعنے اسمیں رجوع نہیں **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَنَا
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا طَلَاقًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** اِنَّا
نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَائِشَةَ الَّتِيْ رَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبِقَوْلِ عُمَرَ وَ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَاَخَذْنَا بِقَوْلِ عَلِيٍّ اِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا
فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ہم کو
حضرت نے اختیار دیا سو ہم نے آپ کو اختیار کیا سو یہ اختیار دینا ہمپر طلاق نگنی گئی امام محمد
نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو لیتے ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کی اور حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی
طلاق نہیں پڑتی اور ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ ایک
طلاق ہے اور اس میں رجعت کا مالک نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ الْاِيْلَاءِ**
ایلا کا بیان **ف** ایلا یہ ہے کہ مرد قسم کہاوے کہ میں اپنی عورت سے صحبت نہیں کرونگا چار مہینے
یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نکی اور چار مہینے گذر گئے تو نہیں پڑتی ہے طلاق بمجرد گذر جانے
چار مہینے کے نزدیک اکثر اصحاب کے بلکہ ایلا کرنیوالی کو ٹھیرایا جاوے یعنے حاکم اوسکو حبس کر
رکہے یا تو رجوع کرے اپنی عورت سے اور کفارہ دیوے اپنی قسم کا یا طلاق دے یہ مذہب امام مالک
اور شافعی وغیرہ کا ہے اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم طلاق دیوے امام اعظم کے نزدیک اگر چار مہینے
کے اندر صحبت کر لیوی تو ایلا ساقط ہوجاتا ہے اور کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور اگر چار مہینے کے
اندر صحبت نہ کی تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ

عن ابراهيم قال اذا آلى الرجل من امرأته فوقع عليها في الاربعة الاشهر فعليه الكفارة قال محمد وبه نأخذ وقد بطل الايلاء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینوں کی اندر اوس سے صحبت کر لیوے تو اوسپے کفارہ ہے پھر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اوسپر کفارہ آتا ہے اور ایلا باطل ہوا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال آلى عبد الله بن انس النخعي من امرأته ثم غاب عنها خمسة اشهر ثم قدم فوقع عليها فخرج على اصحابه ورأسه يقطر من الجنابة فقالوا له اصبت من فلانة قال نعم قالوا اولم تكن آليت منها قال بلى قالوا انا نتخوف عليك ان تكون قد بانت منك فانطلقوا به الى علقمة فلم يجدوا عنده فيها شيئا فانطلق بهم علقمة الى عبد الله بن مسعود فذكر له امره فامره ان يأتيها فيخبرها بانها قد بانت منه ويخطبها فاتاها فاخبرها ثم خطبها على مثاقيل فضة قال محمد وبه نأخذ ونرى عليه صداقا بوقوعه عليها قبل النكاح الثاني وهو قول ابي حنيفة وابراهيم النخعي وحماد بن ابي سليمان ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن انس نے اپنی عورت سے ایلا کیا پھر پانچ مہینے اوس سے غائب رہا پھر آیا اور اس سے صحبت کی سو اپنے یاروں کیطرف نکلا اس حال میں کہ اوسکے سر سے پانی ٹپکتا تھا غسل جنابت کے سبب سے سو اونہوں نے اوس سے کہا کہ کیا تو نے فلانی عورت سے صحبت کی ہے اوس نے کہا ہاں اونہوں نے کہا کہ کیا تو نے اوس سے ایلا نہیں کیا تھا اوس نے کہا کیوں نہیں اونہوں نے کہا ہم ڈرتے ہیں کہ وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی ہو سو وہ اسکو علقمہ کے پاس لے گئے سو اونہوں نے اوسکے پاس اسمیں کچھ چیز نہ پائی یعنے وہ اسکا حکم نہ بتلا سکا سو علقمہ انکو عبداللہ بن مسعود کے پاس لے گیا اور اسکا قصہ اسکے کہا سو عبداللہ بن مسعود نے اسکو حکم کیا کہ اس عورت پاس جاوے اور اسکو اس قصے سے خبر دے کہ وہ اس سے بائن ہو گئی اور نکاح ٹوٹ گیا اور اسکو نکاح کا پیغام کرے پھر وہ اس عورت کے پاس آیا اور اسکو خبر دی پھر اسکو نکاح کا پیغام کیا چاندی کی چند مثقالوں پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ نکاح ثانی سے پہلے صحبت کرنے کے بدلے اسپر مہر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ابراہیم نخعی اور حماد کا

قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا عمرو بن مرة عن ابی عبیدة عن عبد اللہ بن مسعود
قال اذا آلی الرجل من امرأته فمضت اربعة اشهر بانت بتطلیقة وکان خاطبا یخطبها
فی العدة ولا یخطبها بعدها غیره **قال محمد** وبه ناخذ عزیمة الطلاق انقضاء
الاربعة الاشهر والفیء الجماع فی الاربعة الاشهر لا یوقف بعدها وهو قول ابی
حنیفة **ترجمہ** ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا
کرے اور چار مہینے گذر جاویں تو وہ عورت ایک طلاق سے باین ہو جاتی ہے اور اگر خاوند نکاح
کا پیغام کرنیوالا ہو تو اسکو عدت میں پیغام کرے اور اوسکا غیر اوسکو عدت میں پیغام نہ کرے
امام محمد نے کہا کہ وجوب طلاق کا گذرنا چار مہینوں کا ہے یعنے چار مہینے کے گذرنے کے
بعد طلاق پڑجاتی ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کرنا صفت کی غنیمت ہے اوسکے بعد کھڑا نہ کیا
جاوے اوس واسطے کہ ایلا ساقط ہو جاتا ہے اور طلاق پڑجاتی ہے بمجرد گذر جانے چار مہینوں کے
پھر حبس کرنیکی کوئی حاجت نہیں رہتی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان رجلا ولدت امرأته فقالت لزوجها لا تقربنی
حتی افطم ابنی هذا فانی اخشی ان احمل علیه فحلف ان لا یقربها حتی تفطمه قال
فسألت ابراهیم عن ذلک فقال اخاف ان یکون ایلاء وارجو ان لا یکون ایلاء
قال محمد فسألت ابا حنیفة عن ذلک فقال هو ایلاء **قال محمد** وبه ناخذ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ایک مرد کی عورت نے بچہ جنا سو اوسنے اپنے خاوند سے کہا کہ نہ صحبت
کر تو مجھ سے یہانتک کہ میں اپنے بیٹے کا دودھ چھوڑاؤں اسواسطے کہ میں حمل سے ڈرتی ہوں سو
اس مرد نے قسم کی کہ میں اس سے صحبت نہ کرونگا یہانتک کہ اوسکا دودھ چھوڑاوے اوسنے
کہا کہ میں نے ابراہیم سے اسکا حکم پوچھا اوسنے کہا میں ڈرتا ہوں یہ کہ ایلا ہو اور میں امید کرتا
ہوں کہ ایلا نہ ہو امام محمد نے کہا کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے اسکا حکم پوچھا اوسنے کہا کہ یہ ایلا ہے
امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو
العطوف عن الزهری ان النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم آلی من نسائه شهرا فلما
مضی تسعة وعشرون یوما ارسل الی عائشة ان تعالی فارسلت الیه انک آلیت منی

ولم ازل اعد الايام والليالي وانه بقي من الشهر يوم فارسل اليها ان تعالي فان
الشهر ثلثون وتسع وعشرون قال محمد وبه ناخذ اذا كان بالاهلة واذا كان
بغير الاهلة فالشهر ثلثون وهو قول ابي حنيفة ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ایلا کیا حضرتؐ
نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینا سو جب اونتیس دن گذرے تو کسی کو عائشہؓ پاس بھیجا کہ تمہارے
پاس آ ر عائشہؓ نے انکو کہلا بھیجا کہ آپنے مجھ سے ایک مہینا ایلا کیا ہے اور ہمیشہ میں دن اور راتیں
گنتی ہوں اور تحقیق شان یہ ہے کہ مہینے سے ایک دن باقی ہے سو حضرتؐ نے انکو کہلا بھیجا کہ تو آجا
کہ مہینا تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور اونتیس دن کا بھی ہوتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہیں جبکہ ایلا چاندوں کے ساتھ ہو اور اگر چاندوں کے غیر کے ساتھ ہو تو مہینا تیس دن کا ہے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد
عن ابراهيم في الرجل يقول لامرأته ان قربتك فانت طالق فتركها اربعة اشهر
قال بانت بالايلاء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے
کہے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو تو طلاق والی ہے پھر اوسکو چار مہینے چھوڑ دیوے تو وہ عورت
ایلا سے بائن ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** من آلى ثم طلق اگر کوئی ایلا
کرے پھر طلاق دیوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم قال اذا آلى الرجل من امرأته ثم طلقها فالطلاق يهدم الايلاء **قال**
محمد ولسنا ناخذ بهذا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر
اوسکو طلاق دیوے تو طلاق ایلا کو ڈھا دیتی ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن الشعبي قال اذا آلى الرجل من امرأته ثم طلقها
فهما كفرسي رهان ان جاوزت الاربعة الاشهر وهي في شيء من عدتها وقعت
تطليقة الايلاء مع التطليقة التي طلق وان انقضت العدة قبل ان تجيء وقت
الاربعة الاشهر سقط الايلاء **قال محمد** فقلت لابي حنيفة باي القولين تاخذ
قال بقول عامر الشعبي قال محمد وبه ناخذ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ شعبی نے کہا جب
کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر اوسکو طلاق دیوے تو وہ دونو گھڑ دوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح

ہین کہ ایک دوسرے کے آگے بڑہنا چاہتے ہین جو آگے بڑہے سو بار لیوے اگر وہ عورت چار مہینے سے آگے
بڑہجاوے اور اسکی کچہ عدت باقی رہتی ہو تو واقع ہوگی طلاق ایلا کے ساتہہ اوس طلاق کے کہ اوس نے
ایلا کے بعد دی یعنے دو طلاقین پڑینگی اور اگر چار مہینے کے آنے سے پہلے عدت گذر جاوے
تو ایلا ساقط ہوجاویگا اسواسطے کہ مہینے گذر گئے اور وہ اسکی بیبی نہین امام محمد نے کہا کہ مین نے
امام ابوحنیفہ سے کہا کہ تو کس قول کو لیتا ہے یعنے ابراہیم کے قول کو یا شعبی کے قول کو اوس نے کہا
شعبی کے قول کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین گہڑدوڑ کے گہوڑون کے ساتہہ انکو اسواسطے
تشبیہ دی کہ وہ دونوبہی گہوڑون کیطرح ہین ایک دوسرے سے حد کیطرف بڑہنا چاہتے ہین بَابُ
الظِّهَارِ ظہار کا بیان ف ظہار اسکو کہتے ہین کہ تشبیہ دیوے اپنی بیبی کو یا اوس کے اس عضو
کو کہ تعبیر کی جاتی ہو کل کے ساتہہ اوس عضو کی یا تشبیہ دے اوسکی جزو شائع کو ساتہہ اس عضو محرم کے
کہ حرام ہے دیکہنا اوسکا جیسے کہے بیبی کو کہ تو مجہپر حرام ہے مانند پیٹہ ماں میری کی یا سر تیرا یا نصف
تیرا مانند پیٹہ یا پیٹ ماں میری کے ہے یا مانند ران ماں میری کے یا مانند پیٹہ بہن میری
کے ہے پس اگر کوئی اسطرح اپنی بیبی کو کہے تو اس سے صحبت کرنے
حرام ہوجاتی ہے یہانتک کہ کفارہ دے اور اگر کفارہ دینے سے پہلے صحبت کرے تو نہین
لازم آتا اوسپر کچہ سوای استغفار اور پہلے کفارہ کے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَعَلَيْهِ أَرْبَعُ كَفَّارَاتٍ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی
مرد چار عورتون سے ظہار کرے تو اسپر چار کفارے ہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي
الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي يُرِيدُ التَّغْلِيظَ أَنَّ عَلَيْهِ كَفَّارَتَيْنِ
قَالَ وَكَذَلِكَ الْيَمِينَانِ فَإِذَا أَرَادَ الْأُولَى فَهِيَ وَاحِدَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ
تو مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کے ہے اوس سے مراد اوسکی طلاق کو مضبوط کرنا ہو تو اسپر دو کفارے
ہین اور اسیطرح دو قسمون کا بہی یہی حکم ہے اور اگر پہلے مراد ہو تو وہ ایک ہے امام محمد نے کہا کہ

اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُظَاهِرُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا ثُمَّ یَنْکِحُهَا بَعْدَ مَا تَنْقَضِی الْعِدَّةُ قَالَ الظِّهَارُ کَمَا هُوَ لَا یَقْرَبُهَا حَتّٰی یُکَفِّرَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر اوسکو طلاق دیوے پھر عدت گذرنے کے بعد اوس سے نکاح کرے تو ظہار بدستور قائم ہے اوس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ کفارہ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ لَمْ یَقْرَبْهَا حَتّٰی یُعْتِقَ رَقَبَةً فَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا فَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَلَا یَقْرَبُهَا حَتّٰی یُکَفِّرَ بِبَعْضِ هٰذِهِ الْکَفَّارَاتِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا یَدْخُلُ فِیْ ذٰلِکَ اِیْلَاءٌ وَاِنْ طَالَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو پھر اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام نہ پاوے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے اگر اس سے یہ بھی نہ ہوسکے تو ساٹھہ مسکینون کو کہانا کہلاوے اگر یہ بھی نہ پاوے تو اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک کہ ان کفارون مین سے کوئی کفارہ ادا کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور ہمین ایلاء داخل نہین ہوتا اگرچہ ظہار کی مدت دراز ہوجاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُظَاهِرُ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ یَقْرَبُهَا قَبْلَ اَنْ یُکَفِّرَ قَالَ قَدْ اَسَاءَ وَلَا یَعُوْدُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا یَعُوْدَنَّ حَتّٰی یُکَفِّرَ وَلَا تَجِبُ عَلَیْهِ اِلَّا کَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر کفارہ دینے سے پہلے اوس سے صحبت کرلیوے تو گنہگار ہوتا ہے اور پھر اوس سے صحبت نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ پھر اوس سے صحبت نہ کرے یہانتک کہ کفارہ دیوے اور نہین واجب ہے اوس پر مگر ایک کفارہ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا یَقَعُ الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ اِلَّا

بِذَاتِ مَحْرَمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو ظہار نہیں واقع ہوتا مگر ساتھ صاحب حرمت کے امام محمد نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف صاحب حرمت کی وہ عورت ہے جسکو
ساتھ اوس مرد کا کبھی نکاح درست نہو جیسے ماں بیٹی بہن وغیرہ ہے اگر ایسی عورت کے ساتھ
اپنی عورت کو تشبیہ دیوے جس سے کہ اسکا نکاح کبھی درست نہیں تو اس سے ظہار واقع ہوتا ہے
اور اگر ایسی عورت کے ساتھ اوسکو تشبیہ دیوے جس سے اوسکا نکاح درست ہے تو اوس سے ظہار واقع
نہیں ہوتا اور نہ کفارہ دینا لازم آتا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ
یُظَاهِرُ مِنِ امْرَأَتِهٖ ثُمَّ یُجَامِعُ بِاللَّیْلِ وَهُوَ یَصُوْمُ قَالَ یَسْتَقْبِلُ الصَّوْمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ
فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا فَاِذَا مَسَّهَا وَهُوَ یَصُوْمُ فَسَدَ صَوْمُهٗ وَاسْتَقْبَلَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر رات
کو اوس سے صحبت کرے اور وہ روزے رکھتا ہو تو پھر ابتدا سے روزے شروع کرے اور جو روزے
کہ اس سے پہلے رکھے تھے وہ سب باطل ہو وہ اسکے کفارے مین شمار نہ ہونگے امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہین اسواسطے کہ خدا نے فرمایا کہ روزے رکھنے دو مہینے کے ہین پے در پے لگاتار پہلے
اس سے کہ وہ دونو آپس مین چھوئین سو جب اوس سے چھووے اور وہ روزے رکھتا ہو تو اوسکے روزے فاسد
ہوجاتے ہین اور پھر سے دو مہینے کے روزے لگاتار رکھے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ
الرحمہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ
اِنْ قَرِبْتُكِ فَاَنْتِ عَلَیَّ كَظَهْرِ اُمِّیْ قَالَ اِنْ تَرَكَهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ بَانَتْ بِالْاِیْلَاءِ وَاِنْ
وَقَعَ عَلَیْهَا فِی الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ وَقَعَتْ عَلَیْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر
مین تجھ سے صحبت کرون تو تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کیطرح ہے پھر چار مہینے اس سے صحبت نہ کرے
تو وہ عورت ایلا سے بائن ہوجاتی ہے اور اگر چار مہینے کے اندر اس سے صحبت کر لیوے تو اوسپر
ظہار کا کفارہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ ظِهَارِ الْاَمَةِ لونڈی کی ظہار کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ

عن حماد عن ابراهيم ان الظهار يقع على الامة اذا ظاهر منها زوجها **قال محمد**
يقع عليها الظهار اذا ظاهر منها زوجها ولا يقع عليها الظهار اذا ظاهر منها مولاها
لان الله تعالى يقول والذين يظاهرون منكم من نسائهم فليست الامة بزوجة يقع
عليها الظهار وهو قول ابي حنيفة وسعيد بن المسيب ومجاهد وعامر الشعبي رح

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کا خاوند اس سے ظہار کرے تو اس پر ظہار واقع
ہوجاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب اُسکا خاوند اوس سے ظہار کرے تو ظہار واقع ہو
جاتا ہے اور جب اوسکا مالک اوس سے ظہار کرے تو ظہار واقع نہین ہوتا اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے
کہ جو لوگ ماں کہہ بیٹھین تم مین سے اپنی عورتون کو سو لونڈی بی بی نہین کہ اوس پر ظہار واقع ہو
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور سعید اور مجاہد اور شعبی کا **ف** یعنے اس آیت مین اپنی بی بی کا ذکر ہے
اور لونڈی کو بی بی نہین کہتے پس اس سے ظہار واقع نہ ہوگا

باب الديات وما يجب على اهل الورق والمواشي

دیت کا بیان اور جو چیز کہ چاندی اور سونے والون پر واجب ہے **ف**
دیت اوس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے جان کے یا ہلاک کرنے کسی کے عضو کے
اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹنیان ہون چار طرح کی پچیس[25]
بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس[25] جذعہ یہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے اور
امام محمد اور شافعی کے نزدیک تین قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس
ثنیہ یعنے پنجسالہ کہ سب حاملہ ہون اور یہ دیت قتل شبہ عمد مین دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ
اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی ہو تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ
طرح کی دے بیس ابن مخاض بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ دیت
لازم آتی ہے قتل خطا مین اور جاری مجرے خطا وغیرہ مین **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن
الهيثم عن عامر الشعبي عن عبيدة السلماني عن عمر بن الخطاب رض قال على اهل
الورق من الدية عشرة آلاف درهم وعلى اهل الذهب الف دينار وعلى اهل البقر
مائتا بقرة وعلى اهل الابل مائة من الابل وعلى اهل الغنم الفا شاة وعلى اهل
الحلل مائتا حلة **قال محمد** وبهذا كله نأخذ وكان ابو حنيفة يأخذ من ذلك

بِالْاِبِلِ وَالْفَذَاهِبِ فِي الدَّنَانِيرِ **ترجمہ** عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ چاندی والوں پر دیت میں دس ہزار درہم دینے آتے ہیں اور سونے والوں پہ ہزار دینار دینے آتے ہیں اور گائے والوں پر دو سو گائیں دینی آتی ہیں اور اونٹ والوں پر سو اونٹ دینے آتے ہیں اور بکریوں والوں پہ دو ہزار بکریاں دینی آتی ہیں اور حلوں والوں پہ دو سو حلے دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب حکام کو ہم لیتے ہیں اور ابو حنیفہ انہیں سے اونٹوں اور درہموں اور دیناروں کو لیتے تھے **ف** حلہ کہتے ہیں تہبند اور چادر کو **بَابُ** دِيَةِ مَا كَانَ فِي الْاِنْسَانِ مِنْهُ وَاحِدًا جو عضو کہ آدمی کے بدن میں صرف ایک ایک ہے اور اسکی دیت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي اللِّسَانِ اِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ فَامْتَنَعَ مِنَ الْكَلَامِ اَوْ قُطِعَ مِنْ اَصْلِهِ فَفِيْهِ الدِّيَةُ **قَالَ** **مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد روایت کرتے ہیں ابراہیم سے کہا کہ جب زبان کی کوئی چیز کاٹی جاوے اور کلام سے رک جاوے یا جڑ سے کاٹی جاوے تو اوسمیں دیت دینی آتی ہے یعنے پوری امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْاِنْسَانِ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اِلَّا شَيْءٌ وَاحِدٌ فَاُصِيْبَ خَطَاً فَفِيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً الْاَنْفُ وَالذَّكَرُ وَاللِّسَانُ وَالصُّلْبُ وَذَهَابُ الْعَقْلِ وَاَشْبَاهُهُ وَمَا كَانَ فِي الْاِنْسَانِ اِثْنَيْنِ فَفِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ الثَّدْيَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَالْعَيْنَيْنِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ **قَالَ** **مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ آدمی کے بدن میں صرف ایک ہی ہے اور وہ خطا سے کٹ جاوے تو اوسمیں پوری دیت ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں ناک اور ذکر اور زبان اور پیٹھ اور عقل کا دور ہونا اور مانند انکے اور چیزیں کہ انسان کے بدن میں دو دو ہیں تو ہر ایک میں ان دونوں میں سے آدھی دیت ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں دونوں پستان اور دونوں پاؤں اور دونوں آنکھیں اور مانند ان کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اُصِيْبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ شَيْءٍ عَمْدًا فَفِيْهِ الْقِصَاصُ وَمَا لَمْ يُسْتَطَعْ فِيْهِ الْقِصَاصُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ فَاِنْ كَانَ خَطَاً فَخَمْسَةُ اَسْنَانٍ مِنَ الْاِبِلِ اِنْ كَانَ شِبْهُ الْعَمْدِ فَاَرْبَعَةُ اَسْنَانٍ مِنَ الْاِبِلِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ فِي الْجِرَاحَاتِ كُلُّ شَيْءٍ [illegible] ضُرِبَ بِسِلَاحٍ اَوْ غَيْرِهِ وَلَا يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ فِيْهِ

الدية مغلظة قال محمد وبهذا كله كان يأخذ ابو حنيفة وبه نأخذ نحن ايضا
الا في خصلة واحدة ما كان من شبه العمد فثلاثة اسنان من الابل من الحقاق سنّ
ومن الجذاع سنّ وسنّ ثالث ما بين الثنية الى بازل عامها كلها خلفة وكان ابو
حنيفة يقول اربعة اسنان من الابل سنّ من بنات المخاض وسنّ من بنات اللبون
وسنّ من الحقاق وسنّ من الجذاع واما الخطأ فقولنا وقوله فيه واحد خمسة
اسنان من الابل سنّ من بني المخاض وسنّ من بنات المخاض وسنّ من بنات اللبون
وسنّ من الحقاق وسنّ من الجذاع وهو قول عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه
وقد روي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ايضا ما قلنا في شبه العمد فقال في
خطبته يوم فتح مكة الا ان قتيل خطأ العمد قتيل السوط والعصا فيه مائة
من الابل ثلاثون حقة وثلاثون جذعة واربعون ما بين ثنية الى بازل عامها كلها
خلفة بلغنا نحو ذلك عن عمر بن الخطاب يرفع منها اربعون في بطونها اولادها و
بلغنا نحو ذلك عن عمر بن الخطاب والمغيرة بن شعبة وابي موسى الاشعري وزيد بن
ثابت وبه نأخذ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی جان بوجھکر ان مین سے
کوئی چیز کاٹے تو اس مین بدلا ہے یعنے اگر کوئی کسیکا پاؤن کاٹے تو اوسکے بدلے اوسکا پاؤن کاٹا
جاوے اور اگر اسمین بدلا نہ لےسکے تو اوسمین دیت ہے یعنے خونبہا سو اگر قتل خطا ہو تو پانچ قسم کے
اونٹ دینے آتے ہین اور اگر شبہ عمد ہو تو چار قسم کے اونٹ دینے آتے ہین اور شبہ عمد زخمون مین وہ
چیز ہے کہ جان بوجھکر اوسکو ہتیار وغیرہ سے مارا ہو اور اسمین قصاص لینے کی طاقت نہ رکھتا ہو
اسمین دیت مغلظ دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ابو حنیفہ لیتے تھے اور ہم
بھی اسیکو لیتے ہین مگر ایک صورت مین کہ اگر شبہ عمد ہو تو تین قسم کے اونٹ دینے آتے ہین ایک
قسم تین تین برس کے اونٹنیون مین سے اور ایک قسم چار چار برسکی اونٹنیون مین سے اور تیسرے
قسم ثنیہ جو پانچوین مین لگی ہون آٹھ برس تک سب حاملہ اونٹنیان اور امام ابو حنیفہ رح
کہتے تھے کہ اسمین چار قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین ایک قسم ایک ایک برس کی اونٹنیون سے
اور ایک قسم دو دو برسکی اونٹنیون سے اور ایک قسم تین تین برسکی اونٹنیون سے اور ایک قسم چار

چار برس کی اونٹنیون سے اور اپنے قتل خطا سو اونٹ ہمارا اور اسکا قول ایک ہے کہ پانچ قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین ایک قسم ایک ایک برس کی پوتون سے اور ایک قسم ایک ایک برسکی پوتیون سے اور ایک قسم دو دو برسکی پوتیون سے اور ایک قسم تین تین برسکی پوتیون سے اور ایک قسم چار چار برسکی پوتیون سے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مسعود کا اور حضرت سے بھی شبہ عمد مین یہی روایت ہے جو ہم نے کہا کہ حضرت نے فتح مکہ کے دن خطبہ مین فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقتول خطا عمد کا مقتول کوڑے اور لاٹھی کا ہے اوسکی دیت سو اونٹنیان دینی آتی ہین تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس وہ اونٹ کہ ثنیہ یا چھوین برس مین لگے ہون آٹھ برس تک بازل کے درمیان ہو سب حاملہ اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت حضرت عمر سے کہ چالیس انمین سے زیادہ عمر کے ہون کہ انکے پیٹ مین بچے ہون اور اسیطرح روایت پہونچی ہمکو مغیرہ بن شعبہ اور ابی موسی اور زید بن ثابت سے اور اسیکو ہم لیتے ہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ

اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يَحْلِقُ لِحْيَةَ الرَّجُلِ فَلَا تَنْبُتُ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کی داڑھی مونڈ ڈالے اور پھر وہ نہ اوگے تو اوسپر دیت ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ دِيَةِ الْاَسْنَانِ وَالْاَشْفَارِ وَالْاَصَابِعِ دانتون اور پلکون اور اونگلیون کی دیت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ فِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ دونو ہاتھہ اور پاؤن کی اونگلیان برابر ہین ہر اونگلی مین دیت کا دسوان حصہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیطرح ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْاَسْنَانُ سَوَاءٌ فِيْ كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ دانت سب برابر ہین ہر دانت مین بیسوان حصہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

فِي السِّمْحَاقِ وَالْبَاضِعَةِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ خَطَأً اَوْ عَمَدًا لَا يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ فَفِيْهِ
حُكُوْمَةُ عَدْلٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ سمحاق اور باضعہ اور مانند انکے بیچ جبکہ خطا سے ہو یا عمد سے ہو جسمین کہ قصاص کی طاقت
نہ رکھتا ہو تو معتبر اوس مین حکم کرنا عادل مرد کا ہے یعنے اوسکی دیت منصف آدمی پر موقوف ہے جو
وہ کہے سو ہی دیت دینی آویگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ فِي الْجَائِفَةِ
ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْاٰمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ فَاِذَا ذَهَبَ الْعَقْلُ فَالدِّيَةُ كَامِلَةٌ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ
عُشْرٌ وَنِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِي الْمُوْضِحَةِ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِيْ سَائِرِ ذٰلِكَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ
حُكْمُ عَدْلٍ وَلَا تَكُوْنُ الْمُوْضِحَةُ اِلَّا فِي الْوَجْهِ وَالرَّاْسِ وَلَا تَكُوْنُ الْجَائِفَةُ اِلَّا فِي الْجَوْفِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْاٰمَّةُ مِنَ الشِّجَاجِ كُلُّ
شَجَّةٍ بَلَغَتِ الدِّمَاغَ وَالْمُنَقِّلَةُ مَا نُقِلَ مِنْهَا الْعِظَامُ وَالْمُوْضِحَةُ مَا اَوْضَحَتْ مِنَ الْعَظْمِ
وَالْهَاشِمَةُ مَا هَشَمَتِ الْعَظْمَ وَحُكُوْمَتُهَا عُشْرُ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالسِّمْحَاقُ
دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمُوْضِحَةِ جِلْدَةٌ رَقِيْقَةٌ وَفِيْهَا حُكْمُ عَدْلٍ بَلَغَنَا اَنَّ عَلِيَّ
بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضـ حَكَمَ فِيْهَا اَرْبَعًا مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَاضِعَةُ دُوْنَ السِّمْحَاقِ وَهِيَ الَّتِيْ تَبْضَعُ
اللَّحْمَ وَفِيْهَا حُكْمُ عَدْلٍ وَالدَّامِيَةُ دُوْنَ الْبَاضِعَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تَشُقُّ الْجِلْدَ وَفِيْهَا حُكْمُ
عَدْلٍ وَالْمُتَلَاحِمَةُ وَهِيَ الشَّجَّةُ يَسْوَدُّ مَوْضِعُهَا اَوْ يَحْمَرُّ وَلَا يَدْمٰى وَلَا يَبْضَعُ فَفِيْهَا حُكْمُ
عَدْلٍ وَنَرٰى كُلَّ شَيْءٍ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ لَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ وَهُوَ فِيْ مَالِ
الرَّجُلِ وَاِنْ كَانَ خَطَأً ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جائفہ یعنے پیٹ کے زخم مین تہائی
دیت کی دینی آتی ہے اور آمہ یعنے پوست مغز سر کے زخم مین بھی تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور
اگر مغز کے زخم سے عقل دور ہو جاوے تو پوری دیت دینی آتی ہے اور منقلہ یعنے اوس زخم مین کہ ہڈی
سرک گئی ہو دسوان اور بیسوان حصہ دیت کا دینا آتا ہے اور موضحہ یعنے اوس زخم مین کہ ہڈی کھل
گئی ہو بیسوان حصہ دیت کا دینا آتا ہے اور ان سب زخمون مین ٹھیرانا مرد عادل کا ہے اور نہین ہوتا
زخم موضحہ مگر مونہہ اور سر مین اور نہین ہوتا زخم جائفہ مگر پیٹ مین امام محمد نے کہا کہ ان سب کو ہم

لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور آمّہ وہ زخم ہے کہ دماغ تک پہونچی اور منقلہ وہ زخم ہے کہ
اس سے ہڈیاں سرک جاویں اور موضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کھولدیوے اور ہاشمہ وہ زخم ہے جو ہڈی
توڑدیوے اور حکم اوسکا سوا ان حصہ دیت کا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور سمحاق موضحہ
سے کم ہے اوسکی اور گوشت کے درمیان ایک پتلی سی کھال ہے اور معتبر اوسمین حکم عادل مرد کا ہے
اور پہونچی ہمکو روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسمین چالیس اونٹوں کا حکم کیا اور باضعہ سمحاق
سے کم ہے اور وہ وہ ہے کہ پوست اور گوشت توڑدیوے اور خون نہ نکالے اور اسمین حکم کرنا معتبر
مرد کا ہے اور دامیہ باضعہ سے کم ہے اور وہ وہ ہے کہ کھال کو پھاڑ دیوے اور معتبر اوسمین حکم کرنا عادل
مرد کا ہے اور متلاحمہ وہ زخم ہے کہ اوس سے جگہہ سیاہ یا سرخ ہوجاوے اور خون نہ نکلے اور نہ پوست
کھلے تو معتبر اوسمین حکم کرنا معتبر مرد کا ہے اور ہماری رائے یہ ہے کہ ان زخموں میں سے جو زخم کہ موضحہ
سے کم ہو سب اوسکی دیت نہ دیوین اور وہ اوس مرد کے مال میں ہے اگرچہ خطا سے ہو **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ اَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً اِذَا لَمْ
تَنْبُتْ وَفِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ رُبُعُ الدِّيَةِ وَفِي الْجُفُوْنِ الدِّيَةُ وَفِيْ كُلِّ جَفْنٍ مِّنْهَا
رُبُعُ الدِّيَةِ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ آنکھوں کے
پلکوں میں پوری دیت دینی آتی ہے جبکہ نہ اوگیں اور ہر ایک میں انمیں سے چوتہائی دیت کی دینی
آتی ہے اور جفنوں میں یعنے آنکھ کی پوشش میں پوری دیت ہے اور ہر ایک جفن میں انمیں سے
چوتہائی دیت کی دینی آتی ہے اور دونوں ہونٹوں میں دیت دینی آتی ہے اور ہر ایک میں اون
دونوں میں سے آدہی دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **باب** مَا لَا يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ جس زخم میں قصاص کی طاقت نہ ہو اسمین کیا
کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاَعْمٰى يَفْقَاُ عَيْنَ
الصَّحِيْحِ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ لَا يُسْتَطَاعُ الْقِصَاصُ
فِيْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا يَعْنِي الْعَمْدَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ اگر کوئی اندہا درست آنکہ والی کی آنکھ پھوڑ دیوے تو اوسپر دیت دینی آتی ہے اوسکے مال

امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اسواسطے کہ اس میں بدلے کی طاقت نہیں اور مراد اس سے جان بوجھکر آنکھ پھوڑنا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَنْ ضَرَبَ بِحَدِیْدَةٍ اَوْ بِعَصًا فِیْمَا لَا یُسْتَطَاعُ فِیْهِ الْقِصَاصُ فَعَلَیْهِ الدِّیَةُ فِیْ مَالِهٖ مُغَلَّظَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَذٰلِكَ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو لوہے کے ہتیار یا لاٹھی سے مارے اوس چیز میں کہ اوسمیں بدلے کی طاقت نہ ہو تو اوسپر مغلظہ دیت ہے اوسکے مال میں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا اور یہ جان مارنے سے کم میں ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَا كَانَ فِیْ شِبْهِ الْعَمْدِ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ فَفِیْ مَالِهٖ وَهُوَ كُلُّ شَیْءٍ ضَرَبْتَهٗ مُتَعَمِّدًا لَا یُسْتَطَاعُ فِیْهِ الْقِصَاصُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو زخم کہ شبہ عمد ہو جان مارنے سے کم میں تو وہ اوسکے مال میں ہے یعنے اسمیں دیت آتی ہے اور وہ وہ چیز ہے کہ تو اوسکو جان بوجھکر مارے اور اسمیں بدلے کی طاقت نہ ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الْقَتْلُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ قَتْلُ خَطَاٍ وَقَتْلُ عَمْدٍ وَقَتْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ فَالْخَطَاُ اَنْ تُرِیْدَ الشَّیْءَ فَتُصِیْبَ صَاحِبَكَ بِسِلَاحٍ اَوْ غَیْرِهٖ فَفِیْهِ الدِّیَةُ اَخْمَاسًا وَالْعَمْدُ اِذَا تَعَمَّدْتَ صَاحِبَكَ فَضَرَبْتَهٗ بِسِلَاحٍ فَفِیْ هٰذَا الْقِصَاصُ اِلَّا اَنْ یَصْطَلِحُوْا اَوْ یَعْفُوْا وَشِبْهُ الْعَمْدِ كُلُّ شَیْءٍ تَعَمَّدْتَ ضَرْبَهٗ بِغَیْرِ سِلَاحٍ فَفِیْهِ الدِّیَةُ مُغَلَّظَةً عَلَی الْعَاقِلَةِ اِذَا اَتٰی ذٰلِكَ عَلَی النَّفْسِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ فِی الْجِرَاحَاتِ كُلُّ شَیْءٍ تَعَمَّدْتَ ضَرْبَهٗ بِسِلَاحٍ اَوْ غَیْرِهٖ فَلَمْ یُسْتَطَعْ فِیْهِ الْقِصَاصُ فَفِیْهِ الدِّیَةُ مُغَلَّظَةً **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ مَا ضَرَبْتَهٗ بِهٖ مِنْ غَیْرِ سِلَاحٍ وَهُوَ یَقَعُ مَوْقِعَ السِّلَاحِ اَوْ اَشَدَّ فَفِیْهِ اَیْضًا الْقِصَاصُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ الْاَوَّلُ وَلَا قِصَاصَ فِیْ قَوْلِهِ الْاٰخِرِ اِلَّا فِیْمَا كَانَ بِسِلَاحٍ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قتل تین قسم پر ہے ایک قتل خطا اور دوسرے قتل عمد اور تیسرے قتل شبہ عمد سو قتل خطا یہ ہے کہ ارادہ کرے تو مارنے کسی چیز کا پس پہونچے تو اپنے ساتھی سے ساتھ ہتیار کے یا غیر اسکے

کے پس اس مین دیت دینی آتی ہے پانچ قسم کے اونٹ اور قتل عمد یہ ہے کہ تو قصدًا اپنے ساتھی کو
ہتیار سے مارے پس اسمین بدلا آتا ہے یعنی قاتل کو مقتول کے بدلے قتل کیا جاوے مگر یہ کہ آپس مین
صلح کرین یعنے دیت پر یا معاف کر دیوین اور شبہ عمد وہ چیز ہے کہ تو غیر ہتیار سے کسی کو قصدًا
مارے سو اسمین مغلظہ دیت دینی آتی ہے عاقلہ یعنے قاتل کی برادری سے دیت لی جاوے جبکہ اوس سے
جان تلف ہو جاوے اور شبہ عمد زخمون مین ہر وہ چیز ہے کہ تو ہتیار یا غیر ہتیار سے کسی کو قصدًا
مارے اور اسمین بدلا ممکن نہ ہو تو اسمین دیت مغلظہ دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
مگر ایک صورت مین کہ اگر تو اوسکو غیر ہتیار سے مارے اور وہ ہتیار کی جگہہ واقع ہو یعنے ہتیار کا کام دیوے
یا اوس سے سخت تر تو اوسمین بہی بدلا ہے اور یہ امام ابو حنیفہ کا پہلا قول ہے اور انکے اخیر قول مین
بدلا نہین مگر اسچیز مین کہ ہتیار سے ہو **ف** جاننا چاہیے کہ قتل پانچ قسم ہے عمد اور شبہ عمد اور
خطا اور جاری مجری خطا اور قتل سبب قتل عمد یہ ہے کہ مارے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کر دے عضا
کو خواہ وہ قسم ہتیار سے ہو یا غیر چیز ہو قسم پتھر یا لکڑی یا کپانچ یا شعلہ آگ سے اور صاحبین کے نزدیک
قتل عمد وہ ہے کہ مارے ایسی چیز سے کہ قتل کیا جاتا ہو اوس سے غالبًا اور اس قتل سے گنہگار ہوتا
ہے آدمی اور واجب ہوتا ہے قصاص فقط مگر یہ کہ عفو کیا جاوے یا راضی ہون وارث دیت پر
اور نہین ہے اس مین کفارہ اور حکم زخمون عمد کا مانند حکم قتل عمد کی ہے اوس چیز مین کہ واجب ہے
ہر ایک مین دونون مین سے قصاص اور دیت اور شبہ عمد یہ ہے کہ مارے قصدًا ساتھ غیر چیزون مذکورہ
کے اور اس قتل سے بہی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر یعنے اوسکی برادری پر جو عصبات
کے سوا ہون لازم آتی ہے نہ قصاص اور اوس مین بہی جان مارنے سے کم مین قصاص لازم آتا
ہے یعنے اگر اس سبب سے عضو قطع ہوا تو عوض اوسکے عضو کاٹا جاوے گا اور قتل خطا کی دو قسم ہین
ایک تو خطا قصد مین ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارے شکار گمان کر کر اور دوسری خطا فعل
مین ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تیر مارے نشانہ پر لگ گیا ایک آدمی کو اور جاری مجری خطا یہ ہے کہ ایک شخص
سوتا ہو جا پڑا کسی پر اور اسکو مار ڈالا ان دونو مین کفارہ لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور قتل
سبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنوان کہودا یا اور کوئی آدمی کنوئین مین گر کر مر گیا تو اس سے عاقلہ پر
دیت آتی ہے اور کفارہ نہین آتا اور جو چیز کہ جان مین شبہ عمد ہے وہ جان سے کم زخمون مین بہی عمد

عمد ہے اور قتل کی پہلی چار قسموں سے قاتل محروم ہوتا ہے میراث مقتول سے نہ اخیر میں **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفۃ عن الھیثم بن ابی الھیثم عن رجل عن ابی بکر الصدیق فی رجل
رمی رجلا بسھم فانفذہ فجعل فیہ ثلثی الدیۃ قال محمد وبھذا کلہ نأخذ فی
الجائفۃ ثلث الدیۃ فان نفذت الی الجانب الآخر ففیھا ثلث الدیۃ وھو قول ابی
حنیفۃ **ترجمہ** حضرت ابو بکر سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اوس نے کسی مرد کو تیر مارا اور اسکو
زخم کیا سو حضرت ابو بکر نے اسکو دو تہائی دیت دینے کا حکم فرمایا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
کہ جائفہ زخم میں تہائی دیت کی دینی آتی ہے اور اگر دوسری طرف نفوذ کر جاوے تو اسمیں بھی تہائی
دیت کی دینی آتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال کل شیء کان دون النفس یتعمد الانسان ضربہ بحدیدۃ
او بعصا او بید او باصبع او بغیر ذلک فھو عمد وفیہ القصاص وان کان لا یستطاع
فیہ القصاص فھو علی الذی جنی فی مالہ فان ذھبت منہ النفس فکان بحدیدۃ
او بسلاح ففیہ القصاص وان کان بغیر ذلک ففیہ الدیۃ علی العاقلۃ قال محمد
وبھذا کلہ کان یأخذ ابو حنیفۃ وبہ نأخذ نحن ایضا الا فی خصلۃ واحدۃ اذا
ضربہ بغیر سلاح یقع موقع السلاح ففیہ القود وھو فی قول ابی یوسف وھو قولنا
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جو زخم کہ جان مارنے سے کم ہو کہ آدمی اوسکو لوہے یا لاٹھی یا ہاتھ یا کسی پنجے
وغیرہ سے مارے سو وہ عمد میں داخل ہے اور اسمیں بدلا آتا ہے اور اگر اسمیں قصاص ممکن نہ ہو تو
دیت جنایت کرنے والے کے مال میں ہے اور اگر اس سے جان تلف ہو جاوے اور وہ لوہے یا ہتیار
سے ہو تو اوس میں قصاص آتا ہے اور سا اگر لوہے یا ہتیار کے غیر سے ہو تو اوسمیں عاقلہ پر دیت آتی
ہے امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اسکو لیتے تھے اور ہم بھی اسکو لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ
جب اوسکو غیر ہتیار سے مارے کہ وہ ہتیار کی جگہ واقعہ ہو تو اوسمیں بدلا ہے اور یہ ابو یوسف کے قول
میں ہے اور یہی ہمارا قول ہے **باب دیۃ الخطاء وما تعقل العاقلۃ** خطا کی دیت کیا ہے اور
عاقلہ پر کیا دیت ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم فی دیۃ
الخطاء وشبہ العمد فی النفس علی العاقلۃ علی اھل الورق فی ثلثۃ اعوام لکل عام

الثلث وما كان من الجراحات الخطاء فعلى العاقلة على اهل الديوان ان بلغت
الجراحة ثلث الدية ففي عامين وان كان النصف ففي عامين وان كان الثلث ففي
عام وذلك كله على اهل الديوان قال محمد وبه نأخذ وذلك في اعطية المقاتلة
دون اعطية الذرية والنساء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے حکم دیت خطا
اور شبہ عمد کے جان مارنے میں عاقلہ پر چاندی والوں پر تین برس میں ہے ہر برس میں ایک تہائی دیت
کی دینی آتی ہے اور وہ چیز کہ ہو جراحات خطا سے تو اوسکی دیت عاقلہ پر ہے اہل دیوان پر اگر پہونچے
جراحت تہائی دیت کو تو اوسکی دیت دو برس میں دینی آتی ہے اور اگر آدھی دیت ہو تو بھی دو
برس میں دیوے اور اگر تہائی ہو تو ایک برس میں دینی آتی ہے اور یہ سب اہل دیوان پر ہے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہ دیت اوسکی عصبوں بالغوں پر دینی آتی ہے سوا کے
چھوٹے بچوں اور عورتوں کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال لا تعقل العاقلة في اقل من الموضحة قال محمد وبه
نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں آتی دیت عاقلہ پر
کم زخم میں موضحہ سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا تعقل العاقلة عمدا ولا صلحا و
لا اعترافا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ نہیں دیت آتی عاقلہ پر نہ قتل عمد میں نہ صلح میں اور نہ اقرار
میں محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ما كان من صلح او
اعتراف او عمد فهو في مال الرجل قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رح
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ ہو صلح سے یا اقرار سے یا عمد سے تو آدمی کے مال پر
ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا شهدوا انه ضربه وهو صحيح فلم يزل
صاحب فراش حتى مات جازت شهادتهم ولم يكلفوا غير ذلك وقال ابراهيم في
الرجل يضرب فيموت فيشهد الشهود انه لم يزل صاحب فراش حتى مات قال
اقيد منه واخذ له من العاقلة الدية ان كان خطأ قال محمد وبهذا نأخذ وهو قول

اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لوگ گواہی دیوین کہ اوس نے اوسکو مارا اس
حال مین کہ وہ تندرست تھا سو ہمیشہ وہ بچھونے پر پڑا رہا یہانتک کہ مرگیا تو انکی گواہی جائز ہے اور انکو
اسکے سوای اور تکلیف نہ دیجاوے اور ابراہیم نے کہا اوس مرد کے حق مین کہ مارا جاوے پس مرجاوے
اور گواہ گواہی دین کہ ہمیشہ وہ بچھونے پر بیمار رہا یہانتک کہ مرگیا کہا کہ اوس سے فدیہ لیا جاوے اور اسکی
عاقلہ سے دیت لی جاوے اگر قتل خطا ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَۃُ الْخَطَاءَ کُلَّہٗ
اِلَّا مَا کَانَ دُوْنَ الْمُوْضِحَۃِ وَالسِّنِّ مِمَّا لَیْسَ فِیْہِ اَرْشٌ مَعْلُوْمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّہٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا سب خطا کے زخمونکی دیت عاقلہ دیوے مگر
جو موضحہ اور دانت سے کم ہون جسمین کہ کوئی دیت معلوم نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
اِبْرَاهِیْمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْقَلِیْبُ جُبَارٌ وَالرِّجْلُ
جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ اِذَا سَارَ الرَّجُلُ عَلَی الدَّابَّۃِ فَنَفَحَتْ بِرِجْلِهَا وَهِیَ تَسِیْرُ
فَقَتَلَتْ رَجُلًا اَوْ جَرَحَتْہُ فَذٰلِكَ هَدَرٌ وَلَا یَجِبُ عَلٰی عَاقِلَتِہٖ وَلَا غَیْرِهَا وَالْعَجْمَاءُ الدَّابَّۃُ
الْمُنْفَلِتَۃُ لَیْسَ لَهَا سَائِقٌ وَلَا رَاکِبٌ تُوْطِئُ رَجُلًا فَتَقْتُلُہٗ فَذٰلِكَ هَدَرٌ وَالْمَعْدِنُ
وَالْقَلِیْبُ الرَّجُلُ یَسْتَاْجِرُ الرَّجُلَ یَحْفِرُ لَہٗ بِئْرًا اَوْ مَعْدِنًا فَیَسْقُطُ عَلَیْہِ فَیَمُوْتُ فَذٰلِكَ
هَدَرٌ وَلَا شَیْئًا عَلَی الْمُسْتَاْجِرِ وَلَا عَلٰی عَاقِلَتِہٖ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ جانورون کی مار کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور
جانور کے پاؤن کا بدلا نہین اور اگر کان کھودنے مین مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور کافرونکی گڑے
خزانے پاوین پانچوان حصہ خدا کے لیے ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا اور جبار کے معنے ہدر ہین یعنے معاف ہے جب کوئی مرد جانور پر سوار ہوا چلا جاتا
ہو اور وہ جانور چلنے کی حالت مین اپنا پاؤن مارے اور مرد کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو وہ معاف
ہے نہ عصبونپر ڈانڈ و جرمانہ ہے اور نہ غیرون پر اور عجما چھوٹا ہوا جانور ہے جسکا نہ کوئی سوار ہو اور نہ

ہانکنے والا اگر کسیکو روند کر مار ڈالے تو یہ معاف ہے اوسکے مالک پر ڈانڈ نہیں اور کان اور کنوئیں کا یہ
حکم ہے کہ اگر کوئی مرد کسی کو کنواں کھودنے یا کان کھودنے مین مزدور رکھے اور وہ اوسمین گر کر مر جاوے
تو یہ بھی معاف ہے اور نہیں کوئی چیز مزدور رکھنیوالے پر اور نہ اوسکے عصبونپر **باب قوم حفروا حائطا فوقع علیهم** اگر کچھ لوگ دیوار کھودین اور وہ انپر گر پڑے تو اسکا کیا حکم ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن ابراهیم انه قال فی القوم یحفرون جدارا فوقع الجدار علیهم
قال علیهم الدیة بعضهم لبعض **قال محمد** وبه ناخذ الا انه یرفع من دیة کل
واحد منهم حصته فان کانوا اربعة بطل ربع الدیة من کل واحد وان کانوا
ثلاثة بطل ثلث الدیة من کل واحد وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** امام ابوحنیفہ سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی قوم دیوار کھودے اور دیوار گر پڑے تو انپر دیت دینی آتی ہے
بعض کی بعض پر امام محمد نے کہا کہ اوسی کو ہم لیتے ہین مگر یہ کہ ہر ایک کی دیت مین سے اوسکا حصہ
دور کیا جاوے پس اگر چار آدمی ہون تو ہر ایک سے چوتہائی دیت کی باطل ہوگی اور اگر تین آدمی ہون
تو ہر ایک سے تہائی دیت کی باطل ہوئی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا **باب دیة المرأة وجراحاتها** عورت کی دیت اور اسکے زخمون کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال
حدثنا حماد عن ابراهیم قال قول علی ابن ابی طالب احب الی من قول عبد الله
بن مسعود وزید بن ثابت وشریح فی جراحات النساء والرجال **قال محمد** وبقول
علی وابراهیم ناخذ کان علی بن ابی طالب یقول جراحات النساء علی النصف من
جراحات الرجال فی کل شیء وکان عبد الله بن مسعود وشریح یقولان تستوی
فی السن والموضحة ثم علی النصف فیما سوی ذلک وکان زید بن ثابت یقول یستویان
الی ثلث الدیة ثم علی النصف فیما سوی ذلک فقول علی بن ابی طالب علی النصف فی
کل شیء احب الینا وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت
علی کا قول میرے نزدیک بہتر ہے عبد اللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور شریح کے قول سے عورتون
اور مردون کے زخمون مین امام محمد نے کہا کہ حضرت علی اور ابراہیم کے قول کو ہم لیتے ہین حضرت
علی کہتے تہے کہ عورتون کے زخم مردون کے زخم سے آدہے ہین ہر چیز مین اور عبد اللہ بن مسعود اور

شریح کہتے تھے کہ دانت اور موضحہ مین عورت مرد کے برابر ہے بہر اوسکے سوا کے اور زخمون مین آدھون آدہ ہے اور زید بن ثابت کہتے تھے کہ تہائی دیت تک دونون برابر ہین یعنے جن زخمون مین تہائی دیت دینی آتی ہے انہین مرد اور عورت دونو برابر ہین اور اسکی سوا مین آدھون آدہ ٹہر یعنے مثلاً مرد کے جس زخم مین تہائی دیت آتی ہے عورت کو اس زخم مین چھٹا حصہ دیت دینی آویگی سو حضرت علی کا قول جنہین آدہوا دہ ہے ہمارے نزدیک بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا قال محمد

ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم قال فی حلمۃ ثدی المرأۃ نصف الدیۃ وفی الحلمتین الدیۃ قال محمد وبہ نأخذ وفی حلمتی الرجل حکومۃ عدل وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورت کے پستان کی نوک مین آدہی دیت دینی آتی ہے اور دونو کو مین پوری دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور مرد کی دونو نوکون مین حکم کرنا مرد عادل کا ہے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا

باب جراحات العبید

غلامون کے زخمون کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم قال فی سن العبد نصف عشر ثمنہ وقال جراحات العبد قال محمد اظنہ قال علی جراحات الحر من قیمتہ قال محمد فبھذا کان یأخذ ابو حنیفۃ واما فی قولنا فذلک کلہ علی ما نقص العبد من قیمتہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ غلام کے دانت مین اسکی قیمت کا بیسوان حصہ دینا آتا ہے اور کہا کہ غلام کے زخم آزاد کے زخمون کیطرح ہین اوسکی قیمت سے یعنے جیسے کہ مثلاً آزاد کے موضحہ مین تہائی دیت کی دینی آتی ہے تو غلام کے موضحہ مین تہائی اوسکی قیمت کی دینی آویگی اور اسیطرح سب کو قیاس کرنا چاہیے کہ آزاد کے زخمون مین دیت کی نصف یا ثلث وغیرہ کا لحاظ رکہا جاویگا اور غلام کے زخمون مین اسکی قیمت کا نصف یا ثلث وغیرہ ملحوظ رکہا جاویگا امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اسیکو لیتے تھے اور ہمارے قول مین یہ سب اوسچیز پر ہے کہ کم ہو قیمت اوسکی سے یعنے جسقدر اوسکی قیمت کم ہو وہ لی جاوے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم فی العبد یقتل عمدا قال فیہ القود فان قتل خطاء ففیہ قیمتہ ما بلغ غیر انہ لا یجعل مثل دیۃ الحر وینقص منہ عشرۃ دراهم وان اصیب من العبد شئ یبلغ ثمنہ دفع العبد الی صاحبہ وغرم ثمنہ کاملا قال محمد و بھذا کلہ کان یأخذ ابو حنیفۃ وبہ نأخذ الا فی خصلۃ واحدۃ اذا اصیب من العبد

مَا يَبْلُغُ ثَمَنُهُ مِثْلَ الْعَيْنَيْنِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فَسَيِّدُهُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَسْلَمَهُ بِرُمَّتِهِ وَاَخَذَ قِيْمَتَهُ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهُ وَاَخَذَ مَا نَقَصَهُ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس غلام کے حق میں کہ قتل کیا جاوے جان بوجھکر کہا کہ اسمین بدلا ہے اور اگر خطا سے مارے تو اوسکی قیمت دینی آویگی جہانتک کہ پہونچی لیکن وہ آزاد کی دیت کی مثل نہ کیجاوے بلکہ اوس سے دس درہم کم کیے جاوینگے اور اگر غلام کا کوئی ایسا عضو تلف ہو کہ اوسکی سول کو پہونچی تو غلام اپنے مالک کو دیا جاویگا اور مارنے والے پر اوسکا پورا مول ڈانڈ لگایا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین مگر ایک حکم مین کہ جب غلام کا کوئی ایسا عضو تلف کرے کہ اسکی قیمت کو پہونچے مثل دونو آنکھون اور دونو ہاتھ پاؤن کے سو اوسکے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اوسکو جانیکے سپرد کرے اور اس سے اوسکی قیمت بھر لیوے اور اگر چاہے تو اوسکو اپنے پاس رکھے اور جو قیمت کم ہوئی ہو وہ اس سے لے لیوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ رَجُلًا حُرًّا عَمَدًا دُفِعَ الْعَبْدُ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ وَاِنْ شَاؤُا عَفَوْا وَاِنْ شَاؤُا قَتَلُوْا فَاِنْ عَفَوْا رُدَّ الْعَبْدُ اِلٰى مَوْلَاهُ لِاَنَّهُ اِنَّمَا كَانَ لَهُمُ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمُ الدِّيَةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا جب غلام آزاد آدمی کو قصداً مار ڈالے غلام (مارنیوالا) مقتول کے وارثون کو دیا جاوے چاہے معاف کرین چاہے اسے قتل کرین اگر معاف کرین تو غلام مالک کو دیا جاوے کیونکہ انکو لیئے قصاص تہا نہ دیت

بَابُ جِنَايَةِ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ مکاتب اور مدبر اور ام الولد کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ عَلَى الْمَوْلٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَرٰى جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ عَلَيْهِ فِيْ قِيْمَتِهٖ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الْاَقَلُّ مِنْ اَرْشِ الْجِنَايَةِ وَمِنْ قِيْمَتِهٖ وَاَمَّا الْمُدَبَّرُ وَاُمُّ الْوَلَدِ فَعَلَى الْمَوْلَى الْاَقَلُّ مِنْ اَرْشِ جِنَايَتِهِمَا وَمِنْ قِيْمَتِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکاتب اور مدبر اور ام ولد کی جنایت مالک پر ہے یعنے اگر کوئی قصور کرین تو اونکا ڈانڈ انکے مالک پر آویگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ جنایت مکاتب کی اوسی پر اوسکی قیمت مین ہے کہ اوسپر جو کم دیت جنایت سے اور اسکی قیمت سے یعنے اوسکی دیت اور قیمت دونو

ہے جو کم ہو سو دیجاوے اور اسیر پر برابر اور ام ولد پس انکا تاوان مالک پر ہے کم دیت جنایت اور قیمت اوسکی سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ اُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُعْتَقَةِ عَنْ دُبُرٍ یَجْنِیَانِ قَالَ یَضْمَنُ سَیِّدُهُمَا جِنَایَتَهُمَا لِاَنَّ الْعِتَاقَةَ قَدْ جَرَتْ فِیْهِمَا فَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَدْفَعَهُمَا وَلَا تَعْقِلُهُمَا الْعَاقِلَةُ لِاَنَّهُمَا مَمْلُوْکَانِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ام ولد اور مدبرہ کے بیان میں کہ دونو جنایت کریں کہا کہ انکی جنایت کا ضامن مالک ہوگا اسواسطے کہ آزادی اون دونو میں جاری ہوچکی ہے پس نہیں طاقت رکھتا یہ کہ دفع کرے انکو طرف ولی مقتول کے اور نہیں آتے دیت انکی عاقلہ پر اسواسطے کہ وہ دونو غلام ہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ابو حنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ** عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ الْمُکَاتَبُ فِی الْحُدُوْدِ وَالشَّهَادَةِ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ دِرْهَمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے شریح نے کہا کہ مکاتب حدود اور شہادت میں غلام ہے جبتک کہ اسپر ایک درہم باقی ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب دِیَةِ الْمُعَاهِدِ

عہد والے کافر کی دیت کا بیان **ف** معاہد عام ہے خواہ ذمی ہو یا حربی مستامن اور ذمی وہ کافر ہے کہ مطیع اسلام ہو کر جزیہ دینا قبول کرے اور امام اسکو پناہ دے اور حربی مستامن وہ ہے جو عشر دیا کرے امام سے امن لیکر تجارت وغیرہ کے لیے دار الاسلام میں آوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ بْنِ اَبِی الْهَیْثَمِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضـ قَالُوْا دِیَةُ الْمُعَاهِدِ دِیَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمانؓ نے فرمایا عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ دِیَةُ الْمُعَاهِدِ دِیَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الْعُطُوْفِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ اَنَّهُمْ جَعَلُوْا دِیَةَ النَّصْرَانِیِّ وَدِیَةَ الْیَهُوْدِیِّ مِثْلَ دِیَةِ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَکَذٰلِکَ الْمَجُوْسِیُّ عِنْدَنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** زہری سے روایت ہے کہ ابوبکر

اور عمر اور عثمان گردانی دیت نصرانی اور یہودی کی مانند دیت آزاد مسلمان کی **امام محمد** نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں اور یہی حکم ہے مجوسی کا نزدیک ہمارے اوسکی دیت بھی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم ان رجلا
من بکر بن وائل قتل رجلا من اہل الحیرۃ فکتب فیہ عمر بن الخطاب ان یدفع الی
اولیاء القتیل فان شاءوا قتلوا وان شاءوا عفوا فدفع الرجل الی ولی المقتول الی رجل
یقال لہ حنین من اہل الحیرۃ فقتلہ فکتب فیہ عمر بعد ذلک ان کان الرجل لم یقتل
فلا تقتلوہ فراوا ان عمر اراد ان یرضیہم بالدیۃ **قال محمد** وبہ ناخذ اذا قتل
المسلم المعاہد عمدا قتل بہ وہو قول ابی حنیفۃ وکذلک بلغنا عن النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم انہ قتل مسلما بمعاہد وقال انا احق من وفی بذمتہ **ترجمہ** ابراہیم سے
روایت ہے کہ ایک مرد نے قبیلہ بکر بن وائل سے قتل کیا ایک مرد کو اہل حیرہ (ایک قبیلہ کا نام ہے) سے
سو حضرت عمر نے اسمیں لکھا یہ کہ دفع کیا جاوے قاتل طرف ولیوں مقتول کی سو اگر چاہیں تو اوسکو قتل
کریں اور چاہیں تو معاف کر دیویں سو دفع کیا گیا قاتل طرف ولی مقتول کے کہ اسکا نام حنین تھا اہل
حیرہ سے سو اوسنے اسکو مار ڈالا سو حضرت عمر نے بعد اسکے اسمیں لکھا کہ اگر قاتل کو نہیں مار گیا تو
اوسکو نہ مارو سو اونہوں نے سمجھا کہ حضرت عمر کا یہ ارادہ تھا کہ انکو دیت دیکر راضی کر دیں **امام محمد** نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی عہد والے کافر کو مار ڈالے تو اوسکے بدلے اوسکو
قتل کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سے کہ آپ نے قتل کیا مسلمان کو بدلے عہد والے کافر کے اور فرمایا کہ میں عہد پورا کرنے والوں
میں سے زیادہ حقدار ہوں ساتھ پورا کرنے عہد کے

باب ارتداد المرأۃ عن الاسلام

اگر کوئی عورت اسلام سے مرتد ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن
عاصم بن ابی النجود عن ابی رزین عن ابن عباس قال لا یقتل النساء اذا ارتددن
عن الاسلام ویجبرن علیہ **قال محمد** وبہ ناخذ ولکنا نحبسہا فی السجن حتی
تموت او تتوب الا الامۃ فان کان اہلہا محتاجین الی خدمتہا اجبرناہا علی
الاسلام فان ابت دفعناہا الی موالیہا فاستخدموہا واجبروہا علی الاسلام وان

قَتَلَ الْمُرْتَدَّةَ قَاتِلٌ وَهِيَ حُرَّةٌ اَوْ اَمَةٌ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ وَلَا قِيمَةٍ وَلٰكِنَّا نَكْرَهُ ذٰلِكَ لَهُ فَاِنْ رَاَى الْاِمَامُ اَنْ يُؤَدِّبَهُ اَدَّبَهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ اگر عورتیں اسلام سے مرتد ہو جاوین تو انکو قتل نہ کیا جاوے اور پھر اسلام کے قبول کرنے مین جبر کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین ولیکن ہم اوسکو قیدخانے مین قید رکھینگے یہانتک کہ مرجاوے یا توبہ کرے مگر لونڈی کو سو اگر اوسکے مالک اوسکی خدمت کے محتاج ہون تو اوسپر اسلام کے قبول کرنے مین جبر کیا جاوے سو اگر انکار کرے تو ہم اسکو اوسکے مالکون کیطرف پھیر دینگے سو اوس سے وہ خدمت لیوین اور اسکو اسلام کے قبول کرنے پر جبر کرین اور مرتدہ کو کوئی مارنیوالا مار ڈالے تو نہ اوسپر کچھ دیت آتی ہے اور نہ قیمت برابر ہے کہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی ولیکن ہم مکروہ رکھتے ہین مارنا اوسکا اور اگر امام کی رائے یہ ہو کہ اوسکو ادب دیوے تو ادب دیوے یعنے اگر امام اوسکو بطور تادیب کچھ تعزیر یا رے تو درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ یُقْتَلُ الْمَرْاَةُ اِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت اسلام سے مرتد ہو جاوے یعنے اسلام سے پھر کر پھر کافر ہو جاوے تو اوسکو قتل کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے

بَابٌ مَنْ قَتَلَ فَعَفَا بَعْضُ الْاَوْلِیَاءِ اگر کوئی کسیکو قتل کرے اور مقتول کے بعض ولی قصاص معاف کر دیوین تو اوسکا کیا حکم ہے

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ عَمَدًا فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ فَعَفَا بَعْضُ الْاَوْلِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض كَانَتِ النَّفْسُ لَهُمْ جَمِیْعًا فَلَمَّا عَفَا هٰذَا اَحْیَى النَّفْسَ فَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَاْخُذَ حَقَّهٗ یَعْنِیْ الَّذِیْ لَمْ یَعْفُ حَتّٰی یَاْخُذَ حَقَّ غَیْرِهٖ قَالَ فَمَا تَرٰی قَالَ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَ الدِّیَةَ عَلَیْهِ فِیْ مَالِهٖ وَتَرْفَعَ عَنْهُ حِصَّةَ الَّذِیْ عَفَا قَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰی ذٰلِكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَاَنَا اَرٰی ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت عمر کے پاس لایا گیا جسنے کہ جان بوجھکر کسی کو مار ڈالا تھا سو عمر نے اوسکے مارنیکا حکم کیا سو مقتول کے بعض ولیون نے اپنا حصہ خون معاف کیا سو عمر نے مارنیکا حکم کیا سو عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قاتل کی جان ان سب کے ہاتھ مین تھی سو جب اس مرد نے اوسکی جان زندہ کی اور اپنا حق

معاف کیا تو جس نے معاف نہیں کیا وہ اپنا حق نہیں لے سکتا چہ جائیکہ غیر کا حق لیوے حضرت عمرؓ نے کہا
کہ تیری رائے کیا ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ تو اوسکے مال میں اوسپر دیت
ٹھیراوے اور جس نے اپنا حق معاف کیا ہے اوسکا حصہ اوس میں سے دور کیا جاوے عمرؓ نے کہا کہ میری رائے
بھی یہی ہے امام محمد نے کہا کہ ہماری رائے بھی یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف**
اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعض ولی اپنا حق معاف کر دیوے تو اسوقت قصاص نہیں آتا بلکہ دیت آتی
ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ عَفَا مِنْ ذِيْ سَهْمٍ
فَعَفْوُهُ عَفْوٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَمَنْ عَفَا مِنْ زَوْجَةٍ اَوْ زَوْجٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ مِنْ اُمٍّ
اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَعَفْوُهُ جَائِزٌ وَقَدْ حُقِنَ الدَّمُ وَالْبَقِيَّةُ حِصَّتُهُمْ مِنَ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی حصہ دار اپنا حصہ معاف کر دیوے تو معاف
کرنا اوسکا جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور جو کوئی معاف کر دے حصہ اپنا بیوی
ہو یا خاوند ہو یا ماں ہو یا ماں کیطرف سے بھائی ہو یا کوئی غیر ہو تو اوسکا معاف کرنا جائز ہے
اور خون بند ہو جاتا ہے یعنے قصاص باطل ہو جاتا ہے یعنے اور باقی وارثوں کے لیئے دیت سے حصہ
آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ اَوْ ذَا قَرَابَتِهٖ اگر کوئی اپنے
غلام یا رشتہ دار کو قتل کر ڈالے تو اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِاُمِّ وَلَدِهٖ اِنْطَلِقِيْ
فَارْعَيْ هٰذَا الْبُهْمَ فَقَالَ اِبْنُهَا اِذَا ذَهَبَ فَاَحْسَبُهَا فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يُطِيْفَ بِهَا عُمَّالُ النَّ
النَّاسِ قَالَ اِنَّكَ لَهٰهُنَا تُحَدِّثُ فَرَبَثَ بِسَيْفٍ يَقْتُلُهٗ فَقَطَعَ رِجْلَهٗ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَ الْاَبِ وَبَيْنَ الْاِبْنِ قِصَاصٌ
وَلٰكِنِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ مَنْ قَتَلَ اِبْنَهٗ عَمَدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهٖ وَ
لٰكِنَّ الدِّيَةَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ يُؤَدِّيْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الثُّلُثَ مِنَ الدِّيَةِ وَ
لَا يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ وَلَا مِنْ مَالِ اِبْنِهٖ شَيْئًا وَيَرِثُهٗ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنَ الْاِبْنِ بَعْدَ الْاَبِ
وَلَا يَحْجُبُ الْاَبُ عَنِ الْمِيْرَاثِ اَحَدًا وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ عبدالکریم سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے اپنی لونڈی ام ولد سے کہا کہ چل اور یہ چارپایہ چرا اسکو

بیٹے نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور اسکو روک رکھتا ہوں پس مقرر میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں کے غلام
اوسکی گرد گھومیں یعنے اسکو چھیڑیں اوس نے کہا کہ تو اوسی جگہہ ٹھیر پھر اوسکو قتل کرنیکے لیے تلوار ماری
اور اسکا پاؤں کاٹ ڈالا سو یہ مقدمہ حضرت عمر کیطرف اوٹھایا گیا حضرت عمر نے اوسکے مارنے کا
حکم کیا سو معاذ بن جبل نے کہا کہ باپ اور بیٹے میں قصاص نہیں یعنے اگر باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے
تو اسکو اوسکے بدلے نہ مارا جاوے لیکن اوسکے مال میں دیت آتی ہے کہ تین برس میں ادا کرے ہر سال
میں دیت کی تہائی ادا کرے اور نہ وہ دیت سے کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور نہ اپنے بیٹے کے مال سے کسی چیز
کا مالک ہوتا ہے اور وارث ہوتا ہے اسکا وہ شخص کہ باپ کے بعد سب لوگوں سے اوسکو قریب تر ہو اور
باپ میراث سے کسی کو محروم نہیں کرتا اور وہ بجای مردے کے ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقتل عبده
عمدا قال يدفع الى اوليائه فان شاؤا قتلوا وان شاؤا عفوا قال محمد ولسنا
ناخذ بهذا ليس بين العبد وبين سيده قصاص ولكن السيد يوجع ضربا و
يستودع السجن وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد جان بوجھکر
اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوسکو اوسکے ولیوں کے حوالے کیا جاوے اگر چاہیں تو قتل کریں اور اگر چاہیں
تو معاف کریں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے کہ مالک اور اسکے غلام کے درمیان بدلا نہیں
ولیکن مالک کو مار سے تکلیف دیجاوے اور قیدخانے میں قید کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا **باب من وجد في داره قتيل** اگر کسی کے گھر میں مقتول
پایا جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم
في الرجل يطرق الرجل في داره فيصبح ميتا فيدعي صاحب الدار انه قاتله وانه
كابره فلذلك قتله قال ينظر في المقتول فان كان داعرا يتهم بالسرقة بطل دمه
وكانت عليه الدية وان كان لا يتهم في شيء من ذلك ولا يعلم منه الا خيرا
قتل به وان ادعى صاحب الدار انه وجده على بطن امراته فلذلك قتله
قال ينظر فان كان داعرا يتهم بالزنا بطل القصاص وكانت عليه الدية وان كان
لا يتهم في شيء من ذلك ولا يعلم فيه الا خيرا قتل هذا به قال محمد وبهذا

كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ فِي السَّرِقَةِ وَأَمَّا الْفُجُورُ فَلَا أَحْفَظُ ذٰلِكَ عَنْهُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ رات کو کسی مرد کے گھر مین جاوے اور صبح کو مرا ہوا ہو اور گھر والا دعوی کرے کہ وہ اس سے لڑا تھا اور اس سے زبردستی کی تھی اسواسطے اوس نے اوسکو قتل کیا ابراہیم نے کہا کہ مقتول مین دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ چوری کے ساتھ تہمت لگایا جاتا ہو تو اسکا خون باطل ہوجاتا ہے اور بیبریت آتی ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ تہمت نہ لگایا جاتا ہو اور نہ معلوم ہو اوس سے مگر بہتری تو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے اور اگر گھر والا یہ دعوی کرے کہ اوس نے اوسکو اپنی عورت کے پیٹ پر پایا اسواسطے اوسکو قتل کیا تو اوسکو دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ زنا کی تہمت لگایا جاتا ہے تو بدلا باطل ہوجاتا ہے اور بیبریت آتی ہے اور اگر اس سے کسی چیز کے ساتھ متہم نہ ہو اور اس سے بہتری کے سوا کچھ معلوم نہ ہو تو اوسکو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا چوری مین اور یہ گناہ سو اس سے معلوم نہین

بَابُ اللِّعَانِ وَالْانْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ لعان اور بچہ سے انکار کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي رَجُلٍ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ وَلَاعَنَ فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَقَذَفَهُ أَبُوهُ الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ أَوْ قَذَفَ أُمَّهُ قَالَ إِنْ قَذَفَهُ أَبُوهُ الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَوْ قَذَفَ أُمَّهُ فَإِنَّهُ يُجْلَدُ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يُجْلَدُ فِي قَذْفِ الْأُمِّ مَنْ قَذَفَهَا لِأَنَّ مَعَهَا وَلَدًا لَا نَسَبَ لَهُ وَمَنْ قَذَفَ الْوَلَدَ فِي نَفْسِهِ خَاصَّةً فَقَالَ لَهُ يَا زَانِ ضُرِبَ الْحَدَّ وَكَذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنے بچہ سے انکار کرے اور اپنی عورت سے لعان کرے اور انکو درمیان جدائی کیجاوے پھر اپنے بچے کو حرامکاری کی تہمت لگاوے جس سے کہ اوس نے انکار کیا تھا یا اوسکی مان کو زنا کی تہمت دے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر اوسکا باپ اوسکو تہمت لگاوے جس سے کہ اوس نے انکار کیا تھا یا کوئی غیر اور لوگون مین سے یا اوسکی مان کو زنا کی تہمت لگاوے تو اوسکو کوڑے مارے جاوینگے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر کوئی اسکی مان کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو اوسکو کوڑے نہ مارے جاوین اسواسطے کہ اوسکے ساتھ بچہ ہے اور اسکی نسبت اپنے باپ سے ثابت نہین اور اگر کوئی خاصکر اوس لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوے اور یہ کہے کہ اے زانی تو اوسکو کوڑے مارے جاوینگے اور اسطرح

کہا امام محمد نے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ وَقَدْ حُدَّ جَلْدَتُهُ حَدًّا اَوْ قَذَفَهَا وَقَدْ جُلِدَتْ حَدًّا فَلَا لِعَانَ بَيْنَهُمَا وَلَا حَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ لَا شَهَادَةَ لَهُ فَلَا لِعَانَ لَهُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے اور حد مین کوڑے مارا جاوے یا اسکو تہمت لگاوے اور حد ماری ہو تو انکے درمیان لعان نہین اور نہ مرد پر حد ہے اور کہا کہ جسکی شہادت مقبول نہین اوسکے لیے لعان بھی نہین اور یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ يُلَاعِنَهَا فَاِنَّهُ يَرِثُهَا وَلَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ وَكَذٰلِكَ اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ غَيْرَ اِمْرَاَتِهِ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الَّذِيْ قَذَفَهُ يُصَدِّقُهُ وَاِذَا قَذَفَ زَوْجَهَا ثُمَّ مَاتَ وَرِثَتْهُ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَاعَنَ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے پھر لعان سے پہلے وہ عورت مرجاوے تو وہ مرد اوسکا وارث ہوگا اور نہ حد آتی ہے اور نہ لعان اور اسیطرح اگر کوئی کسی غیر عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادے تو اسپر بھی حد نہین آتی اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ شاید جسکو اوسنے قذف کی وہ اسکی تصدیق کرے اور اگر اسکا خاوند اوسکو زنا کی تہمت لگادے پھر مرجاوے تو وہ عورت اوسکی وارث ہوگی اسواسطے کہ اوسنے لعان نہین کیا تھا اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا اَقَرَّ الرَّجُلُ بِوَلَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَنْفِيَهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ ترجمہ عامر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بیٹے کا لحظہ بھر اقرار کرے تو نہین جائز ہے اوسکو یہ کہ انکار کرے اوس سے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اِذَا انْتَفَى الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهِ ثُمَّ ادَّعَاهُ فَلَهُ ذٰلِكَ وَيَلْحَقُهُ الْوَلَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے بچہ سے انکار کرے کہ میرا نہین پھر اوسکا دعوی کرے کہ میرا ہے تو اوسکو درست ہے اور اسکی نسب اوس سے ثابت ہوجاتی ہے اور وہ بچہ اوسکے ساتھ لگایا جاوے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا

اور ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُقِرُّ بِابْنِهٖ ثُمَّ یَنْفِیْهِ قَالَ یُلَاعِنُهَا وَیَلْزَمُ الْوَلَدُ اُمَّهٗ فَاِنْ کَانَ قَدْ طَلَّقَهَا ضُرِبَ حَدًّا وَاِنْ کَانَتْ قَدْ مَاتَتْ اُمُّهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا کُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اِذَا اَقَرَّ بِابْنِهٖ ثُمَّ نَفَاهُ وَهِیَ امْرَاَتُهٗ لَاعَنَهَا وَلَزِمَ الْوَلَدُ اَبَاهُ اِذَا اَقَرَّ بِهٖ مَرَّةً لَمْ یَکُنْ لَهٗ اَنْ یَّنْفِیَهٗ کَمَا قَالَ عُمَرُ رض **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے کہا کہ وہ اس سے لعان کرے اور بچہ اپنی ماں کو ساتھ لگایا جاوے اور اگر وہ اسکو طلاق دے چکا تھا تو اسکو حد ماری جاوے اگرچہ اوسکی ماں مرگئی ہو امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور قول ہمارا مگر ایک صورت میں کہ جب اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے اور وہ اوسکی عورت ہو تو اوس سے لعان کرے اور بچہ باپ کے ساتھ لگایا جاوے کہ جب ایکبار اوسکا اقرار کرے تو پھر اوسکو اوس سے انکار کرنا جائز نہیں جیسے کہ حضرت عمر نے کہا

باب مَنْ قَذَفَ قَوْمًا جَمِیْعًا وَحَدُّ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ

اگر کوئی مرد ساری قوم کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو اوسکا کیا حکم ہے اور آزاد اور غلام کی حد کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا افْتَرَیْتَ عَلٰی قَوْمٍ فَقُلْتَ یَا زُنَاةُ کَانَ عَلَیْکَ حَدٌّ وَّاحِدٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو ساری قوم کو زنا کی تہمت لگادے اور تو کہے کہ اے زانیوں تو تجھہ پر صرف ایک حد ہوگی امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلًا ثُمَّ قَذَفَ اٰخَرَ قَالَ لَوْ قَذَفَ اَهْلَ الْجُمُعَةِ فَقَذَفَهُمْ جَمِیْعًا لَمْ یَکُنْ عَلَیْهِ اِلَّا حَدٌّ وَّاحِدٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا کُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا لَیْسَ عَلَیْهِ اِلَّا حَدٌّ وَّاحِدٌ حَتّٰی یَکْمُلَ الْحَدُّ فَاِنْ قَذَفَ اِنْسَانًا بَعْدَ کَمَالِ الْحَدِّ ضُرِبَ حَدًّا مُسْتَقْبَلًا اِلَّا اَنَّهٗ یُحْبَسُ حَتّٰی یَبْرَاَ عَنِ الْاَوَّلِ ثُمَّ یُضْرَبُ الْاٰخَرَ قَالَ یُفَرَّقُ الْحَدُّ فِیْ اَعْضَائِهٖ اِذَا جُلِدَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَوْلُنَا فِی الْحُدُوْدِ کُلِّهَا اِلَّا اَنَّا لَا نَضْرِبُ الرَّاْسَ وَالْوَجْهَ وَالْفَرْجَ وَاَمَّا فِی التَّعْزِیْرِ فَاِنَّهٗ لَا یُفَرَّقُ فِی الْاَعْضَاءِ کَمَا یُفَرَّقُ فِی الْحُدُوْدِ وَلٰکِنَّهٗ یُضْرَبُ فِیْ مَکَانٍ وَّاحِدٍ وَّهُوَ اَشَدُّ الضَّرْبِ وَلَا یُجَرَّدُ فِیْ

حَدٌّ وَلَا تَعْزِيرٌ وَلَا غَيْرُ ذٰلِكَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد ایک مرد کو زنا کے
تہمت لگاوے پھر دوسرے کو تہمت لگاوے اگر سب جمعہ والوں کو تہمت لگاوے تو نہیں ہے اوسپر مگر ایک حد
امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول ہمارا ہے اور قول ابوحنیفہ کا کہ نہیں ہے اوسپر مگر ایک حد یہانتک کہ حد
پوری ہو سو اگر حد پوری ہونے کے بعد کسی کو تہمت لگاوے تو پھر سے حد مارا جاوے لیکن اسکو
قید کیا جاوے یہانتک کہ پہلی حد سے تندرست ہو پھر دوسری حد ماری جاوے اور کہا کہ حد اوسکی اعضا
میں متفرق کیجاوے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا اور قول ہمارا اسی طرح
میں مگر سر اور منہ اور ستر کو نہیں مارتے اور تعزیر میں اعضا میں تفریق نہ کیجاوے جیسے کہ حد میں
کیجاتی ہے لیکن ایک جگہ میں ماریجاوے اور وہ سخت مار ہے اور ننگا نہ کیا جاوے نہ حد میں
اور نہ تعزیر میں اور ایسے غیر میں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
الزَّانِي يُجْلَدُ وَقَدْ وُضِعَتْ عَنْهُ ثِيَابُهُ ضَرْبًا مُبَرِّحًا وَالْقَاذِفُ يُضْرَبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ
وَشَارِبُ الْخَمْرِ يُضْرَبُ مِثْلَ مَا يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَضَرْبُهُمَا دُونَ ضَرْبِ الزَّانِي قَالَ
مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَ يُجَرِّدُ الشَّارِبَ كَمَا
يُجَرِّدُ الزَّانِيَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ زنا کرنیوالی کو کوڑے مارے جاویں ایسی
مار کہ ہلاک کرنیوالی ہو اور اسکے کپڑے اس سے اتاری جاویں اور تہمت لگانیوالے کو حد ماری جاوے
اسحال میں کہ اوسکے کپڑے اوسپر ہوں اور شراب پینیوالے کو بھی قاذف کی طرح حد ماری جاوے
اور انکی مار زانی کی مار سے کم ہے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے مگر ایک حکم سو
کہ شارب الخمر کو بھی زانی کیطرح ننگا کیا جاوے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ الْحُرَّ فَحَدُّهُمَا نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ
أَرْبَعِينَ أَرْبَعِينَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ
ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام یا لونڈی کسی آزاد کو حرامکاری کی تہمت لگاوے تو انکی حد آزاد
کی حد سے آدھی ہے چالیس چالیس کوڑے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْأَمَةِ يُعْتَقُ ثُلُثُهَا أَوْ
ثُلُثَاهَا ثُمَّ اسْتُسْعِيَتْ فِيمَا بَقِيَ فَقَذَفَهَا رَجُلٌ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مَا كَانَتْ تَسْعٰى قَالَ

محمد هذا قول ابي حنيفة لا يرى على من قذفها حدا الا انها عنده بمنزلة الامة
ما دامت تسعى واما في قولنا فهي حرة اذا عتق بعضها عتق كلها وعلى قاذفها الحد
والله اعلم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس لونڈی کے حق مین کہ اوسکی ایک تہائی یا دو تہائی آزاد
کیجاوے پہر سعی کروائے اوسکی جو باقی ہو پہر کوئی مرد اوسکو زناکاری کی تہمت لگاوے تو
ابراہیم نے کہا کہ اوسپر کچھ نہین جبتک کہ سعی کرتی رہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا کہ جو اوسکو تہمت لگاوے اوسپر حد نہین اسواسطے کہ وہ اوسکے نزدیک بمنزلہ لونڈی کے
ہے جبتک کہ وہ محنت کرتی رہے اور ہمارے قول مین سو وہ آزاد ہے کہ جب اوسکا بعض آزاد
ہوجاوے تو سب آزاد ہوجاتی ہے اور اسکے قاذف پر حد آتی ہے **ف** زانی کی حد اگر کوارا ہو
تو سو کوڑے ہین اور اگر بیاہا ہو تو سنگسار کیا جاوے اور زنا کی تہمت لگانیوالے کی حد اور
شراب پینیوالے کی حد اسی کوڑے ہین معنے سعی کروانے کے یہ ہین کہ غلام یا لونڈی کو تکلیف
دیجاوے ساتھ کمانی مال کے اور حاصل کرنے قیمت کے واسطے شریک کے

باب التعزير

تعزیر کا بیان **ف** حد اوسکو کہتے ہین کہ شارع کیطرف سے مقرر ہو اور تعزیر اوسکو کہ شارع
کیطرف سے مقرر نہو امام جہان جیسے مناسب سمجھے تعزیر لگاوے **محمد** قال اخبرنا ابو
حنيفة قال حدثنا الهيثم بن ابي الهيثم عن عامر الشعبي قال لا يبلغ بالتعزير
اربعون جلدة **قال محمد** وهذا قول ابي حنيفة وقولنا ترجمہ شعبی نے کہا کہ تعزیر
مین چالیس کوڑون کو نہ پہونچے امام **محمد** نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور قول ابوحنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا مسعر بن كدام قال اخبرني الوليد بن عثمان عن الضحاك بن مزاحم
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بلغ حدا في غير حد فهو من المعتدين
قال محمد فادنى الحدود اربعون فلا يبلغ بالتعزير اربعون جلدة ترجمہ ضحاک
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پہونچے حد کو بغیر حد مین تو وہ حد سے بڑہ
جانیوالون مین سے ہے امام محمد نے کہا کہ ادنے درجہ حد کا چالیس کوڑے ہین سو نہ پہونچی ساتھ تعزیر
کے چالیس کوڑونکو

باب الحدود اذا اجتمعت فيها قتل

جب کئی حدین جمع ہوجاوین
تو قتل کیا جاوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال جمعت

عَلَى الرَّجُلِ الْحُدُوْدُ فِيْهَا الْقَتْلُ دُرِئَتِ الْحُدُوْدُ وَاُخِذَ بِالْقَتْلِ وَاِذَا اجْتَمَعَتِ الْحُدُوْدُ
وَقَدْ قَتَلَ قُتِلَ وَدُفِعَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ لِاَنَّ الْقَتْلَ قَدْ اَحَاطَ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
هٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا حَدَّ الْقَذْفِ فَاِنَّهٗ مِنْ حُقُوْقِ النَّاسِ فَيُضْرَبُ
حَدَّ الْقَذْفِ ثُمَّ يُقْتَلُ وَاِنَّمَا الَّذِيْ يُدْرَءُ عَنْهُ الْحُدُوْدُ الَّتِيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى ترجمہ حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک مرد پر کئی حدیں جمع ہو جاویں جن میں کہ قتل ہو تو قتل کر لیا جاوے اور
باقی سب حدوں کو ساقط کیا جاوے اور جب کئی حدیں جمع ہو جاویں اور ان میں قتل ہو تو قتل کیا
جاوے اور اسکے سوائے سب حدیں دفع کی جاویں اس واسطے کہ قتل سب کو گھیر لیتی ہے امام
محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور قول ہمارا اگر حد قذف ہیں کہ وہ آدمیوں کے حقوق
میں سے ہے سو پہلے اسکو قذف کی حد ماری جاوے پھر قتل کیا جاوے اور ساقط تو صرف خدا پاک
کی حدیں ہوتی ہیں **بَابُ مَنْ غَصَبَ اِمْرَاَةً نَفْسَهَا** اگر کوئی زبردستی کسی عورت سے زنا
کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ
مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ حُرًّا اَوْ مَمْلُوْكًا غَصَبَ اِمْرَاَةً نَفْسَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَا صَدَاقَ عَلَيْهِ
قَالَ وَاِذَا وَجَبَ الصَّدَاقُ دُرِئَ الْحَدُّ وَاِذَا ضُرِبَ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد آزاد یا غلام کسی عورت سے
جبراً زنا کرے تو اوس پر حد آتی ہے اور مہر نہیں اور جب مہر واجب ہو تو حد ساقط ہو جاتی ہے اور
جب حد ماری جاوے تو مہر باطل ہو جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے
اور قول ہمارا **بَابُ الشُّهُوْدِ عَلَى الْمَرْاَةِ بِالزِّنَا اَحَدُهُمْ زَوْجُهَا** اگر کئی گواہ عورت
کے زنا کی گواہی دیں جن میں کہ اوسکا خاوند بھی ہو تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا اَحَدُهُمْ زَوْجُهَا
اُقِيْمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ وَاِذَا شَهِدُوْا وَاَحَدُهُمْ زَوْجُهَا رُجِمَتْ اِنْ كَانَ زَوْجُهَا دَخَلَ بِهَا
جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ اِذَا كَانُوْا عُدُوْلًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا
فَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ دَخَلَ بِهَا رُجِمَتْ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ضُرِبَتِ الْحَدَّ مِائَةَ جَلْدَةٍ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چار مرد عورت کے زنا کی گواہی دیں کہ اون میں سے

ایک اوسکا خاوند ہو تو اوسپر حد قائم کیجاوے اور جب گواہی دیوین اور ایک اسکا خاوند ہو تو اوسکو
سنگسار کیا جاوے اگر خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو انکی گواہی جائز ہے جبکہ معتبر ہوں امام محمدؒ نے
کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابوحنیفہؒ کا کہ اگر خاوند نے اوس سے صحبت کی ہو تو اس عورت کو سنگسار کیا
جاوے اور اگر اس سے صحبت نکی ہو تو اسکو سو کوڑے مارے جاوین **باب البکر یفجر بالبکر**
اگر کنوارا کنواری سے زنا کرے تو اوسکی کیا حد ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد
عن ابراہیم عن ابن مسعود قال فی البکر یفجر بالبکر انہما یجلدان وینفیان
سنۃ وقال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نفیہما من الفتنۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ اگر کنوارا کنواری سے زنا کرے تو دونوں کو کوڑے مارے جاوین اور ایک سال
وطن سے نکالا جاوے اور حضرت علیؓ نے کہا کہ وطن سے نکالنا فتنہ ہے محمد قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال کفی بالنفی فتنۃ قال محمد فقلت لابی حنیفۃ
ما یعنی ابراہیم بقولہ کفی بالنفی فتنۃ ای لا ینفی قال نعم قال محمد وہذا قول
ابی حنیفۃ وقولنا نأخذ بقول علی بن ابی طالب رض ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ وطن سے نکالنا کافی ہے اور دوسری فتنہ کی شے نہیں بڑا فتنہ ہے امام محمدؒ نے کہا کہ میں نے
امام ابوحنیفہ سے کہا کہ ابراہیم اس قول سے کیا مراد ہے کیا وطن سے نہ نکالا جاوے اوس نے کہا
ہاں امام محمدؒ نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابوحنیفہؒ کا ہم علیؓ کے قول کو لیتے ہیں **باب**
حد اللوطی مرد سے زنا کرنے والے کا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا
حماد عن ابراہیم قال اللوطی بمنزلۃ الزانی قال محمد وہذا قولنا ان کان
محصنا رجم وان کان غیر محصن ضرب الحد مائۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
نے کہا کہ لوطی بجائے زنا کرنیوالے کے ہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا کہ اگر بیاہا ہوا ہو تو
سنگسار کیا جاوے اور اگر بیاہا ہوا نہ ہو تو سو کوڑے حد مارا جاوے محمد قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد قال من قذف باللوطیۃ جلد الحد قال محمد وہو قولنا
اذا بین فلم یکن فاما اذا قال یا لوطی فہذہ لہا مقاصد غیر القذف فلا نجلدہ
حتی یبین ترجمہ ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ حماد نے کہا کہ جو کوئی کسی کو مرد سے زنا کرنے کی تہمت

لگاوے اوسکو حد ماری جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا جبکہ کھول کر کہے کنایت نہ کرے
اور اگر وطی کی تہمت لگاوے تو یہ لوطیہ کی مصدر ہے سوا ے قذف کے سو ہم اوسکو حد نہ مارینگے یہانتک
کہ کھولکر کہے **باب** حَدِّ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ اگر لونڈی زنا کرے تو اوسکی حد کیا ہے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ مُقَرِّنِ الْمُزَنِيَّ اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِ بِاَمَةٍ لَّهُ زَنَتْ قَالَ اَجْلِدْهَا خَمْسِيْنَ جَلْدَةً فَقَالَ اِنَّهَا لَمْ تُحْصَنْ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ اِسْلَامُهَا اِحْصَانُهَا قَالَ فَاِنَّ عَبْدًا لِّیْ سَرَقَ مِنْ عَبْدٍ لِّیْ اٰخَرَ قَالَ لَيْسَ
عَلَيْهِ قَطْعٌ مَالُكَ بَعْضُهٗ فِیْ بَعْضٍ قَالَ اِنِّیْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اَنَامَ عَلٰى فِرَاشِیْ اَبَدًا اُرِيْدُ
الْعِبَادَةَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا
تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَوْلَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَمْ اَسْئَلْكَ فَاَمَرَهٗ
اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ وَّكَانَ مُوْسِرًا وَّاَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا كُلُّهٗ
قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا اِلَّا فِیْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ الْحَدُّ لَا يُقِيْمُهٗ اِلَّا السُّلْطَانُ فَاِذَا زَنَتِ
الْاَمَةُ اَوِ الْعَبْدُ كَانَ السُّلْطَانُ هُوَ الَّذِیْ يَجْلِدُ دُوْنَ الْمَوْلٰى **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ معقل بن مقرن اپنی ایک لونڈی عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس لایا جسنے کہ زنا کیا تہا عبداللہ بن
مسعودؓ نے کہا کہ اسکو پچاس کوڑے مار اوسنے کہا کہ یہ بیاہی ہوئی نہین عبداللہ نے کہا کہ اوسکا اسلام
لانا بجاے بیاہ کے ہے معقل نے کہا کہ اگر میرا ایک غلام میرے دوسرے غلام سے کچھ چرا دے تو اس کا
کیا حکم ہے عبداللہ نے کہا کہ اوسپر ہاتہہ کاٹنا نہین آتا سب تیرا مال ہے بعض اسکا بعض مین یعنے
خواہ اوس کے پاس ہے اور اسکے سب تیرا مال ہے معقل نے کہا کہ مین نے قسم کہائی ہے کہ بچھونے پر
کبھی نہ سوؤنگا مراد اس سے عبادت کرنا ہے ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑہی اے لوگو ایمان لائے
ہو نہ حرام کرو ستہری چیزین جو کہ حلال کین اللہ پاک نے واسطے تمہارے اور نہ زیادتی کرو کہ
مقرر خدا انہین درست رکہتا زیادتی کرنے والون کو سو اوس مرد نے کہا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو مین
تجہسے نہ پوچھتا سو حکم کیا اوسکو آزاد کرنے بردے کا اور تہا وہ مالدار اور یہ کہ سووے بچہونے پر
امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور قول ہمارا مگر ایک صورت مین کہ نہ قائم کرے
کسی کی حد کو مگر بادشاہ سو اگر غلام یا لونڈی زنا کرے تو فقط بادشاہ ہی اوسکو حد مارے مالک نہ مارے

باب مَنْ اَتیٰ فَرجًا بِشُبْهَۃٍ اگر کوئی شبہ سے کسی کے ساتھ زنا کرے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ جَارِیَۃِ اِمْرَاَتِهٖ
فَقَالَ مَا اُبَالِیْ اِیَّاهَا اَتَیْتُ اَوْ جَارِیَۃَ عَوْسَجَۃٍ قَالَ وَعَوْسَجَۃُ مَنْکَبٌ حَیَّۃٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَوْلُنَا جَارِیَۃُ اِمْرَاَتِهٖ وَغَیْرُهَا سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّهٗ اِذَا اَتَاهَا عَلٰی
وَجْهِ الشُّبْهَۃِ دَرَأْنَا عَنْهُ الْحَدَّ وَکَذٰلِکَ بَلَغَنَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہو کہ کسی نے علقمہ سے اپنی عورت کی لونڈی کا حکم پوچھا کہ اوس سے صحبت کرنی درست ہے
یا نہین اوس نے کہا کہ مین نہین پرواہ کرتا اوسکی کہ اپنی عورت کی لونڈی سے صحبت کرون یا لونڈی
عوسجہ سے کہا اور عوسجہ سنکب حیہ ہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہؒ کا اور قول ہمارا کہ
اپنی عورت کی لونڈی اور غیر کی برابر ہے لیکن اگر شبہ کر ساتھ اس سے صحبت کرے تو ہم اوس سے حد
ساقط کر دینگے اور اسیطرح پہونچی ہمکو روایت حضرت علی اور ابن مسعود سے **محمد** قَالَ
اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ الضَّبِّیِّ عَنِ الْهَیْثَمِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ حُرْقُوْصٍ ......
عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍؓ اَنَّ امْرَاَۃً اَتَتْ عَلِیًّا فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِیْ وَقَعَ عَلٰی اَمَتِیْ فَقَالَ
صَدَقَتْ هِیَ وَمَا لَهَا لِیْ قَالَ اِذْهَبْ فَلَا تَعُدْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** یُدْرَاُ عَنْهُ الْحَدُّ لِاَنَّهَا
شُبْهَۃٌ **ترجمہ** حرقوص سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس ایک عورت آئی سو اوس نے کہا کہ میرے خاوند
نے میری لونڈی سے صحبت کی اوسکے خاوند نے کہا کہ اوس نے سچ کہا وہ اور اوسکا مال سب میرا ہے
حضرت علی نے کہا کہ جا اور پھر ایسا نہ کرنا امام محمدؒ نے کہا کہ ساقط کیا وے اوس سے حد اسواسطے
کہ وہ شبہ ہے **باب** دَرْءِ الْحُدُوْدِ حدونکو دفع کرنے کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّهٗ قَالَ اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ
الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعُقُوْبَۃِ
فَاِذَا وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَادْرَؤُا عَنْهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَوْلُنَا
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ دفع کرو حدود کو مسلمانون سے جب تک کہ تم سے ہوسکے
پس امام کا خطا کرنا اوسکے معاف کرنے مین بہتر ہے خطا کرنے اوسکے سے سزا دینے مین سو اگر
پاؤ تم واسطے مسلمانون کے جگہہ خلاصی کی تو دفع کرو اوس سے حد کو امام محمدؒ نے کہا کہ یہی ہے قول

ہمارا اور قول ابوحنیفہ کا ف یہ خطاب حاکم کو ہے کہ جب تک ہو سکے حدوں کو دفع کریں مسلمانوں کو
ساتھ تلقین کرنے عذروں کی کہ دیوانہ ہو گیا ہے تو یا شراب پی ہے تو نے یا بوسہ لیا ہے تو نے یا ہاتھ
لگایا ہے تو نے جیسی کہ واقع ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ قصہ ماعز وغیرہ کے محمدؒ قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا قال الرجل لامرأته انه قد تزوجها
لم اجدها عذراء فلا حد علیه قال محمد وهذا قول ابی حنیفة وهو قولنا ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور کہے کہ میں نے اوسکو
کواری نہیں پایا تو اوس پر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اور قول ہمارا
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال واذا قال الرجل للرجل
لست لفلانة فلیس بشیء قال محمد وهذا قول ابی حنیفة وقولنا لانه لم ینفه
من ابیه انما قال لم تلده امه وانما النفی الذی یحد فیه الذی یقول لست
لابیك ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی مرد سے کہے کہ تو فلانے
عورت کا بیٹا نہیں تو اوس پر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا اور قول
ہمارا کہ اوس پر کچھ حد نہیں اس واسطے کہ اوس نے اپنے باپ سے اوسکی نفی نہیں کی صرف اوس نے یہ کہا
کہ اوسکی ماں نے اوسکو نہیں جنا اور جس انکار میں حد ماری جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کہے کہ تو اپنے
باپ کا نہیں محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن الهیثم بن ابی الهیثم یبلغ
یحدثه عن عمر بن الخطاب انه اتی برجل وقع علی بهیمة فدرأ عنه الحد وامر
بالبهیمة فاحرقت ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک مرد لایا گیا جس نے کہ چارپائے
سے زنا کیا تھا سو اوس سے حد ساقط کر دی اور حکم کیا ساتھ چارپائے کے پس جلایا گیا
محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن عاصم بن ابی النجود عن ابی رزین عن ابن
عباسؓ قال من اتی بهیمة فلا حد علیه قال محمد وهذا قول ابی حنیفة رح
وقولنا وقال ابو حنیفة ومحمد اذا کانت البهیمة له ذبحت واحرقت ولم تحرق
بغیر ذبح فانها مثلة ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جو چارپائے سے
زنا کرے اوس پر حد نہیں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابوحنیفہ کا اور اگر وہ چارپایہ

اوسکا اپنا ہو تو ذبح کر کے جلایا جاوے بدون ذبح کے نہ جلایا جاوے کہ وہ مثلہ ہے جو منع ہے **باب**
حَدِّ السَّکْرَانِ نشے والے کی حد کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْکَرِیْمِ بْنُ اَبِی الْمُخَارِقِ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صلعم اَنَّہٗ اُتِیَ بِسَکْرَانَ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّضْرِبُوْہُ بِنِعَالِھِمْ
وَھُمْ یَوْمَئِذٍ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا فَضَرَبَ کُلُّ اَحَدٍ بِنَعْلَیْہِ فَلَمَّا وَلِیَ اَبُوْبَکْرٍ اُتِیَ بِسَکْرَانَ فَاَمَرَھُمْ فَضَرَبُوْہُ بِنِعَالِھِمْ
فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ اسْتَخْرَجَ النَّاسَ ضَرْبًا بِالسَّوْطِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ نَرَی الْحَدَّ عَلَی السَّکْرَانِ مِنْ نَبِیْذٍ کَانَ اَوْ
غَیْرِہٖ ثَمَانِیْنَ جَلْدَۃً بِالسَّوْطِ یُحْبَسُ حَتّٰی یَصْحُوَ وَیَذْھَبَ عَنْہُ السُّکْرُ ثُمَّ یُضْرَبُ
الْحَدَّ وَیُفَرَّقُ عَلَی الْاَعْضَاءِ وَیُجَرَّدُ اِلَّا اَنَّہٗ لَا یُضْرَبُ الْفَرْجُ وَلَا الْوَجْہُ وَلَا الرَّاْسُ
وَضَرْبُہٗ اَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ الْقَاذِفِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** عبد الکریم سے روایت ہے
کہ حضرتؐ کے پاس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا انکو یہ کہ ماریں اسکو اپنے جوتوں سے اور وہ لوگ اسدن
چالیس آدمی تھے سو ہر ایک نے اوسکو اپنے دونوں جوتوں سے مارا سو جب حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو اونکے پاس ایک نشے والا لایا گیا سو حکم کیا انکو ابو بکرؓ نے سو اونہوں نے
اسکو اپنے جوتوں سے مارا اور جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور لوگوں کو نکالا تو کوڑے سے مارا امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ نشے والے کو اسی کوڑے مارے جاویں برابر ہے کہ کھجور کے
نچوڑے سے نشہ ہو یا اوسکے غیر سے اور قید رکھا جاوے یہانتک کہ ہوش میں آوے اور اس سے
نشہ دور ہو جاوے پھر حد مارا جاوے اور اور حد اوسکے اعضا پر متفرق کی جاوے اور ننگا
کیا جاوے مگر ستر اور منہ اور سر کو نہ مارا جاوے اور اسکی مار سخت تر ہے قاذف کی مار سے اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ
لَوْ اَنَّ رَجُلًا شَرِبَ حَسْوَۃً مِّنْ خَمْرٍ ضُرِبَ قَالَ وَاَنَا اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ السَّکَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ
قَالَ مُحَمَّدٌ یُضْرَبُ الْحَدَّ فِی الْحَسْوَۃِ مِنَ الْخَمْرِ فَاَمَّا مِنَ السَّکَرِ فَلَا یُحَدُّ حَتّٰی یَسْکَرَ
وَلٰکِنَّہٗ یُعَزَّرُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یح **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی
مرد شراب کا بقدر ایک بار کے پیوے تو حد مارا جاوے اور میں ڈرتا ہوں کہ سکر یعنے شربت
خرما کا جبکہ گاڑھا ہو جاوے اور کف بھی لاوے اسکی مانند ہوا امام محمد نے کہا کہ حد مارا جاوے
شراب کی حسوہ میں لیکن سکر سے حد نہ مارا جاوے یہانتک کہ نشہ لاوے ولیکن کہ وہ تعزیر دیا جاوے

اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے زمانے مین شراب پینے والے کی حد چالیس کوڑے تھے اور حضرت عمر کی ابتدا خلافت مین بھی یہی دستور تھا پھر حضرت عمر نے اسی کوڑے مارے اور اسپر سب اصحابؓ کا اجماع ہوا پس اب کسیکو اوسکی مخالفت کرنی جائز نہین ہے

بَابُ حَدِّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِيقَ أَوْ سَرَقَ جو کوئی راہ زنی کرے یا چوری کرے اوسکی حد کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍؓ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ کم مین دس درہم سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْجَحَفَةِ وَكَانَ ثَمَنُهَا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ أَيْضًا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَكَانَ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ کم مین ڈہال کے مول سے اور اسکا مول اسوقت دس درہم تھے اور اس سے کم مین نہ کاٹا جاوے **ف** امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جب تین درہم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درہم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہیں

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ ابْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَرٍ وَلَا فِي كَثَرٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَالثَّمَرُ مَا كَانَ فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ لَمْ يُحْرَزْ فِي الْبُيُوتِ فَلَا قَطْعَ عَلَى مَنْ سَرَقَهُ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ جُمَّارُ النَّخْلِ فَلَا قَطْعَ عَلَى مَنْ سَرَقَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ میوے چرانے کے جو درخت پر ہو اور نہ بیچ چرانے کا ہے سفید کھجور کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور ثمر وہ میوہ ہے کہ کھجور اور درخت کے سر پر ہو گھرون مین نہ گھیر لیا ہو پس نہین آتا ہاتھ کاٹنا اوسپر کہ اوسکو چراوے اور کثر کہتے ہین کھجور کے گابہ کو اگر کوئی اسکو چراوے تو نہیں

ہاتھ کاٹنا نہین آتا ف امام اعظم کا یہی مذہب ہے کہ کسی میوے تر و تازے کے چرانے مین ہاتھ کاٹنا
نہین آتا برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ کاٹکر خرمن
مین جمع نہ کیا ہو اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ان سب چیزون مین ہاتھ کاٹنا آتا ہے اگر ہوئے
محرز اور جو چیزین حقیر ہین مانند لکڑی گھاس رسل مچھلی وغیرہ کی انمین بھی امام اعظم کے نزدیک ہاتھ
کاٹنا نہین آتا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عمرو بن مرة عن عبد
الله بن سلمة عن علي بن ابي طالب قال اذا سرق الرجل قطعت يده اليمنى فان
عاد قطعت رجله اليسرى فان عاد ضمن السجن حتى يحدث خيرا اني لاستحي
من الله ان ادعه ليست له يد يأكل بها ويستنجي بها ورجل يمشي عليها قال
محمد وبه نأخذ ولا يقطع من السارق الا يده اليمنى ورجله اليسرى لا يزاد على
ذلك شيئا اذا كثر السرقة مرة بعد مرة ولكنه يعزر ويحبس حتى يحدث خيرا
وهو قول ابي حنيفة ترجمہ عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد چوری کرے
تو اسکا داہنا ہاتھ کاٹا جاوے پھر اگر چوری کرے تو اسکا بایان پاؤن کاٹا جاوے پھر اگر چوری
کرے تو قیدخانے مین قید کیا جاوے یہانتک کہ بہتر بات کہے مقرر مین خدا سے شرم کرتا ہون کہ
اوسکو چھوڑون اس حال مین کہ نہ اوسکا ہاتھ ہو جس سے وہ کھاوے اور استنجا کرے اور پاؤن کہ اس
سے چلے امام **محمد** نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ نہ کاٹا جاوے چور کا مگر داہنا ہاتھ اور بایان پاؤن
اس سے زیادہ کچھ نہ کاٹا جاوے جبکہ بہت بار چوری کرے ولیکن اسکو تعزیر دیجاوے یہانتک کہ
بہتر بات کہے یعنے توبہ کرے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا ف پہلے داہنا ہاتھ کاٹنا پھر بایان پاؤن
کاٹنا تو سب کے نزدیک ہے اور تیسری اور چوتھی بار مین بایان ہاتھ اور داہنا پاؤن کاٹنے مین اختلاف
ہے امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک تیسری اور چوتھی بار مین کاٹنا درست نہین
بلکہ قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم قال يقطع السارق ويضمن قال محمد ولسنا نأخذ بهذا اذا قطع السارق
بطل عنه ضمان السرقة الا ان توجد السرقة بعينها فترد على صاحبها وهو قول
عامر الشعبي وابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چور کا ہاتھ کاٹا جاوے

اور مال کا بدلا دیوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے جب چور کا ہاتھ کاٹا جاوے تو چوری
کا بدلا باطل ہوجاتا ہے مگر یہ کہ اگر چوری کا مال بعینہ پایا جاوے تو اوسکے مالک کو پھیر دیا
جاوے اور یہی قول ہے شعبی اور ابوحنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ كَبْشَةَ قَالَ اُتِیَ اَبُو
الدَّرْدَاءِ رضی بِجَارِیَةٍ سَوْدَاءَ قَدْ سَرَقَتْ وَهُوَ عَلٰی دِمَشْقَ فَقَالَ یَا سَلَامَةُ اَسَرَقْتِ قُوْلِیْ
لَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوْا اَتُلَقِّنُهَا یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَتَیْتُمُوْنِیْ بِامْرَاَةٍ لَا تَدْرِیْ مَا
یُرَادُ بِهَا لِتَعْتَرِفَ فَاَقْطَعَهَا ترجمہ یزید بن کبشہ سے روایت ہے کہ ابودردا کے پاس ایک سیاہ
لونڈی لائی گئی کہ اوس نے چوری کی تھی اور وہ دمشق پر حاکم تھے سو ابودردا نے کہا کہ کیا
تو نے چوری کی ہے تو کہہ نہیں اوس نے کہا نہیں سو لوگوں نے کہا کہ کیا تو اوسکو سکھاتا ہے
اے ابادردا اوس نے کہا کہ تم میرے پاس ایک عورت لائے ہو جو نہیں جانتی کہ اوس سے
کیا مراد ہے تاکہ اقرار کرے اور میں اسکا ہاتھ کاٹوں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اُتِیَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ بِسَارِقٍ فَقَالَ اَسَرَقْتَ قُلْ
لَا فَقَالَ لَا فَخَلّٰی سَبِیْلَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ لَا یَنْبَغِیْ لِلْحَاكِمِ اَنْ
یَقُوْلَ لَهٗ اَسَرَقْتَ وَلٰكِنْ یَسْكُتُ عَنْهُ حَتّٰی یُقِرَّ اَوْ یَدَعَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَاِنَّمَا اَرَاهُمَا قَالَا لِلسَّارِقَیْنِ قُوْلَا لَا لِقَوْلِهِمَا اَسَرَقْتُمَا مَخَافَةَ اَنْ یُّجِیْبَا
هُمَا بِنَعَمْ مِنْ مَسْاَلَتِهِمَا اِیَّاهُمَا وَلَمْ یَفْعَلَا وَكَذٰلِكَ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ فِی الشَّاهِدِ یَشْهَدُ
عِنْدَ الْحَاكِمِ لَا یَنْبَغِیْ لِلْحَاكِمِ اَنْ یَقُوْلَ لَهٗ اَتَشْهَدُ بِكَذَا وَكَذَا مَخَافَةَ
اَنْ یَقُوْلَ نَعَمْ وَلٰكِنْ یَدَعُهٗ حَتّٰی یَاْتِیَ بِمَا عِنْدَهٗ مِنَ الشَّهَادَةِ فَاِنْ كَانَتْ شَهَادَةً
قَاطِعَةً اَنْفَذَهَا وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ قَاطِعَةٍ رَدَّهَا وَكَذٰلِكَ الْحُدُوْدُ ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے کہ ابومسعودؓ پاس ایک چور لایا گیا اوس نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی کہہ نہیں اس
نے کہا نہیں سو اوس نے اسکو چھوڑ دیا امام محمدؒ نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ نہیں لائق ہے
حاکم کو یہ کہ اوسکو کہے کہ کیا تو نے چوری کی ولیکن اس سے چپ رہے یہانتک کہ اقرار کرے
یا انکار اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا امام محمدؒ نے کہا کہ ہماری راے

یہ ہے کہ ابو درداء اور ابو مسعودؓ نے چور سے کہا کہ کہو نہیں جب کہ اوس نے کہا کہ کیا تم نے چوری کی ہے تو
اس غرض سے کہا کہ شاید وہ انکے سوال کے جواب میں ہاں کہو نہیں اور چوری ثابت نہ ہو اور اسیطرح کہا
ہے ابو حنیفہؒ نے گواہ کے حق میں کہ حاکم کے نزدیک گواہی دیوے کہ حاکم کو لائق نہیں کہ اوسکو کہے کہ
کیا تو گواہی دیتا ہے اسطرح اس غرض سے کہ ہاں کہہ بیٹھے ولیکن اوسکو چھوڑ دیوے یہانتک
کہ جو اوسکے پاس گواہی ہو بیان کرے سو اگر گواہی قاطع ہو تو اوسکو جاری کرے ورنہ رد کرے
اور یہی حکم ہے حدوں کا ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ فَقَطَعَ الطَّرِيْقَ فَاَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ فَالْوَالِيْ اَنْ يَقْتُلَهٗ اَيَّةَ قِتْلَةٍ شَاءَ
اِنْ شَاءَ قَتَلَهٗ صَلْبًا وَاِنْ شَاءَ قَتَلَهٗ بِغَيْرِ قَطْعٍ وَلَا صَلْبٍ وَاِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهٗ وَرِجْلَهٗ
مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ قَتَلَهٗ وَاِنْ اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قَطَعَ يَدَهٗ وَرِجْلَهٗ مِنْ خِلَافٍ فَاِنْ
لَمْ يَاْخُذِ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ اُوْجِعَ عُقُوْبَةً وَحُبِسَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
هٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اِنْ قَتَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ
قُتِلَ صَلْبًا وَلَمْ يُقْطَعْ يَدُهٗ وَلَا رِجْلُهٗ وَاِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ اَحَدُهُمَا يَاْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ
بُدِئَ بِالَّذِيْ يَاْتِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَيُلْغَى الْاٰخَرُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ جب کوئی مرد نکلا اور رہزنی کرے یعنے ڈاکہ مارے اور مال چھین لیوے اور قتل کر ڈالے
تو جائز ہے وارث مقتول کو قتل کرنا اوسکا جسطرح سے چاہے اگر چاہے تو سولی چڑھا کر مارے اور
اگر چاہے تو بدون قطع اور سولی کے قتل کرے اور اگر چاہے تو اوسکا ہاتھ اور پاؤں مقابل کا
کاٹے پھر اوسکو مار ڈالے اور اگر رہزن فقط مال لیوے اور کسیکو مارے نہیں تو اوسکا ہاتھ اور پاؤں
مقابل کا کاٹا جاوے اور اگر نہ مال لیوے اور نہ قتل کرے تو تکلیف دیا جاوے مارے اور قید
کیا جاوے یہانتک کہ نیک بات کہے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور ہم اسکو
لیتے ہیں لیکن ایک صورت میں کہ اگر قتل کرے اور مال لیوے تو اوسکو سولی چڑھا کر مار ڈالا جاوے
اور اسکا ہاتھ پاؤں نہ کاٹا جاوے اور اگر دو حدیں جمع ہو جاویں ایک دوسرے کے پیچھے آتے
ہوئی تو پچھلی کے ساتھ ابتدا کی جاوے اور دوسری دفع کی جاوے جیسے ہاتھ کاٹنا دوبار چوری
ہو تو پچھلی بار لیجاوے اور پہلی ساقط کی جاوے ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ سَارِقٍ سَرَقَ فَاُخِذَ فَانْفَلَتَ ثُمَّ سَرَقَ فَاُخِذَ الثَّانِيَةَ قَالَ يُقْطَعُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى عَلَيْهِ اِلَّا قَطْعًا وَّاحِدًا وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک چور کے حق میں کہ چوری کی اور پکڑا گیا پھر چھوٹ گیا پھر چوری کی اور دوسری بار پکڑا گیا تو ابراہیم نے کہا کہ اسکا ہاتھ کاٹا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ اوس پر فقط ایک بار کاٹنا آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍؓ قَالَ لَا يُقْطَعُ مُخْتَلِسٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اوچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اوچکے کا ہاتھ کاٹنا اسواسطے نہین آتا کہ وہ خفیہ نہین لیتا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا **بَابُ** حَدِّ النَّبَّاشِ کفن چور کی حد کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي النَّبَّاشِ اِذَا نَبَشَ عَنِ الْمَوْتٰى فَسَلَبَهُمْ اَنَّهٗ يُقْطَعُ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا يُقْطَعُ لِاَنَّهٗ مَتَاعٌ غَيْرُ مُحْرَزٍ وَّلٰكِنَّهٗ يُوْجَعُ ضَرْبًا وَّيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَفْتٰى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَنْ لَّا يَقْطَعَهٗ وَهُوَ قَوْلُنَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کفن چور کے حق مین کہا کہ جب کوئی مُردوں کی قبرین کھودے اور انکا کفن چرا اوے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے اسواسطے کہ وہ اسباب غیر محرز ہے یعنے حفاظت مین نہین لیکن اسکو مار سے تکلیف دیجاوے اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے امام محمد نے کہا کہ پہونچی ہمکو روایت ابن عباس سے کہ اوس نے مروان کو فتوی دیا کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹے اور یہی ہے قول ہمارا **ف** امام ابوحنیفہ کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ کاٹنا نہین آتا اور ابو یوسف اور تینوں اماموں کے نزدیک اسکا ہاتھ کاٹنا آتا ہے **بَابُ** شَهَادَةِ اَهْلِ الذِّمَّةِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اہل ذمہ کی گواہی مسلمانوں پر درست ہے یا نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا قَالَ مَنْسُوْخَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَإِنَّمَا يَعْنِي بِهٰذِهِ الشَّهَادَةَ فِي السَّفَرِ
عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ عَلَى الْوَصِيَّةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ جَازَتْ شَهَادَةُ أَهْلِ
الذِّمَّةِ عَلَى وَصِيَّةِ الْمُسْلِمِ نُسِخَ ذٰلِكَ فَلَا يَجُوْزُ عَلَى وَصِيَّةِ الْمُسْلِمِ وَلَا غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ أَشْيَاءِ
إِلَّا الْمُسْلِمِيْنَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس آیت میں کہ اے ایمان والو گواہ تمہارے
اندر جب پہنچے تم میں سے کسی کو موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہییں تم میں سے یا دو
اور ہوں آخر تک کہا کہ منسوخ ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام
ابوحنیفہ کا اور سوای اسکے نہیں کہ مراد اس سے گواہی سفر میں ہے وقت حاضر ہونے موت
کے وصیت پر جبکہ کوئی مسلمان نہو تو اہل ذمہ کی شہادت مسلمان کی وصیت پر درست ہے جبکہ
منسوخ ہوگیا ہے پس نہیں جائز ہے مسلمان کی وصیت پر اور نہ اوسکے کسی اور کام پر مگر گواہی مسلمانوں
کی

باب شَهَادَةِ الْمَحْدُوْدِ جسکو حد ماری جاوے اوسکی شہادت کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ ...... قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي نَصْرَانِيٍّ قَذَفَ
مُسْلِمَةً فَضُرِبَ الْحَدَّ ثُمَّ أَسْلَمَ أَنَّهُ جَائِزُ الشَّهَادَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيْفَةَ لِأَنَّهُ لَمْ يُضْرَبْ حَدًّا فِي الْإِسْلَامِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک نصرانی کے حق
میں کہ مسلمان عورت کو حرامکاری کی تہمت لگادی اور حد مارا جاوے پھر اسلام لاوے کہ اسکی
گواہی درست ہے، امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا ہو اسطے
کہ وہ اسلام میں حد مارا نہیں گیا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
...... عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا جُلِدَ الْقَاذِفُ لَمْ تَجُزْ شَهَادَتُهٗ أَبَدًا وَقَالَ فِي
قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوْا قَالَ يُرْفَعُ عَنْهُ اسْمُ الْفِسْقِ
فَأَمَّا الشَّهَادَةُ فَلَا تَجُوْزُ أَبَدًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تہمت لگانیوالے کو حد ماری جاوے تو اوسکی گواہی
کبھی درست نہیں اور کہا اس آیت کی تفسیر میں مگر جنہوں نے توبہ کی اوسکے پیچھے اور سنوار لیکری
کہا کہ دور کیا جاوے اون سے نام گناہ کا اور لیکن شہادت سو وہ کبھی جائز نہیں امام محمد نے
کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ

قال حدثنا الهيثم بن ابي الهيثم عن عامر الشعبي قال اجيز
شهادة القاذف اذا تاب قال محمد ولسنا ناخذ بهذا
ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ جب قاذف توبہ کرے تو مین اوسکی گواہی درست رکھتا ہون
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ہین محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم عن
عامر الشعبي عن شريح قال اتاه اقطع بني اسد فقال اتقبل شهادتي وكان من
خيارهم فقال نعم واراك لذلك اهلا قال محمد وبه ناخذ كل محدود في
سرقة او زنا او غيره ان اذا تاب قبلت شهادته الا المحدود في القذف خاصة
لقول الله تعالى ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ ایک مرد ہاتھ
کٹا قبیلے بنی اسد کا شریح کے پاس آیا اور وہ اون کے برگزیدہ لوگون مین سے تھا سو اوس نے کہا
کہ کیا تو میری گواہی قبول کرتا ہے اوس نے کہا ہان اور مین تجھکو اسکے لائق دیکھتا ہون امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ جو آدمی کہ چوری یا زنا یا کسی اور امر مین حد مارا جاوے پھر
توبہ کرے تو اوسکی گواہی قبول ہے مگر جو خاص قذف مین حد مارا جاوے اوسکی گواہی نہ قبول کیجاویگی اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے
کہ نہ مانو اونکی گواہی کبھی **باب** شهادة الزور جھوٹی گواہی کا بیان محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم بن ابي الهيثم عمن حدثه عن شريح قال اذا اخذ شاهد
زور فان كان من اهل السوق قال للرسول قل لهم ان شريحا يقرئكم السلام و
يقول انا اخذنا هذا شاهد زور فاحذروه وان كان من العرب ارسل به الى
مسجد قومه اجمع ما كانوا فقال للرسول مثل ما قال في المرة الاولى قال محمد
وبهذا كان ياخذ ابو حنيفة ولا يرى عليه ضربا واما في قولنا فانا نرى عليه مع
ذلك التعزير ولا يبلغ به اربعين سوطا ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ جب کوئی جھوٹا گواہ
پکڑا جاتا اور اہل سوق سے ہوتا تو شریح ایلچی کو کہتے کہ انسے کہہ کہ شریح تمکو سلام کہتا ہے اور کہتا
ہے کہ ہمنے یہ جھوٹا گواہ پکڑا اسو تم اس سے بچو اور اگر عرب سے ہوتا تو اوسکو اپنی قوم کی مسجد مین
بھیجتا جبکہ لوگ بہت جمع ہوتے نسبت سابق کے اور کہتے ایلچی کو مثل اوسکی کہ پہلی بار کہا
امام محمد نے کہا کہ اسکو امام ابو حنیفہ لیتے تھے اور اوسپر مار نہین دیکھتے تھے بلکہ فقط

اوگون سے مشہور کرنا کافی سمجھتے تھے لیکن ہمارے نزدیک تو اوسکے ساتھ اوسپر تعزیر بھی آتی ہے اور نہ پہونچے
ساتھ اوسکے چالیس کوڑونکو **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنی رجل عن عامر
الشعبی انہ کان یضرب شاھد الزور ما بینہ وبین اربعین سوطا قال محمد
وبہ ناخذ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ وہ مارتے تھے جھوٹے گواہ کو وہ مار کہ اوسکی اور چالیس
کوڑون کی درمیان ہے یعنے چالیس کوڑون سے کم مارتے تھے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

باب شهادة النساء ما یجوز منها وما لا یجوز عورتون کی کیا گواہی درست ہے اور کیا درست نہین

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال شھادۃ
النساء مع الرجال جائزۃ فی کل شیء ما خلا الحدود قال محمد ونحن نقول ما
خلا الحدود والقصاص وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ عورتون کی گواہی جائز ہے ساتھ مردون کے ہر چیز مین سوای حدون کے امام محمدؒ نے کہا کہ ہم کہتے
ہین کہ سوا حدون اور قصاص کے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہؒ کا **محمد** قال اخبرنا
ابو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراھیم انہ کان یجیز شھادۃ المرأۃ علی
الاستھلال فی الصبی قال محمد وبہ ناخذ اذا کانت عدلا مسلمۃ وکان ابو
حنیفۃ یقول لا تقبل علی الاستھلال الا شھادۃ رجلین او رجل وامرأتین فاما
الولادۃ من الزوجۃ فتقبل فیھا شھادۃ المرأۃ اذا کان عدلا مسلمۃ فھذا عندنا
سواء ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ تھے ابراہیم جائز رکھتے گواہی عورت کی بچہ کے آواز کرنے پر
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین جبکہ ہو عورت معتبر مسلمان اور ابو حنیفہؒ کہتے تھے کہ نہ قبول
کیجاوے گواہی بچے کی آواز کرنے پر مگر گواہی دو مردون کی یا ایک مرد اور دو عورتون کی لیکن
اپنی بی بی کی ولادت پر ایک عورت کی گواہی قبول ہے جبکہ ہو معتبر مسلمان پس یہ ہمارے نزدیک
برابر ہے یعنے اگر دعوی کرے عورت کہ میرا بیٹا ہے اور ایک عورت آزاد مسلمان اوسکی
گواہی دے تو اوسکی گواہی قبول ہے نزدیک ہمارے اور ابو حنیفہؒ کے

باب من لا تقبل شھادتہ للقرابۃ وغیرھا کس شخص کی گواہی قرابت وغیرہ کے لیے درست نہین ہے

قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا الھیثم عن شریح قال اربعۃ لا تجوز شھادتھم

لِبَعْضٍ الْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجُ لِامْرَأَتِهِ وَالْاَبُ لِابْنِهِ وَالْاِبْنُ لِاَبِيْهِ وَالشَّرِيْكُ لِشَرِيْكِهِ وَالْعَبْدُ وَيُحَدُّ اِلَّا فِيْ قَذْفٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا اَنَّا نَقُوْلُ تَجُوْزُ شَهَادَةُ الشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهٖ فِيْ غَيْرِ شِرْكَتِهِمَا **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ چار آدمی ہیں جنکی گواہی ایک دوسرے کے لیے درست نہیں عورت کی گواہی خاوند کے لیے درست نہیں اور خاوند کی گواہی عورت کے لیے درست نہیں اور باپ کی بیٹے کے لیے درست نہیں اور بیٹے کی باپ کے لیے درست نہیں اور شریک کے شریک کے لیے درست ہے اور جو قذف میں حد مارا جاوے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا لیکن ہم کہتے ہیں کہ شریک کی شریک کے لیے گواہی درست ہے انکی شرکت کے غیر امر میں **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِامْرَأَتِهٖ وَلَا الْاَبِ لِابْنِهٖ وَلَا الْاِبْنِ لِاَبِيْهِ وَلَا الشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہیں جائز ہے گواہی عورت کی اپنے خاوند کے لیے اور نہ خاوند کی اپنی عورت کے لیے اور نہ باپ کی بیٹے کے لیے اور نہ بیٹے کی باپ کے لیے اور نہ شریک کی شریک کے لیے

بَابُ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ نابالغ لڑکوں کی گواہی کا بیان

محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ كَتَبَ هِشَامٌ اِلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ يَسْاَلُهٗ عَنْ خَمْسٍ عَنْ شَهَادَاتِ الصِّبْيَانِ وَعَنْ جِرَاحَاتِ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ وَعَنْ دِيَةِ الْاَصَابِعِ وَعَنْ عَيْنِ الدَّابَّةِ وَالرَّجُلِ يُقِرُّ بِوَلَدٍ وَعِنْدَ الْمَوْتِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ جَائِزَةٌ اِذَا اتَّفَقُوْا وَجِرَاحَاتُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ يَسْتَوِيَانِ فِي السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ وَيَخْتَلِفَانِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَدِيَةُ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ وَفِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا وَالرَّجُلُ يُقِرُّ بِوَلَدٍ عِنْدَ الْمَوْتِ اَنَّهٗ اَصْدَقُ مَا يَكُوْنُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَتَيْنِ اَحَدُهُمَا شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ عِنْدَنَا بَاطِلٌ اِتَّفَقُوْا اَوِ اخْتَلَفُوْا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَالصِّبْيَانُ لَيْسُوْا مِمَّنْ يُوْصَفُ اَنْ

يَكُوْنُوْا عُدُوْلًا وَلَا مِمَّنْ يُرْضَا بِهِ مِنَ الشُّهَدَآءِ وَالْخَصْلَةُ الْاُخْرٰى جِرَاحَاتُ النِّسَآءِ
عَلَى النِّصْفِ مِنْ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ فِي السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ شعبی سے روایت ہی کہ ہشام نے پانچ چیزیں پوچھنے کے لئیے ابن ہبیرہ کو لکھا ایک لڑکون کی گواہی
سے دوسرے عورتون اور مردون کے زخمون سے تیسرے اونگلیون کی دیت سے چوتھے چارپای کے
آنکھہ سے پانچوین اس مرد سے کہ موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے سو ابن ہبیرہ نے اسکی طرف
لکھا کہ لڑکون کی گواہی آپس مین ایک دوسرے پر درست ہے جبکہ متفق ہون اور عورتون اور
مردون کے زخم اور دانت اور موضحہ مین برابر ہین یعنے جو مرد کے دانت کی دیت ہی سو ہی عورت
کے دانت کی دیت ہی اور انکے سوای اور زخمون مین مختلف ہین اور ہاتھہ پاؤن کی اونگلیون
کی دیت برابر ہے اور اگر کوئی چارپایے کی آنکھہ پھوڑ دیوے تو اسکے مول کی چوتھائی دینے
آتی ہے اور جو مرد موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے اوسکا اقرار صحیح ہے کہ وہ موت کے
وقت زیادہ سچ کہتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین مگر دو حکمون مین ایک یہہ
کہ لڑکون کی گواہی ہمارے نزدیک باطل ہے خواہ متفق ہون یا مختلف ہون اسلئے کہ خدا تعالے
اپنی کتاب مین فرماتا ہے کہ گواہ کرو دو مرد معتبر اپنے مین سے اور گواہ کرو دو گواہ اپنے مردون مین
سے پھر اگر دو مرد نہ ہون تو ایک مرد اور دو عورتین جنکو تم پسند کرتے ہو گواہون مین سے سو
لڑکے نہین اون لوگون مین سے کہ اونکو عادل کہا جاوے اور نہ اون لوگون مین سے
کہ انکو گواہون سے پسند کیا جاوے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ عورتون کے زخمون کی آدھی دیت
ہے مردون کے زخمون سے دانت اور موضحہ وغیرہ مین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا تَجُوْزُ فِيْهَا
شَهَادَةُ النِّسَآءِ الزِّنَا وَالْقَذْفُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَالسُّكْرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ چار چیزین ہین جن
مین عورتون کی گواہی درست نہین زنا اور قذف اور شراب کا پینا اور نشے کا ہونا امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ
الْوَصِيَّةِ بیان اوس چیز کا کہ جائز ہے وصیت سے ف وصیت اوسکو کہتے ہین کہ کوئی

شخص زندگی میں کہہ جاوے کہ میرے مرنے کے بعد یوں کرنا اور وصیت اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے اور
اوروں کے نزدیک مستحب ہے اور وصیت پہلی واجب تھی پھر منسوخ ہوئی اور لکھا ہے علماء نے کہ جسپر کسیکا
قرض آتا ہو یا امانت رکھی ہو تو لازم ہے کہ اوسکی ادا کی وصیت کر جاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ
أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ دَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَعُوْدُنِيْ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ
قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالنِّصْفِ قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ لَا تَدَعْ أَهْلَكَ
يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا تَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لِأَحَدٍ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ
فَإِنْ أَوْصٰى بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَأَجَازَ ذٰلِكَ الْوَرَثَةُ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَيْسَ لِلْوَارِثِ
أَنْ يَّرْجِعَ فِيْمَا أَجَازَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم میری خبر پوچھنی کو آئے سو میں نے کہا کہ یا حضرت میں اپنے سب مال کی وصیت
کا ارادہ کرتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کیا کہ آدھا مال خیرات کروں
حضرت نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے عرض کی کہ تہائی مال خیرات کرنے کی وصیت کروں حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی مال میں وصیت کر اور تہائی بھی بہت ہے کہ تو اپنے وارثوں کو
محتاج نہ چھوڑ کہ مانگیں لوگوں سے ہتیلی پھیلا کر امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ نہیں
جائز ہے کسی کو وصیت کرنی زیادہ تہائی سے اور اگر تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور اس کے
مرنیکے بعد اسکے وارث اسکو جائز رکھیں تو وہ درست ہے اور نہیں جائز ہے وارث کو رجوع کرنا اس چیز
کا جو جائز رکھی اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِالْوَصِيَّةِ فَيُجِيْزُهَا الْوَرَثَةُ
فِيْ حَيَاتِهٖ ثُمَّ يَرُدُّوْنَهَا بَعْدَ مَوْتِهٖ قَالَ ذٰلِكَ لِلنَّكِرَةِ وَلَا يَجُوْزُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَأْخُذُ إِجَازَةُ
الْوَرَثَةِ لِلْوَصِيَّةِ قَبْلَ الْمَوْتِ لَيْسَ بِشَيْءٍ فَإِنْ أَجَازُوْهَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَهِيَ لِوَارِثٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنَ
الثُّلُثِ فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَّرْجِعُوْا فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے اس مرد کے حق میں کہ وصیت کرے اور اسکی زندگی میں اسکے وارث اسکو جائز رکھیں پھر اسکے مرنے
کے بعد اسمیں رجوع کریں عبد اللہ نے کہا کہ یہ مکروہ ہے اور جائز نہیں امام محمد نے ... کہا کہ اسکو

ہم لیتے ہین کہ موت سے پہلے وارثون کا وصیت کو جائز رکھنا کچہ چیز نہین اور اگر مرنے کے بعد اسکو جائز کہین اور وہ تہائی ہو یا تہائی سے زیادہ تو یہ جائز ہے اور نہین جائز ان کو رجوع کرنا بیچ اسکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** الرَّجُلِ يُوصِي بِالْوَصَايَا أَوْ بِالْعِتْقِ اگر کوئی مرد کئی وصیتین کرے یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ فِي الْوَصِيَّةِ فُلَانٌ حُرٌّ وَأَعْطُوا فُلَانًا أَلْفَ دِرْهَمٍ بُدِئَ بِالْعِتْقِ وَإِذَا قَالَ أَعْتِقُوا فُلَانًا وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا فَبِالْحِصَصِ فَإِذَا قَالَ أَعْطُوا فُلَانًا هٰذَا الْعَبْدَ بِعَيْنِهِ وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا بُدِئَ بِهٰذَا الَّذِي بِعَيْنِهِ مِنَ الثُّلُثِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ فِيمَا وَصَفَ مِنَ الْعِتْقِ فَأَمَّا إِذَا قَالَ أَعْطُوا فُلَانًا هٰذَا الْعَبْدَ بِعَيْنِهِ وَأَعْطُوا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا تَحَاصَّا فِي الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **رَحِمَهُ** حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی شخص وصیت مین کہے کہ فلان غلام آزاد ہے اور فلانے کو ہزار درہم دو تو پہلے غلام آزاد کیا جاوے اور اگر کہے کہ فلانے کو آزاد کردو اور فلانے کو ایسا ایسا مال دو تو پہلے مال دیا جاوے اور اگر کہے کہ فلانے کو یہ غلام دیدو اور فلانے کو ایسا ایسا مال دو تو پہلے تہائی مین سے غلام دیا جاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اوس چیز مین کہ بیان کی آزاد کرنے سے یعنی پہلے غلام آزاد کیا جاوے پہر اوسکے بعد اگر کچہ تہائی سے بچے تو دوسری وصیت جاری کی جاوے والا نہیں اور اگر کہے کہ فلانے کو بعینہٖ یہ غلام دیدو اور فلانے کو اتنا اتنا مال دو تو دونو تہائی مین خاص ہونگی یعنے فقط تہائی مین سے دونو کو حصہ دیا جاوے تہائی سے زیادہ دینا درست نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ بِعَبْدٍ بِعَيْنِهِ وَيُوصِي لِلْآخَرِ بِثُلُثِ مَالِهِ قَالَ يُعْطِي هٰذَا الْعَبْدَ وَيُعْطِي هٰذَا مَا بَقِيَ إِنْ بَقِيَ شَيْءٌ وَإِنْ أَوْصَى لِهٰذَا بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَلِهٰذَا بِثُلُثِ مَالِهِ أَعْطَى هٰذَا مِائَةً وَالْآخَرُ مَا بَقِيَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّ صَاحِبَيِ الْوَصِيَّةِ يَتَحَاصَّانِ فِي الثُّلُثِ بِوَصِيَّتِهِمَا وَلَا يَكُونُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا أَحَقَّ بِالثُّلُثِ مِنْ صَاحِبِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **رَحِمَهُ** ابراہیم سے روایت ہو ایک مرد کے حق مین کہ وصیت کرے وہ کسی مرد کے ساتھ معین غلام کے اور دوسرے کے لیے

تہائی مال کی وصیت کرے کہا کہ پہلے یہ غلام دیا جاوے اور جو تہائی سے باقی رہے سو دوسرے کو دیا جاوے اگر کوئی چیز باقی رہے اور اگر ایک کے سو درہم کی وصیت کی اور ایک کے لیے تہائی مال کے وصیت کی تو پہلے کو سو درہم دیا جاوے اور جو باقی رہے سو دوسرے کو دیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے لیکن وصیت والے دونوں تہائی میں خاص ہونگے اور ان میں سے کوئی تہائی کا اپنے ساتھی سے زیادہ حقدار نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنی بلکہ تہائی میں دونوں شریک ہیں آپس میں دونوں کو حصہ دیا جاوے اور تہائی سے زیادہ دینا درست نہیں **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُعْتِقُ ثُلُثَ عَبْدِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَدْ اَوْصٰی بِوَصَایَا قَالَ اَبْدَاُ بِعِتْقِ ثُلُثِ غُلَامِهٖ وَلَا یُعْتَقُ مِنْهُ اِلَّا مَا اُعْتِقَ وَیُسْتَسْعٰی فِیْمَا لَمْ یُعْتَقْ مِنْهُ فَاِذَا اَوْصٰی مَعَ عِتْقِ ثُلُثِهٖ بِوَصَایَا وَلَهٗ مَالٌ جُعِلَ ثُلُثَا سِعَایَتِهٖ فِیْمَا اَوْصٰی بِهٖ وَلَا اَجْعَلُ ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَاِذَا اُعْتِقَ ثُلُثُهٗ عُتِقَ كُلُّهٗ وَیُبْدَاُ بِهٖ مِنْ ثُلُثِ مَالِ الْمَیِّتِ قَبْلَ الْوَصَایَا فَاِنْ بَقِیَ شَیْءٌ كَانَ لِاَصْحَابِ الْوَصَایَا بِالْحِصَصِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ موت کے وقت اپنے غلام کی تہائی آزاد کرے اور کئی چیزوں کی وصیت کی ہو کہا کہ پہلے اوسکے غلام کی تہائی آزاد کیجاوے اور نہیں آزاد ہوتا اس سے مگر جو کہ آزاد ہوا اور سعی کرایا جاوے غلام اوس چیز میں کہ نہیں آزاد ہوئے اوس سے یعنی باقی دو حصوں کا مول کما کر ادا کرے اور اگر اوسکی تہائی آزاد کرنے کی ساتھ اور کئی وصیتیں کرے اور اوسکی پاس مال ہو تو کی جاوینگی وہ تہایان اوسکی سعی کی اوس چیز میں کہ وصیت کے ساتھ اوسکی اور نہیں اوسکو وارثوں کے لیے نہیں ٹھیراتا یعنی وہ مال خیرات کیا جاوے گا وارثوں کو نہیں ملیگا امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور لیکن ہمارے قول میں تو جب اوسکی تہائی آزاد ہو جاوے تو کل آزاد ہو جاتا ہے اور ابتدا کی جاوے ساتھ اوسکی میت کی تہائی مال میں سے پہلے اور وصیتوں کے سوا اگر کوئی چیز باقی رہے تو اور وصیت والوں کو دیجاوے ساتھ حصوں کے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یُعْتِقُ عَبْدَهٗ عِنْدَ

الْمَوْتِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يُسْتَسْعٰى فِيْ قِيْمَتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ اِذَا كَانَ الدَّيْنُ مِثْلَ الْقِيْمَةِ اَوْ اَكْثَرَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ
غَيْرُهٗ فَاِنْ كَانَ الدَّيْنُ اَقَلَّ مِنَ الْقِيْمَةِ سَعٰى فِيْ مِقْدَارِ الدَّيْنِ مِنْ قِيْمَتِهٖ
لِلْغُرَمَاءِ وَفِيْ ثُلُثَيْ مَا بَقِيَ لِلْوَرَثَةِ وَكَانَ لَهُ الثُّلُثُ وَصِيَّةً وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ موت کے وقت اپنا غلام آزاد کرے اور اوسپر قرض ہو کہا کہ
اپنی قیمت مین غلام سے سعی کرای جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین جبکہ قرض اسکی
قیمت کے برابر ہو یا زیادہ اور اسکے سوای اوسکا کچہ مال نہو اور اگر قرض اوسکی قیمت سے کم ہو تو قرض
کے مقدار اوس سے سعی کرائی جاوے واسطے قرضخواہون کے اور دو تہائی مین کہ باقی رہین واسطے
وارثون کے اور تہائی مین اوسکی وصیت جاری ہوگی یعنی تہائی خیرات کی جاویگی اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْكَفَنِ
مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ يُبْدَاُ بِهٖ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْوَصِيَّةِ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کفن تمام مال مین سے ہے امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ قرض اور وصیت سے پہلے کفن دیا جاوے پھر باقی سے قرض ادا
کیا جاوے پھر وصیت اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اَوْصٰى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ وَصِيَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ اَوْصَوْمًا
اَوْ نَذْرًا اَوْ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ تَشَاءَ الْوَرَثَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ مَا اَوْصٰى بِهٖ مِنْ حَجَّةٍ فَرِيْضَةٍ اَوْ زَكٰوةٍ
اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ يُّجِيْزَ الْوَرَثَةُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ فَيَجُوْزُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر میت کسی چیز کی وصیت کرے
جو اوسپر لازم ہو یا روزہ ہو یا نذر یا کفارہ قسم کا تو وہ تہائی مال مین سے جاری ہوگی مگر وارث
چاہین تو زیادہ مین بہی جاری ہو جاوے گی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسیطرح وہ چیز کہ وصیت کرے ساتہہ اوسکی حج فرض سے یا زکوۃ سے

یا اون کے غیر سے تو بھی تہائی مال میں سے جاری ہوگی مگر یہ کہ اگر وارث تمام مال میں سے جائز کریں تو جائز ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال یبدأ بالعتق من الوصیۃ فان فضل شیٔ من الثلث قسم بین اہل الوصیۃ **قال محمد** وبہ ناخذ فی عتق الباب فی المرض والتدبیر وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وصیت میں بھی پہلے غلام آزاد کیا جاوے پھر اگر تہائی میں سے کوئی چیز باقی رہے تو اہل وصیت میں تقسیم کیا جاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں عتق اور مدبر کرنے کے باب میں جو بیماری میں واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال ما اوصی بہ المیت من نذر او رقبۃ فمن ثلثہ **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ وصیت کرے ساتھ اوس کے میت نذر سے یا غلام آزاد کرنے سے تو وہ تہائی مال میں سے جاری ہوگی **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال الحبلیٰ اذا اوصت وھی تطلق ثم ماتت فوصیتھا من الثلث **قال محمد** وبہ ناخذ وانما یعنی بقولہ وصیتھا من الثلث تقول ما وھبت او تصدقت بہ فی تلک الحال فھو من الثلث وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے حاملہ عورت کے حق میں کہا کہ جب وصیت کرے اور وہ جننے کے درد میں مبتلا ہو پھر مرجاوے تو وصیت اسکی تہائی سے جاری ہوگی **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور مراد تہائی مال سے وصیت جاری کرنے سے یہ ہے جو کہ ہبہ کرے یا خیرات کرے اس حال میں تو تہائی مال میں سے جاری ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یشتری ابنہ عند الموت بالف درہم انہ ان بلغ الذی اعطی فیہ الثلث ورث وان کان ثمنہ دون الثلث ورث وان کان کان اکثر من الثلث واستسعی فی شیٔ لم یرث **قال محمد** وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ واما فی قولنا فانہ یرث فی ذلک کلہ وقیمتہ دین علیہ یحاسب بھا بمیراثھا یؤدی نفلا ان کان علیہ ویاخذ

فَضْلًا اِنْ کَانَ لَہٗ لِاَنَّہٗ وَارِثٌ وَرَقَبَتُہٗ وَصِیَّۃٌ لَہٗ وَلَا تَکُوْنُ لِوَارِثٍ وَصِیَّۃٌ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق میں کہ موت کے وقت میں اپنے بیٹے کو ہزار درہم سے خریدے کہا کہ اگر اوسکی قیمت تہائی کو پہونچے تو تو وارث ہوگا اور اگر اسکا مول تہائی سے کم ہو تو بھی وارث ہوگا اور اگر تہائی سے زیادہ ہو اور کسی پیسے میں سعی کرایا جاوے تو وارث نہیں ہوگا امام محمد علیہ الرحمت نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارے قول میں تو وہ ان سب صورتوں میں وارث ہوگا اور اسکی قیمت اسپر قرض ہے حساب کیا جاوے قرض ساتھ میراث اوسکی کے اور اگر اوسپر کچھ آتا ہو تو ادا کرے اور اگر اسکا کچھ آتا ہو تو وہ لے لیوے اسواسطے کہ وہ وارث ہے اور رقبہ اسکا اوسکے لیے وصیت ہے اور وارث کے لیے وصیت درست نہیں

بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ یعنی بندہ آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان **ف** شرط آزاد کرنے کی یہ ہے کہ آزاد کرنے والا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور غلام کا آزاد کرنا مستحب ہے اور کبھی گناہ ہوتا ہے جبکہ ظن غالب ہو کہ اگر آزاد کرونگا تو دار الحرب میں چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا اور کبھی آزاد کرنا واجب ہوتا ہے مانند کفارہ کے اور کبھی مباح اور عبادت وہ آزاد کرنا ہے کہ ہو خالصاً لوجہ اللہ **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ اَعْتَقَ مَمْلُوْکًا لَہٗ فَقَالَ لَہٗ اَمَا اِنَّ مَالَکَ لِیْ وَلٰکِنِّیْ سَادَعُہٗ لَکَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاْخُذُ مَنْ اَعْتَقَ مَمْلُوْکًا اَوْکَاتَبَہٗ فَمَالُہٗ لِمَوْلَاہُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح ترجمہ عمیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے اپنا ایک غلام آزاد کیا سو اسکو کہا کہ خبردار ہو کہ تیرا مال میرا ہے لیکن میں اوسکو تیرے لیے چھوڑ دیتا ہوں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی غلام آزاد کرے یا اسکو مکاتب کرے تو اسکا مال اوسکے مالک کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَۃً اَعْتَقَ اللّٰہُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْھَا عُضْوًا مِّنْہُ مِنَ النَّارِ حَتّٰی اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْتَحَبُّ اَنْ یُّعْتِقَ الرَّجُلَ لِکَمَالِ اَعْضَائِہٖ وَالْمَرْاَۃُ یُعْتِقُ الْمَرْاَۃَ لِکَمَالِ اَعْضَائِھَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی غلام آزاد کرے تو آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو غلام کے عضو آزاد کرنے والے کا آگ دوزخ سے یہاں تک کہ تھا مرد مستحب سمجھتا کہ آزاد کرے مرد کامل اعضا والے کو اور آزاد کرے عورت

کامل اعضا والی ہو کہ اوسکا کوئی عضو ناقص نہ ہو

بَابُ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ

مدبر اور ام ولد کے آزاد کرنے کا بیان **ف** مدبر اوس غلام کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعی اور احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام اعظم کے نزدیک مدبر دو قسم کا ہوتا ہے ایک مدبر مطلق اور ایک مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہے کہ اسکا مالک اوسکو کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے اور مدبر مقید وہ غلام ہے کہ اوسکا مالک کہے کہ اگر میں اس بیماری میں مر گیا تو یہ آزاد ہے پس مدبر مطلق کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہیں لیکن آزاد کرنا اسکا درست ہے اور جائز ہے خدمت کروانی اس سے اور اگر لونڈی ہو تو جائز ہے مالک کو صحبت کرنی اس سے اور نکاح کر دینا اسکا بغیر رضا اسکی کے اور جب مالک مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے مالک کی تہائی مال میں سے اور اگر نہ نکل سکے تہائی سے تو تہائی کے حساب آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہے اور اگر وہ اسی بیماری میں مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ام ولد اوس لونڈی کو کہتے ہیں کہ اپنے مالک سے بچہ جنے اوسکا بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہیں اور اسپر اجماع ہو چکا اور جو روایت کہ اوس کے برخلاف آئی ہے وہ منسوخ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ وَلَدِ الْمُدَبَّرَةِ الْمَوْلُوْدِ فِيْ حَالِ تَدْبِيْرِهَا بِمَنْزِلَتِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اوسکے مدبر ہونے کی حالت میں پیدا ہوا ہو بجائے اوسکے ہے یعنے وہ بھی مدبر ہے مالک کے مرنیکے بعد وہ بھی آزاد ہو جاوے گا امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَدُ اُمِّ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِ سَيِّدِهَا اِذَا وَلَدَتْهُ وَهِيَ اُمُّ وَلَدٍ بِمَنْزِلَتِهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اوسکے مالک کے سوا اور کسی کے نطفہ سے ہو بجائے اوسکے ہے یعنے اوسکا بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہیں جبکہ جنے اوسکو اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ اَنَّهٗ كَانَ يُنَادِيْ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ اَنَّهٗ حَرَامٌ اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ لِسَيِّدِهَا

عَتَقَتْ وَلَيْسَ عَلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ رِقٌّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ اِلَّا اَنَّهَا مُتْعَةٌ لَهٗ يَطَأُهَا
مَا دَامَ حَيًّا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر
پر ام ولدوں کی بیچنے کے باب میں پکارتے تھے کہ وہ حرام ہے جب کوئی لونڈی اپنے مالک سے بچہ
جنے تو آزاد ہو جاتی ہے اور اسکے بعد اوسپر غلامی نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں لیکن
وہ جگہہ نفع اوٹھانیکی ہے مالک کے لیے جب تک زندہ ہو اوس سے صحبت کرے اوسکو درست ہے
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّقْطِ مِنَ الْاَمَةِ اَنَّهٗ مَا
كَانَ لَا يَسْتَبِيْنُ لَهٗ اِصْبَعٌ اَوْ عَيْنٌ فَاِنَّهَا لَا تُعْتَقُ وَلَا تَكُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَاخُذُ اِذَا لَمْ يَسْتَبِنْ مِنَ السِّقْطِ شَيْءٌ يُعْرَفُ اَنَّهٗ وَلَدٌ لَمْ تَكُنْ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کچے بچے کے بیان میں کہ لونڈی کے پیٹ سے
گرے جب تک کہ نہ ظاہر ہو اوسکے لیے اونگلی یا آنکھ یا سند تب تک وہ آزاد نہیں ہوتی اور اوس سے
ام ولد نہیں ہوتے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب تک کچے بچے سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو
جس سے پہچانا جاوے کہ وہ بچہ ہے تب تک اوسکی ماں اوسکے ساتھ ام ولد نہیں ہوتی اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
اِبْرَاهِيْمَ فِيْ اُمِّ وَلَدٍ تَفْجُرُ قَالَ لَا تُبَاعُ عَلٰى حَالٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ام ولد کے حق میں کہ زنا کرے کہا کہ کسی حال میں
اوسکا بیچنا درست نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ
کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ اُمَّ
وَلَدِهٖ عَبْدًا فَتَلِدُ اَوْلَادًا ثُمَّ يَمُوْتُ قَالَ فَهِيَ حُرَّةٌ وَاَوْلَادُهَا اَحْرَارٌ وَهِيَ بِالْخِيَارِ
اِنْ شَاءَتْ كَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَاِنْ شَاءَتْ لَمْ تَكُنْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رض ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے ام ولد کو کسی غلام سے
نکاح کر دیوے پھر وہ بچے جنے پھر مالک مرجاوے ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے اور اوسکی اولاد بھی
آزاد ہے اور اوسکو اختیار ہے اگر چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو نہ رہے امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باب

اَلْعَبْدُ یَکُوْنُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ فَیُعْتِقُ اَحَدُھُمَا نَصِیْبَہٗ اگر کوئی غلام دو مردون کے درمیان
مشترک ہو اور دونون مین سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو اوسکا کیا حکم ہے ف اگر ایک
غلام دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو اوس مین
اختلاف ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہے جیسے کہ آدھا آزاد ہو
اور آدھا غلام رہے اور صاحبین کہتے ہین کہ متجزی نہین ہوتا پھر امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کہتے ہین
کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک دیدیوے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام
کو اور اگر مفلس ہو تو اوسکو شریک کا حصہ دینا نہین آتا لیکن شریک استسعا کرے یا آزاد کرے
اور صاحبین کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو شریک کا حصہ دیدیوے اور حالت مفلس مین استسعا
کرے شریک غلام سے اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ اگر معتق غنی ہو تو شریک کا حصہ
پھیر دیوے اور غلام اوسپر آزاد ہو جاویگا اور اگر مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا سو آزاد ہے اور
جو کچھ آزاد نہین ہوا سو غلام ہے اور نہ تکلیف دیا جاوے شریک ساتھ آزاد کرنے حصے اپنے
کے اور نہ استسعا کیا جاوے غلام مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا
یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّہٗ اَعْتَقَ مَمْلُوْکًا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اِخْوَۃٍ لَہٗ صِغَارٌ
فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَاَمَرَہٗ اَنْ یُقَوِّمَہٗ وَیَرْحَمَہٗ حَتّٰی تُدْرِکَ الصِّبْیَۃُ
فَاِنْ شَاءُوْا اَعْتَقُوْا وَاِنْ شَاءُوْا ضَمَّنُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اِذَا کَانَ
الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا وَاَمَّا فِیْ قَوْلِنَا فَاِذَا اَعْتَقَ اَحَدُھُمْ فَقَدْ صَارَ الْعَبْدُ حُرًّا کُلُّہٗ
وَلَا سَبِیْلَ لِلْبَاقِیْنَ اِلَی الْعِتْقِ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاِنْ کَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا ضَمِنَ حِصَصَ
اَصْحَابِہٖ وَاِنْ کَانَ مُعْسِرًا سَعَی الْعَبْدُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ حِصَصِھِمْ مِنْ قِیْمَتِہٖ ترجمہ
یزید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ اسود نے ایک غلام آزاد کیا جو کہ اوسکے اور اسکے چھوٹے
بھائیون کے درمیان مشترک تھا سو کسی نے یہ حال حضرت عمرؓ سے کہا سو عمرؓ نے اوسکو حکم کیا اسکی
قیمت ڈالنے کا اور پرداخت کرنے کا یہانتک کہ وہ لڑکے بالغ ہون پھر چاہین تو آزاد کرین
حصہ اپنا اور چاہین تو آزاد کرنے والے سے اپنے حصے کا مول لیوین امام محمد علیہ الرحمۃ نے
کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا جبکہ آزاد کرنے والا غنی ہو لیکن ہمارے قول مین تو جب ایک

شریک اپنا حصہ آزاد کردے تو سب غلام آزاد ہو جاتا ہے اور باقیون کو اوسکے آزاد کرنے کیطرف
کوئی راہ نہین سو اگر معتق مالدار ہو تو اپنے شریکون کے حصون کا ضامن ہوگا اور جو مفلس ہو تو سعی
کرے غلام واسطے شریکون اوسکے انکے حصون مین قیمت اپنی سے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ الْآخَرُ
إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا أَوْ يُضَمِّنُهُ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِلضَّامِنِ وَإِنْ كَانَ
مُعْسِرًا اسْتَسْعَاهُ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَمَّا
فِي قَوْلِنَا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى عِتْقِهِ بَعْدَ عِتْقِ صَاحِبِهِ وَقَدْ صَارَ حُرًّا حِينَ أَعْتَقَهُ
صَاحِبُهُ وَإِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوسِرًا ضَمِنَ حِصَّةَ صَاحِبِهِ فَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا اسْتَسْعَى الْعَبْدَ
فِي حِصَّةِ صَاحِبِهِ لَيْسَ لَهُ غَيْرُ ذٰلِكَ وَالْوَلَاءُ فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيعًا لِلْمَوْلَى الْمُعْتِقِ
الْأَوَّلِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک غلام کے حق مین کہ دو آدمیون کے درمیان مشترک
ہو سو ایک اپنا حصہ آزاد کردیوے ابراہیم نے کہا کہ دوسرا شریک اگر چاہے تو اپنا حصہ آزاد
کرے اور حق ورثہ اوسکے کا دونون کے درمیان ہوگا یا اوسکو ضامن ٹھیراوے اور اس سے
اپنا حصہ بھر لیوے اور حق ولا کا ضامن کے لیے ہوگا اور اگر مفلس ہو تو غلام سے سعی کرے
اور حق ولا کا دونون کے درمیان ہوگا امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہمارے
قول مین سو اوسکو اوسکے آزاد کرنے کی طرف کوئی راہ نہین بعد آزاد کرنے شریک اوسکے
کے اور تحقیق وہ آزاد ہو چکا جبکہ اوسکے ساتھی نے اوسکو آزاد کیا اور اگر معتق مالدار ہو تو
اپنے شریک کے حصے کا ضامن ہوگا اور اگر مفلس ہو تو سعی کرے غلام اوسکے شریک کے حصے
مین اوسکے سوا اوسکے لیے اور کچھ نہین آتا اور حق آزادی کا دونون صورتون مین پہلے
آزاد کرنے والے مالک کے لیے ہوگا بَابُ مَنْ أَعْتَقَ نِصْفَ عَبْدِهِ اگر کوئی اپنے
غلام کو آدھا حصہ آزاد کرے تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ نِصْفَ عَبْدِهِ فِي صِحَّتِهِ لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ
إِلَّا مَا أَعْتَقَ مِنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَمَّا
فِي قَوْلِنَا فَإِذَا أَعْتَقَ مِنْهُ جُزْءًا فَقَدْ عَتَقَ كُلُّهُ وَلَمْ يُسْعَ لَهُ فِي شَيْءٍ وَاللّٰهُ

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی صحت میں اپنے
غلام کا آدھا حصہ آزاد کرے تو نہیں آزاد ہوتا اوس سے مگر جو آزاد ہوا یعنے آدھا غلام آزاد ہوگا
اور آدھا غلام رہے گا اور سعی کرایا جاوے غلام او چیز میں کہ نہیں آزاد ہوئی اوس سے امام
محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسپر ہمارے نزدیک تو جب غلام کی ایک جزو آزاد
ہو جاوے خواہ تھوڑی ہو یا بہت تو تمام غلام آزاد ہو جاتا ہے اور نہ سعی کیجاوے اوسکے
لیے کسی چیز میں **بَابُ مَمْلُوْكٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاتَبَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ** اگر کوئی
غلام دو آدمیوں کے درمیان شترک ہو اور ایک اپنا حصہ مکاتب کر دیوے تو اوسکا کیا حکم ہے
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ مَمْلُوْكٍ
بَيْنَ شَرِيْكَيْنِ قَالَ لَا يَجُوْزُ مُكَاتَبَةُ اَحَدِهِمَا اِلَّا بِاِذْنِ شَرِيْكِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اوس غلام کے حق
میں کہ دو شریکوں کے درمیان ہو کہا نہیں جائز ہے مکاتبت ایک کی دونوں میں سے مگر ساتھ
اجازت شریک اپنے کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
فَيُكَاتِبُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ قَالَ لِشَرِيْكِهٖ اَنْ يَّرُدَّ الْمُكَاتَبَةَ اِذَا عَلِمَ وَاِذَا كَانَ
الْمَمْلُوْكُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَرَادَ اَحَدُهُمَا اَنْ يُّكَاتِبَهٗ عَلٰى نَصِيْبِهٖ قَالَ لَا يَجُوْزُ
مُكَاتَبَتُهٗ عَلٰى نَصِيْبِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس غلام کے حق میں جو دو آدمیوں کے درمیان شترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کر دیوے کہا جائز
ہے اسکے شریک کو پھیر دینا مکاتبت اسکی کا جب جانے اور جب غلام دو کے درمیان شترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت
کرنی چاہے تو نہیں جائز ہے اوسکو مکاتبت حصے اپنے کی مگر ساتھ اجازت شریک اپنے
کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ
مُكَاتَبَةِ الْمُكَاتَبِ** مکاتب کی کتابت کا بیان **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتے ہیں
کہ اوسکا مالک اوسکو لکھدیوے کہ جب تو اسقدر روپیہ ادا کریگا تو تو آزاد ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فِي الْمُكَاتَبِ

قَالَ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا أَدّٰى وَيُرَقُّ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا عَجَزَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے مکاتب کے حق میں کہا کہ جسقدر بدل کتابت ادا کرے اوسقدر آزاد ہوگا اور جسقدر کے آزاد کرنے سے عاجز ہو اوسقدر غلام رہیگا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ إِذَا أَدّٰى قِيْمَةَ رَقَبَتِهٖ فَهُوَ غَرِيْمٌ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے مکاتب کے حق میں کہا کہ جب وہ اپنی گردن کی قیمت ادا کرے یعنے کچھ قیمت تو وہ قرضدار ہے یعنے بعض بدل کتابت کے ادا کرنے سے آزاد ہوجاتا ہے اور باقی قیمت اوسکے ذمہ قرض ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ هُوَ مَمْلُوْكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُ زَيْدٍ رضؓ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَإِلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْمُكَاتَبِ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ رضؓ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُ عَائِشَةَ رضؓ فِيْمَا بَلَغَنَا وَبِهٖ نَأْخُذُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابت نے مکاتب کے حق میں کہا کہ وہ غلام ہے جبتک کہ بدل کتابت سے اوسپر کوئی چیز باقی رہے گی یعنے جب سب روپیہ ادا کریگا تب آزاد ہوگا یہ نہیں کہ جسقدر بدل کتابت میں سے روپیہ ادا کرے اوسقدر آزاد ہوجاوے امام محمد نے کہا کہ زید کا قول ہمارے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بہت بہتر ہے علیؓ اور عبد اللہ رضؓ کے قول سے یعنے جسقدر بدل کتابت ادا کریگا اوسقدر آزاد ہوگا اور جسقدر ادا نکرے اوسقدر غلام رہے گا اور یہی روایت پہونچی ہمکو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اور یہی کو ہم لیتے ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضؓ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ وَشُرَيْحٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ وَفَاءً أُخِذَ مِمَّا تَرَكَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ فَدُفِعَ إِلٰى مَوْلَاهُ وَصَارَ مَا بَقِيَ بَعْدَهٗ لِوَرَثَةِ الْمُكَاتَبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ اور شریح کہتے تھے کہ جب غلام مکاتب مرجاوے اور بدل کتابت کے ادا ہونیکے موافق مال چھوڑے تو اوس کے مال متروکہ سے باقی بدل کتابت لیا جاوے اور اوسکے مالک کو دیا جاوے اور جو باقی رہے وہ مکاتب

کے وارثوں کو ملیگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا رحمہما اللہ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَاتِبُوْهُمْ
اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِمْتُمْ اَنَّ فِيْهِمْ اَدَاءً ۔ ابراہیم سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر
مین پس مکاتبت کرو اون سے اگر جانو تم اونمین بہتری کہا جانو تم کہ وہ ادا کردینگے یعنے اس آیت
مین خیر سے مراد ادا کرنا اوسکا ہے ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَ اِذَا كَاتَبَ الرَّجُلُ عَبْدَيْنِ لَهٗ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ مُكَاتَبَةً وَاحِدَةً وَجَعَلَ نُجُوْمَهَا
وَاحِدَةً قَالَ اِنْ اَدَّيَا فَهُمَا حُرَّانِ وَاِنْ عَجَزَا فَهُمَا رُدَّا فِي الرِّقِّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا يُعْتَقَانِ
حَتّٰى يُؤَدِّيَا جَمِيْعَ الْاَلْفِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ۔ ترجمہ
حماد کو روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے دو غلاموں کو ہزار درہم پر مکاتب کرے
ایک مکاتبت یعنی دونون کو ہزار درہم پر اکٹھی کتابت کرے علیحدہ علیحدہ نہ کرے اور دونو
کے ایک قسط ٹھیرا دے ابراہیم نے کہا کہ اگر دونو بدل کتابت ادا کریں تو دونو آزاد ہوجاوینگے
اور اگر ادا کرنے سے عاجز ہون تو پھر غلامی مین پھیرے جاوین ابراہیم نے کہا کہ نہین آزاد ہونگے
وہ یہانتک کہ سارا ہزار ادا کریں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ رَجُلٍ
كَاتَبَ غُلَامَيْنِ عَلٰى اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ اِنْ كَانَ قَالَ اِذَا اَدَّيْتُمَا
الْاَلْفَ فَاَنْتُمَا حُرَّانِ وَاِلَّا فَاَنْتُمَا مَمْلُوْكَانِ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُهُمَا فَاِنَّهٗ يَاْخُذُ الْحَيَّ
بِالْاَلْفِ كُلِّهَا فَاِنْ كَاتَبَهُمَا عَلَى الْاَلْفِ وَلَمْ يَشْتَرِطْ فَاِنَّهٗ لَا يَاْخُذُ اِلَّا بِالْحِصَّةِ
بِنِصْفِ الْاَوَّلِ بِقِيْمَةِ الْبَاقِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فِيْ جَمِيْعِ الْحَدِيْثِ اِذَا
لَمْ يَشْتَرِطْ شَيْئًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا قُسِمَتِ الْمُكَاتَبَةُ عَلٰى قِيْمَتِهِمَا فَبَطَلَ مِنَ الْمُكَاتَبَةِ
حِصَّةُ قِيْمَةِ الْمَيِّتِ وَوَجَبَتْ عَلَى الْحَيِّ الْاٰخَرِ قِيْمَتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ۔ ترجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ایک مرد کے حق مین کہ اوسنے دو غلاموں کو ہزار درہم پر
کتابت کی پھر دونون مین سے ایک مرگیا کہ اگر اوسنے اون سے یہ کہا تھا کہ اگر تم دونو ہزار درہم
ادا کرو تو تم دونو آزاد ہو اور نہین تو تم دونو غلام ہو پھر دونون مین سے ایک مرگیا تو وہ اپنا سا

زندہ سے لیوے اور اگر دونو سے ہزار پر کتابت کی اور شرط نہ کی تو وہ نہ لیوے مگر نصف حصہ پہلے کا اور قیمت باقی
کی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں تمام حدیث میں جبکہ کوئی چیز شرط نہ کی ہو اور ایک مرجاوے
تو تقسیم کیجاوے دونوں کی قیمت پر پس کتابت سے میت کی قیمت کا حصہ باطل ہوگا اور دوسرے زندے
کو اپنی قیمت دینی آویگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب المکاتب یؤخذ منہ
الکفیل** اگر مکاتب سے ضامن لیا جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ
قال حدثنا حماد عن ابراہیم قال فی الکفالۃ فی المکاتبۃ لیست بشیء انما ہو
مالک کفل لک بہ وکذلک انہ لو عجز وقد اخذت من الکفالۃ بعض مکاتبتہ
رد المکاتب فی الرق لم یکن لک ما اخذت لان ما اخذت منہم فہو مال
لہم وفی رقبۃ عبدک قال محمد وبہ ناخذ اذا کفل الرجل للرجل بالمکاتبۃ
علی مکاتبہ والکفالۃ باطل وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا کہ مکاتبت میں ضامن ہونا کچھ چیز نہیں کہ وہ تو تیرا ہی مال ہے کہ تیرے لیے اسکا ضامن ہوا
اور اسیطرح اگر عاجز ہو اور ضامنی سے کچھ بدل کتابت لیا ہو تو مکاتب کو غلامی میں پھیرا جاوے
اور جو تو نے لیا وہ تجھکو جائز نہیں اسواسطے کہ جو تو نے اون سے لیا وہ اونکی ملک ہے اور تیرے
غلام کی گردن میں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی کسی سے مکاتب پر بدل
کتابت کا ضامن ہو تو کفالہ باطل ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب میراث
القاتل** قاتل کی میراث کا بیان **ف** ارث سے مانع وہ قتل ہے کہ جو سبب ہوتا ہے اوسمیں
قصاص یا کفارہ یعنے قتل عمد اور شبہ عمد اور قتل خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بالتسبیب
محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال لا یرث قاتل من
قتل خطأ او عمدا ولکن یرثہ اولی الناس بہ بعدہ قال محمد وبہ ناخذ
لا یرث من قتل خطأ او عمدا من الدیۃ ولا من غیرہا شیئا وہو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں وارث ہوتا مار ڈالنے والا قتل خطا سے یا عمد سے
ولیکن وارث ہوتا ہے اسکا جو کہ اوسکے بعد سب لوگوں سے میت کی طرف نزدیک تر ہو یعنے جو شخص
اپنے مورث کو مار ڈالے وہ اوسکی میراث سے محروم رہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ

نہین وارث ہوتا قاتل کسی چیز کا مقتول سے خواہ قتل عمد ہو یا خطا نہ دیت سے اور نہ اوسکے سوا کے اور مال سے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَتْرُكْ وَارِثًا مُسْلِمًا اگر کوئی مرجاوے
اور کوئی وارث نچھوڑے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ لَا نَرِثُهُمْ
وَلَا یَرِثُوْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَالْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ یَتَوَارَثُوْنَ عَلَیْهَا وَاِنِ اخْتَلَفَ
اَدْیَانُهُمْ یَرِثُ النَّصْرَانِیُّ الْیَهُوْدِیَّ وَالْیَهُوْدِیُّ الْمَجُوْسِیَّ وَلَا یَرِثُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَلَا یَرِثُوْنَهُمْ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ مشرکین آپس مین زیادہ
حقدار ہین ایک دوسرے کے نہ ہم اونکے وارث ہوتے ہین اور نہ وہ ہمارے وارث ہوتے ہین امام محمد
نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا اور کافر مسلمان کا وارث نہین ہوتا
اور کفر سب ایک مذہب ہے وہ آپس مین ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہین اگرچہ مختلف ہون دین انکے
نصرانی یہودی کا وارث ہوتا ہے اور یہودی مجوسی کا اور نہ وہ مسلمانون کے وارث ہوتے ہین اور نہ
مسلمان انکے وارث ہوتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اجماع ہے سب مسلمانون کا اسپر
کہ کافر مسلمان کا وارث نہین اور اسیطرح مسلمان بھی جمہور کے نزدیک کافر کا وارث نہین ہوتا اور
بعضے صحابہ اور تابعین کہتے ہین کہ وارث ہوتا ہے اور یہی حکم ہے مرتد کا لیکن امام ابوحنیفہ
کے نزدیک جو حالت اسلام مین کمایا ہو وہ اوسکے وارثون مسلمانون کا ہے اور جو حالت کفر مین کمایا
ہو وہ بیت المال ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی النَّصْرَانِیِّ
یَمُوْتُ وَلَیْسَ لَهٗ وَارِثٌ قَالَ مِیْرَاثُهٗ لِبَیْتِ الْمَالِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے نصرانی کے حق مین کہ مرجاوے اور اسکا کوئی وارث نہ ہو
کہا اوسکی میراث بیت المال کا حق ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْوَلَدِ الصَّغِیْرِ
یَمُوْتُ وَاَحَدُ اَبَوَیْهِ كَافِرٌ وَالْاٰخَرُ مُسْلِمٌ اَنَّهٗ یَرِثُهُ الْمُسْلِمُ اَیُّهُمَا كَانَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے چھوٹے لڑکے کے حق
مین کہ مرجاوے اور اسکے ماں باپ سے ایک کافر ہو اور ایک مسلمان کہ اوسکا وارث مسلمان ہوگا جو نسا

دونون مین سے ہو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قال
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْوَلَدِ یَکُوْنُ اَحَدُ وَالِدَیْهِ مُسْلِمًا وَالْاٰخَرُ
مُشْرِکًا قَالَ هُوَ لِلْمُسْلِمِ مِنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ هُوَ عَلٰی دِیْنِ الْمُسْلِمِ مِنْهُمَا اَیُّهُمَا
کَانَ فَاِنْ کَانَا کَافِرَیْنِ جَمِیْعًا اَحَدُهُمَا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ فَالْوَلَدُ عَلٰی دِیْنِ الَّذِیْ مِنْ
اَهْلِ الْکِتَابِ مِنْهُمَا تَحِلُّ لَهٗ مُنَاکَحَتُهٗ وَاَکْلُ ذَبِیْحَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے اوس لڑکے کے حق مین کہ اوسکے ماں باپ مین سے ایک مسلمان ہو اور دوسرا مشرک کہا
وہ دونون مین سے مسلمان کے لیے ہوگا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ وہ اون دونون مین سے مسلمان
کے دین پر ہے جو نسا انمین سے ہو اور اگر دونو کافر ہون اور اون مین سے ایک اہل کتاب ہو تو بچہ اوس
کے دین پر ہوگا جو دونون مین سے اہل کتاب ہو حلال ہوگا اوسکا نکاح کرنا اوس سے اور کہانا حلال
کیے ہوئے جانور اوسکا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ رح
قَالَ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهٗ قَالَ یَا مَعْشَرَ
هَمْدَانَ اَنَّهٗ یَمُوْتُ الرَّجُلُ مِنْکُمْ وَلَا یَتْرُکُ وَارِثًا فَلْیَضَعْ مَالَهٗ حَیْثُ اَحَبَّ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا لَمْ یَدَعْ وَارِثًا فَاَوْصٰی بِمَالِهٖ کُلِّهٖ جَازَ ذٰلِکَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَةَ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اے ہمدان کے گروہ
کوئی مرد تم مین سے مرتا ہے اور کوئی وارث نہین چہوڑتا تو چاہیے کہ رکہے مال اسکا جسجگہہ چاہے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین کہ جب کوئی وارث نہ چہوڑے اور اپنے سب مال کی خیرات کرنے
کی وصیت کرجاوے تو جائز ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **باب** الرَّجُلِ یَمُوْتُ
وَیَتْرُکُ اِمْرَاَتَهٗ فَیَخْتَلِفَانِ فِی الْمَتَاعِ اگر کوئی مرد مرجاوے اور اپنی عورت چہوڑے اور دونون
اسباب مین جہگڑین تو اوسکا کیا حکم ہے محمدؒ قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَکَ اِمْرَاَتَهٗ فَمَا کَانَ فِی الْبَیْتِ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ
فَهُوَ لِلنِّسَاءِ وَمَا کَانَ فِی الْبَیْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا کَانَ مِنْ مَتَاعٍ
یَکُوْنُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لَهُمَا لِاَنَّهَا هِیَ الْبَاقِیَةُ وَاِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ فَمَا کَانَ
فِی الْبَیْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا کَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لَهَا وَمَا کَانَ

لهما جميعا فهو للرجل لانه الباقي واذا طلقها فما كان من متاع الرجال والنساء فهو للرجل لانه الباقي وهي الخارجة الا ان تقيم على شيء بينة فتاخذه ٭ قال محمد وبهذا كله ياخذ ابو حنيفة قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكن ما كان من متاع الرجال فهو للرجل وما كان من متاع النساء فهو للمرأة وما كان يكون لهما جميعا فهو للرجل على كل حال ان مات او طلق او لم يطلق وقال ابن ابي ليلى المتاع كله متاع الرجل ما كان يكون للرجال والنساء وغير ذلك الا لباسها وقال غيره من الفقهاء ما كان يكون للرجال فهو للرجل وما يكون للنساء فهو للمرأة وما كان يكون لهما جميعا فهو بينهما نصفان وقد قال ذلك زفر وقد يروى عن ابراهيم النخعي وقال بعض الفقهاء ايضا جميع ما في البيت من متاع الرجال والنساء وغير ذلك بينهما نصفين وقال بعض الفقهاء ايضا البيت بيت المرأة فما كان من متاع الرجال والنساء فهو للمرأة وقال بعض الفقهاء ايضا يعطى المرأة من متاع النساء ما يجهز به مثلها وجميع ما بقي في البيت فهو كله للرجل ان مات او ماتت ٭ **ترجمہ**

حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد مر جاوے اور عورت چھوڑ جاوے تو گھر کا جو اسباب عورتون کا ہو یعنے اوس نے خریدا ہو یا عرف مین اوسکی استعمال مین آتا ہو سو عورتون کا ہے اور جو اسباب مردون کا ہو سو مردون کا ہے اور جو اسباب کہ مرد اور عورت دونو کا ہو سو وہ عورت کیلیے ہے اسواسطے کہ وہی باقی ہے اور جب کوئی عورت مر جاوے تو جو اسباب گھر کا مردون کا ہو سو مردون کا ہے اور جو عورتون کا اسباب ہو سو عورت کا ہے اور جو دونون کا ہو سو مرد کا ہے اسواسطے کہ وہی باقی ہے اور عورت نکلنے والی ہے مگر یہ کہ کسی چیز پر گواہ قائم کرے تو اوسکو لیوے امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہین لیتے لیکن جو مردون کا اسباب ہو وہ مردون کا ہے اور جو عورتون کا اسباب ہو سو عورتون کا ہے اور جو دونون کا ہو تو وہ ہر حال مین مرد کا ہوگا اگر مر جاوے یا طلاق دیوے یا نہ طلاق دیوے اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ اسباب سب مرد کا ہے خواہ مرد کا ہو یا عورت کا یا کسی غیر کا مگر عورت کا لباس اور اسکے غیر نے فقہا مین سے کہا کہ جو مردون کا ہو سو مردون کا ہے اور جو عورتون کا ہو سو عورتون کا ہے اور جو دونون کا ہو تو اوسکو دونون کے درمیان آدہون آدہ تقسیم کیا جاوے اور یہی

کہا ہو زفر نے اور یہی مروی ہے ابراہیم نخعی سے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ گہر کا سب اسباب مردون اور عورتون وغیرہ کا اون کے درمیان آدہون آدہ تقسیم کیا جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ گہر عورت کا ہے سو جو اسباب کہ گہر مین ہو مرد اور عورت وغیرہ کے اسباب سے سو سب عورت کا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ جو اسباب ایسا ہو کہ اوسکی مانند سے عورت کو جہیز دیا جاتا ہو تو وہ عورت کو دیا جاوے اور باقی تمام اسباب کہ گہر مین ہو سو وہ سب مرد کا ہے اگر مرد مر جاوے یا عورت

باب میراث الموالی

آزاد شدہ غلامون کی میراث کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان علی بن ابی طالب والزبیر بن العوام اختصما الی عمر بن الخطاب فی مولی لصفیۃ بنت عبد المطلب دم مات فقال الزبیر امی وانا ارثھا وارث موالیھا وقال علی عمتی وانا اعقل عنھا فجعل عمر المیراث للزبیر وجعل العقل علی علی بن ابی طالب قال محمد وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ علی اور زبیر دونو حضرت عمر کے پاس جہگڑتے گئے بیچ باب غلام آزاد کردہ صفیہ بنت عبد المطلب کے کہ مر گیا تہا زبیر نے کہا کہ وہ مان میری ہے مین اوسکا وارث ہون گا اور اوسکے غلامون آزاد کردہ کا بہی وارث ہون گا اور حضرت علی نے کہا کہ وہ پہوپہی میری ہے اور مین اوسکے دیت دیتا ہون سو حضرت عمر نے میراث زبیر کے لیے گردانی اور دیت حضرت علی پہ امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال الولاء للبنین الذکور دون الاناث فاذا ادرجوا وذھبوا رجع الولاء الی العصبۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حق آزادی کا واسطے مذکر بیٹون کے ہے نہ عورتون کے

ف سو جب درج ہون یا چلے جاوین تو ولا عصبون کیطرف پہر آویگا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

ف ولا کہتے ہین حق آزادی کو یعنے جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچہ چہوڑ کر مر جاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے والا ہے اور اگر آزاد کرنیوالا پہلے مر گیا ہو تو اوسکا بیٹا اوس غلام کے مال کا وارث ہوگا اور آزاد کرنے والی کی بیٹی اوسکی وارث نہین ہوگی اسواسطے کہ عصبہ مرد ہی ہوتے ہین عورتین نہین ہوتین اگر بیٹے نہون تو ولا اصحاب فروض کیطرف پہر آوے گا محمد قال اخبرنا

ابو حنیفۃ قال حدثنا محمد بن قیس الھمدانی قال اقبل رجل من اھل الذمۃ فاسلم
علی یدی ابن عم مسروق وتولاہ فمات وترک مالا فانطلق مسروق فسأل عبد اللہ
بن مسعود عن میراثہ فامرہ باکلہ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہی کہ ایک مرد اہل ذمہ سے
آیا اور ابن عم مسروق کے ہاتھ پر اسلام لایا اور اسکو اسنے ولی بنایا پھر وہ مر گیا اور مال چھوڑا سو مسروق
چلا اور عبد اللہ بن مسعود سے اوسکی میراث کا حکم پوچھا سو حکم کیا اوسکو ساتھ کہانے اوسکے یعنے
اوسکی میراث کا کہاتا درست ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم
قال اذا انوالاک الرجل من اھل الذمۃ فعلیک عقلہ ولک میراثہ ولہ ان یتحول
بولایتہ مالم یعقل عنہ فاذا عقلت عنہ فلیس لہ ان یتحول بولایتہ قال محمد
وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کافر
ذمی تجھکو اپنا والی ٹھیرادے تو تجھپر دیت اوسکی اور تیرے لیے ہے میراث اوسکی اور جائز ہے
اوسکو پھیرنا ولایت اپنی سے جب تک کہ اوسکے دیت نہ دیا ہووے اور جب تونے اوسکے دیت دی تو
نہین جائز ہے اوسکو پھیرنا ولایت اپنی سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا

باب میراث المتلاعنین وابن الملاعنۃ

دو لعان کرنیوالون
کی میراث اور لعان کرنیوالی عورت کے بیٹے کی میراث کا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ
عن حماد عن ابراھیم قال اذا قذف الرجل امرأتہ فالتعن احدھما توارثا مالم
یلتعن الاخر قال محمد وبہ ناخذ یتوارثان مالم یتلاعنا جمیعا ویفرق السلطان
بینھما وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کو حرامکاری کی تہمت لگاوے اور دونون مین ایک لعان کرے تو وہ دونو آپس مین وارث ہونگے
جب تک کہ دوسرا لعان نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین کہ وہ دونون ایک دوسرے
کے مالک ہونگے جب تک کہ دونون نہ لعان کرین اور حاکم اونکے درمیان تفریق کرے اور یہی ہے قول
امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال فی
میراث ابن الملاعنۃ اذا کانت الام وحدھا ولا ولد لھا ورثتہ فعلی المیراث وان کانت الام وحدھا
فلھا المیراث کلہ وان ماتت امہ ثم مات بعد ذلک فاجعل ذوی قرابتہ من امہ

كأنهم ورثوا أمه كأنها هي التي ماتت إن كان أخا فله المال كله وإن كانت أختا فلها النصف وإن كان أخا وأختا فالثلثان للأخ وللأخت الثلث وإن كانت أختين فلهما الثلثان قال محمد وبه نأخذ في قوله إذا ورثته أمه وولدها وفي قوله إذا ورثته الأم خاصة وأما ما سوى ذلك فلسنا نأخذ به ولكنا نقول إذا ماتت الأم نظر إلى أقربهم من ابن الملاعنة فجعلنا له المال فإن كانت القرابة واحدة فعلى القرابة وإن ترك أخا وأختا فهو بمنزلة رجل غير ابن الملاعنة وإن ترك أخاه لأمه وأخته لأمه ولم يترك وارثا غيرهما ولا عصبة فالمال بينهما نصفان وهذا كله قول أبي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کے حق میں کہا کہ جب ماں اور اسکا بیٹا ہو تو دو تہائی مال کی وارث ہوگی اور اگر فقط ماں ہے ہو تو سب مال کی وارث ہوگی اور اگر اوسکی ماں مرجاوے پھر اوسکے بعد وہ بھی مرجاوے تو گردان تو ماں کی قرابت والوں کو گویا کہ اوسکی ماں کے وارث ہیں گویا کہ وہی مری ہے اگر بھائی ہو تو اوسکو کل مال ملے گا اور اگر بہن ہو تو اوسکو آدہا مال ملیگا اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو دو تہائی بھائی کو ملے گی اور ایک تہائی بہن کو اور اگر دو بہنیں ہوں تو دونوں کو دو تہائی ملے گی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جبکہ وارث ہو اوسکو ماں اوسکی اور لڑکا اوسکا اور جبکہ صرف اوسکی ماں اوسکے وارث ہو اور اسکے سوای اور حکم کو ہم نہیں لیتے ولیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر ماں مرجاوے اور اوسکے بعد ابن ملاعنہ مرجاوی تو دیکھا جاوے گا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ قریب ہو اوسکو سب مال دیا جاویگا اور اگر صرف قرابت ایک ہو تو قرابت کے موافق اوسکو دیا جاوے اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے تو وہ بجای مرد غیر ابن ملاعنہ کے ہے اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے جو اوسکو ماں میں شریک ہوں اور اونکے سوا نہ کوئی وارث چھوڑے اور نہ عصبہ تو سب مال دونوں کے درمیان آدہوں آدہ تقسیم ہوگا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في ابن المتلاعنين يموت ويترك أمه وأخاه وأخته لأبيه قال إبراهيم لهما الثلث وما بقي لأبيه قال

مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنْ لَهُمَا وَلِلْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ رَدٌّ عَلَى ثَلٰثَةِ أَسْهُمٍ
عَلَى قَدْرِ مَوَارِيْثِهِمْ وَهٰذَا قِيَاسُ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لِأَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ عَلَى الْإِخْوَةِ
مِنَ الْأُمِّ مَعَ الْأُمِّ وَكَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ عَلَى مَوَارِيْثِهِمْ فَبِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ نَأْخُذُ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مرد اور عورت لعان کرنے والوں کے بیٹے کو جبکہ وہ مر جاوے
اور اپنی ماں اور بھائی اور بہن اخیافی چھوڑے ابراہیم نے کہا کہ بھائی اور بہن کو دو تہائی مال کی ہے
اور جو باقی رہے سو ماں کا ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو نہیں لیتے ولیکن دونوں کو ایک تہائی ملیگی
اور ماں کو چھٹا حصہ ملیگا اور جو باقی رہے سو انکے حصوں کے موافق اونپر رد کیا جاویگا اور یہی قیاس عبد اللہ بن مسعود کا ہے اسلئے کہ وہ اخیافی
بھائیوں پر ماں کے ساتھ رد نکرتے تھے اور حضرت علی اونکے حصوں کے موافق اونپر رد کرتے تھے سو ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہین محمد قال
الْأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ إِذَا تَرَكَ ابْنُ الْمُلَاعَنَةِ أُمَّهُ كَانَ الْمَالُ لَهَا فَإِذَا لَمْ يَتْرُكْ
أُمَّهُ نَظَرَ إِلَى مَنْ يَرِثُ أُمَّهُ فَهُوَ يَرِثُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَإِذَا تَرَكَ أُمَّهُ لَمْ
يَتْرُكْ غَيْرَهَا مِمَّنْ يَرِثُ مِمَّنْ لَهُ سَهْمٌ فَالْمَالُ لَهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أُمٌّ حَيَّةٌ لَا ذُوْ سَهْمٍ فَالْمَالُ
لِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ وَلَا يُنْظَرُ فِيْ هٰذَا إِلَى مَنْ كَانَ يَرِثُ أُمَّهُ وَهٰذَا كُلُّهُ
قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ماں عصبہ ہے اوسکی جسکا کوئی عصبہ نہیں جب
ملاعنہ کا بیٹا اپنی ماں چھوڑ مرے تو سب مال اوسکو ملیگا اور اگر ماں نہ ہو تو جو ماں کے وارث ہین وہ
اوسکے وارث ہونگے امام محمد نے کہا کہ لیکن ہمارے قول مین تو جب ماں کو چھوڑے اور اسکے
سوا اور کوئی وارث حصہ دار نہ چھوڑے تو سب مال ماں کو ملیگا اور اگر اوسکی ماں بھی زندہ نہ ہو اور
نہ کوئی اصحاب فروض مین سے ہو تو مال اسکو ملیگا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے قریب ہو بقدر
قرابت ملاعنہ کے اور اسمین ماں کے وارثوں کی طرف خیال نہ کیا جاویگا اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ
کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ابْنُ الْمُلَاعَنَةِ
عَصَبَتُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ إِذَا تَرَكَ أُمَّهُ كَانَ لَهَا الْمَالُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَكُوْنُ لَهَا الْمَالُ إِذَا
لَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرَهَا وَإِنَّمَا تَفْسِيْرُ قَوْلِهِ عَصَبَتُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ فِي الْعَقْلِ هُمُ الَّذِيْنَ
يَعْقِلُوْنَ عَنْهَا فَأَمَّا الْمِيْرَاثُ فَيَرِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهُ عَلَى قَدْرِ الْقَرَابَةِ مِنَ الْمُلَاعَنَةِ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن ملاعنہ کا عصبہ وہ ہے جو

محمد اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال

اوسکی ماں کا عصبہ ہے جب اپنی ماں چھوڑکر مرے تو سب مال اوسکو ملیگا امام محمدؒ نے کہا کہ سب مال ماں کو ملیگا جبکہ اوسکے سوا اور کوئی وارث نہ ہو اور ماں کے عصبے سے مراد وہ ہے جو کہ اوسکی دیت دی یعنے اوسکی ماں کے عصبے اوسکی دیت دینگے اور اسپر میراث سو وارث ہوگا ابن ملاعنہ کا وہ شخص کہ سب لوگوں سے اوسکو قریب ہو موافق قرابت کے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا **بَابُ الْعُمْرٰی** عمرے کا بیان **ف** عمری اوسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنا مکان کسیکو دی اس طرح سے کہ میں نے تجھکو یہ مکان تیری عمر تک دیا یہ جائز ہے اور جب تک وہ زندہ رہے یہ اوس سے نہیں سکتا رہا یہ کہ بعد اوسکے اوسکے وارثوں کو پہونچتا ہے یا نہیں اسمیں اختلاف ہے اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ یہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ مالک کہے یہ کہ مکان تیرا ہے اور میں نے تجھکو دیا جب تک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مریگا تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہوگا اور اسپر سب علما کا اتفاق ہے کہ یہ ہبہ ہے اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہے اور جسکو دیا اوسکے ملک میں آجاتا ہے اور اسکے بعد اوسکے وارث مالک ہوتے ہیں اور دوسری یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت عمر تک جمہور کے نزدیک اوسکا حکم بھی پہلے کا سا ہے اور بعض کے نزدیک اسکو مرنے کے بعد اوسکے وارثوں کو نہیں پہونچتا ہے بلکہ اصل مالک کیطرف رجوع کرجاتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ مکان تیرے لیے ہے تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو پھر میرے ملک اور میرے وارثوں کے ملک میں ہوگا صحیح یہ ہے کہ یہ بھی پہلے کا حکم رکھتا ہے اور یہ شرط فاسد ہے نزدیک حنفیہ کے اور امام احمدؒ کے نزدیک اسطرحکا عمری فاسد ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک عمری سب صورتوں میں مالک کرنا منافع کا ہے نہ اصل چیز کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَلِعَقِبِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَا يَكُوْنُ مِنْ ثُلُثِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ وَلَا يَكُوْنُ مِنْ ثُلُثِ الْمُعْمِرِ الْاَوَّلِ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو شخص کہ کیا گیا عمری تو وہ واسطے اوسکے ہے اوسکے جینے تک اور واسطے وارثوں اوسکے کے ہے بعد اوسکے اور نہ ہوگا ثلث اول عمری کرنے والے کی سے یعنے اوسکی تہائی سے شمار نہ ہوگا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالُ بْنُ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى فِي الْمَدِيْنَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ احْبِسُوْا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُهْلِكُوْهَا
فَإِنَّهُ مَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فِيْ حَيَاتِهِ فَهُوَ لِلَّذِيْ أُعْمِرَ بَعْدَ مَوْتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عمری کرنا مدینے مین عام ہوا سو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو روک رکھو اپنے مال پاس اپنے اور نہ خراب
کرو اون کو پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص عمری دیا گیا کوئی چیز زندگی اپنی مین تو وہ چیز اوسکی
ہوئی جسکو عمری دیا گیا بعد مرنے اوسکے کے یعنی مرنے کے بعد اوسی کے وارثون کو ملیگی امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَهُ قَاعِدًا إِذْ
جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعُمْرٰى فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا مِيْرَاثٌ لِلَّذِيْ هِيَ فِيْ يَدَيْهِ ترجمہ
حبیب سے روایت ہے کہ مین عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ اوسکے پاس ایک گنوار آیا اور اس سے
عمری کا حکم پوچھا سو خبر دی اوسکو عبد اللہ نے کہ وہ میراث ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے یعنے جسکو عمری
ملا اوسکے وارث اوسکے مالک ہون گے باب مِيْرَاثِ الْحَمِيْلِ وَالْوَلَدِ الَّذِيْ يَدَّعِيْهِ
رَجُلَانِ اوٹھائی لڑکے کی میراث کا بیان اور اوس لڑکے کی میراث کا بیان جسکا دو آدمی دعوے
کرین مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ
كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض أَنْ لَا يُوَرَّثَ الْحَمِيْلُ إِلَّا أَنْ تُقِيْمَ بَيِّنَةً وَبِهِ نَأْخُذُ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَالْحَمِيْلُ امْرَأَةٌ تُسْبٰى وَمَعَهَا صَبِيٌّ تَحْمِلُهُ فَتَقُوْلُ هُوَ ابْنِيْ فَلَا يَكُوْنُ ابْنَهَا بِقَوْلِهَا
إِلَّا بِبَيِّنَةٍ وَتُقْبَلُ عَلٰى وِلَادَتِهَا شَهَادَةُ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ مُسْلِمَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ
شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ نہ وارث کیا جاوے اوٹھایا ہوا لڑکا مگر یہ کہ عورت گواہ قائم
کرے اور اسیکو ہم لیتے ہین امام محمد نے کہا کہ حمیل ایک عورت ہے کہ قیدی پکڑی آوے اور ساتھ
اوسکا ایک لڑکا ہو جسکو وہ اوٹھاے ہوے ہو سو وہ عورت کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے سو وہ اسکا بیٹا نہ
ہوگا مگر ساتھ گواہ کے اور قبول کی جاوے اوسکی ولادت پر گواہی ایک عورت آزاد مسلمان کی
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِيْ رَجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ الْوَلَدَ أَنَّهُ ابْنُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ وَهُوَ

لِلْبَاقِيْ يَرِثُهُمَا مِنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے دو مردون کو حقمین کہا جو ایک لڑکے کا دعوی کرین کہ وہ اون کا بیٹا ہے اور وہ اوندونو کا وارث ہوگا اور وہ اوسکے وارث ہون گے اور وہ واسطے اوسکے ہے جو دونو مین سے باقی رہی اور وہ اسکا وارث ہوگا ان مین سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْوَلَدِ وَمَنْ يُجْبَرُ عَلَى النَّفَقَةِ کون زیادہ حقدار ہے ساتھہ بچے کے اور کون جبر کیا جاوے کہانے کپڑے مین

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْوَلَدُ لِاُمِّهٖ حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا اسْتَغْنَى الصَّبِيُّ عَنْ اُمِّهٖ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ فَالْاَبُ اَحَقُّ بِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اَمَّا الذَّكَرُ فَهِيَ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰى يَاْكُلَ وَحْدَهٗ وَيَشْرَبَ وَحْدَهٗ وَيَلْبَسَ وَحْدَهٗ ثُمَّ اَبُوْهُ اَحَقُّ بِهٖ وَاَمَّا الْجَارِيَةُ فَاُمُّهَا اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى تَحِيْضَ ثُمَّ اَبُوْهَا اَحَقُّ بِهَا وَلَا خِيَارَ فِيْ ذٰلِكَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا فَاِنْ تَزَوَّجَتِ الْاُمُّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ تَقُوْمُ مَقَامَهَا فَاِنْ كَانَ لِلْجَدَّةِ زَوْجٌ فَكَانَ هُوَ الْجَدُّ لَمْ تُحْرَمِ الْوَلَدَ لِمَكَانِ زَوْجِهَا فَاِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ غَيْرُ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجَدَّةُ اُمُّ الْاَبِ اَحَقُّ مِنْهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا زَوْجٌ وَهُوَ الْجَدُّ لَمْ تُحْرَمْ اَيْضًا الْوَلَدَ لِمَكَانِ زَوْجِهَا وَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا غَيْرَ الْجَدِّ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہی کہ ابراہیم نے کہا کہ لڑکا ماں کا ہے یہانتک کہ بے پرواہ ہو اپنی ماں سے کہانے پینے مین سو اسکا باپ اوسکا زیادہ حقدار ہے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور بچہ اگر نر ہو تو اوسکی ماں بہت حقدار ہی ساتھہ اسکے یہانتک کہ اکیلا کہاوے اور اکیلا پیوے اور اکیلا پہنے پہر اسکا باپ زیادہ حقدار ہے ساتھہ اسکے اور اگر لڑکی ہو تو اسکی ماں زیادہ حقدار ہی یہانتک کہ حیض آوے پہر اسکا باپ اوسکا زیادہ حقدار ہے اور نہین جو اختیار اسمین واسطے کسی کے اون دونو مین سے اور اگر ماں نکاح کرے تو اوسکو بچے کا حق نہین اور نانی اماں کی ماں قائم مقام ہے ماں کے سو اگر نانی کا خاوند ہو اور وہ نانا ہو تو نہ محروم ہوگی بچے سے واسطے سبب خاوند اپنے کے اور اگر ہو اوسکا خاوند سواے نانے کے یعنی نانا حقیقی مر گیا پہر دوسرے خاوند سے نکاح کیا تو اوسکو بچے کا حق نہین اور دادی باپ کی ماں اوسکی زیادہ حقدار ہے اگر اوسکا خاوند نہ ہو اور اگر اسکا خاوند ہو اور وہ دادا ہو تو

تو بھی بچے سے محروم نہ ہوگی واسطے سبب جنا دینے کے اور اگر اسکا خاوند دادا کا غیر ہو تو اسکو بچے کا حق نہین اور یہ سب قول ابوحنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اُجْبِرَ عَلَی النَّفَقَةِ کُلُّ ذِیْ رَحِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہر ناتیدار کھانے کپڑے پر جبر کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین **بَابُ** هِبَةِ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِامْرَاَتِهٖ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کردے یا خاوند اپنی عورت کو تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ الزَّوْجُ وَالْمَرْاَةُ بِمَنْزِلَةِ الْقَرَابَةِ اَیُّهُمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ فَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّرْجِعَ فِیْهِ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ خاوند اور عورت دونو بجاے قرابت کے ہین جو کوئی انمین سے کوئی چیز اپنے ساتھی کو ہبہ کرے تو نہین جائز ہے اسکو رجوع کرنا بیچ اوسکے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** الْاَیْمَانِ وَالْکَفَّارَاتِ فِیْهَا قسمون اور کفارون کا بیان **ف** قسم تین قسم ہے ایک غموس کہلاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر گذشتہ پر یا حال پر جھوٹ قصداً جیسے کہے قسم ہے مینے یہ کام کیا تہا یا نہ کیا تہا یا فلانے نے مجھ پر ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اسکا جھوٹ ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ قسم کہانیوالا گنہ گار ہوتا ہے توبہ کرے اور اسمین کفارہ نہین اور دوسری لغو ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کہاوے امر ماضی یا حال پہ اوس حال مین کہ وہ گمان کرے کہ وہ اسطرح ہے اور واقع مین ایسا نہ ہو جیسے کہے واللہ مین نے اسطرح ...... اور حالانکہ نہ کیا تہا اور حکم اسکا یہ ہے کہ امید ہے کہ قسم کہانے والا ماخوذ نہ ہوگا **تیسری** منعقدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کہاوے ایک کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر زمانے آیندہ مین اور حکم اسکا یہ ہے کہ اوسمین کفارہ واجب ہوتا ہے اگر خلاف قسم کرے اور منعقدہ مین بعضے قسم ایسے ہین کہ اون کا پورا کرنا واجب ہے جیسے قسم کہاوے کہ مین ظہر کی نماز نہین پڑہونگا یا زنا کرونگا تو اون کا پورا کرنا واجب ہے اور خلاف کرنا درست نہین اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ بردہ آزاد کرے یا دس مسکینون کو کہانا کہلا دے یا دس کو لباس دیوے اور اگر تینون مین سے ایک بھی ادا نہ ہوسکے تو تین روزے رکھے پے درپے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال أُقسم وأُقسم بالله وأشهد وأشهد بالله وأحلف وأحلف بالله وعلى عهد الله وعلى ذمة الله وعلى نذر وعلى نذر الله وهو يهودي وهو نصراني وهو مجوسي وهو بريء من الاسلام كل هذا يمين نكفرها اذا حنث **قال محمد** وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا گواہی دیتا ہوں یا اللہ پاک کے ساتھ گواہی دیتا ہوں یا قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا کہے کہ مجھپر اللہ کا عہد ہے یا اللہ کا ذمہ ہے یا مجھپر نذر ہے یا اللہ کی نذر ہے اور وہ یہودی ہے یا نصرانی ہے یا مجوسی ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے تو یہ قسم ہے اگر توڑے تو کفارہ دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في كفارة اليمين اطعام عشرة مساكين لكل مسكين نصف صاع من بر والكسوة وهو ثوب او تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلثة ايام **قال محمد** وبهذا كله نأخذ والايام الثلثة متتابعات لا يجزيه ان يفرق بينهن لانها في قراءة ابن مسعود فصيام ثلثة ايام متتابعات وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے قسم کے کفارے میں کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاوے ہر مسکین کو دو سیر گیہوں دیوے یا لباس دیوے اور وہ کپڑا ہے یا ایک گردن آزاد کرے اور جو نہ پاوے تو تین روزے رکھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور تین دن پے در پے ہیں انکو درمیان جدائی کرنی درست نہیں اسواسطے کہ ابن مسعود کی قرارت میں متتابعات کا لفظ آیا ہے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا اردت ان تطعم في كفارة اليمين فغداء وعشاء **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو قسم کے کفارے میں کھانا کھلانا چاہے تو صبح و شام دونوں وقت کھلا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ما يجزي في كفارة اليمين من التحرير

قسم کے کفارے میں کس غلام کا آزاد کرنا کافی ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم

قَالَ لَا يُجْزِئُ الْمُكَاتَبُ وَلَا أُمُّ الْوَلَدِ وَلَا الْمُدَبَّرُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَيُجْزِئُ الصَّبِيُّ وَالْكَافِرُ فِي الظِّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْمُكَاتَبُ إِذَا لَمْ يُؤَدِّ شَيْئًا مِنْ مُكَاتَبَتِهِ حَتّٰى يُعْتِقَهُ مَوْلَاهُ عَنْ كَفَّارَتِهِ أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے آزاد کرنا مکاتب کا اور نہ ام ولد کا اور نہ مدبر کا کسی چیز میں کفاروں سے اور کافی ہے آزاد کرنا لڑکے کا اور کافر کا ظہار کے کفارے میں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ اگر مکاتب نے بدل کتابت میں سے کوئی چیز ادا نہ کی ہو اوسکا مالک اسکو کفارے میں آزاد کردیوے تو درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى **ترجمہ** عبدالرحمن سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ یعنی متصل قسم کو تو اوسنے استثنا کیا یعنی اسکی قسم منعقد نہیں ہوئی

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ يَمِيْنِهِ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تو وہ اپنی قسم سے نکلا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جَمِيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ فِي الْأَيْمَانِ كُلِّهَا إِذَا كَانَ قَوْلُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَوْصُوْلًا بِكَلَامِهِ قَبْلَ كَلَامِهِ أَوْ بَعْدَ كَلَامِهِ **ترجمہ** سعید بن جمیل سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر پس کہے انشاء اللہ تو اسپر حنث نہیں یعنے اگر انشاء اللہ قسم کے متصل کہے تو نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اوسکے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا سب قسموں میں جبکہ انشاء اللہ اوسکی کلام یعنے قسم کے ساتھ متصل ہو قسم سے پہلے ہو یا پیچھے

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاِسْتِثْنَاءُ إِذَا كَانَ مُتَّصِلًا وَإِلَّا فَلَا شَيْءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَذٰلِكَ يُجْزِئُهُ إِنْ لَمْ يَقْطَعْ بِهِ صَوْتَهُ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر انشاء اللہ قسم کے متصل ہو تو کوئی چیز نہیں یعنی وہ قسم نہیں
ہوئی امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسکو انشاء اللہ کہنا
کافی ہے اگرچہ اپنی آواز اوسکے ساتھ بلند نہ کرے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِالْاِسْتِثْنَاءِ فَقَدِ اسْتَثْنٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب اپنے دونون لبون انشاء اللہ
کے ساتھ ہلا دے تو اوس نے انشاء اللہ کہا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ
قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ **قَالَ
مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا كَانَ اِسْتِثْنَاؤُهٗ مَوْصُوْلًا بِيَمِيْنِهٖ قَدَّمَهٗ اَوْ اَخَّرَهٗ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی عورت سے کہا کہ تو طلاق والی
ہے انشاء اللہ ابراہیم نے کہا کہ یہ کچھ چیز نہیں اور اسپر طلاق نہیں پڑتی امام محمد نے کہا
کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب کہ انشاء اللہ قسم کے متصل ہو اوس سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **ف** اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہوتا ہے منعقد ہونے تمام عقود
کے سے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا اور اکثر علما کا اور حد متصل کی یہ ہے کہ اور کلام مین
مشغول نہ ہو جب قسم کے بعد اور کلام مین مشغول ہوا تو متصل نہ ہوا یہ منفصل ہے

بَابُ النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ

گناہ کی نذر ماننے کا بیان **ف** نذر اوسکو کہتے ہین کہ واجب کرے اپنے
نفس پر اوس چیز کو کہ نہین واجب بعض علما نے لکھا ہے کہ اجماع ہے سب مسلمانون کا اوسپر
کہ صحیح ہے ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر گناہ ہو تو منعقد
نہین ہوتی نزدیک جمہور علما کے لیکن امام اعظم کے نزدیک لازم آتا ہے اسمین کفارہ قسم کا
اور خدا کے سوا اور کسی کی نذر ماننی درست نہین نہ کسی نبی کی نہ ولی نہ فرشتے کی نہ اور کسی کی
جیسے بحر الرائق مین لکھا ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَ

هُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے یعنے اگر نذر مانے کہ اگر میرا
یہ کام ہو تو مین مثلاً نماز نہ پڑھونگا یا مان باپ سے کلام نہ کرونگا تو اوسکا پورا کرنا درست نہین
اور لازم آتا ہے اسمین کفارہ قسم کا جو کہ پہلے مذکور ہوا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ الشَّعْبِیَّ
یَقُوْلُ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ مَعْصِیَةٍ فَلْیَرْجِعْ وَلَا کَفَّارَةَ عَلَیْهِ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰکِنَّا نَاْخُذُ بِالْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَمِنْ ذٰلِکَ اَنْ یَّحْلِفَ الرَّجُلُ
اَنْ لَّا یُکَلِّمَ اَبَاهُ اَوْ اُمَّهٗ اَوْ اَنْ لَّا یَحُجَّ وَلَا یَتَصَدَّقَ وَنَحْوُ ذٰلِکَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ فَلْیَفْعَلِ
الَّذِیْ حَلَفَ اَنْ لَّا یَفْعَلَ وَلْیُکَفِّرْ یَمِیْنَهٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی جَعَلَ
الظِّهَارَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَّجَعَلَ فِیْهِ الْکَفَّارَةَ فَکَذٰلِکَ هٰهُنَا وَهٰذَا کُلُّهٗ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ
کے جو کوئی گناہ کی چیز پر قسم کھاوے تو چاہیے کہ پھر جاوے اور اوسپر کفارہ نہین امام محمد
نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے لیکن ہم پہلی حدیث کو لیتے ہین کہ لازم آتا ہے اوسمین کفارہ
قسم کا اور اسی قبیل سے ہے یہ قسم کھاوے مرد اسکی کہ اپنی مان یا باپ سے کلام نہ کرونگا یا نہ
حج کرونگا اور نہ خیرات کرونگا اور مانند اسکے اقسام نیکی سے تو چاہیے کہ کرے جسکی نہ کرنے
کی قسم کھائے اور اپنی قسم کا کفارہ دے کیا نہین دیکھتا تو کہ خدا تعالی نے ظہار کو بری بات
اور جھوٹ ٹھیرایا اور اسمین کفارہ گردانا پس اسیطرح گناہ کی قسم اور نذر مین بھی کفارہ دینا لازم
ہے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے

بَابُ الْخِیَارِ فِی الْکَفَّارَةِ وَالَّذِیْ یَجْعَلُ مَالَهٗ فِی الْمَسَاکِیْنِ

کفارہ مین اختیار کا بیان اور وہ شخص کہ اپنا مال مسکینون مین گردانے
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ مَا کَانَ فِی الْقُرْاٰنِ
مِنْ قَوْلِهٖ اَوْ فَصَاحِبُهٗ فِیْهِ بِالْخِیَارِ اَیَّ ذٰلِکَ شَاءَ فَعَلَ یَعْنِیْ فِی الْکَفَّارَةِ **قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَمِنْ ذٰلِکَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ مِنْ
اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ فَاَیُّ هٰذِهِ الْکَفَّارَاتِ

كَفَّرَ بِهَا يَمِينَهُ أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ وَلَا يُجْزِئُهُ الصَّوْمُ مَا دَامَ يَجِدُ بَعْضَ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَلَمْ يُخَيِّرْهُ فِي الصَّوْمِ كَمَا خَيَّرَهُ فِي غَيْرِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس جگہہ قرآن مین کفارون مین اَوْ کا لفظ آیا ہے تو اوسکے صاحب کو اختیار ہے جونسا کفارہ چاہے دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور اسی قبیل سے ہے خدا کا قسم کے کفارے مین فرمانا کہ کھلانا دس محتاجون کو بیچ کا کھانا جو دیتے ہو تم اپنے گھر والون کو یا اون کو کپڑا دینا یا گردن آزاد کرنی سو ان کفارون مین سے جونسا کفارہ اپنی قسم سے دیگا اوسکو کافی ہوگا اور نہین کافی اوسکو روزہ رکھنا جب تک کہ ان کفارون مین سے کسی کی طاقت رکھتا ہو اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا کہ جو نہ پاوے تو روزہ تین دن کا ہے اور جیسے کہ اوسکو ان کفارون مین اختیار دیا اور ویسے روزے مین اختیار نہین دیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِيْنِ صَدَقَةً فَلْيَنْظُرْ مَا يَسَعُهُ وَيَسَعُ عِيَالَهُ فَلْيُمْسِكْهُ وَيَتَصَدَّقُ بِالْفَضْلِ فَإِذَا أَيْسَرَ تَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا أَمْسَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنا سب مال مسکینون مین خیرات کردیوے تو چاہیے کہ نظر کرے اس چیز کو کہ اسمین اسکا اور اسکے بال بچون کا گذارہ ہو پس چاہیے کہ اسقدر مال روک رکھے اور جو زیادہ ہو اوسکو خیرات کرے پھر جب میسر ہو تو جسقدر مال روکا تھا اسقدر خیرات کرے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ

جو کوئی اپنی جان پر پیادہ چلنا واجب کرے یعنے نذر مانے کہ پیادہ پاخانے کعبے کو چلونگا اوسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِيمَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ فَمَشٰى بَعْضًا وَرَكِبَ بَعْضًا قَالَ يَعُوْدُ فَيَمْشِي مَا رَكِبَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِذَا رَكِبَ أَهْدٰى هَدْيًا أَوْ شَاةً تُجْزِئُهُ يَذْبَحُهَا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيُتِمُّ عُمْرَةً أَوْ حَجَّةً وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی اپنی جان پر پیادہ چلنا واجب کرے

یعنے نذر مانے پھر کچھ مسافت پیادہ چلے اور کچھ سوار ہو کر تو پھر آوے اور جسقدر سوار ہو کر چلا ہو اوسقدر
پیادہ چلے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے ولیکن ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہین کہ جب عاجز ہو
تو قربانی بھیجے یا بکری کافی ہے اُسکو ذبح کرکے خیرات کرے اور اس سے آپ کچھ نہ کھاوے اور عمرہ ادا
کرے یا حج یعنے جسکی نیت ہو سوادا کرے اوسکے سوای اوسپر اور کوئی چیز واجب نہین اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ** مَنْ جَعَلَ عَلٰی نَفْسِهٖ نَحْرَ ابْنِهٖ اَوْ نَحْرَ نَفْسِهٖ اگر کوئی اپنے
بیٹے یا اپنی جان کی قربانی کرنے کی نذر ملنے تو اوسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ اَنْ يَّنْحَرَ ابْنَهٗ اَنَّ عَلَيْهِ مِائَةَ نَاقَةٍ يَّنْحَرُهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ
ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق مین کہ اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا کہ واجب
آتی ہے اوسپر سو اونٹنی کہ ذبح کرے اوسکو امام محمد نے کہا کہ اوسکو ہم نہین لیتے لیکن ہم ابن عباس
اور مسروق کے قول کو لیتے ہین اور وہ یہ ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ اِبْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّيْ جَعَلْتُ ابْنِيْ
نَحِيْرًا وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذْهَبْ اِلٰی ذٰلِكَ
الشَّيْخِ فَاسْاَلْهُ ثُمَّ تَعَالَ فَاَخْبِرْنِيْ بِمَا يَقُوْلُ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ اِنْ كَانَتْ
نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ عَجَّلْتَ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَتْ كَافِرَةٌ عَجَّلْتَهَا اِلَى النَّارِ اِذْبَحْ كَبْشًا فَاِنَّهٗ
يُجْزِئُكَ فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَهٗ بِمَا قَالَ مَسْرُوْقٌ قَالَ وَاَنَا اٰمُرُكَ بِمَا اَمَرَكَ بِهٖ
مَسْرُوْقٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** محمد بن منتشر سے روایت
ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ مین نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے
اور مسروق بن اجدع مسجد مین بیٹھے تھے سو ابن عباس نے اوسکو کہا کہ اس شیخ کے پاس جاؤ
اوس سے پوچھ پھر آ اور خبر دے مجھکو ساتھ اسچیز کے کہ وہ کہے سو وہ مرد مسروق کے پاس آیا اور
اس سے پوچھا سو مسروق نے کہا کہ اگر مسلمان جان ہے اور تونے اوسکو قتل کیا تو اوس نے
بہشت کیطرف جلدی کی اور اگر جان کافر ہے تو تونے اوسکو دوزخ مین جلدی بھیجا ایک دنبہ ذبح
کر کہ وہ تجھکو کافی ہے سو وہ ابن عباس کے پاس آیا اور جو کچھ اوس نے کہا تھا اوس سے بیان کیا سو

ابن عباس نے کہا کہ جو تجھکو مسروق نے حکم کیا سو وہ مین کرتا ہون امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
ہین کہ واجب ہے اوسمین ذبح کرنا ایک دنبہ یا بکری کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** ایک حدیث
مین آیا ہے کہ اگر تو مسلمان ہے تو تو نے مسلمان جان کو قتل کیا یعنے اپنے تئین قتل کرنا ہر حال
مین گناہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متن کی حدیث کے الفاظ غلط ہین **محمد** قال اخبرنا
ابوحنيفة قال حدثنا سماك بن حرب عن محمد بن المنتشر عن ابن عباس في
الرجل يجعل عليه ان ينحر نفسه قال كبشا او شاة قال محمد وبه نأخذ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنے آپکے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا دنبہ یا بکری
ذبح کرے **باب** من حلف وهو مظلوم اگر کوئی قسم کہاوے اور وہ مظلوم ہو تو وہ کس
طرح قسم کہاوے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا
استحلف الرجل وهو مظلوم فاليمين على ما نوى وعلى ما ورّى واذا كان ظالما
فاليمين على نية من استحلفه **قال محمد** وبه نأخذ اليمين فيما بينه وبين
ربه على ذلك وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب قسم کہاوے
کسی مرد سے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اوسچیز پر ہے کہ نیت کی اوس نے اور توریہ کیا اوسنے کہ جب قسم
کہانیوالا ظالم ہو تو قسم کا **اعتبار** قسم لینے والے کی نیت پر ہے امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہین کہ قسم اسکے اور خدا کے درمیان اسپر ہو کہ اگر خدا کی قسم کہاوے تو [illegible] کہاوے
کہ اسی نیت پر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** یعنے قسم کے سچ ہونے مین نیت معتبر اوس شخص
کی ہے کہ قسم دے کسیکو اور ارادہ رکھے اور اسمین قسم کہانیوالے کی نیت کا اعتبار نہین جیسے
مثلاً زید کا روپیہ عمرو پر آتا تھا اور عمرو منکر ہے اور زید کے پاس گواہ نہین زید نے عمرو کو قسم دی اسنے
قسم کہائی کہ تیرا روپیہ میرے پاس موجود نہین پس زید کی تو یہ مراد تھی کہ تو قسم کہا کہ تیرے ذمہ میرا
روپیہ نہین عمرو نے اس قسم کہانے مین یہ مراد رکھی کہ بالفعل تیرا روپیہ میرے پاس نہین کہ اسکو
توریہ اور تاویل کہتے ہین اسمین نیت زید کی معتبر ہے نہ عمرو کی لیکن اگر قسم کہانیوالا مظلوم ہو
تو اسوقت قسم کہانیوالے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة
عن حماد عن ابراهيم قال اليمين يمينان يمين تكفر ويمين فيها الاستغفار
فاليمين التي تكفر بالرجل يقول والله لا افعلن والتي فيها الاستغفار

فَالَّذِي يَقُولُ وَاللهِ لَقَدْ فَعَلْتُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قسم دو قسم ہے ایک میں کفارہ آتا ہے اور ایک میں استغفار سو جس قسم میں کفارہ آتا ہے وہ یہ ہے کہ مرد کہے قسم ہے کہ البتہ میں کروں گا اور جس میں استغفار ہے وہ یہ ہے کہ کہے قسم ہے اللہ کی البتہ میں نے کیا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رض فِي اللَّغْوِ قَالَتْ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ يَصِلُ بِهِ الرَّجُلُ كَلَامَهُ لَا يُرِيدُ يَمِينًا لَا وَاللهِ وَبَلَى وَاللهِ وَمَا لَا يَعْقِدُ عَلَيْهِ قَلْبُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَمِنَ اللَّغْوِ اَيْضًا الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ يَرَى اَنَّهُ عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ فَيَكُونُ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا اَيْضًا مِنَ اللَّغْوِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قسم لغو وہ ہے کہ آدمی اوسکو اپنی کلام کے ساتھ ملا دے اور قسم کا ارادہ نہ ہو جیسے کہے قسم ہے اللہ کی میں نے یہ کام نہیں کیا اور قسم ہے اللہ کی میں نے یہ کام کیا اور جسپر دلکو گرہ نہ دیوے یعنی دل میں قصد نہ ہو یعنے عرب کی عادت ہے کہ اکثر اوقات آپس میں کلام کرنیکے وقت یہ لفظ بولتے ہیں اور اسکے کہنے میں ارادہ قسم کا نہیں کہتے بلکہ بقصد تاکید کلام کے انکی زبان پر چڑھا ہوتا ہے پس اس سے قسم منعقد نہیں ہوتی۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور لغو کے قبیل سے ہے یہ بھی کہ مرد قسم کھاوے کسی چیز پر گمان کرے کہ وہ حق ہے اور واقع میں ایسا نہ ہو سو یہ بھی لغو قسم ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام شافعی کے نزدیک قسم لغو وہ ہے کہ بلا قصد صادر ہو۔

بَابُ التِّجَارَةِ وَالشَّرْطِ فِي الْبَيْعِ

تجارت اور بیع میں شرط کرنے کا بیان۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَهُ انْطَلِقْ اِلَى اَهْلِ اللهِ يَعْنِي اَهْلَ مَكَّةَ فَانْهَهُمْ عَنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْبِضُوْا وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنُوْا وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَعَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاخُذُ وَاَمَّا قَوْلُهُ سَلَفٌ وَبَيْعٌ فَالرَّجُلُ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اَبِيْعُكَ عَبْدِي هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا عَلَى اَنْ تُقْرِضَنِي كَذَا وَكَذَا وَيَقُوْلُ تُقْرِضُنِي عَلَى اَنْ اَبِيْعَكَ فَلَا يَنْبَغِي هٰذَا وَقَوْلُهُ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ فَالرَّجُلُ

بِبَيْعِ الشَّيْءِ فِي الْحَالِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَإِلَى شَهْرٍ بِأَلْفَيْنِ فَيَقَعُ عُقْدَةُ الْبَيْعِ عَلَى هٰذَا
فَهٰذَا لَا يَجُوزُ وَأَمَّا قَوْلُهُ عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ فَالرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ
يَقْبِضَهُ بِرِبْحٍ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لَهُ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ حَتّٰى
يَقْبِضَهُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْعَقَارُ مِنَ الدُّوْرِ وَالْأَرْضِيْنَ
قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا لِأَنَّهَا لَا تَحَوَّلُ عَنْ مَوْضِعِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا عِنْدَنَا لَا يَجُوزُ وَهُوَ كَغَيْرِهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ ترجمہ عتاب بن اسید سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو فرمایا کہ مکے والون کے پاس جا سو منع کر اونکو چار
چیز سے ایک بیعتین اور بیچ کرنے سے کہ نہ قبض کی ہو یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین
دوسرے نفع اوٹہانے اوس چیز کے سے کہ ضمان مین نہین آئے تیسرے دو شرطین کرنے سے بیع
مین چوتہی قرض اور بیع سے امام محمد نے کہا کہ انہین سب احکام کو ہم لیتے ہین اور قرض اور
بیع تو یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے کو کہے کہ مین اپنا یہ غلام تیرے ہاتہ اتنے اتنے کو بیچتا ہون اس
شرط پر کہ تو مجہکو اسقدر روپیہ قرض دیوے یا کہے کہ تو مجہکو قرض دے اس شرط پر کہ مین تیرے
ہاتہ اوسکو بیچون پس یہ درست نہین اور بیع مین دو شرطین کرنی یہ ہین کہ ایک شخص بیچے کوئی
چیز ہزار درہم کو ہاتہون ہاتہ اور دو ہزار کو مہینے تک پس عقد بیع اسپر واقع ہو پس یہ بہی جائز نہین
یعنے اسواسطے کہ یہ بیع واقع ہوئی ہے ساتہ مول مجہول کے کہ خریدار دونون مین سے کونسا مول چاہے
دیوے اور جو چیز ضمان مین نہ آئی ہو اوس سے نفع اوٹہانا یہ ہے کہ ایک شخص ایک چیز مول
لیوے پہر اوسکو قبض کرنے سے پہلے بیچے اور نفع اوٹہاوے پس یہ بہی جائز نہین یعنے اسواسطے
کہ اگر وہ ضائع ہوتی تو بیچنے والے کی ہوتی پس نفع یعنے کرایہ وغیرہ بہی اسیکو ملیگا اور اسیطرح
نہین جائز ہے اوسکو بیچنا کسی چیز کا کہ مول لیوے اوسکو یہانتک کہ قبض کرے اوسکو اور یہ سب
قول امام ابو حنیفہ کا ہے مگر ایک حکم مین غیر منقول چیز مین یعنے گہرون اور زمینون مین کہا کہ
قبض سے پہلے اوسکو بیچنا درست ہے اسواسطے کہ وہ اپنی جگہہ سے پہر نہین سکتے امام محمد نے کہا
کہ ہمارے نزدیک یہ درست نہین اور وہ اور سب چیزون کیطرح ہے یعنے قبض سے پہلے کسی چیز کا
بیچنا درست نہین خواہ منقول ہو یا غیر منقول اور امام صاحب کے نزدیک غیر منقول کا ہونا درست

محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم فی الرجل یشتری الجاریۃ
ویشترط علیہ ان لا یبیع فکرھہ وقال لیست بامرأۃ تزوجتہا ولا بملک یمین
تصنع بہا ما تصنع بملک یمینک **قال محمد** وبہذا کلہ ناخذ کل شرط اشترط
فی البیع لیس من البیع فیہ منفعۃ للبائع او للمشتری او للمشتری لہ فالبیع فیہ فاسد
وما کان من شرط لا منفعۃ فیہ لواحد منہم فالبیع فیہ جائز والشرط فیہ باطل
وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک شخص کے حق میں کہ ایک لونڈی خریدی اور
اوسپر شرط کی جاوے کہ اوسکو بیچے نہیں اور کہا کہ نہ وہ عورت ہی جس سے تو نکاح کرے اور نہ وہ لونڈی
ہے کہ کرے تو ساتھ اوسکے جو اپنی لونڈی سے کرتا ہے یعنے نہ وہ منکوحہ ہے اور نہ لونڈی امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط کہ بیع میں کیجاوے اور بیع میں سے نہ ہو اور اوسمیں سے بائع یا مشتری
یا مبیع کا نفع ہو جیسے کہ بیچنے والا ایک مہینے تک گھر میں رہنے کی شرط کرے یا خریدار شرط کرے کہ بائع
اس کپڑے کی پوشاک سی دے یا یہ شرط کرے کہ غلام کو خریدار آزاد کردے تو وہ بیع فاسد ہے
یعنے اسلیے کہ پہلی صورت میں بائع کا نفع کا ہے اور دوسری میں خریدار کا اور تیسری میں مبیع کا
اور اگر ایسی شرط ہو کہ اسمیں کسیکا نفع نہ ہو تو وہ بیع درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال سمعت عطاء ابن ابی رباح وسئل عن ثمن الہر فلم یر بہ
باسا **قال محمد** وبہذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ لا باس ببیع السباع کلہا اذا کان
لہا قیمۃ **ترجمہ** ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ مینے عطا سے سنا کہ وہ بلی کے مول سے پوچھے گئے کہا اسمین
ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ سب درندے جاریاؤں
کا بیچنا درست ہے جبکہ اون کی قیمت پڑتی ہو

باب من باع نخلا حاملا او عبدا ولہ مال

اگر کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو اوسکا کیا حکم
ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ الانصاری
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من باع نخلا مؤبرا او عبدا لہ مال
فثمرتہ والمال للبائع الا ان یشترط المشتری **قال محمد** وبہ ناخذ اذا طلع الثمر
فی النخل او کان فی الارض زرع نابت فباعہا صاحبہا فالثمرۃ والزرع للبائع الا ان

يَشْتَرِطَ ذٰلِكَ الْمُشْتَرِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ اِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو اوسکا پھل اور مال بیچنے والے کے لیے ہے مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت میں میوہ لگو یا زمین میں کھیتی جمے اور مالک اوسکو بیچ ڈالے تو پھل اور کھیتی بیچنے والے کے لیے ہے مگر یہ کہ خریدار پھل کی بھی شرط کر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے حکم غلام کا جبکہ ہوا اسکے لیے مال اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** تابیر اوسکو کہتے ہیں کہ کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوسمیں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے حکم الٰہی سے امام شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ پیوند کے بعد پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لے ہو تو مول لینے والا مالک ہو اور امام اعظم کے نزدیک جب درخت کا پھل ظاہر ہو جاوے تو درخت کے بکنے سے پھل نہیں بکتا پیوند ہوا ہو یا نہ ہو بلکہ اوسکا مالک ہر حال میں بیچنے والا ہے

بَابُ مَنِ اشْتَرَى سِلْعَةً فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا اَوْ حَبَلًا

اگر کوئی شخص اسباب خریدے اور اسمیں کوئی عیب یا حمل پاوے تو اوسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَيَطَاُهَا ثُمَّ يَجِدُ بِهَا عَيْبًا قَالَ لَا يَسْتَطِيْعُ رَدَّهَا وَلٰكِنَّهُ يَرْجِعُ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَكَذٰلِكَ اِنْ لَمْ يَطَاْهَا فَحَدَثَ بِهَا عَيْبٌ عِنْدَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا دَلَّسَهُ لَهُ الْبَائِعُ فَاِنَّهُ لَا يَسْتَطِيْعُ رَدَّهَا وَلٰكِنَّهُ يَرْجِعُ بِحِصَّةِ الْعَيْبِ الْاَوَّلِ مِنَ الثَّمَنِ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ الْبَائِعُ اَنْ يَاْخُذَهَا بِالْعَيْبِ الَّذِيْ حَدَثَ عِنْدَ الْمُشْتَرِيْ وَلَا يَاْخُذُ لِلْعَيْبِ اِنْ شَاءَ وَلَا لِلْوَطْيِ عُقْرًا فَاِنْ شَاءَ ذٰلِكَ اَخَذَهَا وَاَعْطَى الثَّمَنَ كُلَّهُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور اس سے صحبت کرے پھر اوسمیں عیب پاوے تو وہ اسکو پھیر نہیں سکتا ولیکن رجوع کرے ساتھ نقصان عیب کے یعنے عیب کے موافق اوس سے قیمت پھیر لیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور اسیطرح

اگر خریدار نے اوس سے صحبت نہ کی اور اسکے نزدیک اوسمین کوئی عیب پیدا ہوا پہر اوس نے اوسمین
اور عیب پایا جسکو بیچنے والے نے اوسکے لیے چھپایا تہا تو وہ اسکو پہیر نہین سکتا لیکن پہلے عیب کے حصے
کے موافق اوس سے قیمت پہیر لیوے مگر یہ کہ بیچنے والا چاہے کہ اوسکو لیوے ساتھ اس عیب کے کہ خریدار
کے پاس پیدا ہوا اور نہ عیب کی دیت ہو اور نہ صحبت کے بدلے مہر ہو اگر چاہے تو لونڈی کو لیوے اور اوسکی
سب قیمت پہیر دیوے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ جَارِيَةً حُبْلٰى ثُمَّ ادَّعٰى الْوَلَدَ الْمُشْتَرِيْ وَ
الْبَائِعُ جَمِيْعًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِيْ فَاِنْ ادَّعَاهُ الْبَائِعُ وَنَفَاهُ الْمُشْتَرِيْ فَهُوَ وَلَدُهٗ وَاِنْ
نَفَيَاهُ جَمِيْعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِيْ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهٖ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ عِنْدَ الْمُشْتَرِيْ لِاَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ
اَشْهُرٍ فَادَّعَيَاهُ جَمِيْعًا مَعًا فَهُوَ ابْنُ الْبَائِعِ وَيُنْتَقَضُ الْبَيْعُ فِيْهِ وَفِيْ اُمِّهٖ وَاِنْ
جَاءَتْ بِهٖ لِاَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مُنْذُ وَقَعَ الشِّرَاءُ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِيْ وَلَا دَعْوَةَ
لِلْبَائِعِ فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ اَوْ جَحَدَاهُ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِيْ وَ
هٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی حاملہ لونڈی
بیچے پہر بائع اور مشتری دونو بچے کا دعوی کرین تو بچہ خریدار کا ہوگا اور اگر بائع اوسکا دعوے
کرے اور مشتری انکار کرے تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اگر دونون اوس سے انکار کرین تو وہ مشتری
کا غلام ہوگا اور اگر دونون اوسمین شک کرین تو وہ دونون کے درمیان مشترک ہوگا امام محمد
نے کہا کہ ہم اوسکو نہین لیتے ولیکن ہم کہتے ہین کہ اگر لونڈی خریدار کے پاس چھ مہینے سے کم مین
بچہ جنے اور دونو اوسکا دعوی کرین تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اوسکی اور اوسکی مان کی بیع ٹوٹ
جاویگی اور اگر چھ مہینے سے زیادہ مین بچہ جنے اوس دن سے کہ خرید واقع ہوئی تو وہ خریدار کا بیٹا ہے
اور اس مین بائع کا کسی حال مین کچھ دعوی نہین اور اگر دونون اوس مین شک کرین یا دونون
انکار کرین تو وہ خریدار کا بیٹا ہوگا اور یہ قول ابوحنیفہ کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا وَطِئَ الْمَمْلُوْكَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فِيْ طُهْرٍ وَّاحِدٍ
فَادَّعَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ لِلْاٰخِرِ وَاِنْ نَفَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْاٰخِرِ اِنْ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ

وَرَّثُوهُ وَوَرِثَهُمْ جَمِيعًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنَّهُمْ إِنِ ادَّعَوْهُ جَمِيعًا مَعًا
نَظَرْنَا بِكَمْ جَاءَتْ بِهِ مُذْ مَلَكَهُ الْآخَرُ فَإِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهِ لِأَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ
فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِي الْآخَرِ وَإِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهِ لِأَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مُذْ بَاعَهَا الْأَوَّلُ
فَهُوَ ابْنُ الْأَوَّلِ وَإِنْ نَفَوْهُ جَمِيعًا أَوْ شَكُّوا فِيهِ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْآخَرِ وَلَا يَلْزَمُ النَّسَبُ بِالشَّكِّ
حَتَّى يَأْتِيَ الْيَقِينُ وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ اور روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تین
آدمی ایک لونڈی سے ایک طہر میں جماع کریں اور سب بچے کا دعوی کریں تو وہ پچھلے کا ہے اور اگر وے
سب انکار کریں تو پچھلے کا غلام ہے اور اگر کہیں کہ ہم نہیں جانتے تو وہ سب اسکے وارث ہونگے
اور وہ ان سب کا وارث ہوگا امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے لیکن اگر
سب اسکا دعوی کریں تو ہم دیکھینگے کہ وہ کتنی مدت میں بچہ جنی جسدن سے کہ پچھلا آدمی اسکا مالک
ہوا سو اگر چھ مہینے سے زیادہ میں بچہ جنی ہو تو وہ پچھلے خریدار کا بیٹا ہے اور اگر چھ مہینے سے کم میں بچہ
جنی ہو جسدن سے کہ پہلے نے اسکو بیچا تو وہ پہلے کا بیٹا ہے اور اگر سب اس سے انکار کریں یا اسمیں
شک کریں تو وہ پچھلے کا غلام ہے اور شک سے نسب لازم نہیں آتی یہانتک کہ یقین حاصل ہو اور یہ
سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے

بَابُ الْفُرْقَةِ بَيْنَ الْأَمَةِ وَزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا

لونڈی اور اسکے خاوند اور بیٹے کے درمیان جدائی کرنیکا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَقْبَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِرَقِيقٍ مِنَ الْيَمَنِ فَاحْتَاجَ إِلَى
نَفَقَةٍ يُنْفِقُ عَلَيْهِمْ فَبَاعَ غُلَامًا مِنَ الرَّقِيقِ كَانَ مَعَهُ أُمُّهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَفَّحَ الرَّقِيقَ فَيَصْفَحُ بِالْأُمِّ قَالَ مَا لِي أَرَى هَذِهِ وَالِهَةً قَالَ
احْتَجْنَا إِلَى نَفَقَةٍ فَبِعْنَا ابْنًا لَهَا فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَ فَيَرُدَّهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ
نَكْرَهُ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ أَوِ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ إِذَا كَانَ صَغِيرًا وَكَذَلِكَ الْإِخْوَانُ وَ
كُلُّ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ إِذَا كَانَا صَغِيرَيْنِ أَوْ كَانَ أَحَدُهُمَا صَغِيرًا وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُفَرَّقَ
بَيْنَهُمَا فِي الْبَيْعِ فَأَمَّا إِذَا كَانُوا كِبَارًا كُلُّهُمْ فَلَا بَأْسَ بِالْفُرْقَةِ بَيْنَهُمْ وَهَذَا
كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ عبداللہ بن حسن سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ یمن سے کئی غلام لایا
انکو کھانے کپڑے کا محتاج ہوا کہ ان پر خرچ کرے سو غلاموں میں سے ایک غلام بیچا جسکی ماں اسکے ساتھ

تھے سو جب وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے غلامون کا حال دریافت کیا اور ایک لونڈی کو بھی
فرمایا کیا ہے مجھکو کہ مین اوسکو بیقرار دیکھتا ہون زید نے کہا کہ ہم خرچ کے محتاج ہوئے تھے سو ہمنے اوسکا
بیٹا بیچ ڈالا سو حکم کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر لینے کا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین
مکروہ رکھتے ہین ہم یہ کہ جدائی کی جاوے درمیان مان یا باپ اور بچے کے جبکہ چھوٹا ہو اور اسیطرح بھائیون
اور ہر ناتیدار کا جدا کرنا ہے مکروہ ہے جبکہ دونو چھوٹے ہون یا دونون مین سے ایک چھوٹا ہو نہین لائق
ہے تفریق کرنی درمیان اندونو کے بیع مین اور اگر جب سب بڑے ہون تو اون کو جدا کرکے بیچنے مین
کچھ ڈر نہین اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد
عن ابراهيم عن ابن مسعود في المملوكة تباع لها زوج قال بيعها طلاقها **قال**
محمد ولسنا ناخذ بهذا هي امرأته وان بيعت قال بلغنا ذلك عن عمر بن الخطاب
وعن علي بن ابي طالب رض وعن عبد الرحمن بن عوف رض وحذيفة بن اليمان رض
ولكن لا بأس ان يفرق بينهما في البيع وهي امرأته على حالها وهو قول ابي حنيفة رحمه
ابن مسعود سے روایت ہے اوس لونڈی کے حق مین کہ بیچی جاوے اور اوسکا خاوند موجود ہو کہا کہ اوسکا بیچنا اوس
کی طلاق ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہین لیتے بلکہ وہ اوسکی عورت ہے اگرچہ بیچی جاوے کہا پہونچی
ہمکو یہ روایت حضرت عمر اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور حذیفہ سے ولیکن انکو جدا سے جدا کرکے بیچنا
درست ہے اور وہ ہر حال مین اوسکی عورت ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب السلم فيما
يكال ويوزن** گیلی اور وزنی چیزون مین بیع سلم کرنے کا بیان **ف** بیع سلم اوس بیع کو کہتے ہین کہ مال
سول روپیہ یا اشرفی دے اور مبیع یعنے ایک جنس ٹھیرا لے کہ اتنی مدت مین لونگا ایک مہینے مین یا دو
مہینے مین مثلا ایک شخص کو سو روپیہ دے اور اسے ٹھیرا لے کہ دو مہینے مین سو من گیہون اس قسم کی
سے لونگا اسکو عربی مین بیع سلم کہتے ہین اور ہندی مین بدھنی اور بیع سلم اکثر چیزون مین درست ہے بشرطیکہ
تول اور ناپ اور مدت مقرر ہوگئی سوا اور شرائط اوسکی سولہ ہین اور تفصیل انکی فقہ مین مذکور ہے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اسلم ما يكال فيما يوزن وما يوزن
فيما يكال ولا يسلم ما يكال فيما يكال ولا ما يوزن فيما يوزن واذا اختلف النوعان
في ما لا يكال ولا يوزن فلا بأس باثنين بواحد يدا بيد ولا بأس به نسيئة واذا كان

مِن نَوعٍ وَّاحِدٍ مِمَّا لَا یُکَالُ وَلَا یُوزَنُ فَلَا بَأسَ بِاثنَینِ بِوَاحِدٍ یَدًا بِیَدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَأخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بیع سلم کرنی کیلی چیز کی وزنی چیز میں اور وزنی چیز کی کیلی چیز میں یعنے مثلاً کیلی چیز بالفعل دیدیوے اور اسکے عوض میں وزنی چیز کا لینا ایک مدت تک ٹھیرا لیوے یا بالعکس اسکی تو یہ درست ہے اور نہ بیع سلم کرنی کیلی چیز کی کیلی چیز میں اور نہ وزنی چیز کی وزنی میں اور جب دونوں جنسیں جدی جدی ہوں غیر کیلی اور وزنی چیزیں مانند کپڑے وغیرہ کی تو درست ہے بیچنا دو کو بدلے ایک کے ہاتھوں ہاتھ بھی اور ادہار بھی اگرچہ بیع اور ثمن دونوں کپڑے کے قسم سے ہوں اور جب دونوں ایک قسم سے ہوں غیر کیلی اور وزنی چیزیں تو دو کو ایک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچنا درست ہے یعنے اور ادہار بیچنا درست نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِیفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِیمَ فِی الرَّجُلِ یَکُونُ لَهٗ عَلَی الرَّجُلِ الدَّینُ فَیَجعَلُهٗ فِی السَّلَمِ قَالَ لَا خَیرَ فِیهِ حَتّٰی یَقبِضَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأخُذُ لِاَنَّ ذٰلِکَ بَیعُ الدَّینِ بِالدَّینِ وَهُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ اسکا قرض کسی شخص پر آتا ہو اور اسکو بیع سلم میں گردانے کہا اوسمیں بہتری نہیں جبتک کہ اوسکو قبض نہ کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ یہ بیع قرض کے ساتھ قرض کے ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **ف** اوصورت اوسکی یہ ہے کہ مثلاً زید کی عمرو پر دس روپے آتی تھے اور زید بکر کو کہے کہ جو دس روپے کہ میرے عمرو پر آتے ہیں وہ لیکے تجھکو دیے اور انکے بدلے میں تجھسے اتنی مدت میں اس قسم کی اتنی گیہوں لونگا سو یہ درست نہیں

بَابُ السَّلَمِ فِی الفَاکِهَةِ اِلَی العَطَاءِ وَغَیرِهٖ میووں میں عطا وغیرہ تک بیع سلم کرنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِیفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِیمَ قَالَ یُکرَهُ السَّلَمُ اِلَی الحَصَادِ وَاِلَی العَطَاءِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأخُذُ لِاَنَّهٗ اَجَلٌ مَجهُولٌ یَتَقَدَّمُ وَیَتَأَخَّرُ وَهُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ ہے بیع سلم کرنی میووں کے کٹنے اور خیرات ملنے تک یعنے جب میوہ کٹیگا یا خیرات ملیگا اسوقت دونگا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ وہ مدت مجہول ہے معلوم اور معین نہیں کبھی مقدم ہوتی ہے اور کبھی موخر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُو حَنِیفَةَ عَن حَمَّادٍ عَن اِبرَاهِیمَ

فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الْفَاكِهَةِ إِلَى الشِّتَاءِ يَأْخُذُ قَفِيزًا قَفِيزًا قَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کی حق مین کہ بیع
کرے میوون مین خیرات ملتی تک کہ لے قفیز قفیز کہا اوسمین بہتری نہین امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الثَّمَرِ قَالَ لَا حَتَّى يُطْعِمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي
أَنْ يُسْلِمَ فِي ثَمَرَةٍ لَيْسَتْ فِي أَيْدِي النَّاسِ إِلَّا فِي زَمَانِهَا بَعْدَ بُلُوغِهَا وَيَجْعَلُ أَجَلَ السَّلَمِ
قَبْلَ انْقِطَاعِهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِلَّا فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کے حق مین کہ میوہ کرمین بیع سلم کرے کہا نہین درست یہانتک کہ کہایا
جاوے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین نہین لائق ہے بیع سلم کرنی ایسی میوے کی کہ آدمی کے
ہاتھہ مین نہو مگر اوسکے وقت مین بعد پہنچنے اوسکے اور گردانی مدت بیع سلم پہلے منقطع ہونے اور
موقوف ہونے اوسکے کے عالم میں ہے یعنے وقت عقد سے لیتے وقت تک وہ موجود ہو سو حسب البیان
کرے تو جائز ہے اور اگر ایسا نہو تو درست نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا
کہ جو میوہ آدمیون کی ہاتھہ مین موجود نہو اوس مین بیع سلم کرنی درست نہین مگر اوسکے زمانے مین بعد لگنے
اوسکے یہانتک کہ کہا یا جاوے

بَابُ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ

حیوان مین سلم کرنیکا بیان یعنے
قیمت پہلے دینی اور حیوان ایک مدت کے بعد لینا درست ہے یا نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو
حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ دَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ خُوَيْلِدٍ
الْبَكْرِيِّ مَالًا مُضَارَبَةً فَأَسْلَمَ زَيْدٌ إِلَى عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبٍ الشَّيْبَانِيِّ فِي قَلَائِصَ فَلَمَّا
حَلَّتْ أَخَذَ بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ فَأَعْسَرَ عِتْرِيسُ وَبَلَغَهُ أَنَّ الْمَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ يَسْتَرْفِقُهُ
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفَعَلَ زَيْدٌ قَالَ نَعَمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ ارْدُدْ مَا
أَخَذْتَ وَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ وَلَا تُسْلِمَنَّ مَالَنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهَذَا
كُلِّهِ نَأْخُذُ لَا يَجُوزُ السَّلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے اپنا مال مضاربت کے لیے زید بن خویلد کو دیا سو زید نے عتریس کے ساتھہ اونٹون
مین بیع سلم کی سو جب وقت آیا تو اوس نے بعض اونٹ لیے اور بعض باقی رہے اور عتریس مفلس ہوگیا

اور پہونچی اوسکو یہ خبر کہ یہ مال عبداللہ کا ہے سو وہ اسکے پاس آیا اور اس سے مہلت چاہی اور عبداللہ نے کہا کہ کیا زید نے یہ کام کیا ہے اوس نے کہا ہاں سو کسی کو اوسکی طرف بھیجکر بلایا اور اس سے پوچھا سو عبداللہ نے اوس کو کہا کہ جو تو نے لیا سو پھیر دے اور اپنا اصل مال اوس سے لے اور نہ بیع سلم کر ہمارے مال کو کسی چیز میں حیوانات سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے بیع سلم کرنی کسی حیوان میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب الكفيل والرهن في السلم بیع سلم میں ضامن اور گرو رکھنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال لا بأس بالرهن والكفيل في السلم **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ بیع سلم میں رہن اور ضامن کا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في السلم في الفلوس فيأخذ الكفيل قال لا بأس به **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے بیع سلم کرنے میں فلوس میں پس ضامن لے کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب السلم يأخذ بعضه وبعض رأس ماله بیع سلم میں کچھ مال لینا اور کچھ راس المال لینا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا ابو عمر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في السلم يحل فيأخذ بعضه ويأخذ بعض رأس ماله فيما بقي قال هذا المعروف الحسن الجميل **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے بیع سلم میں کہ اوسکا وقت آپہونچے پس کچھ بیع لیوے اور کچھ اصل مال پھیر لیوے کہا یہ عمدہ اور بہتر بات ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب السلم في الثياب کپڑوں میں بیع سلم کرنے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا اسلم في الثياب ثم كان معروفا عرضه ورقعته فهو جائز وهو قول ابي حنيفة **قال محمد** وبه نأخذ اذا سمى الطول والعرض والرقعة والجنس والاجل ونقد الثمن قبل ان يتفرقا فهو جائز **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کپڑوں میں بیع سلم کرے اور اسکا عرض اور رقعہ مشہور ہو تو جائز ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ جب اسکا طول اور عرض اور قسم اور

جنس اور مدت معین ہو اور مول نقد دیکے پہلے جدا ہونے سے مجلس عقد سے تو جائز ہے **محمد** قال
اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل فی یسلم الثیاب فی الثیاب قال اذا
اختلفت انواعه فلا باس به **قال محمد** وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ**
ابراہیم سے روایت ہو اوس شخص کے حق میں کہ کپڑے کی کپڑے سے بیع سلم کرے کہا جب اوسکی قسمیں مختلف ہوں
تو جائز ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** السوم علی
سوم اخیه لینے بھائی مسلمان کے مول کیے پر چکانے کا یعنے اگر بائع اور مشتری ایک مول پر راضی ہوگئے ہوں
اور دوسرا آدمی آوے اور زیادہ مول لگاکر اون کا معاملہ بگاڑے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراهیم عن ابی سعید الخدری وابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال لا یستام الرجل علی سوم اخیه ولا یخطب علی خطبته ولا تناجشوا ولا تبایعوا بالقاء
الحجر ومن استاجر اجیرا فلیعلمه اجره ولا تزوج المراة علی عمتها ولا علی خالتها ولا
تسئل طلاق اختها لتکفأ ما فی صحفتها فان الله هو رازقها **قال محمد** وبه نأخذ
وهو قول ابی حنیفة واما قوله ولا تناجشوا فالرجل یبیع الشیء فیزید الرجل الاخر
فی الثمن وهو لا یرید ان یشتری لیسمع بذلک غیره ویشتری علی سومه فهذا هو
النجش فلا ینبغی واما قوله لا تبایعوا بالقاء الحجر فهذا کان بیعا فی الجاهلیة
یقول احدهم اذا القیت الحجر فقد وجب البیع فهذا مکروه فلا ینبغی والبیع فیه
فاسد **ترجمہ** ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مول
چکاوے آدمی اوپر نرخ بھائی مسلمان اپنے کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح اپنے کے اور
نہ نجش کرو یعنے اگر ایک شخص کچھ خریدتا ہو اور دوسرا آکر اوس جنس کی تعریف کرے یا زیادہ مول لگاوے
اور لینا منظور نہ ہو بلکہ منظور یہی ہو کہ لینے والا دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے تو یہ درست نہیں اور نہ
بیع کرو آپس میں ساتھ ڈالنے پتھر کے یعنے بائع مشتری کو کہے کہ میرے اسباب میں سے جس چیز پر تیری
کنکری پڑے وہ چیز یعنے تیرے ہاتھ بیچی یہ درست نہیں اور جو کوئی مزدور پکڑے تو اوسکی اجرت
اسکو بتلا دے کہ مثلاً روزمرہ دو آنے دونگا اور نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپھی پر اور نہ اپنی
خالہ پر اور نہ چاہے طلاق سوکن اپنی کی تاکہ اولٹا دے وہ چیز کہ اوسکے پیالہ میں ہے یعنے اسکے لیے

اپنا حق سمیت لیکر اسکو اسو سطح کہ اسکا رزق غذا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا اور نخس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے اور ستھرا ڈالنے کی تفسیر بھی اوپر گذر چکی ہے اور یہ معنی فاسد ہے

باب حمل التجارة الی ارض الحرب دار الحرب کیطرف تجارت کا مال لیجانا جائز ہے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في التاجر يختلف الى ارض الحرب
انه لا بأس بذلك ما لم يحمل اليهم سلاحا او كراعا او سلبا **قال محمد** وبه نأخذ
وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے تجارت کرنیوالے کے حق میں کہا کہ دار
الحرب کیطرف تجارت کا مال لیجاوے کہا کہ اسمیں کچھ ڈر نہیں جب تک نہ اٹھاوے طرف انکی ہتیار
یا گھوڑے یا اسباب جنگ کا **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب التجارة في العصير والخمر نچوڑا اور شراب میں تجارت کرنیکا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في العصير قال لا بأس بان تبيعه
ممن يصنعه خمرا وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا انگور کے نچوڑ میں کہ جائز ہے بیچنا اوسکا اوس شخص سے کہ بناوے اوس سے شراب اور اسکو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا
محمد بن قيس عن ابن عمر قال ساله رفيق له عن بيع الخمر وعن اكل ثمنها
قال قاتل الله اليهود وحرمت عليهم الشحوم ان ياكلوها فاستحلوا بيعها
واكل ثمنها ان الله حرم الخمر فحرام بيعها واكل ثمنها **قال محمد** وبه
نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے ایک ساتھی
نے انسے شراب بیچنے کا اور اسکے مول کھانیکا حکم پوچھا ابن عمر نے کہا کہ خدا لعنت کرے یہود پر کہ
حرام کی گئین اونپر چربیان یہ کہ کھاوین انکو اور حلال جانا اونھون نے بیچنا اوسکا اور کھانا مول
اوسکے کا خدا نے حرام کیا شراب کو سو حرام ہے بیچنا اسکا اور کھانا مول اسکے کا **امام محمد** نے
کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
قال حدثنا محمد بن قيس ان رجلا من ثقيف يكنى ابا عامر كان يهدي لرسول
الله صلى الله عليه وسلم كل عام راوية من خمر فاهدى اليه في العام الذي

حُرِمَتْ اَوْ يَهٗ كَمَا كَانَ يُهْدِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ
اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ خَمْرِكَ قَالَ فَخُذْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبِعْهَا وَاسْتَعِنْ بِثَمَنِهَا
فِيْ حَاجَتِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ
بَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت
ہے کہ ایک مرد ثقیف کا ہر سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مشک شراب کا ہدیہ بھیجا کرتا تھا سو ہدیہ بھیجا
اوس نے مشک کا اپنا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سال میں کہ شراب حرام ہوئی سو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ اے ابا عامر مقرر خدا تعالے نے شراب حرام کی سو ہمکو تیری شراب کی حاجت نہیں
اوس نے کہا کہ یا حضرت آپ لیویں اور اسکو بیچکر اوسکا مول اپنے کام میں لاویں سو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسکو فرمایا کہ اے عامر کہ جس نے اسکا پینا حرام کیا اوس نے اسکا بیچنا اور اوسکا مول کھانا بھی حرام
کیا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب بَيْعِ الْاٰجَامِ وَالسَّمَكِ وَالْقَصَبِ

جنگل اور بانس اور مچھلی کے بیچنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ
حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ صَيْدِ الْاٰجَامِ وَقَصَبِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مکروہ رکھتے
تھے بیع جنگل کے شکار اور اونکی بانس کی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ طَلَبْتُ اِلٰى
عَبْدِ الْمَجِيْدِ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنْ يَسْاَلَهٗ عَنْ صَيْدِ الْاٰجَامِ وَقَصَبِهَا
فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنَّهُ الْجُبْنُ لَا بَاْسَ بِهٖ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا نُجِيْزُ بَيْعَ الْقَصَبِ اِذَا بَاعَهٗ
خَاصَّةً فَاَمَّا الصَّيْدُ فَلَا نُجِيْزُ بَيْعَهٗ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ يُؤْخَذُ بِغَيْرِ صَيْدٍ فَيَجُوْزُ الْبَيْعُ فِيْهِ
وَيَكُوْنُ صَاحِبُهٗ بِالْخِيَارِ اِذَا رَاٰهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ میں نے عبد المجید سے طلب کی یہ بات کہ وہ عمر بن عبد العزیز کیطرف خط لکھے اور
اسی اجام کے شکار کرنے اور انکے قصب کا حکم پوچھے سو عمر نے اسکیطرف لکھا کہ وہ ایک جبن ہے اوسکا
کچھ ڈر نہیں اور ہم اوسکو نہیں لیتے بلکہ اگر صرف بانس کو بیچے تو اوسکو ہم جائز رکھتے ہیں اور شکار
کی بیع کو ہم جائز نہیں کہتے مگر یہ کہ بغیر شکار کے پکڑا جاوے تو اس میں بیع جائز ہے اور مول لینے والے

کو اختیار ہے جبکہ دیکھے اسکو اگر چاہے تو اسکو رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب شراء الذهب والفضة تكون في السيف والجوهر سونا اور چاندی کہ سیف اور جوہر میں ہو اوسکے خریدنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا كان الخاتم فضة وفيه فص فاشتره بما شئت ان شئت قليلا وان شئت كثيرا ولسنا نأخذ بهذا ولا نجيز البيع حتى يعلم ان الثمن اكثر من الفضة التي في الخاتم فيكون فضل الثمن بالفص وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اسمیں نگینہ ہو تو تو اسکو جسطرح خریدے درست ہے خواہ تھوڑے مول سے خواہ بہت سے اور ہم اسکو نہیں لیتے نہیں جائز کہتے ہم بیع یہاں تک کہ معلوم کیا جاوے کہ مول چاندی سے زیادہ ہے جو کہ انگوٹھی میں ہے پس زیادہ مول نگینہ کا بدلا ہو جاوے گا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا الوليد بن سريع عن انس بن مالك قال بعث الى عمر باناء من فضة خسرواني قد احكمت صنعته فامر الرسول ان يبيعه فرجع الرسول فقال اني اذا عمل وزنه قال عمر رضه لا ان الفضل ربوا وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ خسروانی چاندی کا ایک برتن عمر کے پاس بھیجا گیا جسکی صنعت مضبوط کی گئی تھی سو حضرت عمر نے ایلچی کو اوسکے بیچنے کا حکم کیا سو ایلچی پھر آیا اور کہا کہ مجکو اوسکے تول سے زیادہ قیمت ملتی ہے عمر نے کہا کہ زیادہ قیمت نہ لے کہ زیادتی بیاج ہے اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب شراء الدراهم الثقال بالخفاف والزيوف ہلکے درہموں سے بھاری درہموں کو خریدنا اور بیاج کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنيفة قال حدثنا مرزوق عن ابي ليلة عن ابن عمر قال قلت له انا نقدم الارض بها الورق الثقال الكاسدة ومعنا ورق خفاف نافقة انبيع ورقنا بورقهم قال لا ولكن بع ورقك بالدنانير واشتر ورقهم بالدنانير ولا يفارقه صاحبك بشبر حتى تستوفي منه فان صعد فوق البيت فاصعد معه وان وثب فثب معه وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ابی لیلہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے کہا کہ مقرر ہم ایک زمین میں آتے ہیں جسمیں چاندی بھاری کھوٹی ہے اور ہمارے ساتھ چاندی ہلکی

کہری ہے کہا ہم اپنی چاندی سے انکی چاندی خریدیں ابن عمر نے کہا کہ نہ خریدو لیکن اپنی چاندی دیناروں کے ساتھ بیچ ڈال پھر دیناروں سے انکی چاندی خرید اور نہ جدا ہو وے تجھ سے ساتھی تیرا یہانتک کہ پورا لے تو اس سے حق اپنا یعنے قبض کرے اور اگر وہ گھر پر چڑھ جاوے تو تو بھی اوسکے ساتھ گھر پر چڑھ جا اور اگر کھڑا ہو وے تو تو بھی اوسکے ساتھ کھڑا ہو اور اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاندی کو چاندی سے کم و بیش کرکے بیچنا درست نہین اگرچہ ایک طرف کہری ہو اور ایک طرف کہوٹی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبض کرنے سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ**

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا بدلے سونے کے برابر ساتھ برابر کے چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور چاندی بدلے چاندی کے برابر چاہیے اور زیادتی بیاج ہے اور گیہون ساتھ گیہون کے برابر ساتھ برابر کے درست ہے اور زیادتی بیاج ہے اور جو ساتھ جو کے برابر ساتھ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور کہجور بدلے کہجور کے برابر برابر چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور نمک ساتھ نمک کے برابر ساتھ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **ف** یعنے چاندی اور سونے اور تلنے والی چیزون کے بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت یہ ہے کہ دونون طرف ایک جنس ہو جیسے چاندی کو چاندی سے بیچنا یا گیہون کو گیہون سے تو اسمین شرط یہ ہے کہ اسیوقت ہاتھون ہاتھ ہو اور ادہار نہ ہو اور تول مین دونو برابر ہون اور اگر کم و بیش ہو یا ایک چیز موجود ہو اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونون طرف دو جنسین ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچنا یا جو کو گیہون سے بیچنا تو اس مین شرط یہ ہے کہ ہاتھون ہاتھ ہو اسمین کمی بیشی درست ہے اور اگر ایک طرف سے ادہار ہو تو یہ درست نہین

باب القرض

قرض لینے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی رجل اقرض رجلا ورقا فجاءه بافضل منها قال الورق بالورق اكره الفضل فیهما حتی یاتی بمثلها ولسنا ناخذ بهذا لا باس بهذا ما لم یكن شرطا اشترطه علیه فاذا كان شرطا اشترطه فلا خیر فیه وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اوسنے ایک مرد کو چاندی قرض دی سو وہ اسکے پاس اوس سے افضل چاندی لایا ابراہیم نے کہا کہ چاندی بدلے چاندی کے مکروہ رکھتا ہون زیادتی بیچ اوسکے یہانتک کہ اوسکی مانند لاوے اور ہم اسکو نہین لیتے اگر اسپر کوئی شرط نہ کی ہو تو اسکا کچھ ڈر نہین اور اگر اوسپر کوئی شرط کر لی ہو تو اوسمین بہتری نہین محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یقرض الرجل الدراهم علی ان یوفیه بالری قال اكرهه وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ کسی مرد کو درہم قرض دے اس شرط پر کہ اوسکو ری مین ادا کر دے کہا کہ مین مکروہ رکھتا ہون اسکو اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال كل قرض جر منفعة فلا خیر فیه وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قرض نفع کھینچے اوسمین بہتری نہین اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح

باب العقار والشفعة

غیر منقول چیز اور شفعہ کا بیان ف شفعہ کے معنے ملانیکے ہین اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین ملانا ہے زمین خریدی ہوئی کا ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینون اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہین اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک شفعہ ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن شریح قال الشفعة من قبل الابواب ق لسنا ناخذ بهذا الشفعة للجیران المتلازقین وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ شریح نے کہا کہ حق شفعہ دروازون کیطرف سے ہے یعنے اگر دروازے ملے ہوئے ہون تو حق شفعہ ثابت ہے ورنہ نہین اور ہم اسکو نہین لیتے شفعہ ہمسایون متصل کے لیے ہے یعنے جسکا گھر ملا ہوا ہو اوسکے لیے حق شفعہ ثابت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا حماد عن ابراهیم قال لا شفعة الا فی ارض او دار

وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ثابت ہے شفعہ مگر زمین میں یا گھر میں اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا عبد الكريم عن المسور بن مخرمة عن رافع بن خديج قال عرض علي سعد بيتا له فقال خذه فاني اعطيت به اكثر مما تعطيني به ولكنك احق به لاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الجار احق بسقبه قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ سعد نے اپنا ایک گھر مجھ پر پیش کیا اور کہا کہ تو اوسکو لے لے کہ مجھکو زیادہ مول ملتا ہے اوس سے کہ تو مجھکو دیتا ہے ولیکن تو اسکا زیادہ حقدار ہے اسواسطے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ ہمسایہ زیادہ حقدار ہے بسبب نزدیک ہونے اپنے کے یعنے جب کوئی مکان بکے تو ہمسایہ کے ہوتے اجنبی آدمی اوسکو مول نہیں لے سکتا امام محمد رح نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا

باب المضاربة بالثلث والمضاربة بمال اليتيم ومخالطته

یعنے حصے پر مضاربت کرنا اور یتیم کے مال سے مضاربت کرنا اور اوسکی کھانی کو اپنے کھانی سے ملانا ف مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کے لیے کسی کو دے اور وہ محنت کرے اور آپس میں نفع تہائی یا آدھوں آدھ یا کم و بیش محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يعطي المال مضاربة بالثلث او النصف وزيادة عشرة دراهم قال لا خير في هذا ارايت لو لم يربح الا درهما ما كان له وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ کسی کو سوداگری کے لیے مال دے تہائی نفع سے یا آدھوں آدھ سے اور زیادتی دس درہم کی یعنے شرط کرلی کہ معین حصے سے علاوہ دس درہم اور لونگا کہا اسمیں بہتری نہیں بھلا تبلا تو کہ اگر ایک درہم ہی نفع نہ ہو تو اوسکو کیا ملیگا اور اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا محمد قال اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عائشة انها قالت لو وليت مال يتيم لخلطت طعامه بطعامي وشرابه بشرابي ولم اجعله بمنزلة الرجس قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر میں یتیم کے مال کی

والی ہون تو البتہ ملاوَن مین کہانا اوسکا ساتھہ کہانے اپنے کے اور پانی اوسکا ساتھہ پانی اپنے کے
.... اور نہ گردانون مین اوسکو بجای گندگی کے امام محمد رح نے کہا
کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا امام محمد رح نے کہا کہ یتیم کے مال مین وصی کو
چاہیے سو کرے اگر اوسکو امانت رکہنا چاہے تو امانت رکہے اور اگر اسے سوداگری کرنی .. چاہے
تو سوداگری کرے اور اگر کسیکو مضاربت کے طور سے دینا چاہے تو دیدے اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم عن
سعید بن جبیر انه قال فی هذه الآیة من کان غنیا فلیستعفف ومن کان
فقیرا فلیاکل بالمعروف قال قرضا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا
اس آیت کی تفسیر مین جو مالدار ہو چاہیے کہ بچتا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو کہاوے موافق
دستور کے کہا مراد اوسے قرض ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن الهیثم
عن رجل عن عبد الله بن مسعود قال لا یاکل الوصی مال الیتیم شیئا قرضا
ولا غیره وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رح ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ کہا وصیت دار یتیم کے مال سے کوئی چیز نہ کہاوے نہ بطور قرض کے اور نہ کسی اور طرح سے اور
اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفة
قال حدثنا لیث بن ابی سلیم عن مجاهد عن ابن مسعود قال لیس فی مال الیتیم
زکوة وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رح ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ یتیم کے مال مین زکوة
نہین اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا **باب** من کان عنده
مال مضاربة او ودیعة اگر کسی کے پاس مضاربہ یا امانت کا مال ہو تو اوسکا کیا حکم ہے محمد
قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی المضاربة والودیعة اذا کانت
عند الرجل فمات وعلیه دین قال یکونون جمیعا اسوة الغرماء اذا لم یعرفا
باعیانهما الودیعة والمضاربة وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رح ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے مضاربت اور امانت کے حق مین جبکہ ہو پاس کسی مرد کے اور مر جاوے اور
ہو اوسپر قرض یا امانت کہا کہ سب قرضخواہ برابر ہین جبکہ ہو امانت اور مضاربت کو ذات نہ

نہ پہچانی جاوے اور اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** المزارعۃ بالثلث و الربع تہائی یا چوتہائی پر مزارعت کرنیکا بیان **ف** مزارعت یہ ہے کہ کسی کو زمین دے کہ اوس زمین مین بووے اور جو اوس مین پیدا ہو وہ آپس مین بانٹ لین گے آدہون آدہ یا کم وبیش اور مزارعت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک درست نہین اور صاحبین اور تینون اماموں کے نزدیک درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد انہ سال طاؤسا وسالم بن عبد اللہ عن المزارعۃ بالثلث او الربع فقال لا باس بہ فذکرت ذلک لابراہیم فکرہہ فقال ان طاؤسا لہ ارض یزارعہ فمن اجل ذلک قال ذلک **محمد** کان ابوحنیفۃ یاخذ بقول ابراہیم ونحن ناخذ بقول سالم وطاؤس لا نری بذلک باسا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ اوس نے طاؤس اور سالم سے تہائی یا چوتہائی پر مزارعت کا حکم پوچھا اونہون نے کہا کہ اسکا کچھ ڈر نہین سو مینے ابراہیم سے یہ بات ذکر کی سو اوس نے اوسکو مکروہ رکھا اور ابراہیم نے کہا کہ طاؤس کی زمین ہے اور اسمین مزارعت کراتا ہے پس اسیواسطے اوس نے اسکے جواز کا حکم کیا امام محمدؒ نے کہا کہ ابوحنیفہؒ ابراہیم کے قول کو لیتے تھے اور ہم سالم اور طاؤس کے قول کو لیتے ہین ہم اس کا کچھ ڈر نہین سمجھتے **محمد** قال اخبرنا عبد الرحمن الاوزاعی عن واصل بن ابی جمیل عن مجاہد قال اشترک اربعۃ نفر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال واحد من عندی البذر وقال الاخر من عندی العمل وقال الاخر من عندی الفدان وقال الاخر من عندی الارض قال فالغی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الارض وجعل لصاحب الفدان اجرا مسمی وجعل لصاحب العمل درہما لکل یوم والحق الزرع کلہ بصاحب البذر **ترجمہ** مجاہد نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت چار آدمی شریک ہوے ایک نے کہا کہ تخم مین دونگا اور دوسرے نے کہا کہ محنت مین کرونگا اور تیسرے نے کہا کہ بیل مین دونگا اور چوتھے نے کہا کہ مین زمین دونگا پس لغو کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب زمین کو یعنے اسکا حصہ باطل کیا اور گردانی واسطے بیل والے کے مزدوری مقرر اور گردانا واسطے صاحب عمل کے ایک درم بدلے ہر دن کے اور کہیتی سب تخم والے کے حوالے کی

باب ما یکرہ من الزیادۃ علی من اجر شیئا بکثر مما استاجرہ الرجل

شخص ایک چیز کسی سے اجرت پر لے پھر وہ چیز اور کسیکو زیادہ اجرت پر تو اوسکا کیا حکم ہے **محمدؒ**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَسْتَاجِرُ الْاَرْضَ ثُمَّ یُوَاجِرُهَا بِاَکْثَرَ مِمَّا
اسْتَاجَرَهَا قَالَ لَا خَیْرَ فِی الْفَضْلِ اِلَّا اَنْ یُحْدِثَ فِیْهَا شَیْئًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَ
هُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ کسی سے زمین اجرت پر لے
پھر اوس سے زیادہ اجرت کے ساتھ کسی کو دیدے کہا کہ اسمیں بہتری نہیں مگر یہ کہ اسمیں کوئی چیز نئی پیدا کرے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِی الْحُصَیْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِیِّ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّ بِحَائِطٍ فَاَعْجَبَهٗ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِیْ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اسْتَاجَرْتُهٗ قَالَ لَا تَسْتَاجِرْهُ بِشَیْءٍ مِنْهُ **ترجمہ** رافع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک باغ پر گذرے سو وہ باغ آپ کو خوش لگا سو فرمایا کہ یہ باغ کسکا ہے رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا
حضرت صلعم میرا ہے مینے اوسکو اجرت پر لیا ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس سے
کوئی چیز اجرت پر ندی **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ
عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تع
حَرَّمَ مَکَّةَ فَحَرَامٌ بَیْعُ رِبَاعِهَا وَاَکْلُ ثَمَنِهَا وَقَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ اُجُوْرِ بُیُوْتِ مَکَّةَ
شَیْئًا فَاِنَّمَا یَاْکُلُ نَارًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ یُکْرَهُ اَنْ تُبَاعَ
الْاَرْضُ وَلَا یُکْرَهُ بَیْعُ الْبِنَاءِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ خدا تعالی نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اوسکے گھرون کا بیچنا اور اسکے مول کا کھانا اور فرمایا
کہ جو کوئی مکے کے گھرون کی اجرت کھاوے تو سوا اسکے نہین کہ وہ آگ کھاتا ہے امام محمد رح نے کہا
کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ زمین کا بیچنا مکروہ ہے اور عمارت کا بیچنا مکروہ
نہین **بَابُ الْعَبْدِ یَاْذَنُ لَهٗ سَیِّدُهٗ فِی التِّجَارَةِ اَنَّهٗ ضَامِنٌ** اگر مالک اپنے غلام کو سوداگری
کے لیے اجازت دے تو غلام ضامن ہے **محمدؒ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَبْدِ یَاْذَنُ لَهٗ سَیِّدُهٗ فِی التِّجَارَةِ فَصَارَ عَلَیْهِ دَیْنٌ فَاَعْتَقَهٗ صَاحِبُهٗ
اَنَّ عَلَیْهِ قِیْمَتَهٗ فَاِنْ فَضَلَ عَلَیْهِ بَعْدَ قِیْمَتِهٖ مِنَ الدَّیْنِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ فَضْلٌ طَلَبَ

الغرماءُ العبدَ بما كان عليه من فضلٍ وان باعه السيّد غرم الغرماءَ ثمنه
فان اعتق العبد يومًا من الدهر اخذه الغرماء بما كان فضل عليه من الدين بعد
ثمنه **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة اذا اجاز الغرماء البيع فان لم
يجيزوه كان لهم ان ينقضوه حتى يباع العبد لهم في دينهم الا ان يقضيهم البائع
او المشتري دينهم فيجوز البيع وهو قول ابي حنيفة **ترجمه** ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر
کسی غلام کو اسکا مالک سوداگری کے لیے اجازت دے اور غلام پر قرض ہو جاوے اور اسکا مالک اسکو
آزاد کر دیوے تو لازم ہے غلام پر قیمت اپنی یعنے تاکہ قرضخواہ کو دیجاوے اور اگر زیادہ ہو ایسا
کوئی چیز بعد قیمت اوسکی کے اوس قرض سے کہ اوسپر تھا تو طلب کریں قرضخواہ غلام سے وہ چیز کہ باقی
ہو قرض سے اور اگر مالک اوسکو بیچ ڈالے تو تاوان لگایا جاوے اوسپر مول اوسکا واسطے قرضخواہوں
کے اور اگر کبھی غلام آزاد کیا جاوے تو پکڑیں اوسکو قرضخواہ ساتھ اوس چیز کے کہ اوسکے مول کے بعد
اوسپر قرض باقی ہے امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ
جائز رکھیں قرضخواہ بیع کو اور اگر بیع کو جائز نہ رکھیں تو جائز ہے اونکو توڑنا اسکا یہانتک کہ بیچا جاوے
غلام اونکے قرض مین مگر یہ کہ ادا کردے بائع یا خریدار قرض انکا تو جائز ہوگی بیع اور یہی قول ہے امام
ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا **باب** ضمان الاجیر المشترک مزدور مشترک کی ضمانت کا بیان
محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ رح عن حماد عن ابراهيم ان شريحا لم يضمن
اجيرا قط **قال محمد** رح وهذا قول ابي حنيفة رحمة الله عليه لا يضمن الاجير
المشترك الا ما جنت يده **ترجمه** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے نہیں ضامن کیا مزدور کو کبھی
امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا کہ نہیں ضامن ہوتا مزدور مشترک مگر
جو قصور کرے ہاتھ اسکا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن بشر او بشير شك
محمد عن ابي جعفر محمد بن علي ان علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه كان
لا يضمن القصار ولا الصائغ ولا الحائك **قال محمد** وهو قول ابي حنيفة **ترجمه**
ابی جعفر سے روایت ہے کہ تھے حضرت علی نہ ضامن ٹھیراتے دھوبی کو اور نہ سنار کو اور نہ جولاہے
کو امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا **باب** الرهن

وَالْعَارِيَةِ وَالْوَدِيعَةِ مِنَ الْحَيَوَانِ وَغَيْرِهِ حیوان وغیرہ کے رہن اور عاریت اور امانت کا بیان مُحَمَّدٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَارِيَةِ مِنَ الْحَيَوَانِ وَالْمَتَاعِ
مَا لَمْ يُخَالِفِ الْمُسْتَعِيرُ إِلَى غَيْرِ الَّذِي قَالَ فَسُرِقَ الْمَتَاعُ أَوْ أَضَلَّهُ أَوْ نَفَقَتِ الدَّابَّةُ فَلَيْسَ
عَلَيْهِ ضَمَانٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے
کہا حیوان اور متاع کی عاریت میں جبتک کہ نہ مخالفت کرے مستعیر طرف غیر اوس چیز کے کہ کہا معیر نے
یعنی معیر کے قول کی مخالفت نکرے اور اسباب چوری جاوے یا اوسکو گم کرے یا چارپایہ ضائع ہو جاوے
تو اوس پر بدلا نہیں امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُضَمِّنُ الْعَارِيَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم عاریت میں بدلا نہ لیتے
تھے امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا كَانَ الرَّهْنُ يُسَوِّي أَكْثَرَ مِمَّا فِيهِ فَهُوَ
فِي الْفَضْلِ مُؤْتَمَنٌ فَإِذَا كَانَ الرَّهْنُ أَقَلَّ مِمَّا رُهِنَ فِيهِ ذَهَبَ مِنْ حَقِّهِ بِقَدْرِ
الرَّهْنِ وَكَانَ مَا بَقِيَ عَلَى صَاحِبِ الرَّهْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چیز مرہون زیادہ ہو اوس چیز سے کہ وہ اوسمین رہن ہے
تو مرتہن زیادتی کا امین ہے اور اگر وہ چیز مرہون کم ہو اوس چیز سے کہ وہ اوسمین رہن ہے تو دور ہوگا حق اوسکا
بقدر رہن کے اور جو باقی ہو تو قرض ہوگا راہن پر امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ شُرَيْحٍ
قَالَ أَتَى شُرَيْحًا رَجُلٌ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ دَفَعَ إِلَيَّ هٰذَا ثَوْبًا لِأَصْبُغَهُ فَاحْتَرَقَ بَيْتِي
فَاحْتَرَقَ ثَوْبُهُ فِي بَيْتِي قَالَ ادْفَعْ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ قَالَ أَدْفَعُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَقَدِ احْتَرَقَ
بَيْتِي قَالَ أَرَأَيْتَ لَوِ احْتَرَقَ بَيْتُهُ كُنْتَ تَدَعُ أَجْرَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ
لَا يَضْمَنُ مَا احْتَرَقَ فِي بَيْتِهِ لِأَنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْ جِنَايَةِ يَدِهِ ترجمہ علی بن اقمر سے
روایت ہے کہ ایک مرد شریح کے پاس آیا اور میں اسکے پاس بیٹھا تھا سو اس نے کہا کہ اس شخص نے مجھکو
رنگنے کے لیے کپڑا دیا تھا سو میرا گھر جل گیا اور میرے گھر میں اسکا کپڑا بھی جل گیا اوس نے کہا کہ اسکا

کپڑا اوسکو پھیر دے اوس نے کہا کہ مین اوسکا کپڑا اوسکو پھیر دون اور حالانکہ میرا گھر جل گیا شریح نے کہا کہ بھلا تبلا تو کہ اگر اوسکا گھر جل جاتا تو کیا تو اپنی اجرت چھوڑ دیتا امام محمدؒ نے کہا کہ نہین ضامن ہوگا اس چیز کا کہ اوسکے گھر مین جلی اسواسطے کہ وہ اوسکے ہاتھہ کا قصور نہین کہ اوسپر تاوان آوے **باب**

مَنِ ادَّعٰی دَعْوٰی حَقٍّ عَلٰی رَجُلٍ اگر کوئی کسی مرد پر سچا دعوی کرے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَكَانَ يَرُدُّ الْيَمِيْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ گواہ کا لانا مدعی پر ہے اور اگر مدعی پاس گواہ نہ ہون تو مدعا علیہ پر قسم آتی ہے اور وہ قسم رد کرتے تہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** **مَنْ اَحْدَثَ فِیْ غَيْرِ فِنَائِهٖ فَهُوَ ضَامِنٌ** اگر کوئی اپنے صحن کے غیر مین کوئی چیز پیدا کرے تو وہ ضامن ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِی الرَّجُلِ يَجْعَلُ فِیْ حَائِطِهِ الصَّخْرَةَ فَيَسْتُرُ بِهَا الْحُمُوْلَةَ اَوْ يُخْرِجُ الْكَنِيْفَ اِلَى الطَّرِيْقِ قَالَ يَضْمَنُ كُلَّ شَیْءٍ اِذَا اَصَابَ هٰذَا الَّذِیْ ذُكِرَتْ لِاَنَّهٗ اَحْدَثَ شَيْئًا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا يَمْلِكُ سَمَاءَهٗ فَقَدْ ضَمِنَ مَا اَصَابَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ اپنی دیوار مین پتھر گروائی اور اسکے ساتھہ حمولہ کو ڈہانکے یا پاخانے کو راہ کی طرف نکالے کہا ہر چیز کا ضامن ہوگا جبکہ پہونچی اوسکو کہ مینے ذکر کیا اسواسطے کہ اوس نے اپنے غیر ملک مین ایک چیز پیدا کی اور نہین مالک ہے وہ ہوا اوسکے کا سو ضامن ہوگا اوس چیز کا کہ پہونچی اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **باب** **الْاُضْحِيَّةِ وَاِخْصَاءِ الْفَحْلِ** قربانی اور نر کے خصی کرنے کا بیان

ف جو جانور کہ کہایا جاتا ہو اوسکا خصی کرنا درست ہے چہوٹی عمر مین اور بڑی عمر مین درست نہین

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاُضْحِيَّةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی اَهْلِ الْاَمْصَارِ مَا خَلَا الْحَاجَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی واجب ہے شہر والون پر سوای حاجیون کے کہ اون پر قربانی واجب نہین امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال الاضحى ثلثة ايام يوم النحر ويومان بعده قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی تین دن تک کرنی درست ہے قربانی کے دن اور دو دن اس سے پیچھے یعنے گیارہویں اور بارہویں امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم عن عبد الرحمن بن سابط ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم ضحى بكبشين املحين ذبح احدهما عن نفسه والاخر عمن قال لا اله الا الله محمد رسول الله ترجمہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو دنبے کالے اور سفید ایک اپنی طرف سے ذبح کیا اور دوسرا اوس شخص کیطرف سے کہ اوس نے کلمہ پڑہا یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن كدام بن عبد الرحمن عن ابي كباش انه سمع ابا هريرة رضي الله تعالى عنه يقول نعم الاضحية الجذع السمين من الضان قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ اچھی قربانی سات مہینے کا دنبہ فربہ ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال حدثنا ابو حنيفة قال حدثنا مسلم الاعور عن رجل عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال البقرة تجزي عن سبعة يضحون بها قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ گائے کافی ہے سات آدمی کیطرف سے کہ قربانی کریں اوسکو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة رح عن حماد عن ابراهيم في الرجل يطعم اضحيته ولا ياكل منها شيئا قال لا باس به قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنی قربانی اوروں کو کہلا دے اور آپ اس سے کوئی چیز نہ کہاوے کہا اسکا کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الاضحية يشتريها الرجل وهي صحيحة ثم يعرض لها عور اقا

عجفاء او عرجاء قال تجزیه ان شاء الله قال محمد ولسنا ناخذ بهذا الا
تجزی اذا عورت او عجفت عجفا لا تنقی او عرجت حتی لا تستطیع ان تمشی وهو قول
ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے قربانی کے حق میں کہ اوسکو آدمی خریدے اور وہ تندرست ہو
پھر عارض ہو اوسکو کانا ہونا یا دبلا ہونا یا لنگڑا ہونا کہا کہ کافی ہے اوسکو اگر چاہے امام محمد نے کہا
کہ ہم اسکو نہیں لیتے کہ نہیں جائز ہے قربانی جب کہ کانی ہو یا دبلی ہو کہ اوسکی ہڈی میں مغز نہ ہے
یا لنگڑی ہو یہانتک کہ چل نہ سکے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا محمد قال اخبرنا
ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لا باس ان یشتری بجلد اضحیتك متاعا ولا
تبیعه بدراهم قال ابراهیم اما انا فاتصدق بجلد اضحیتی قال محمد وبه
ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے اس
میں کہ خریدے تو ساتھ کھال قربانی اپنے کے اسباب اور نہ بیچے تو اسکو ساتھ درہموں کے ابراہیم نے
کہا کہ میں تو اپنی قربانی کی کھال خیرات کر دیتا ہوں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن
ابراهیم فی الجذع من الضان یضحی قال یجزی والثنی افضل قال محمد و
به ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا
درست ہے اور ایک سال کا افضل ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال سئل
ابراهیم عن الخصی والفحل ایهما اکمل للاضحیة فقال الخصی لانه انما طلب
بذالک صلاحه قال محمد اسمنهما وافضلهما خیرهما وهو قول ابی حنیفة
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا کہ خصی قربانی کرنا افضل ہے یا نر اوس نے
کہا خصی کا قربانی کرنا افضل ہے اسواسطے کہ مطلب اوس سے بہتری اوسکی ہے امام محمد نے کہا
کہ زیادہ فربہ بہت بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنیفة
عن حماد عن ابراهیم قال لا باس بخصاء البهائم اذا کان یراد به صلاحها قال
محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چارپایوں

کا خصی کرنا درست ہے جبکہ اوس سے انکی بہتری مقصود ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ كَانَ یَكْرَهُ اَنْ یَّذْكُرَ اسْمَ اِنْسَانٍ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ عَلٰی ذَبِیْحَتِهٖ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے وہ مکروہ رکھتے ذکر کرنا نام آدمی کا ساتھ نام اللہ عزوجل کے قربانی پر یہ کہ کہے شروع ساتھ نام اللہ کے قبول کر فلانے کیطرف سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ

بَابُ الذَّبَائِحِ ذبح کیے گئے جانورون کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِیْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ اسْمُ التَّسْمِیَةِ سَمّٰی اَوْ لَمْ یُسَمِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اِذَا تَرَكَ التَّسْمِیَةَ نَاسِیًا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ہر مسلمان کے دلمین بسم اللہ کا نام ہے خواہ بسم اللہ ذبح کیوقت پڑھے یا نہ پڑھے امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا جبکہ بھول کر بسم اللہ چھوڑے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكٰوةُ كُلِّ مُسْلِمٍ حَلَالٌ یَعْنِیْ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ یَذْبَحُ وَیَنْسٰی اَنْ یُّسَمِّیَ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَكْلِ ذَبِیْحَتِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذبح کرنا ہر مسلمان کا حلال ہونا اسکا ہے یعنے اگر کوئی شخص جانور ذبح کرے اور بسم اللہ کہنی بھول جاوے تو حلال ہے کھانا ذبح کیے ہوے اسکے کا امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ اَرْنَبًا بِاُحُدٍ فَلَمْ یَجِدْ سِكِّیْنًا فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ عامر شعبی نے کہا کہ بنی سلمہ کے ایک مرد نے احد مین خرگوش پکڑا اور اوس نے ذبح کے لیے چھری نہ پائی سو اوسکو تیز پتھر سے حلال کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکا حکم پوچھا سو حکم کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ کھانے اوسکے کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی

قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ اَذْبَحْ بِكُلِّ شَیْءٍ اَفْرَی الْاَوْدَاجَ وَاَنْهَرَ الدَّمَ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَالْعَظْمَ فَاِنَّهَا مُدَی الْحَبَشَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ علقمہ نے کہا کہ جائز ہے حلال کرنا ساتھ ہر چیز کے کہ رگین کاٹے اور خون بہادے سوای دانت اور ناخن اور ہڈی کے کہ وہ چھریان ہین حبشیون کی امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَی كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ دَاعِیَةٍ لَهٗ كَانَتْ فِیْ غَنَمِهٖ فَتَخَوَّفَتْ عَلٰی شَاةٍ الْمَوْتَ فَذَبَحَتْهَا بِمَرْوَةٍ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اپنی ایک لونڈی کا حکم پوچھا کہ اوسکی بکریون مین تھی سو اوس نے ایک بکری پر مرنیکا خوف کیا یعنے مرنے لگی اور اوسکو پتھر سے ذبح کیا سو حکم کیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کھانے اوسکے کے امام محمد رحہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَایَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ بَعِیْرًا مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ نَدَّ فَطَلَبُوْهُ فَلَمَّا اَعْیَاهُمْ اَنْ یَاْخُذُوْهُ رَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَاَصَابَ مَقْتَلَهٗ فَقَتَلَهٗ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِهٖ فَقَالَ اِنَّ لَهَا اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا اَحْسَسْتُمْ مِنْهَا شَیْئًا مِنْ هٰذَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ كَمَا صَنَعْتُمْ بِهٰذَا ثُمَّ كُلُوْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ زکوۃ کے اونٹون مین سے ایک اونٹ بہاگا سو لوگون نے اوسکو پکڑنا چاہا سو جب اوسکی پکڑنے نے انکو تہکایا تو ایک شخص نے اسکو تیر مارا اور اسکو قتل کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکی کھانی کا حکم پوچھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واسطے اون اونٹون کے یعنے درمیان انکے بہاگنے والے اور نفرت کرنیوالے ہین مانند بہاگنے والون کی جنگلی جانورون مین سے سو جب تم انسے ایسے کوئی بات دیکھو یعنے

نفرت تو کرو ساتھ اوسکے جیسے کہ کیا تم نے ساتھ اوسکے پھر کہا اوسکو امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عُبَایَةَ بْنِ رُفَاعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ بَعِیْرًا تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَلَمْ یُقْدَرْ عَلٰی نَحْرِهٖ فَوُجِیَ بِسِکِّیْنٍ مِنْ قِبَلِ خَاصِرَتِهٖ حَتّٰی مَاتَ فَاَخَذَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ عُشْرًا بِدِرْهَمَیْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک اونٹ مدینہ کے ایک کوئین مین گرا سو نہ قدرت پائی گئی اوسکے نحر کرنے پر سو اوسکو کوکھ کی طرف سے چھری چبھوئی گئی یہانتک کہ مر گیا سو ابن عمرؓ نے اوسکا دسوان حصہ دو درہمون سے لیا امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْبَعِیْرِ یَتَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ قَالَ اِذَا لَمْ یُقْدَرْ عَلٰی مَنْحَرِهٖ فَحَیْثُ مَا وَجَدْتَ فَهُوَ مَنْحَرٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اونٹ کی حق مین کہ کوئین مین گرے کہا کہ جب اوسکے نحر کی قدرت نہ ہو تو جس جگہ کہ تو اوسکو چبھووے بس وہی ہے جگہ نحر کرنے اوسکی امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین

بَابُ ذَکٰوةِ الْجَنِیْنِ وَالْعَقِیْقَةِ پیٹ کے بچے کے ذبح کرنے اور عقیقہ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا تَکُوْنُ ذَکٰوةُ نَفْسٍ ذَکٰوةَ نَفْسَیْنِ یَعْنِیْ اَنَّ الْجَنِیْنَ اِذَا ذُبِحَتْ اُمُّهٗ لَمْ یُؤْکَلْ حَتّٰی یُدْرَکَ ذَکَاتُهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا ذَکٰوةُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوةُ اُمِّهٖ اِذَا تَمَّ خَلْقُهٗ وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ بِقَوْلِ اِبْرَاهِیْمَ هٰذَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہین ہوتا ذبح کرنا ایک جان کا ذبح کرنا دو جانون کا یعنے جب ماں ذبح کیجاوے تو اوسکے پیٹ کا بچہ نہ کہایا جاوے یہانتک کہ اوسکو حلال کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ ہم اوسکو نہین لیتے بلکہ بچے کا ذبح کرنا اوسکی ماں کا ذبح کرنا ہے جبکہ تمام ہو چکی ہو پیدائش اوسکی یعنے اگر کوئی مثلاً بکری حلال کرے اور اوسکے پیٹ سے مرا بچہ نکلے تو اوسکا کہانا درست ہے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران ابراہیم کے قول کے ساتھ قائل ہین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَتِ الْعَقِیْقَةُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ رُفِضَتْ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تہا

عقیقہ بیچ زمانے جاہلیت کے سو جب اسلام آیا تو وہ چھوڑ اگیا یعنے وجوب رہا اسواسطے کہ اسکا جواز باقی
ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا رجل عن محمد بن الحنیفۃ ان
العقیقۃ کانت فی الجاھلیۃ فلما جاء الاسلام رفضت **قال محمد** وبہ ناخذ و
ھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ محمد بن حنیفہ سے روایت ہے کہ عقیقہ جاہلیت میں تھا سو جب اسلام آیا تو وہ
چھوڑ اگیا **امام محمد** رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **باب**
ما یکرہ من الشاۃ والدم وغیرہ **ترجمہ** بکری سے کیا چیز مکروہ ہے اور خون وغیرہ کا بیان **محمد**
قال اخبرنا عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی عن واصل بن ابی جمیل عن مجاھد قال
کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الشاۃ سبعا المرارۃ والمثانۃ والغدۃ و
الحیا والذکر والانثیین والدم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب من
الشاۃ مقدمھا **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ مکروہ رکھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری سے سات
چیز ایک پتہ دوسری مثانہ تیسری غدہ چوتھی حیا پانچوین ذکر چھٹوین دونون خصیے ساتوین خون اور
تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند رکھتے بکری سے اگلی طرف اسکی **باب** ما اکل فی البر و
البحر جنگل اور دریا کا کونسا جانور کھانا درست ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن
حماد عن ابراھیم قال لا خیر فی شیء مما یکون فی الماء الا السمک **قال محمد** وبہ
ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ پانی کی کسی چیز مین بہتری
نہین مگر مچھلی مین **امام محمد** رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد**
قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال کل ما جزر عنہ الماء وما قذف
بہ ولا تاکل ما طفا **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** ابراہیم
نے کہا کہ کھا ہر وہ مچھلی کہ کھل گیا اوس سے پانی یعنے خشک ہو گیا یا سرک گیا اور وہ مچھلی کہ دریا نے
کنارے پر پھینکدی اور نہ کھا وہ مچھلی کہ مر کر پانی کے اوپر آجاوے **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد
عن ابراھیم قال کل السمک کلہ الا الطافی **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
کہ تو سب مچھلی کھا مگر جو مر کر پانی کے اوپر آجاوے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم

عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال وددت ان عندی قفۃ او قفتین
من جراد قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رح ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے
کہ حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون کہ ہوئے میرے پاس ایک زنبیل یا دو زنبیلین ٹڈی کی امام
محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

باب ما یکرہ من اکل لحوم السباع والبان الحمر

درندے چار پایون کا گوشت کہانا اور گدہون کا دودہ پینا حرام
ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا
انہ اھدی لھا ضب فسالت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن اکلہ فنھاھا عنہ
فجاء سائل فارادت ان تطعمہ ایاہ فقال اتطعمینہ مالا تاکلین قال محمد و
بہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ہدیہ بہیجی گئی واسطے عائشہ
کے ایک سوسمار سو عائشہؓ نے اوسکے کہانیکا حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سو حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوسکو اوسکے کہانے سے منع کیا پہر ایک سائل آیا اور عائشہ نے چاہا کہ وہ اوسکو کہلاوین
حضرت نے فرمایا کیا تو اوسکو کہلاتی ہے وہ چیز کہ آپ نہین کہاتے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا مکحول
الشامی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ نھی عن کل ذی ناب من السبع وکل
ذی ناب من السبع وکل ذی مخلب من الطیر وان توطی الحبالی من الفیء وان یوکل
لحم الحمر الاھلیۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ مکحول سے
روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانے ہر کچلے والی کی سے درندے چار پایون مین
سے یعنے جو دانت سے شکار کرتے ہین مانند شیر وغیرہ کے اور منع فرمایا کہانے ہر چنگل گیر کے سے
پرندون مین سے اور منع فرمایا صحبت کرنے لونڈیون جہاد کی پکڑی ہوئین سے جو حاملہ ہون
یعنے جب تک کہ بچہ نہ جنے اور منع فرمایا کہانے گوشت گدہے گہر کے پلے ہوؤن سے امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن الھیثم عن ابن عباس رض انہ کرہ لحم الفرس قال محمد ھذا قول
ابی حنیفۃ رحمۃ اللّٰہ علیہ لسنا ناخذ بہ ولا نری بلحم الفرس باسا وقد

وَقَدْ جَاءَ فِي اِحْلَالِهٖ آثَارٌ كَثِيْرَةٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اونہے نکروہ رکھا گوشت گھوڑے کا امام محمد نے کہا کہ یہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہیں لیتے بلکہ ہم گھوڑے کے گوشت کا کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور اوسکے حلال ہونے مین بہت حدیثین آچکی ہین مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَاخَيْرَ فِي لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَاَلْبَانِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابرہیم نے کہا کہ گدہون کے گوشت اور دودہ مین کچھ بہتری نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ اَكْلِ الْجُبْنِ

پنیر کے کہانیکا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهٗ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ وَمَا الْجُبْنُ قَالَ شَيْءٌ يُصْنَعُ مِنَ الْاِنْفَحَةِ الْبَهِيْمِ وَاَلْبَانِ الْمَعْزِ وَعَامَّةُ مَنْ يَصْنَعُهُ الْمَجُوْسُ قَالَ اُذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ عطیہ سے روایت ہے کہ مین ابن عمر رض کے پاس بیٹھا تہا کہ ناگاہ اوسکے پاس ایک مرد آیا اور اسے پنیر کا حکم پوچھا اونے کہا جبن کیا ہے اوسنے کہا ایک چیز ہے کہ اونٹون اور بکریون کے دودہ سے بنائی جاتی ہے اور اسکو اکثر مجوس بناتے ہین ابن عمر نے کہا کہ بسم اللہ پڑہ اور کہا امام محمد نے کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

بَابُ الصَّيْدِ

ترمیہ اگر تو شکار کو تیر مارے تو اوسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ اَوْ يَضْرِبُهٗ قَالَ اِذَا قَطَعَهٗ بِنِصْفَيْنِ فَكُلْهُمَا جَمِيْعًا وَاِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرَّاْسَ اَكْثَرَ فَكُلْ مِمَّا يَلِي الرَّاْسَ وَاَلْقِ مَا بَقِيَ مِنْهُ مِمَّا يَلِي الْعَجُزَ فَاِنْ قَطَعْتَ مِنْهُ قِطْعَةً اَوْ عُضْوًا فَبَانَتْ فَلَا تَاْكُلْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُعَلَّقًا فَاِنْ كَانَ مُعَلَّقًا فَكُلْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق مین کہ شکار کو تیر مارے یا اوسکو کسی اور چیز سے مارے ابراہیم نے کہا کہ جب تو اوسکو دو ٹکڑے کر ڈالے تو دونون کو کہا اور اگر سر کے ساتھ کم بدن ہو تو تو بہی دو ٹکڑے کہا اور اگر سر کے ساتھ زیادہ ہو تو جو سر کے ساتھ ہو سو کہا اور جو کولے کیطرف باقی ہو اوسکو پہینک دے اور اگر تو اوسے کوئی ٹکڑا یا کوئی عضو کاٹے اور جدا ہو جاوے تو اوسکو نہ کہا مگر یہ کہ اوسکے ساتھ لٹکا ہوا ہو

پس اگر لٹکا ہوا ہو تو کہا امام محمد نے کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَاهُ
عَبْدٌ أَسْوَدُ فَقَالَ إِنِّي فِي مَاشِيَةِ أَهْلِي وَإِنِّي بِسَبِيلٍ مِنَ الطَّرِيقِ أَفَأَسْقِي مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ
نَعَمْ وَإِنِّي أَرْمِي الصَّيْدَ فَأُصْمِي وَأُنْمِي قَالَ كُلْ مَا أَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا أَنْمَيْتَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِنَّمَا يَعْنِي بِقَوْلِهِ أَصْمَيْتَ مَا لَمْ يَتَوَارَ عَنْ بَصَرِكَ
وَمَا أَنْمَيْتَ مَا تَوَارَى عَنْ بَصَرِكَ فَإِذَا تَوَارَى عَنْ بَصَرِكَ وَأَنْتَ فِي طَلَبِهِ حَتَّى تُصِيبَهُ
لَيْسَ بِهِ جُرْحٌ غَيْرُ سَهْمِكَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ غلام سیاہ
ابن عباس کے پاس آیا سو اوس نے کہا کہ مین اپنے مالکون کے مواشی مین رہتا ہون اور مسافر بین اہ مین ہوں
سو کیا مین مسافرون کو دودھ پلاؤن اوس نے کہا ہان اور کہا کہ مین شکار کیطرف تیر پھینکتا ہون اور
اوسکو نظر سے غائب نہین پاتا اور کبھی غائب پاتا ہون ابن عباس نے کہا کہ جو تیر نظر سے غائب نہ ہوا اس
کو کہا اور جو غائب ہو اوسکو نہ کہا امام محمد رح نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا اور مراد اوسکی قول اصمیت سے یہ ہے کہ جب تک تیر نظر سے غائب نہ ہو اور انمیت سے یہ ہے کہ تیر نظر
سے غائب ہو اور تو اوسکی تلاش مین ہو یہانتک کہ تو اوسکو پہونچے اسحال مین کہ تیرے تیر کے سوا
اسمین کسی چیز کا زخم نہ ہو تو اوسکے کہانیکا کچھ ڈر نہین **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ وَسَمَّيْتَ فَإِنْ قَطَعْتَ بِنِصْفَيْنِ فَأْكُلْهُ كَانَ مِمَّا يَلِي الرَّأْسَ
أَكْثَرَ أَكَلْتَ مِمَّا يَلِي الرَّأْسَ وَلَمْ تَأْكُلْ مِمَّا سِوَاهُ وَإِنْ قَطَعْتَ مِنْهُ يَدًا أَوْ رِجْلًا أَوْ قِطْعَةً مِنْهَا
فَكُلْ مِنْهُ غَيْرَ مَا قَطَعْتَ مِنْهُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ**
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو شکار کو تیر مارے اور بسم اللہ کہے سو اگر تو اوسکو دو ٹکڑے
کر ڈالے تو اوسکو کہا اور اگر سر کیطرف زیادہ ہو تو جو سر کیطرف ہو اوسکو کہا اور جو اوسکے سوای
ہو اوسکو نہ کہا اور اگر تو اسکا ہاتھ یا پاؤن یا کوئی ٹکڑا کاٹ ڈالے تو کہا اوس سے غیر اوس چیز کے
کہ کاٹا تو نے اوس سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا

باب صَيْدِ الْكَلْبِ کتے کے شکار کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم عن الصّید اِذا قتلہ الکلب قبل اَن یدرک ذکاتہ فامر النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم باکلہٖ اِذا کان عالمًا قال محمّد وبہٖ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کتا شکار مار ڈالے ذبح کرنے سے پہلے تو اوسکا کیا حکم ہے سو حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کھانے اوسکے کے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ اگر کتا شکار کو مار ڈالے تو اوسکو کھانا درست ہے اگرچہ ذبح نہ ہوا ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمّد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حمّاد عن ابراھیم قال اِذا امسک علی کلبک المعلم غیر المعلم فلا تاکل قال محمّد وبہٖ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر پکڑ رکھے شکار کو تیرے معلم کتے پر کتا غیر معلم یعنے تیرے کتے معلم کے ساتھ کوئی اور کتا غیر معلم شریک ہو جاوے تو اسکو نہ کھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا محمّد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حمّاد عن سعید بن جبیر عن ابن عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما قال ما امسک علیک کلبک اِن کان عالمًا فکل فان اکل فلا تاکل منہ فانّما امسک علٰی نفسہٖ واما الصقر والبازی فکل وان اکل فانّ تعلیمہ اِذا دعوتہ ان یجیبک ولا یستطیع ضربہ حتّٰی یدع الاکل قال محمّد وبہٖ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جو شکار کہ پکڑ رکھے واسطے تیرے کتا تیرا پس اگر کتا سکھایا ہوا ہو تو کھا اور اگر کتے نے اوس سے کھایا ہو تو نہ کھا اوس سے اسواسطے کہ سوا اسکے نہیں کہ پکڑا کتے نے شکار کو اپنے لیے اور لیکن شکرہ اور باز سو کھا شکار انکا اگرچہ کھایا ہو اوس سے اسواسطے کہ نشانی تعلیم اوسکی کی یہ ہے کہ جب تو اوسکو بلا دے تو پھر آوے اور نہیں طاقت ہے مارنے اوسکے کی یہانتک کہ کھانا چھوڑ دے یعنے باز وغیرہ کا کھانا چھوڑنا ممکن نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمّد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حمّاد عن ابراھیم فی الذی یرسل کلبہ وینسی ان یسمّی فاخذہ فقتل قال اکرہ اکلہ وان کان یھودیًا او نصرانیًا فمثل ذٰلک قال محمّد ولسنا ناخذ بھذا لا باس باکلہٖ اِذا ترک التسمیۃ ناسیًا وھو

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص شکار کے پیچھے کتا چھوڑے
اور بسم اللہ کہنی بھول جاوے اور کتا شکار کو پکڑ لیوے اور مار ڈالے تو اوسکا کھانا مکروہ ہے اور اگر
یہودی یا نصرانی ہو تو اوسکا بھی یہی حکم ہے امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے اگر بسم
اللہ بھولکر چھوڑے تو اوسکے کھانیکا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا اِنَّا نَاْتِیْ اَرْضَ الْمُشْرِکِیْنَ
اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ کُلُوْا فِیْهَا قُلْنَا
فَاِنَّا بِاَرْضِ صَیْدٍ قَالَ کُلْ مَا اَمْسَکَ عَلَیْکَ سَهْمُکَ اَوْ فَرَسُکَ اَوْ کَلْبُکَ اِذَا کَانَ
عَالِمًا وَنَهَانَا عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ وَاَنْ
نَاْکُلَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ
ابی ثعلبہ سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین عرض کی کہ ہم
مشرکین کی زمین مین جاتے ہین کیا ہم انکے باسنون مین کہاوین فرمایا کہ اگر تم اوس کے کوئی چارہ
نہ پاؤ تو دہو ؤ اون کو پھر کہاؤ اون مین ہمنے کہا کہ ہم شکار کی زمین مین رہتے ہین کہ وہان شکار بہت
ہے فرمایا کہاؤ وہ شکار کہ بند رکھے تیرے لیے تیر تیرا یا گھوڑا تیرا یا کتا تیرا جبکہ سکہایا ہوا ہو اور منع
فرمایا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہانے سے ہر کچلیے دانت والے درندے کے سے اور ہر چنگل گیر پرندے
کے سے اور یہ کہاوین ہم گوشت گدہے گہر کے پلے ہوؤن کا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا **ف** نشانی تعلیم کتے وغیرہ ذی ناب کی یہ ہے کہ تین بار
شکار پکڑ پکڑ کر چھوڑ دے کہاوے نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اہل کتاب کے باسنون
کے سوای اور باسن پائے جاوین تو اہل کتاب کے باسنون کو دہو کر استعمال کرنا بھی درست نہین
لیکن فقہا نے لکہا ہے کہ اہل کتاب کے باسنون کو دہو کر استعمال کرنا بلا کراہت درست ہے خواہ
اونکے سوای اور باسن موجود ہون یا نہ ہون اور مراد حدیث مین وہ باسن ہین کہ اون مین سور
کا گوشت پکایا جاتا ہے اور مراد فقہا کی وہ باسن ہین کہ اکثر اوقات نجاست مین مستعمل نہ ہوتے
ہون **باب** الْاَشْرِبَةِ وَالْاٰنِیَةِ وَالشُّرْبِ فَاَمَّا مَا یُکْرَهُ فِی الشَّرَابِ

پینے کی چیزوں اور نبیذوں اور کھڑے ہوکر پینے کا بیان اور پینے کی چیز میں کیا مکروہ ہے **ف**
نبیذ یہ ہے کہ انگور یا کھجور پانی میں ڈالدے بغیر پکانے کے تا اوسکی شیرینی پانی میں آجاوے یعنی
شربت بنجاوے اور اسکو رہنے دیتے ہیں تا اوس میں کچھ تیزی اور تغیر ظاہر ہو نہ تغیر فاحش کہ خدشہ
کو پہونچی اسواسطے کہ تین دن کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو تناول نہ فرماتے تھے اور یہہ
نافع ہوتا ہے بدن کو زیادتی قوت اور حفظ صحت میں اور اگر نبیذ خدشہ کو پہونچی تو حرام ہے اور نبیذ
انگور اور کھجور کے سوا اور چیزوں سے بھی بنتی ہے شہد اور گیہوں اور جو وغیرہ سے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ زِيَادٍ اَنَّهُ اَفْطَرَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَقَاهُ شَرَابًا لَهُ فَكَاَنَّهُ اَخَذَهُ فِيْهِ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا هٰذَا
الشَّرَابُ مَا كِدْتُ اَهْتَدِيْ اِلٰى مَنْزِلِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا زِدْنَاكَ عَلٰى
عَجْوَةٍ وَزَبِيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابن زیاد سے روایت
ہے کہ اوس نے عبد اللہ بن عمر کے پاس روزہ افطار کیا سو عبد اللہ نے اوسکو شربت پلایا تو جیسے کہ
اوس نے اوسکو پکڑا سو جب اوس نے صبح کی تو کہا کہ کیا ہے یہ شربت نہیں قریب ہوں میں کہ راہ پاؤں
طرف گھر اپنے کے یعنی مجھکو اس سے نشہ ہو گیا ہے عبد اللہ نے کہا کہ نہیں زیادہ کیا ہمنے تجھکو کھجور
اور خشک انگور پر امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ
کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ نَبِيْذُ الزَّبِيْبِ فَلَمْ يَكُنْ يَسْتَمْرِئُهُ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ اِطْرَحِيْ فِيْهِ تَمَرَاتٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے کہ ابن عمر کے لیے خشک انگور بھگویا جاتا تھا اور کھجور نہ ڈالی جاتی تھی سو اوس نے لونڈی سے
کہا کہ اسمیں کھجوریں ڈالدے امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ
لَا بَاْسَ بِشُرْبِ نَبِيْذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ اِذَا خَلَطْتَهُمَا اِنَّمَا اُذَكِّرُهُمَا لِشِدَّةِ الْعَيْشِ
فِي الزَّمَنِ الْاَوَّلِ كَمَا كُرِهَ السَّمْنُ وَاللَّحْمُ فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ
فَلَا بَاْسَ بِهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے ساتھ پینے نبیذ کھجور اور خشک انگور کے
جبکہ دونون کو ملاکر بھگو دے اسواسطے کہ سوای اسکے نہیں کہ مکروہ رکھا گیا ملاکر بھگونا اونکا واسطے
تنگی معاش کے پہلے زمانے مین جیسے کہ مکروہ رکھا گیا گھی اور گوشت اور ایک جب خدا تعالی نے مسلمانو
پر فراخی کی تو دونون کو اکٹھا بھگونا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا

باب النَّبِيذِ الشَّدِيدِ گاڑھی نبیذ کا بیان

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو
حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ كُنْتُ اَتَّقِي النَّبِيذَ فَدَخَلْتُ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَطَعِمْتُ
مَعَهُ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَلَمَّا رَاٰى اِبْطَائِي عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا طَعِمَ عِنْدَهُ ثُمَّ دَعَا بِنَبِيذٍ لَهُ تَنْبِذُهُ سِيرِينُ
اُمُّ وَلَدِ عَبْدِ اللهِ فَشَرِبَ وَسَقَانِي **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ مین نبیذ سے بچتا تھا سو مین ابراہیم کے پاس گیا اور وہ کھانا کھاتا تھا سو مین نے اس
کے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا سو جب اوس نے اس سے میری دیر دیکھی تو کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے علقمہ نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ اونہون نے اکثر اوقات اوسکے پاس کھانا کھایا پھر عبد اللہ
نے اپنا نبیذ منگایا کہ سیرین اسکی ام ولد اوسکے لیے بھگوتی تھی سو پیا اور مجھکو پلایا امام محمد نے
کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُزَاحِمُ
بْنُ زُفَرَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ انْطَلَقَ اَبُو عُبَيْدَةَ فَاَرَاهُ جَرًّا اَخْضَرَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيذُ لَهُ فِيهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى **ترجمہ** ضحاک سے روایت ہے کہ ابوعبیدہ چلا سو اوسکو عبد اللہ کی سبز
ٹلیا دکھائی جس مین انکے لیے نبیذ بھگویا جاتا تھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی
قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ رح قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو
اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِينَ
جُزُورًا لِطَعَامِهِمْ وَاِنَّ الْعُتْقَ مِنْهَا لِاٰلِ عُمَرَ وَاِنَّهُ لَا يَقْطَعُ لُحُومَ هٰذِهِ الْاِبِلِ فِي
بُطُونِهَا اِلَّا النَّبِيذُ الشَّدِيدُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** عمرو بن میمون سے
روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ضرور مسلمانون کے لیے اونٹ ہین واسطے طعام انکے

سے اور ان مین پانی عمر کی آل کے ہین اور تحقیق شان یہ ہے کہ نہین قطع کرتا گوشت ان اونٹون کا
انکے پیٹون مین مگر نبیذ جبکہ گاڑہا ہو اور جوش مارے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
محمد قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اُتِيَ بِاَعْرَابِيٍّ قَدْ سَكِرَ فَطَلَبَ لَهٗ عُذْرًا فَلَمَّا اَعْيَاهُ ذِهَابُ عَقْلِهٖ قَالَ احْبِسُوْهُ
فَاِذَا صَحَا فَاجْلِدُوْهُ وَدَعَا بِفَضْلَةٍ فُضِلَتْ فِيْ اِدَاوَتِهٖ فَذَاقَهَا فَاِذَا نَبِيْذٌ شَدِيْدٌ
مُمْتَنِعٌ فَدَعَا بِمَاءٍ فَكَسَرَهٗ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحِبُّ الشَّرَابَ الشَّدِيْدَ فَشَرِبَ
وَسَقٰى جُلَسَاءَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا اكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ اِذَا غَلَبَكُمْ شَيْطَانُهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرت عمر کے پاس ایک گنوار لایا گیا اسحال
مین کہ مست تہا سو اوسنے اوس سے عذر چاہا سو جبکہ تہکایا اوسکو عقل کے دور ہونے نے تو کہا کہ اُ
کو قید رکہو سو جب تندرست ہو تو اوسکو کوڑے مارو اور جو شربت اوسکے برتن مین بچا ہوا تہا اسکو
منگایا اور چکہا پس ناگاہ وہ نبیذ گاڑہا تہا منع کیا گیا سو پانی منگایا اور اُسکو توڑا اور تہے حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ دوست رکہتے گاڑہے شربت کو سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ شربت پیا اور
اپنے پاس بیٹہنے والون کو پلایا پہر کہا کہ جب اسکا شیطان تم پر غالب ہو یعنے گاڑہا ہو کر جوش
مارے تو اوسکو پانی سے توڑ ڈالو امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا

بَابُ نَبِيْذِ الْبِطِّيْخِ وَالْعَصِيْرِ نبیذ اور عصیر پکائے ہوئے کا بیان **محمد**

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طُبِخَ الْعَصِيْرُ فَذَهَبَ ثُلُثَاهُ
وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ قَبْلَ اَنْ يَغْلِيَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگور کا نچوڑ پکایا جاوے سو اوسکی دو تہائی
خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے پہلے اس سے کہ جوش مارے تو اسکا کچہ ڈر نہین امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** مشہور قول مین امام محمدؒ
کے نزدیک شربت حرام ہے **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ
اَنَّهٗ كَانَ يَشْرِبُ الطِّلَاءَ قَدْ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ وَيَجْعَلُ لَهٗ مِنْهُ نَبِيْذًا فَيَتْرُكُهٗ
حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ شَرِبَهٗ وَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَاْسًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** رح وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ طلا پیتے تھے جسکی دو تہائی خشک ہوجاتی تھی اور ایک تہائی باقی رہتی اور کیا جاتا تھا اوسکے پیے اوس سے نبیذ پس چھوڑ دیتا تھا اوسکو یہانتک کہ جب گاڑہا ہوجاتا تو اوسکو پیتا اور اسکا کچھ ڈر نہ رکہتا تھا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سَرِيْعٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ يَشْرَبُ الطِّلَاءَ عَلَى النِّصْفِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَشْرَبَ مِنَ الطِّلَاءِ اِلَّا مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ تھے وہ پیتے طلا کو آدہ یعنی جو آگ پر آدہا خشک ہوجاتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے اور نہیں لائق ہے اوسکو پینا طلا کا مگر جسکی دو تہائی خشک ہوجاوے اور ایک تہائی باقی رہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ السُّكْرِ وَالْخَمْرِ

سکر اور شراب کا بیان **ف** سکر اوسکو کہتے ہین کہ شربت خرما تر کا گاڑہا ہوجاوے اور جہاگ لاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ اَتَاهُ رَجُلٌ بِهٖ صُفْرٌ فَسَاَلَهُ عَنِ السَّكَرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد اوسکے پاس آیا کہ اوسکو زردی تھی سو اوس سے سکر کا حکم پوچھا سو منع کیا اوسکو اوس سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ فَلَا تُدَاوُوْهُمْ بِالْخَمْرِ وَلَا تَغْذُوْهُمْ بِهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ فِي الرِّجْسِ شِفَاءً اِنَّمَا اِثْمُهُمْ عَلٰى مَنْ سَقَاهُمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمہاری اولاد اسلام کے طریق پر پیدا ہوتی ہے پس نہ دوا کرو انکی ساتھ شراب کے اور نہ غذا دو اون کو ساتھ اوسکے اسواسطے کہ خدا نے ناپاک حرام مین شفا نہین رکہی سوا اسکے نہین گناہ اُسکا مگر اوپر جو انکو پلاتے ہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **ف** جو چیز مست کردے

یا نشہ لاوی وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے بنی یا کھجور سے خواہ منقے سے یا شہد سے یا گیہوں یا جو یا
باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑا
اور بہت اسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک حرام شراب وہی ہے جو
شیرہ انگور سے بنے اور جوش مار کر گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور اسکے سوائی اور چیزیں بدون نشے کے اونکے
نزدیک حرام نہیں لیکن فتوی امام محمد کے قول پر ہے کہ ہر قسم کی شراب حرام ہے انگور سے ہو یا کھجور و
غیرہ سے

باب الشرب فی الاوعیة والظروف والجر وغیرہ

یعنی باسنوں اور ٹھلیا وغیرہ میں پینے کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا علقمة بن مرثد عن ابن بریدة عن ابیه رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها ولا تقولوا هجرا فقد اذن لمحمد فی زیارة قبر امه ونهیتکم عن لحوم الاضاحی ان تمسکوها فوق ثلثة ایام فامسکوها ما بدا لکم وتزودوا فانما نهیتکم لیوسع موسعکم علی فقیرکم ونهیتکم عن النبیذ فی الدباء والحنتم والمزفت فاشربوا فی کل ظرف فان الظرف لا یحل شیئا ولا یحرمه ولا تشربوا المسکر **قال محمد** وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو منع کیا کرتا تھا قبروں کی زیارت سے سو اب تم انکی زیارت کیا کرو اور نہ چھوڑو ان کو ہجر پس تحقیق اجازت دی گئی محمد کو واسطے زیارت کرنے قبر ماں اپنی کے اور منع کیا تھا میں نے تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے سے سو اب رکھو جب تک تمہارا جی چاہے اور جمع کرکے بیٹھے تو تمکو صرف اسواسطے منع کیا تھا تاکہ فراخی کرے مالدار محتاج پر اور منع کیا تھا میں نے تمکو چھوہارے کے بھگونے سے کدو میں اور سبز باسن میں اور رال والی روغنی باسن میں سو اب سب برتنوں میں پیو اسواسطے کہ باسن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ کسی کو حرام کرتا ہے اور نہ پیو نشے والی چیز کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا اسحاق بن ثابت عن ابیه عن علی بن حسین رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه غزا غزوة تبوک فمر بقوم یزفنون فقال لهم ما هؤلاء قالوا اصابوا من شراب لهم قال اظرفهم

قال الدباء والحنتم والمزفت فنهاهم ان يشربوا فيها فلما امر بهم راجعا من غزاته
شكوا اليه ما لقوا من التخمة فاذن لهم ان يشربوا فيها ونهاهم ان يشربوا المسكر
قال محمد وهو قول ابي حنيفة ترجمہ علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جنگ تبوک میں گئے تھے سو ایک قوم پر گذرے کہ تخش کئے تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو
کہا کہ انکو کیا ہے لوگوں نے عرض کی کہ اونہوں نے شراب پی ہے فرمایا کہ اونکے پاس کیا ہیں لوگوں
نے کہا کہ کدو اور سبز باسن اور رال والا باسن سو منع فرمایا اون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون میں
پینے سے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے پلٹ کر آتے ہوئے اوپر گذرے تو اونہوں نے آپ سے
شکایت کی اوس چیز کی کہ بے تخمہ سے سو اجازت دی انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون میں پینے
کی اور منع کیا انکو نشہ والی چیز کے پینے سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ما اسكر كثيره فقليله حرام
خطاء من الناس انما اراد السكر حرام من كل شراب قال محمد وهو قول
ابي حنيفة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جس چیز کا بہت نشہ لاتا ہو اوسکا تھوڑا
بھی حرام ہے لوگوں کی خطا ہے سوا اسکے نہیں مراد ہے کہ نشہ حرام ہے ہر شراب سے
امام محمد نے کہا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد
قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا سالم الافطس عن سعيد بن جبير عن ابن عمر
انه شرب من قربة وهو قائم وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ سعید بن جبیر سے
روایت ہے کہ ابن عمر نے مشک سے پانی پیا اسحال میں کہ وہ کھڑے تھے اور اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب الشرب في آنية الذهب والفضة** سونے اور چاندی کے
برتنوں میں پینے کا بیان محمد قال حدثنا ابو فروة عن عبد الرحمن بن ابي
ليلى عن حذيفة بن اليمان قال نزلت مع حذيفة رضي الله تعالى عنه على دهقان
بالمدائن فاتانا بطعام فطعمنا فدعا حذيفة رضي الله عنه بشراب فاتاه بشراب
في اناء من فضة فاخذ الاناء فضرب به وجهه فساءنا الذي صنع به قال فقال
هل تدرون لم صنعت هذا قلت لا قال نزلت به مرة في العام الماضي فاتاني بشراب

فِيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّاْكُلَ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَّشْرَبَ فِيْهِمَا وَلَا نَلْبَسَ الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ فَاِنَّهُمَا لِلْمُشْرِكِيْنَ فِي الدُّنْيَا فَهُمَا لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے کہ مین حذیفہ کے ساتھ مدائن مین ایک زمیندار پر اوترا سو وہ ہمارے پاس کھانا لایا سو ہمنے کھایا پھر حذیفہ نے پانی منگایا سو وہ چاندی کے برتن مین اوسکے پاس پانی لایا سو حذیفہ نے برتن پکڑا اور اوسکے منہ پر مارا سو غضبناک کیا ہمکو اوس چیز نے کہ کی ساتھ اوسکے پس کہا کیا تم جانتے ہو کہ مینے یہ کام کسواسطے کیا ہمنے کہا نہین حذیفہ نے کہا کہ مین پچھلے سال مین بھی ایک بار اوسپر اوترا تھا سو ہمنے اسکو خبر دی کہ منع فرمایا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوین ہم بیچ برتنون سونے اور چاندی کے اور یہ کہ پیوین ہم اون مین اور نہ پہنے ہم ریشم کو اور دیباکو اسواسطے کہ وہ واسطے مشرکین کے ہین دنیا مین اور وہ ہمارے لیے ہین آخرت مین **امام محمد** نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

بَابُ اللِّبَاسِ مِنَ الْحَرِيْرِ وَالشُّهْرَةِ وَالْخَزِّ

ریشم اور شہرت اور خز کے پہنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًا فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَلَمَّا اَقْبَلُوْا اُبْلِغَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُمْ قَدْ دَنَوْا اَخْرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَقْبِلُهُمْ فَلَمَّا بَلَغَهُمْ خُرُوْجُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالنَّاسِ اِلَيْهِمْ لَبِسُوْا مَا مَعَهُمْ مِنَ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ عُمَرُ غَضِبَ وَاَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْقُوْا ثِيَابَ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا رَاَوْا غَضَبَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْقَوْهَا ثُمَّ اَقْبَلُوْا يَعْتَذِرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّا لَبِسْنَاهَا لِنُرِيَكَ فَيْءَ اللّٰهِ الَّذِيْ اَفَاءَ عَلَيْنَا قَالَ فَسُرِّيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْعَلَمِ الْاِصْبَعِ وَالْاِصْبَعَيْنِ وَالثَّلٰثِ وَالْاَرْبَعِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر بھیجا سو خدا نے انکو فتح دی اور بہت غنیمتین ہاتھ لگین سو جب وہ پھرے اور عمر کو خبر پہونچی کہ وہ نزدیک آپہونچے ہین تو لوگون کے ساتھ اونکے پیشوائی کو نکلے سو جب پہونچا انکو نکلنا عمر کا ساتھ لوگون کے طرف اونکے تو جو انکے ساتھ ریشم اور دیبا تھا سو اونہون نے پہنا سو جب عمر نے انکو دیکھا تو غصے ہوئے اور انسے منہ پھیرا پھر کہا کہ پھینکدو کپڑے دوزخیون کے سو جب

اونہون نے عمر کا غصہ دیکھا تو انکو پھینکا پھر عذر چاہتے ہوئے لگے اور عرض کی کہ پہننے تو انکو اسواسطے
پہنا تھا تا کہ دکھا وین ہم تجھکو غنیمت آگئے۔ جو خدا نے تمکو ہاتھ لگائے سو حضرت عمر سے غصہ دور ہوا پھر
اجازت دی ریشم کی نشان مین فقط ایک اونگلی اور دو اونگلی اور تین اونگلی اور چار اونگلی سے امام
محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
رحمه الله عن حماد عن ابراهيم قال قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه اتقوا
الشهرتين في اللباس ان يتواضع احدكم حتى يلبس الصوف او يجر الخز قال
محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے
کہا کہ بچو تم دو شہرتون سے لباس مین یعنی دو طرح کے کپڑے سے کہ باعث شہرت ہو مین یہ کہ تواضع کرے
ایک تمہارا ایسا تک کہ پہنے اون کا کپڑا یا خز امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ کا ف خز ایک کپڑے کا نام ہے کہ بنا جاتا تھا صوف و ریشم سے اور وہ مباح ہے اور صحابہ
و تابعین نے اسکو پہنا ہے اور جو خز کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ مطلقا حرام ہے محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة عن سليمان بن ابي المغيرة قال سال بجير سعيد بن جبير وانا جالس
عنده عن لبس الحرير فقال سعيد غاب حذيفة بن اليمان غيبة فكسى بنيه
وبناته قمص الحرير فلما قدم امر به فنزع عن الذكور وترك عن الاناث قال
محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ سلیمان سے روایت ہے کہ بجیر نے سعید بن جبیر
سے ریشم کے پہننے کا حکم پوچھا اور مین اوسکے پاس بیٹھا تھا سو سعید نے کہا کہ حذیفہ کچھ دن غائب
ہوا سو اوسکے بیٹون اور بیٹیون نے ریشمی کرتے پہنے سو جب حذیفہ آئے تو حکم کیا اوسکے اتارنے
کا سو مردون سے کھینچا گیا اور عورتون پر چھوڑ دیا گیا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم
بن ابي الهيثم البصري ان عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وابا هريرة
وانس بن مالك وعمران بن حصين وحسينا وشريحا كانوا يلبسون الخز قال
محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان اور
عبد الرحمن اور ابوہریرہ اور انس بن مالک اور عمران اور حصین اور حسین اور شریح تھے پہنتے خز کو امام محمد

نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین کہ خز کا پہننا درست ہے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال
اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا سعید بن المرزبان عن عبد اللہ بن ابی اوفی انہ کان
یلبس الخز ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ وہ خز کو پہنتے تھے **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفۃ قال حدثنا زید بن ابی انیسۃ عن رجل من اہل مصر عن النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انہ اخذ الحریر والذہب بیدہ ثم قال ھذا محرم للذکور
من امتی قال **محمد** ولا نری بہ للاناث باسا وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ
زید بن ابی انیسہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا اپنے ہاتھ مین پکڑا پھر فرمایا
یہ حرام ہے میری امت کے مردون کے لیے امام محمد نے کہا کہ عورتون کے لیے ہم اسکا کچھ ڈر نہین دیکھتے
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
انہ قال لا باس بالحریر والذہب للنساء **قال محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی
حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورتون کو ریشم اور سونے کے پہننے کا کچھ ڈر
نہین امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن عمرو بن دینار عن عائشۃ حلت اخواتہا بالذہب قال ابن عمر حلی بناتہ بالذہب **قال محمد**
وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ اونھون نے
اپنی بہنون کو سونا پہنایا اور ابن عمر نے بھی اپنی بیٹیون کو سونا پہنایا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد درندو
چارپایون کے چمڑے پہننے اور کھال کے رنگنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
عن حماد انہ رای علی ابراہیم قلنسوۃ ثعالب وکان لا یری باسا بجلود النمر
قال **محمد** وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اونھون نے ابراہیم
لومڑی کی ٹوپی دیکھی اور وہ چیتے کی کھال کا کچھ ڈر نہ دیکھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد
عن عمر رضی اللہ عنہ قال ذکوۃ کل میت دباغہ **قال محمد** وبہ ناخذ
وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ پاکی ہر کھال کی رنگنا ہے

ہے یعنے جب چمڑا رنگا جاوے تو پاک ہوجاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کُلُّ شَیْءٍ یَمْنَعُ الْجِلْدَ
مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ دِبَاغٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ کھال کو بگڑنے سے منع کرے پس وہی اوسکی دباغت ہے امام محمد نے کہا
کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِیْدِ وَ**
غَیْرِهٖ وَنَقْشِ الْخَاتَمِ سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی پہننے کا بیان اور انگوٹھی کے نقش کا بیان
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ
اَللّٰهُ وَلِیُّ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ وَکَانَ خَاتَمُ اِبْرَاهِیْمَ مِنْ حَدِیْدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا یُعْجِبُنَا اَنْ
نَتَخَتَّمَ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِیْدِ وَلَا بِشَیْءٍ مِنَ الْحِلْیَةِ غَیْرِ الْفِضَّةِ لِلرِّجَالِ فَاَمَّا النِّسَاءُ
فَلَا بَاْسَ لَهُنَّ بِالذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعی کی
انگوٹھی کا نقش یہ تھا اللہ ولی ابراہیم یعنے ابراہیم کا والی اللہ پاک ہے اور ابراہیم کی انگوٹھی لوہے
کی تھی امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ نہین پسند ہمکو پہننا انگوٹھی سونے اور چاندی کا اور نہ کسی چیز کا زیور
سے سوائے چاندی کے واسطے مردون کے لیکن عورتون کو سونے کے پہننے کا کچھ ڈر نہین اور یہی قول
ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوْقٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قَالَ وَکَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حَمَّادٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرٰی بَاْسًا اَنْ یُنْقَشَ
فِی الْخَاتَمِ ذِکْرُ اللّٰهِ مَا لَمْ یَکُنْ اٰیَةً تَامَّةً فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ فِیْ یَدِهٖ فِی
الْجَنَابَةِ وَالَّذِیْ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت
ہے کہ تھا نقش انگوٹھی مسروق کا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تھا نقش انگوٹھی حماد کا لا الہ الا اللہ امام
محمد نے کہا کہ جائز ہے انگوٹھی مین کھودنا ذکر اللہ پاک کا جب تک کہ پوری آیت نہ ہو لیکن تحقیق نہین لائق
ہے یہ کہ ہووے اوسکے ہاتھ مین جنابت کی حالت مین اور جو بے وضو ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ
کا **بَابُ الْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْ یَّدْعُوَ مَنْ لَّمْ تَبْلُغْهُ الدَّعْوَةُ** خدا کے راہ مین
لڑنے کا بیان اور یہ کہ جسکو دعوت اسلام نہ پہونچے ہو اوسکو دعوت کرے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا

اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ اِذَا بَعَثَ جَیْشًا قَالَ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰهِ لَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَاِذَا حَاصَرْتُمْ حِصْنًا اَوْ مَدِیْنَةً فَادْعُوْهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَاَخْبِرُوْهُمْ اَنَّهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَهُمْ مَا لَهُمْ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَیْهِمْ وَادْعُوْهُمْ اِلَی التَّحَوُّلِ اِلٰی دَارِ الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَوْا فَاَخْبِرُوْهُمْ اَنَّهُمْ ذِمِّیَّةٌ وَاِنْ اَبَوْا اَنْ یُّعْطُوا الْجِزْیَةَ فَانْبِذُوْا اِلَیْهِمْ ثُمَّ قَاتِلُوْهُمْ وَاِنْ اَرَادُوْا کُمْ اَنْ تُنْزِلُوْهُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوْهُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا اَحْکَمَ اللّٰهُ فِیْهِمْ وَلٰکِنْ اَنْزِلُوْهُمْ عَلٰی حُکْمِکُمْ ثُمَّ احْکُمُوْا فِیْهِمْ وَاِذَا اَرَادُوْا مِنْکُمْ اَنْ تُعْطُوْهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ فَلَا تُعْطُوْ هُمْ وَلٰکِنْ اَعْطُوْهُمْ ذِمَمَکُمْ وَذِمَمَ اٰبَائِکُمْ فَاِنَّکُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَکُمْ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اون کو فرماتے کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے اور غنیمت کے مال مین چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور کسی کا ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو ماریو اور جب تم کسی قلعہ والون یا شہر والون کو گھیرو تو بلاؤ اونکو طرف اسلام کے کہ مسلمان ہو وین سو اگر وہ مسلمان ہو وین تو خبردار کر انکو کہ مقرر وے مسلمانون مین سے ہین انکو ملیگا جو مسلمانون کو ملتا ہے یعنے ثواب اور غنیمت اور انپر واجب ہوگا جو مسلمانون پر واجب ہوتا ہے پھر اون سے درخواست کر کہ اپنا وطن چھوڑ کر دار الاسلام مین آرہین اور اگر وے لوگ ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نہ کرین تو اون سے خبر کر دے کہ وہ جنگلی مسلمانون کیطرح ہونگے اور اگر وے مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اون سے جزیہ مانگ سو اگر وے جزیہ دینا قبول کرین تو خبر کر دے انکو کہ وہ ذمی لوگ ہین یعنے خدا اور رسول کی پناہ مین ہین اور اگر جزیہ دینے سے انکار کرین تو اونکا عہد اونکی طرف پھینکدو پھر اون سے لڑو اور اگر وے تم سے چاہین کہ انکو خدا کے حکم پر اتارو یعنے اون سے خدا کا عہد کرو تو انکو خدا کے حکم پر اوتارو اسواسطے کہ تم نہین جانتے کہ کیا ہے حکم اللہ کا بیچ مقدمے اونکے کہ آیا تیری صلح کرنی خدا کی مرضی کے موافق ہے یا نہین

صہ کاعراب المسلمین فان ابوا فادعوهم الی اعطاء الجزیة فان فعلوا فاخبروهم انهم

لیکن اوتارو تم انکو اپنے حکم پر اور اپنی مرضی پر پہر حکم کرو بیچ اونکے اور اگر وے تم سے چاہین کہ تم اون کے
خدا کا اور اسکے رسول کا عہد کرو تو اون سے یہ عہد نہ کرو لیکن انکو اپنا اور اپنے باپ دادون کا قول
اقرار دو اس واسطے کہ اگر تم سے اپنی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا کی عہد شکنی سے گناہ مین تہوڑے
امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اذا قاتلت قوما فادعھم اذا لم یبلغھم
الدعوۃ **قال محمد** وبہ ناخذ فان کانت بلغتھم الدعوۃ فان شئت فادعھم و
ان شئت فلا تدعھم وھو قول ابی حنیفۃ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب
تو کسی قوم سے لڑے تو اون کو اسلام کیطرف بلا جبکہ اون کو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین سو اگر انکو اسلام کی دعوت پہونچ چکی ہو تو پہر انکو خواہ دعوت کریا نہ کریئے
اون کو دعوت کرنا ضرور نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا **باب الغنیمۃ و**
النفل مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان **ف** غنیمت اوس مال کو کہتے ہین کہ حاصل ہو کفار سے
ساتھہ لڑائی اور جنگ کے اور جو مال کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہو اوسکو فے کہتے ہین اور نفل کہتے
ہین زیادہ حصہ دینے کو سوائے حصہ عام لشکر کے یعنے درست ہو **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ
قال حدثنا عبید اللہ بن داود عن المنذر بن ابی حمصۃ قال بعثنا عمر فی جیش
الی مصر فاصابوا غنائم فقسم للفارس سھمین وللراجل سھما فرضی بذلک
عمر رضی اللہ عنہ **قال محمد** وھذا قول ابی حنیفۃ ولسنا ناخذ بھذا و
لکنا نری للفارس ثلثۃ اسھم سھما لہ وسھمین لفرسہ **ترجمہ** منذر سے روایت
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو ایک لشکر مین مصر کیطرف بہیجا سو اون کو غنیمت ہاتھہ
لگی سو تقسیم کی اوس نے واسطے سوار کے دو حصے اور واسطے پیادے کے ایک حصہ سو راضی ہوا
ساتھہ اوسکے عمر رضی اللہ عنہ امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اوسکو نہین لیتے
ولیکن ہماری رائے یہہ ہے کہ سوار کو تین حصے دیے جاوین ایک حصہ اوسکا اور دو حصے اوسکے
گہوڑے کے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ کان
یستحب النفل لیغری بذلک المسلمین علی عدوھم قال محمد وبہ ناخذ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ مستحب کہتے تھے زیادہ حصہ دینے کو علاوہ حصہ غنیمت کے تاکہ لوٹ کریں مسلمان بسبب اسکے کافرون سے یعنے تاکہ مسلمانون کو لڑائی کی ترغیب ہو امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ النَّفَلُ أَنْ يَقُولَ مَنْ جَاءَ بِسَلَبٍ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ جَاءَ بِأَسِيرٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا وَهَذَا النَّفَلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نفل یہ ہے کہ کہے امام کہ جو کسیکو مار کر اوسکا اسباب اور ہتیار لاوے تو وہ اوسی کے لیے ہے اور جو کسی کا سر لاوے تو اوسکے لیے ایسا ایسا مال ہے پس یہہ نفل ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا أَحْرَزَ أَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ فَهُوَ رَدٌّ عَلَى صَاحِبِهِ إِنْ أَصَابَهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْفَيْءُ وَإِنْ أَصَابَهُ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِثَمَنِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالثَّمَنُ الْقِيمَةُ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مال مسلمانون کا حربی لوگ لوٹ لین پھر وہ مسلمانون کے ہاتھ لگے تو وہ اوسکے مالک کو پھیر دیا جاوے اگر پہونچے اوسکو پہلے تقسیم ہونے مال غنیمت کے اور اگر بعد تقسیم ہونے غنیمت کے اوسکو پہونچے تو وہ حقدار ہے اوسکا ساتہ قیمت اوسکی کے یعنے قیمت دیکر اوسکو خرید لیوے امام محمدؒ نے کہا کہ ثمن قیمت کو کہتے ہین اور اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ أَصَابَهُ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنْ وَجَدَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَهُ الْمُسْلِمُونَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ وَجَدَهُ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا يَعْنِي بِالثَّمَنِ الْقِيمَةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ جو چیز کہ کافرون کے ہاتہ لگے پھر بعد اوسکے مسلمان اوسپر غالب ہووین سو اگر پاوے اوسکو مالک اسکا پہلے اس سے کہ تقسیم کرین اوسکو مسلمان تو وہ حقدار ہے ساتھ اوسکے اور اگر اوسکو تقسیم کے بعد پاوے تو وہ حقدار ہے ساتہ اوسکے ساتہ قیمت اوسکی کے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور مراد ثمن سے قیمت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا

باب فضائل الصحابة ومن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من كان يتذاكر
الفقه ترجمہ اصحاب رضی اللہ عنہم کی فضیلتوں کا بیان اور بعض اصحاب فقہ کا تذکرہ کرتے تھے **محمد**
قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم عن الشعبي قال كان ستة من اصحاب محمد صلى الله
عليه وآله وسلم يتذاكرون الفقه منهم علي بن ابي طالب رضي الله عنه وابي وابو
موسى على حدة وعمر وزيد وابن مسعود ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے چھ اصحاب آپس میں فقہ کا تذکرہ کیا کرتے تھے اون میں سے حضرت علی اور ابی اور ابی موسی علیحدہ
تھے اور عمر اور زید اور ابن مسعود علیحدہ **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة رح عن حماد عن
ابراهيم ان عمر رضي الله عنه مس النبي صلى الله عليه وسلم وهو محموم فقال عمر
رضي الله عنه ايأخذك هذا وانت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال
انها اذا اخذتني شقت علي ان اشد هذه الامة بلاء نبيها ثم الخير فالخير
وكذلك الانبياء قبلكم والامم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کو ہاتھ لگایا اس حال میں کہ آپ کو تپ تھی سو عمر نے کہا کہ یا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو ایسی تپ پکڑتی ہے اور حالانکہ آپ رسول ہیں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب وہ مجھ کو پکڑتی ہے تو مجھ پر نہایت کٹھن گذرتی ہے سخت تر بلا اس امت کے بلا اسکے
نبی کے ہے پھر جو بہتر لوگ ہیں پھر بہتر اور اسیطرح انبیا پہلے تمہارے اور امتیں **محمد** قال
اخبرنا ابو حنيفة عن علي بن الاقمر قال كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يطعم
الناس بالمدينة وهو يطوف عليهم بيده عصا فمر برجل ياكل بشماله فقال
يا عبد الله كل بيمينك قال يا عبد الله انها مشغولة قال فمضى ثم مر به و
هو ياكل بشماله فقال له يا عبد الله كل بيمينك قال يا عبد الله انها مشغولة
ثلث مرات قال وما شغلها قال اصيبت يوم موتة قال فجلس عمر عنده رض يبكي
فجعل يقول له من يوضئك من يغسل راسك وثيابك من يصنع كذا وكذا فدعا
له بخادم وامر له براحلة وطعام وما يصلحه وما ينبغي له حتى رفع اصحاب محمد
صلى الله عليه وآله وسلم اصواتهم يدعون الله لعمر رض مما راوا من رقته بالرجل

وَاهْتِمَامُهُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ علی بن اقمر سے روایت ہے کہ تھے عمرؓ کھانا دیتے لوگون کو مدینے مین اور وہ ا پہر گہوستے تہے اسحال مین کہ آپ کے ہاتہ مین لاٹھی تھی سو عمرؓ ایک مرد پر گزرے کہ اپنے بائین ہاتہ سے کہاتا تہا عمرؓ نے کہا کہ اے بندے اللہ کے اپنے داہنے ہاتہ سے کہا اوس نے کہا اے بندے اللہ کے وہ ہاتہ مشغول ہے پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے پہر دوسرے دن اوسپر گذرے اور وہ بائین ہاتہ سے کہاتا تہا سو عمرؓ نے اوس سے کہا کہ اے بندے اللہ داہنے ہاتہ سے کہا اوس نے کہا کہ اے عبد اللہ وہ مشغول ہے اسیطرح تین بار یہ واقع ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اوسکو کس چیز نے مشغول کر رکہا اوس نے کہا کہ جنگ موتہ کے دن کاٹا گیا تہا سو جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوسکے پاس بیٹھکر رونے لگے اور کہنے لگے کہ تجہکو وضو کون کراتا ہے اور تیرا سر اور کپڑے کون دہوتا ہے کون ایسا ایسا کرتا ہے سو اوسکے لیے ایک غلام منگایا اور اسکے لیے سواری اور طعام کا حکم کیا اور جو اوسکو سواری اور جو اوسکے لائق تہا یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنی آوازین بلند کین اس حال مین کہ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے تہے اوس سبب سے کہ دیکہی اونہون نے نرمی اوسکے ساتہ اوس مرد کے اور کوشش اوسکی ساتہ مسلمانون کے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ طُعِنَ فَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَا فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ كُنْتُ أَلْقَى اللّٰهَ بِصَحِيْفَتِهِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ ترجمہ محمد بن علی سے روایت ہے کہ حضرت علی عمرؓ پاس آئے جبکہ انکو نیزہ مارا گیا سو کہا کہ تجہکو خدا رحمت کرے سو قسم ہے خدا کی نہین زمین مین کوئی کہ ملون مین اللہ کو ساتہ نامہ اعمال اوسکے کے محبوب تر نزدیک میرے تجہسے یعنے تیرا نامہ مجہکو سب سے زیادہ محبوب تر ہے بَابُ الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبُهْتَانِ سچ اور جہوٹ اور غیبت اور بہتان کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا كَذِبَةً وَاحِدَةً قِيْلَ فَمَا هِيَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أُرَحِّلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِرَجُلٍ مِنَ الطَّائِفِ يُرَحِّلُ لَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَنْ كَانَ يُرَحِّلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ فَأَتَانِيْ فَقَالَ لِيْ آسِّ

الرَّاحِلَةِ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِطَائِفِيَّةٍ الْمُنْكِبَةِ فَرَحَلَ بِهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ وَكَانَتْ مِنْ أَبْغَضِ الرَّوَاحِلِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ رَحَلَ هٰذِهِ فَقَالُوا الرَّجُلُ الثَّقَفِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُرُوا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ فَلْيَرْحَلْ لَنَا قَالَ فَرُدَّتْ إِلَى الرَّاحِلَةِ ترجمہ معن بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ نہیں خوش ہوا میں جب سے کہ میں مسلمان ہوا مگر ایک بار کسی نے کہا کہ کیا ہے وہ لے ابا عبد الرحمن اوس نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری تیار کیا کرتا تھا سو طائف کا ایک دلایا گیا کہ حضرت صلعم کی سواری تیار کرے سو لوگوں نے کہا کہ حضرت صلعم کی سواری کون طیار کرتا تھا سو اسکو کہا گیا کہ ام عبد کا بیٹا سو وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون سواری بہت پیاری تھی سو میں نے کہا کہ طائفیہ منکبہ (ایک سواری کا نام ہے) سو اوس کو اوس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طیار کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر سوار ہوئے اور وہ سواری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک دشمن تر تھی سو آپ نے فرمایا کہ یہ سواری کس نے طیار کی لوگوں نے عرض کی کہ طائف کے رہنے والے نے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام عبد کے بیٹے کو حکم کرو سو چاہیے کہ ہماری سواری طیار کرے سو سواری پھر میری طرف پھیری گئی **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةُ حَبِيبِ اللهِ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ جب وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتا تھا تو کہتا تھا کہ حدیث بیان کی مجھ کو بہت سچی بہت سچے کی بیٹی خدا کے محبوب کی محبوبہ نے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ فِي الرَّجُلِ مَا فِيهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کا عیب کہے جو اوس میں ہو تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر تو اسکا ایسا عیب کہے جو اوس میں نہ ہو تو تو نے اوس پر بہتان باندھا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا

بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَبِرِّ الْوَالِدَيْنِ

بر او [illegible]

اور ناتیداری ہو سلوک کرنیکا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن ناصح عن یحیی بن ابی کثیر الیمانی عن ابی سلمة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما من عمل اطیع اللہ فیہ اعجل ثوابا من صلة الرحم وما من عمل عصی اللہ فیہ اعجل عقوبة من البغی والیمین الفاجرة تدع الدیار بلاقع **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عمل ایسا نہین ہے جسمین کہ خدا کی اطاعت کیجاوے کہ اوسکا بدلا دنیا مین جلد تر ملے برادری کے سلوک کرنے سے اور کوئی ایسا عمل نہین کہ اسمین خدا پاک کی نافرمانی کیجاوے جلد تر ہو از روی عذاب کے دنیا مین زنا اور جھوٹی قسم سے کہ وہ شہرونکو ویران کردیتی ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن محمد بن سوقة ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتیتک لاجاہد معک وترکت والدی یبکیان قال فانطلق فاضحکہما کما ابکیتہما قال محمد وبہ نأخذ ولا ینبغی الا باذن والدیہ ما لم یضطر المسلمون الیہ فاذا اضطروا الیہ فلا باس وہو قول ابی حنیفة **ترجمہ** محمد بن سوقہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ مین آپکے پاس آیا ہون تاکہ آپکے ساتھ جہاد کرون اور مین نے اپنے ماں باپ روتے چھوڑے ہین حضرت نے فرمایا جا اور جیسے تو نے اونکو رولایا ویسے انکو ہنسا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہین اور نہین جائز ہے جہاد کرنا مگر ساتھ اجازت ماں باپ کے جبتک کہ نہ بیقرار ہون مسلمان طرف اوسکے اور جب طرف اوسکے بیقرار ہون تو اسکو جہاد مین جانیکا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب ما یحل لک من مال ولدک اپنی اولاد کے مال مین سے کیا چیز حلال ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراہیم عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت افضل ما اکلتم کسبکم وان اولادکم من کسبکم قال محمد لا باس بہ اذا کان محتاجا ان یاکل من مال ابنہ بالمعروف فان کان غنیا فاخذ منہ شیئا فہو دین علیہ وہو قول ابی حنیفة **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ افضل اوس چیز کا کہ کہاو تم کمائی تمہاری ہے اور تمہاری اولاد کمائی تمہاری ہین سے ہے امام محمد نے کہا کہ اولاد کی مال کا کچھ ڈر نہین جبکہ باپ محتاج ہو یہ کہ کھاوے اپنے بیٹے کی کمائی سے موافق دستور کے

اور اگر مالدار ہو اور بیٹے کو مال میں سے کوئی چیز لیوے تو وہ اوسپر قرض ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال لیس للاب من مال ابنه شیء الا ان یحتاج الیه من طعام او شراب او کسوة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز باپ کو کوئی چیز اپنے بیٹے کے مال میں سے مگر یہ کہ محتاج ہو طرف اوسکے کھانے اور پینے اور کپڑے سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا

باب من دل علی الخیر کمن فعله جو کوئی نیکی پر دلالت کرے وہ مانند کرنیوالے نیکی کے ہے **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفة قال اخبرنا علقمة بن مرثد یرفع الحدیث الی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال جاء رجل یستحمله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما عندی ما احملك علیه ولکن سادلك علی فتی من فتیان الانصار انطلق فانك ستجده فی مقبرة بنی فلان یرمی مع اصحابه فان عنده بعیرا سیحملك علیه فانطلق الرجل حتی اتی مقبرة بنی فلان فوجده فیها یرمی مع اصحاب له فقال له انی اتیت رسول الله صلعم استحمله فلم اجد عنده شیئا فاخبره الخبر فقال الله الذی لا اله الا هو لکذا هذا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له ذلك مرتین فانطلق فحمله ثم جاء الی النبی صلی الله علیه واله وسلم علی بعیر فحدث النبی صلی الله علیه واله وسلم الحدیث فقال له النبی صلی الله علیه وسلم انطلق فان الدال علی الخیر کفاعله **ترجمہ** علقمہ بن مرثد سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس سواری مانگنے کو آیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں جسپر میں تجھکو سوار کردوں ولیکن میں تجھکو ایک جوان انصاری کی طرف راہ بتلاتا ہوں جا کہ مقرر تو اوسکو بنی فلان کے مقبرے میں پاویگا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر مارا کرتا ہے پس تحقیق اوسکے پاس ایک اونٹ ہے کہ وہ تجھکو اوسپر سوار کریگا سو وہ مرد چلا یہانتک کہ بنی فلان کے مقبرے میں آیا سو اسکو اوسمیں پایا اسحال میں کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کرتا تھا سو اس نے اس سے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو آیا تھا سو میں نے آپکے پاس کوئی چیز نہ پائی سو اوس نے اسکو اسحال سے خبر کی سو اس نے کہا قسم ہے اس اللہ پاک کی کہ اوسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ البتہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھسے ذکر کیا

تہا سو اسنے اوس سے یہ بات دو بار کہی پھر چلا اور اوسکو اونٹ پر سوار کیا پھر وہ اونٹ پر حضرتؐ کے پاس آیا اور حضرتؐ سے وہ بات بیان کی سو حضرت صلعم نے اوسکو فرمایا کہ جا بیشک تحقیق دلالت کرنیوالا نیکی پر مانند کرنیوالے اوسکے کے ہے **باب** الوليمة ولیمہ کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة رح عن الهيثم قال لما تزوج النبي صلى الله عليه وسلم ام سلمة رضي الله تعالى عنها اولم عليها سويقا وتمرا وقال ان شئت سبعت لك وسبعت لصواحباتك قال **محمد** يعني يقيم عندها سبعا وعند صواحباتها سبعا قال **محمد** وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** ہیثم سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح کیا تو ولیمہ کیا اوپر ستو اور کھجور سے اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تیرے پاس سات دن رہوں اور سات دن تیری صاحبوں کے پاس رہوں امام محمد نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اوسکے پاس سات دن ٹھیرین اور اسکے صاحبوں کے پاس بہی سات دن ٹھیرین اور یہی ہے قول ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا **باب** الزهد زہد کا بیان یعنے دنیا میں تھوڑی چیز پر کفایت کرنی **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال ما شبع آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم ثلثة ايام متابعة من خبز البر حتى فارق محمد صلى الله عليه وآله وسلم الدنيا وما زالت الدنيا عليهم عسرة كدرة حتى قبض محمد صلى الله عليه وآله وسلم فلما قبض اقبلت الدنيا عليهم صبا **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں پیٹ بھر کہایا آل محمد نے تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہانتک کہ آپنے دنیا چھوڑی اور ہمیشہ رہی دنیا اوپر تنگ اور سیاہ یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا سو جب حضرت کا انتقال ہوا تو متوجہ ہوئی اوپر دنیا یہ کہ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مال کی بہت کثرت ہوئی اور اصحاب سب مالدار ہو گئے **باب** الدعوة دعوت کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا محمد بن قيس ان ابا العوجاء العشار كان صديقا لمسروق فكان يدعوه فيأكل من طعامه ويشرب من شرابه ولا يسأله قال **محمد** وبه ناخذ ولا باس بذلك ما لم يعرف خبيثا بعينه وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ابا عوجا عشر لینے والا مسروق

کا دوست تھا سو وہ اسکی دعوت کیا کرتا تھا سو مسروق اسکا کھانا کھاتے تھے اور اسکا پانی پیتے تھے اور
اس سے پوچھتے نہ تھے کہ یہ وجہ حلال سے ہے یا حرام سے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں کہ اسکا کچھ
ڈر نہیں جبتک کہ وہ حرام کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ عَلَى الرَّجُلِ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَاشْرَبْ
مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا تَسْاَلْهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ مَا لَمْ یَشْتَرِبْ شَیْئًا وَهُوَ قَوْلُ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کے پاس جاوے تو اوسکا کھانا کھا
اور اسکا پانی پی اور اسکی حال نہ پوچھ امام محمدؒ نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب تک کہ
کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ رحمہ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ كَانَ یُقَالُ اِذَا دَخَلْتَ بَیْتَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَ
اشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا تَسْاَلْ عَنْ شَیْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ مَا لَمْ یَشْتَرِبْ شَیْئًا
وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ جب تو کسی
مسلمان کے گھر میں جاوے تو اسکا کھانا کھا اور اسکا پانی پی اور کسی چیز سے نہ پوچھ امام محمدؒ
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں جب تک کہ کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ❊
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
فَدَعَاهُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا وُضِعَ الطَّعَامُ تَنَاوَلَ وَتَنَاوَلْنَا
مَعَهٗ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُضْعَةً فَلَاكَهَا فِیْ فِیْهِ طَوِیْلًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ
یَاْكُلَهَا فَاَلْقَاهَا مِنْ فِیْهِ وَاَمْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ لَحْمِكَ هٰذَا
مِنْ اَیْنَ هُوَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاةٌ كَانَتْ لِصَاحِبٍ لَنَا فَلَمْ یَكُنْ عِنْدَنَا شَیْءٌ فَنَشْتَرِیْهَا
فَعَجَّلْنَا بِهَا فَذَبَحْنَاهَا فَصَنَعْنَاهَا لَكَ حَتّٰى یَجِیْءَ صَاحِبُهَا فَنُعْطِیَهٗ ثَمَنَهَا فَاَمَرَهُ
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَرْفَعَ الطَّعَامَ وَاَنْ یُطْعِمَهُ الْاُسَارٰى قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَوْ كَانَ اللَّحْمُ عَلٰى حَالِهِ الْاَوَّلِ مَا اَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ یُطْعِمَهُ الْاَسْرٰى وَلٰكِنَّهٗ رَاٰهُ قَدْ خَرَجَ مِنْ مِلْكِ الْاَوَّلِ وَكَرِهَ اَكْلَهٗ لِاَنَّهٗ عِنْدَنَا

لم يضمن قيمته لصاحبه الذي اخذت شاته ومن ضمن شيئا فصار له من وجه
غصب فاحب الينا ان يتصدق به ولا يأكله وكذلك ربحه والاسارى عندنا
اهل السجن المحتاجين وهذا كله قياس قول ابي حنيفة ترجمہ عاصم بن کلیب روایت
ہے کہ ایک صحابی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا اور آپ کو بلایا سو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لے گئے ہو اور ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے تھے سو جب آپکے آگے کھانا رکھا گیا تو آپنے کھایا
اور ہم نے بھی آپکے ساتھ کھایا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوٹی پکڑی اور اسکو دیر تک اپنے
منہ میں چبایا سو اسکو نہ کھا سکے سو اوسکو اپنے منہ سے پھینکدیا اور کھانے سے باز رہے اور فرمایا
خبر دیتی ہے مجھکو اپنی اس گوشت کی کہ یہ کمان سے ہے اس نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ایک ساتھی
کی بکری تھی اور ہمارے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ اوسکو خریدیں تو ہمنے اوسکے ساتھ جلدی کی اور وہ بکری
ذبح کرکے آپکے لیئے طیار کی یہانتک کہ اوسکا مالک آوے سو ہم اوسکو اسکا مول دیدینگے سو
حکم کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھانا اوٹھایا جاوے اور قیدیونکو کھلایا جاوے امام محمد
نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور اگر گوشت اپنے پہلے حال پر ہوتا یعنے حرام ہوتا تو نہ حکم کرتے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ کھلانے اوسکے قیدیوں کو ولیکن آپنے دیکھا کہ وہ پہلے کے ملک سے
نکل گیا اور اوسکا کھانا مکروہ رکھا اسواسطے کہ ہمارے نزدیک یہ ضامن ہوتا قیمت کا واسطے ساتھی
کے جسکی بکری لی گئی اور جو کسی چیز کا ضامن ہو پس ہو گئے وہ چیز اوسکی لیے ایک وجہ سے
غصب کے بہتر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوسکو خیرات کر ڈالے اور اسکو کھاوے نہیں اور اسیطرح
نفع اسکا اور قیدی ہمارے نزدیک قید خانے میں بیٹھے ہوئے ہیں جو محتاج ہیں اور یہ سب قیاس
امام ابو حنیفہ کا ہے

باب جواز العمال تحصیلداروں کے ہدیوں کا بیان

محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه خرج الى زهير بن عبد الله الازدي
وكان عاملا على حلوان فطلب جائزته هو وندا لهمداني فاجازهما قال محمد
وبه نأخذ ما لم يعرف شيئا حراما بعينه وهو قول ابي حنيفة رح ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم زہیر بن عبد اللہ کیطرف نکلا اور وہ حلوان پر عامل تھا سو اوسکی دعوت طلب
کی ابراہیم اور فرہمدانی نے سو دونوں نے اوسکو جائز رکھا امام محمد نے کہا کہ جب تک حرام کو

ہو ہو نہ پہچانے تو اوسکا کھانا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا العلاء
بن زهير قال رأيت ابراهيم النخعي اتى والياً وهو على حلوان فطلب جائزته
فاجازه ترجمہ علا بن زہیر سے روایت ہے کہ میں نے ابرہیم کو دیکھا کہ وہ کسی والی پاس آیا اور وہ
حلوان پر عامل تھا سو انہوں نے اوسکی دعوت طلب کی پس اوس نے اوسکو جائزہ کہا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال لا بأس بجوائز الاعمال قال قلت فاذا كان
العاشر او مثله قال انما كان ما يعطيك لم يكن شيئاً غصبه بعينه مسلماً او معاهداً
فاقبل ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابرہیم نے کہا کہ نہیں ڈر ہے حاکموں کے ہدیوں کا لینے کہا کہ جب عشر
لینے والا یا مانند اسکے ہو کہا کہ جب تجھ کو ایسی چیز دے کہ جو بعینہ اوسکو نہ چھینا ہو مسلمان سے یا ذمی
تو قبول کر **باب الرفق والخرق** نرمی کرنے اور سختی کرنے کا بیان محمد قال اخبرنا
ابو حنيفة قال حدثنا ايوب بن عائذ عن مجاهد يرفعه الى النبي صلى الله عليه
وآله وسلم قال لو نظر الناس الى خلق الرفق لم يروا مما خلق الله مخلوقاً احسن منه
ولو نظروا الى خلق الخرق لم يروا مما خلق الله مخلوقاً اقبح منه ترجمہ مجاہد سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ نرمی کی پیدایش کی طرف نظر کرتے تو خدا تعالی کی
تمام مخلوق میں اس سے بہتر کوئی چیز نہ دیکھتے اور اگر سختی کی پیدایش کو دیکھتے تو خدا کی تمام مخلوق میں
اوس سے بدتر کوئی چیز نہ دیکھتے ف یعنے نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی اور بدمزاجی بگاڑتی
ہے **باب الرقية من العين والاكتواء** نظر سے منتر پڑھنا اور داغنا محمد قال
اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنه انه اكتوى واحداً من حبته
واسترقا من اللقوة قال محمد وبه ناخذ ولا بأس بذلك وهو قول ابي حنيفة ترجمہ
نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کی بابت داغا اور جھڑے سے منتر پڑھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
اسکا کچھ ڈر نہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا عبيد
الله بن ابي زياد عن ابي نجيح عن عبيد الله بن عمر ان اسماء بنت عميس رض اتت النبي
صلى الله عليه وآله وسلم بكلا ابن من ابي بكر رضي الله عنه وابن من جعفر رض فقالت
يا رسول الله اني لتخوف على ابنيّ اخيك العين افارقيهما قال نعم فلو كان شيء

بِشَیْءٍ الْقَدَرِ سَبَقَتْہُ الْعَیْنُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِہٖ نَاخُذُ اِذَا کَانَ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اَوْ مِنْ کِتَابِ
اللّٰہِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اسما عمیس کی بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئی اور انکے لیے ایک بیٹا ابی بکرؓ سے تھا اور ایک بیٹا جعفر سے سو اون سے کہا کہ یا حضرت
مین آپکے دونون بیٹے بچون پر نظر سے ڈرتی ہون کہ انکو نظر لگ جاوے کیا مین اونپر منتر پڑہون اور جہاڑ
پہونک کرون فرمایا ہان اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی یعنے فرضاً تو اوس سے آنکھ سبقت
کرتی یعنے تاثیر نظر کی حق ہے اور سحر کیطرح آدمی وغیرہ مین اثر کرتی ہے امام محمد نے کہا کہ اسکو
ہم لیتے ہین کہ منتر پڑہنا درست ہے جبکہ اللہ پاک کے ذکر سے ہو یا قرآن سے ہو اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **ف** جس منتر مین شرک کا مضمون نہو اسکا پڑہنا درست ہے اور جسمین شرک کا
مضمون ہو وہ حرام اور کفر ہے **باب** نَفَقَۃِ اللَّقِیْطِ پڑی چیز کے خرچ کرنے کا بیان یعنے
اگر کوئی پڑی ہوئی چیز پاوے جیسے کوئی لاوارث لڑکا ہو تو اوسکے خرچ کا کیا حکم ہے **محمد**
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقْتَ عَلَی اللَّقِیْطِ تُرِیْدُ بِہٖ اللّٰہَ
فَلَیْسَ عَلَیْہِ شَیْءٌ وَمَا اَنْفَقْتَ عَلَیْہِ تُرِیْدُ اَنْ یَکُوْنَ لَکَ عَلَیْہِ فَھُوَ لَکَ عَلَیْہِ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ ھٰذَا کُلُّہٗ تَطَوُّعٌ وَلَا تَرْجِعُ عَلَی اللَّقِیْطِ بِشَیْءٍ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ **ترجمہ** حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ تو پڑے ہوئے بچے پر خرچ کرے جس سے کہ تو خدا کی رضامندی چاہتا
ہو تو اوسپر کوئی چیز واجب نہین اور جو چیز تو اوسپر خرچ کرے اس ارادے سے کہ وہ اسپر قرض ہو تو وہ تیرا
اوسپر قرض ہوگا امام محمد نے کہا کہ یہ سب نفل ہے خواہ للہ خرچ کرے یا بطور قرض کے اور نہ رجوع
کرے تو لقیط پر ساتھ کسی چیز کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **باب** جُعْلِ الْاٰبِقِ
بھاگنے والے کی اجرت کا بیان **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ اَبِیْ
عَمْرٍو اَوْ اَبِیْ عَمْرٍو شَکَّ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّہٗ جَعَلَ جُعْلَ الْاٰبِقِ اِذَا اَصَابَہٗ خَارِجًا
مِنَ الْمِصْرِ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ گردانا اونہے جعل بھاگنے والے کو جبکہ پاوے
اوسکو باہر شہر سے چالیس درہم **محمد** قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ
عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِمِثْلِ ذٰلِکَ فِیْ جُعْلِ الْاٰبِقِ اَیْضًا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَ
بِہٖ نَاخُذُ اِذَا کَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِیْ اَصَابَہٗ فِیْہِ مَسِیْرَۃَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا فَجُعْلُہٗ اَرْبَعِیْنَ

وان کان اقل من ذلک اُجْرَ لہ علی قدر السیر وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ اسکا ترجمہ یہی ہے
جو اوپر گذرا امام محمد نے کہا کہ جب کوئی ایسی جگہ میں پاوے کہ وہ تین دن کی مسافت ہو یا زیادہ تو اسکو
چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو اجرت ٹھیرائے جاویگی اوسکی موافق مسافت کے اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا ف یعنے اگر کسی کا غلام بھاگ جاوے اور کوئی آدمی اسکو پکڑ لاوے تین
دن کی مسافت سے تو اوسکی اجرت چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو اوسی حساب سے اجرت دیجاوے

باب من اصاب لقطۃ یعرفہا جو پڑی ہوئی چیز پاوے وہ اسکو مشہور کرے محمد قال
اخبرنا ابوحنیفۃ قال اخبرنا ابو اسحاق عن رجل عن علی رض قال فی اللقطۃ یعرفہا حولا
فان جاء صاحبہا والا تصدق بہا او باعہا وتصدق بثمنہا غیر ان صاحبہا بالخیار
ان شاء ضمنہ وان شاء ترکہ قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ رح
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا پڑی ہوئی چیز کے حق میں کہ مشہور کرے اسکو ایک برس
پھر اگر اسکا مالک آئے تو اوسکو دیوے ورنہ اسکو خیرات کردے یا بیچڈالے اور اسکی قیمت خیرات کردے
لیکن اسکے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے بدلا لیوے اور اگر چاہے تو چھوڑ دیوے امام محمد
نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن
ابراہیم قال فی اللقطۃ یتصدق بہا احب الی من اکلہا فان کنت محتاجا فاکلت فلا
باس بہ قال محمد وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا پڑی ہوئی
چیز کے حق میں کہ صدقہ کرے اوسکو بہتر ہے میرے نزدیک اوس کے کھانے سے پس اگر تو محتاج ہے
سو کہاوے تو کچھ ڈر نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب الوشم والصلۃ
فی الشعر واخذ الشعر من الوجہ والمحلل** بدن گودنے اور اپنے بال میں غیر کے بال ملانے اور منہ
سے بال لینے اور حلالہ کرانے والی کا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراہیم
قال لعنت الواصلۃ والمستوصلۃ والمحلل والمحلل لہ والواشمۃ والمستوشمۃ قال محمد
اما الواصلۃ فالتی تصل شعرا الی شعرہا فہذا مکروہ عندنا ولا باس بہ اذا کان صوفا
فاما المحلل والمحلل لہ فالرجل یطلق امرأتہ ثلثا فیسأل رجلا ان یتزوجہا لیحللہا
لہ فہذا لا ینبغی للسائل ولا للمسئول ان یفعلاہ والواشمۃ التی تشم الکفین والوجہ

فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُفْعَلَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ لعنت کی گئی وہ عورت جو
دوسری عورت کے بالوں میں بال جوڑتی ہے وہ عورت جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑا دے اور لعنت کیا گیا
حلالہ نکالنے والا اور جسکے لیئے حلالہ نکالا گیا اور وہ عورت جو دوسرے کا بدن گودے اور اسمیں نیل
بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گدا دے امام محمد نے کہا کہ واصلہ تو وہ عورت ہے کہ دوسری عورت
کے بال میں بال جوڑتی اور یہ مکروہ ہے نزدیک ہمارے اور اگر اون کو ملا دے تو اسکا کچھ ڈر نہیں اور
محلل اور محلل لہ کا یہ بیان ہے کہ ایک مرد اپنی عورت کو تین طلاقیں دیوے پھر چاہے کہ اوسکو کسی دوسرے
مرد سے نکاح کردے تاکہ وہ اوسکو اوسکے لیئے حلال کردے پس یہ لائق نہیں واسطے سائل
کے اور نہ واسطے مسئول کے کہ یہ کام کریں اور واشمہ وہ عورت ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں اور اپنا
منہ گودے اور اوسمیں نیل بھرے یہ کرنا لائق نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ اُمِّ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا بَاْسَ بِالْوَصْلِ
فِي الرَّأْسِ اِذَا كَانَ صُوْفًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ ام ثور
سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر سر کے بالوں میں اون جوڑے تو اسکا کچھ ڈر
نہیں امام محمد نے کہا اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بَابُ
حَفِّ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ يُقَالُ حَفَّتِ الْمَرْاَةُ وَجْهَهَا اَيْ اَخَذَتْ عَنْهُ الشَّعْرَ منہ سے
بال لینے کا بیان کہا جاتا ہے کہ عورت نے اپنے منہ کو حف کیا جبکہ اوس سے بال لیوے مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْهَا اَحُفُّ وَجْهِيْ فَقَالَتْ اَمِيْطِيْ عَنْكِ الْاَذٰى ترجمہ ابراہیم
سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا میں اپنے منہ سے
بال لوں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ دور کر ایذا کو اپنے منہ سے بال جو دکھ دیتے
ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْهَا اَحُفُّ وَجْهِيْ فَقَالَتْ اَمِيْطِيْ عَنْكِ الْاَذٰى
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ ایک
عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنے منہ سے بال لوں اونہوں نے کہا دور کر

اس سے ایذا کو امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا محمد قال
اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه کان یکره ان توسم الدابة فی وجهها
ای یضرب الوجه قال محمد وبه ناخذ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ مکروہ کہتے
تھے وہ یہ کہ داغ دیا جاوے چارپایوں کے منہ میں یعنی اوسکے منہ کو مارا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی
کو ہم لیتے ہیں محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن الهیثم عن ابن عمر انه کان
یقبض علی لحیته ثم یقص ما تحت القبضة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی
حنیفة ترجمہ ہیثم سے روایت ہے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما قبضہ کرتے اپنی داڑھی پر یعنے اوسکو
مٹھی میں لیتے پھر کاٹتے وہ چیز کہ زیادہ ہوتی مٹھی سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا باب الخضاب بالحناء والوسمة مہندی اور
وسمہ سے خضاب کرنے کا بیان محمد قال اخبرنا ابوحنیفة رح قال حدثنا عثمان بن
عبد الله قال اخرجت الینا ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم بشعر من شعر رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم مخضوبة بالحناء ترجمہ عثمان بن عبداللہ سے روایت ہے
کہ لائی ہمارے پاس ام سلمہ بی بی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک موئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال مبارک کا رنگا ہوا مہندی سے محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد
قال سألت ابراهیم عن الخضاب بالوسمة قال تقلبه اللحیة ولم یر بذلک باسا قال محمد
وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رح ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ پوچھا ابراہیم سے وسمہ کے خضاب کا
حکم پوچھا اونہوں نے کہا کہ بال و خشک کر اور اسکا کچھ ڈر نہ دیکھا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں
اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا محمد قال اخبرنا ابوحنیفة رحمه الله تعالی
قال حدثنا ابو حجیة عن ابن بریدة عن ابی الاسود الدؤلی عن ابی ذر رضی الله عنه
عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال احسن ما غیرتم به الشعر الحناء والکتم ترجمہ
ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر اوس چیز سے کہ تغیر کرو
تم ساتھ اوسکے بال مہندی اور کتم ہے یعنے مہندی اور وسمے کو ملا کر اس سے خضاب کرے محمد
قال اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا محمد بن قیس قال اتی برأس الحسین بن علی رض

یعنی یہ حکم عام ہے مہندی اور وسمے جدا جدا خضاب کرے یا ملا کرے ۱۲ غلام حیدر عفی عنہ

فَنَظَرْتُ اِلَی لِحْیَتِہٖ وَرَاْسِہٖ قَدْ نُصِلَتْ مِنَ الْوَسْمَةِ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ لایا گیا سر مبارک
حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا سو میں نے اوسکی داڑھی اور سر کیطرف نظر کی کہ رنگی ہوئی تھی وسمہ سے
مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی لِحْیَةِ اَبِیْ قُحَافَةَ كَاَنَّهَا ضِرَامُ عَرْفَجٍ یَعْنِیْ مِنْ شِدَّةِ الْحُمْرَةِ
وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف
داڑھی ابی قحافہ کی گویا کہ وہ بھبھی سرخ ہے یعنی نہایت سرخی سے **باب** شُرْبِ الدَّوَاءِ
وَاَلْبَانِ الْبَقَرِ وَالْاِكْتِوَاءِ دوا اور گائے کا دودھ پینے کا بیان اور داغنا مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَہٗ دَوَاءً اِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ
فَعَلَیْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق خدا تعالی نے نہیں رکھی کوئی بیماری مگر کہ اوسکے لیئے دوا رکھی
مگر موت اور بڑھاپا سو لازم پکڑو تم دودھ گائے کا کہ وہ ہر درخت سے مخلوط ہوتا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ اَهْلِ
كُلِّ بَلَدٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تارہ چڑھتا
ہے تو ہر شہر سے آفت اوٹھائی جاتی ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ
اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ كَوٰی عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَہٗ عَنِ الْعَرْضَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ
نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ خباب نے اپنے
بیٹے عبد اللہ کو داغا عرضہ سے امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ
الرحمہ کا **باب** تَقْیِیْدِ الْعِلْمِ علم کے لکھنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ
رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّہٗ كَانَ یَكْرَهُ الْكُتُبَ ثُمَّ حَسَّنَهَا قَالَ حَمَّادٌ وَ
رَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ یَكْتُبُهَا بَعْدَہٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَہُ
اللّٰہُ تَعَالٰی ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ لکھنے کو مکروہ رکھتے تھے پھر اوسکو اچھا جانا حماد نے کہا کہ میں نے

ابراہیم کو دیکھا کہ بعد اوسکے کتابین لکھتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہین اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا **باب** الذمی یسلم علی المسلم یرد السلام اگر عہد والا کافر مسلمان کو
سلام کہے تو اوسکو سلام کا جواب دیوے **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا الھیثم
عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ صحب رجلا من اہل الذمۃ فلما اراد ان یفارقہ
قال السلام علیک قال وعلیک السلام **قال محمد** نکرہ ان یبدأ المسلم المشرک
بالسلام ولا بأس بالرد علیہ وھو قول ابی حنیفۃ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک ذمی مرد
کی صحبت کی سو جب اوس سے جدا ہونیکا ارادہ کیا تو کہا کہ السلام علیک ابن مسعود نے کہا وعلیک
السلام امام محمد نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ ابتدا کرے مسلمان کافر کو ساتھ سلام کے اور اوسکو سلام کا جواب
دینے کا کچھ ڈر نہین اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا **باب** لیلۃ القدر شب قدر کا
بیان **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا عاصم بن ابی النجود عن زر بن
حبیش عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال لیلۃ القدر لیلۃ سبع وعشرین وذلک
ان الشمس تصبح صبیحۃ تلک الیوم لیس لہا شعاع کانہا طست ترقرق **ترجمہ** زر
بن حبیش سے روایت ہے کہ ابی بن کعب نے کہا کہ شب قدر کی رات ستائیسوین رات ہے اور مقرر سورج
چڑہتا ہے اوس دن کی صبح کو اس طرح سے کہ اوسکو کچھ روشنی نہین ہوتی جیسے کہ وہ طشت ہے گھومتا
باب من عمل عملا البسہ اللہ ردائہ وارحموا الضعیفین المرأۃ والصبی جو
نیک عمل کرے تو خدا اوسکو اپنی چادر پہنا دیگا اور رحم کرو دو ضعیفون پر یعنے عورت اور لڑکے پر **محمد**
قال اخبرنا ابوحنیفۃ رح عن حماد عن ابراھیم قال اسروا ما شئتم واعلنوا
ما شئتم ما من عبد یسر شیئا الا البسہ اللہ تعالی ردائہ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز چاہو پوشیدہ کرو اور جو چاہو ظاہر کرو اور نہین کوئی بندہ کہ کوئی ڈھانکو
مگر کہ خدا تعالے اوسکو اپنی چادر پہنا دیگا **محمد** قال اخبرنا ابوحنیفۃ رحمہ اللہ قال
حدثنا شیخ لنا یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ارحموا الضعیفین المرأۃ
والصبی **ترجمہ** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرو دو ضعیفون پر عورت اور لڑکے پر **باب**
الامارۃ ومن استن سنۃ حسنۃ عمل بہا من بعدہ سرداری کا بیان **محمد**

قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال ثلثة یوجر فیهم المیت بعد موته ولد یدعو له بعد موته فهو یوجر فی دعائه ورجل علم علما یعمل به ویعلمه الناس فهو یوجر علی ما عمل به او علم ورجل ترک اجری صدقة ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ تین چیزین ہین جن مین مردے کو مرنے کے بعد ثواب دیا جاتا ہے ایک تو لڑکا ہے کہ اوسکے مرنے کے بعد اوسکے لیے دعا کرے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اوسکی دعا مین اور دوسرا وہ مرد ہے کہ علم سکھاوے اور اوسکے ساتھ عمل کیا جاوے اور لوگون کو سکھاوے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اسپر کہ عمل کرے ساتھ اسکے یا سکھاوے اور تیسرا وہ مرد ہے کہ زمین خیرات کر جاوے

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة رح عن ابی غسان عن الحسن البصری عن النبی صلی الله علیه واله وسلم انه قال یا ابا ذر ان الامارة امانة وهی یوم القیمة خزی وندامة الا من اخذها بحقها ثم ادی الذی علیه فیها وانی له ذلک یا ابا ذر رح ترجمہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر سرداری امانت ہے اور وہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی ہے مگر جو کہ لے اوسکو ساتھ حق اوسکے کے پھر ادا کرے جو اس مین اسپر آتا ہو اور یہ اسکو کہان سے ہو سکتا ہے اے ابوذر یعنے اسکا حق ادا نہین کر سکتا

محمد قال اخبرنا ابو حنیفة رح عن حماد عن ابراهیم قال البلاء موکل بالکلام ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ بلا موکل ہے ساتھ کلام کے یعنے جو خرابی پیدا ہوتی ہے کلام سے پیدا ہوتی ہے اگر آدمی چپ رہے تو نجات پاوے واللہ اعلم بالصواب

تمت

الحمد للہ کہ کتاب فیض الستار فی شرح کتاب الآثار تصنیف امام محمد بن حسن شیبانی رح شاگرد رشید امام اعظم ابو حنیفہ رح احقر عباد اللہ الصمد عبد العزیز محمد عبد الرشید علی محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کے اہتمام سے مطبع گلزار محمدی لاہور مین نہایت صحت اور عمدگی سے ١٣٠٩ھ مین زیور طبع سے مزین ہو کر مطبوع طبایع خاص و عام ہوئی اللہ تعالی تمام مسلمانون کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اسپر عمل کرنیکی توفیق عطا فرماوے آمین

فہرست ابواب کتاب الآثار امام محمد شیبانی رحمہ اللہ

مطالب کتاب — صفحہ

صفحہ	مطالب کتاب
۳۱۷	باب خدا کے راہ مین لڑنے کا بیان اور یہ کہ جسکو دعوت اسلام نہ پہونچی ہو اوسکو دعوت کرے۔
۳۱۹	باب مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان۔
۳۲۱	باب صحابہ کی فضیلتون کا بیان۔
۳۲۲	باب سچ اور جھوٹ اور غیبت اور بہتان کا بیان۔
۳۲۳	باب برادری ناطہ داری سے سلوک کرنے کا بیان۔
۳۲۴	باب اپنی اولاد کے مال سے کیا چیز حلال ہے
۳۲۵	باب جو نیکی پر دلالت کرے وہ مانند کرنے والی نیکی کے ہے۔
۳۲۶	باب ولیمہ کا بیان۔
״	باب زہد کا بیان
۳۲۶	باب دعوت کا بیان۔
۳۲۸	باب تحصیلدارون کی بدیون کا بیان
۳۲۹	باب نرمی اور سختی کرنیکا بیان
״	باب نظر سے منتر پڑھنے اور داغنے کا بیان۔
۳۳۰	باب پڑی ہوئی چیز کے پانے اور اوس کے محل خرچ کا بیان۔
״	باب بھاگنے والے کی اجرت کا بیان۔
۳۳۱	باب پڑی ہوئی چیز کے پانیوالا اوسکو مشہور کرے۔
״	باب بدن گودنے اور اپنے بالوںمین دوسرے بال ملانے اور سوتھ کے بال اور حلالہ نکالنے والیکا بیان
۳۳۳	باب مہندی اور وسمہ سے خضاب کرنے کا بیان۔
״	باب دوا اور گائے کا دودھ پینے اور داغ دینے کا بیان۔
۳۳۵	باب علم کے لکھنے کا بیان۔
״	باب ذمی کے سلام کے جواب دینے کا بیان۔
״	باب شب قدر کا بیان۔
״	باب نیک عمل کرنے والے کو خدا اپنی چادر پہنا دے گا۔ عورت اور لڑکے پر رحم کرنے کا بیان۔
״	باب سرداری کا بیان۔

تمت

تمام شد فہرست اثار امام محمد شیبانی

غلط نامہ کتاب الاثار امام محمد شیبانی رحمہ اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۰	ں	ہین	۹	۸	قَدَمبك	قدّمبك	۱۸	۱۶	پیارا	پیارا ہے
۳	۵	ورا فرماکر	گوارا فرماکر	۹	۱۵	ایتم	آتیم	۱۹	۱۹	وَيَاخُذُ	اَوْيَاخُذُ
۳	۱۴	ذرا اهیله	ذرا اهیله	۱۰	۱۲	نے	کے	۱۹	۱۹	یَمُوتُ	یَمُتْ
۴	۶	اَخیر	اَخبَر	۱۰	۱۶	معۃ ابن	مع ابن	۱۹	۲۱	اَصلی	اَصلی
۴	۲۳	تبتی	تبتی	۱۰	۱۹	بیکیل	بیلکی	۲۰	۴	قلبا	قلبا
۵	۱۴	البقین	مانئین	۱۱	۵	کہ	کہا کہ	۲۱	۱۲	اَوّل	اَوّل
۶	۴	لمیاہد	لم مرہ	۱۲	۸	ہم	اور ہم	۲۳	۸	وقت	وقت
۷	۱۴	کے کہ	کے	۱۲	۹	اوسکا	اوس سے	״	״	فی وقت	فی الوقت
۷	۱۴	ثلثة	ثلثة	۱۳	۶	پیارا	پیارا ہے۔	۲۴	۲۰	فی وقت	فی وقت
۸	۳	وضوءہ	وضوءہ	۱۴	۵	آتانیة	ثانیة	۲۵	۳	النساء	النفساء
۸	۱۵	اکت	ایک	۱۵	۷	ینقص	ینقض	۲۵	۷	فان ازداد	فان ازدادت
۱۰	۱۴	مائدہ	مائدہ کے	۱۵	۲۳	دو	دونو	۲۶	۴	برکی	برکی
۱۰	۲۱	[illegible]	ابن مسعود کے	۱۸	۸	ولا اتنکحی	ولا تنکحی	״	۱۹	حسن	حسن